المُنتقٰی

تصنیف

امام ابن جارُود رحمہ اللہ

ترجمہ

ابو عکاشہ محمد نعیم رضوان حفظہ اللہ

تحقیق و تخریج

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

فہرس

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
1	فہرست	5
2	امام ابن الجارود رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی	14
3	نام ونسب	14
4	اساتذہ کرام	14
5	تلامذہ	14
6	تصانیف	14
7	توثیق وتوصیف	15
8	وفات حسرت آیات	15
9	عرضِ مترجم	16
10	مُقَدَّمَةُ التَّحْقِيقِ	19
11	تحقیقی منہج	21
12	وضو کے فرض ہونے کا بیان	23
13	ہوا نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	24
14	سونے، پیشاب کرنے اور پاخانہ کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	26
15	مذی نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	27
16	قے آنے کے بعد وضو کرنا	29

17	سونے کے بعد وضو کرنا	30
18	بے ہوش ہونے کے بعد غسل کرنا	33
19	مشرک کا قبولِ اسلام پر غسل کرنا	35
20	شرمگاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	36
21	شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کی روایات	38
22	آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا	39
23	اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا	41
24	بول و براز کے لیے دور جانا	43
25	بیت الخلا جانے کی دعا	44
26	بول و براز اور استنجا کے وقت قبلہ رو ہونا مکروہ ہے	45
27	بول و براز کے لیے ممنوع مقامات	48
28	لوگوں کے قریب اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت	50
29	پیشاب کرنے والے کو سلام کہنا مکروہ ہے	51
30	استنجا کے لیے طاق ڈھیلے استعمال کرنا مستحب ہے	53
31	پانی سے استنجا کرنا	54
32	بیت الخلا سے نکلنے کی دعا	56
33	پاک و ناپاک پانی کی مقدار	58
34	مسواک کا بیان	68
35	اعمال میں نیت	69
36	وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی	70
37	رسول اللہ ﷺ کا طریقۂ وضو اور تحیۃ الوضو	71

38	موزوں پر مسح کرنا	79
39	جنابت اوراس سے پاک ہونے کا طریقہ	83
40	حیض کے مسائل	92
41	تیمّم کا بیان	103
42	جسم اور کپڑوں کو پلیدگی سے بچانا	110
43	نماز پنجگانہ کی فرضیت اور دیگر بحثیں	118
44	اوقاتِ نماز	122
45	اذان کی احادیث	128
46	قبلہ کا بیان	134
47	نمازی کے لباس کا بیان	137
48	مسجد کا بیان	140
49	رسول اللہ ﷺ کا طریقۂ نماز	141
50	نماز میں جائز اور ناجائز امور	167
51	مسافر کی نماز	175
52	بیٹھ کر نماز پڑھنا	178
53	نمازِ خوف کا بیان	180
54	جو شخص نمازوں سے سویا رہے اور فوت شدہ نمازوں کی قضا	186
55	سہو کے مسائل	187
56	سورج گرہن کی نماز	192
57	نماز استسقا	198
58	نماز عیدین	201

59	نماز وتر	207
60	سواری پر نماز	209
61	قنوت وتر کا بیان	211
62	سنن رواتبہ کا بیان	214
63	نماز (نفل) کے ممنوعہ اوقات	217
64	نماز جمعہ کے مسائل	219
65	جماعت اور امامت کا بیان	230
66	امام پر چبوترے پر نماز پڑھنا	237
67	جو لوگوں کے پیچھے اکیلا (کھڑا ہو کر) نماز پڑھے	240
68	تکبیر اور قرأت کے درمیان سکوت کرنا	241
69	امام کے پیچھے قرأت کرنا	242
70	لوگوں کو ہلکی نماز پڑھانا	245
71	زکاۃ کا بیان	251
72	روزوں کا بیان	278
73	حج کا بیان	299
74	جنازے کا بیان	369
75	تجارتوں کا بیان	390
76	ممنوعہ خرید و فروخت کا بیان	408
77	بیع سلم (ادھار) کا بیان	418
78	تجارتی فیصلوں کا بیان	420
79	شفعہ کا بیان	433

80	سود کا بیان	436
81	گری پڑی اور گم شدہ چیزیں	447
82	نکاح کے مسائل	452
83	طلاق کے مسائل	490
84	ظہار کے مسائل	497
85	خلع کے مسائل	504
86	لعان کے مسائل	507
87	باب	512
88	باب	513
89	عدت کا بیان	514
90	دیت کے مسائل	522
91	باب	525
92	قسامہ کا بیان	541
93	حدود کے مسائل	546
94	کنوارے اور شادی شدہ زانی کی حد	552
95	چوری میں ہاتھ کاٹنا	565
96	شرابی کی حد	568
97	قتلِ عمد کا بیان	571
98	مشروبات کے متعلق احادیث	584
99	کھانے کے متعلق احادیث	592
100	ذبح کے متعلق احادیث	604

101	قربانی کے مسائل	609
102	عقیقہ کے مسائل	613
103	شکار کے مسائل	615
104	قسموں کے مسائل	621
105	نذر کے مسائل	627
106	وصیت کے مسائل	636
107	وراثت کے مسائل	640
108	غلام آزاد کرنے کے مسائل	650
109	مکاتب اور مدبر غلام کا بیان	656
110	عمریٰ اور رقبیٰ کا بیان	660
111	تحائف اور ہبہ جات کا بیان	663
112	فیصلوں کے مسائل	666
113	ہجرت کے مسائل	685
114	جہاد روز قیامت تک جاری رہے گا	687
115	توحید باری تعالیٰ کی دعوت دینے اور اس کی خاطر جنگ کرنے کا نبوی حکم	688
116	جہاد فرض کفایہ ہے	689
117	عذر کی وجہ سے جنگ میں نہ جانا	690
118	تارک جہاد کے متعلق وعید	792
119	غازی اور غازی کو تیار کرنے والے کا حکم	793
120	جنگ پر اجرت لینا	794
121	اگر امرا (حکمران) گناہ کا حکم نہ دیں، تو ان کی اطاعت کرنا واجب ہے	795

122	لشکروں اور امرا کو رسول اللہ ﷺ کی وصیت	796
123	بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا منع ہے	799
124	شبخون میں بچوں اور عورتوں کو مارنا گناہ ہے	700
125	بچہ کب جوان ہوتا ہے اور بچپن سے نکل جاتا ہے؟	701
126	قاصدوں کو قتل کرنا منع ہے	702
127	جنگ سے پہلے مشرکین کو (توحید کی) دعوت دینا ضروری نہیں	703
128	مشرکین سے مدد نہیں لینی چاہیے	704
129	کتنے آدمیوں کے مقابلے میں بھاگنا نہیں چاہیے؟	705
130	جماعت کے ساتھ ملنے کے لیے جنگ سے بھاگنا	706
131	دوران جنگ جھوٹ بولنے (کنایہ) کی رخصت	707
132	کس کی امان درست ہے؟ چھوٹے لشکر کا بڑے لشکر کو غنیمت میں شامل کرنا	708
133	عہد شکن کے لیے سخت وعید	710
134	کھجوروں کے درخت جلانا	711
135	عورتوں کا امان دینا	712
136	مثلا کرنا منع ہے	713
137	جانداروں کو جلانا منع ہے	714
138	گرفتار ہو جانے کے بعد جاسوس اگر اسلام لے آئے، تو کیا کیا جائے؟	715
139	گھوڑا پالنا	716
140	زرہ پوشی کا بیان	717
141	گھوڑے کو سکھانے اور تیر اندازی کی فضیلت	718
142	جنگ کے دوران خفیہ الفاظ (کوڈ) استعمال کرنا	720

143	دشمن کے علاقے میں قرآن لے کر جانا مکروہ ہے	721
144	لڑائی شروع کرتے وقت دعا کرنا	722
145	جنگ کے لیے صف بنانا اور سفر کرنا	723
146	غلبہ حاصل کرنے کے بعد دشمن کے علاقے میں ٹھہرنا	724
147	جو مال دشمن لوٹ لے، پھر مسلمانوں کے ہاتھ لگ جائے	725
148	معاہدے کا وقت پورا ہونے سے پہلے دشمن کے علاقے میں جانا مکروہ ہے	726
149	ذمیوں کے خون کی حرمت	727
150	غنیمتوں کی ابتدائے حلت	728
151	تقسیم سے پہلے دشمنوں کا کھانا کھانا جائز ہے	729
152	دستوں کا لشکر میں مل جانا	730
153	لشکر سے الگ ہونے والے دستے کو خمس میں سے زائد دینا	731
154	فضیلت کا ایک اور سبب	732
155	مقتول کا سامان اس کے قاتل کو اضافی طور پر دینا	733
156	خمس کے بعد لشکر کو عطیہ دینا	736
157	خائن کی سزا اور خمس کے مصارف	737
158	خائن کے سامان کو جلانا اور اسے سزا دینا	740
159	دشمن کے نزدیک فوراً مال غنیمت تقسیم کرنا	741
160	پیادہ اور گھڑ سوار کا حصہ	742
161	عورتیں اور غلام جنگ میں شامل ہوں، تو انہیں تحفہ دینا	743
162	غنیمت اسے ملے گی، جو جنگ میں شامل ہوگا	745
163	قیدیوں سے فدیہ لینا	747

164	فدیہ لیے بغیر قیدیوں کو چھوڑنا	749
165	جنگ کے ذریعے حاصل کی جانے والی زمین تقسیم کرنا	750
166	مشرکین کے غلاموں کو اسلام لانے کے بعد آزاد کرنا	751
167	حکمرانوں پر انصاف کرنا واجب ہے	753
168	فوجیوں کا تبادلہ کرنا واجب ہے	754
169	بیعت لینا	755
170	خمس، صفایا (مخصوص اشیا) اور جنگ کے ذریعے حاصل کیے گئے مال کا تذکرہ	756
171	یہودیوں کو جلاوطن کرنا	760
172	خیبر کا تذکرہ	761
173	جزیرہ عرب سے یہودیوں کو نکالنا	763
174	جزیہ کے مسائل	764
175	جنگ کے ذریعے حاصل کی جانے والی زمین پر خراج (جزیہ) نہیں ہے	767
176	مشرکین کے تحائف	768
177	جن مقامات پر مال فے خرچ کیا جاسکتا ہے	770

امام ابن الجارود رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی

نام ونسب:

ابو محمد عبداللہ بن علی بن جارود نیشاپوری۔

اساتذہ کرام:

ابو سعید اشج، حسن بن محمد زعفرانی، علی بن خشرم، محمود بن آدم، اسحاق کوسج، زیاد بن ایوب، یعقوب دورقی، عبداللہ بن ہاشم طوسی، احمد بن ازہر، احمد بن یوسف، محمد بن ابو عبدالرحمٰن مقریٔ، محمد بن یحییٰ ذہلی، عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، بحر بن نصر خولانی اور محمد بن عثمان بن کرامۃ وغیرہ۔

تلامذہ:

ابو حامد بن شرقی، محمد بن نافع خزاعی مکی، دعلج بن احمد سجزی، ابو القاسم طبرانی، محمد بن جبریل عجیفی اور یحییٰ بن منصور قاضی وغیرہ۔

تصانیف:

1۔ اَلْمُنْتَقٰی مِنَ السُّنَنِ الْمُسْنَدَةِ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَحْكَامِ

2۔ اَلضُّعَفَاءُ وَالْمَتْرُوكُونَ

3۔ تَارِيخُ ابْنِ الْجَارُودِ

4۔ اَلْكُنٰى

5۔ اَلصَّحَابَةُ

6۔ مَشِيخَةُ ابْنِ الْجَارُودِ

توثیق وتوصیف:

حافظ ذہبی رحمہ اللہ آپ کے بارے میں یوں رطب اللسان ہیں:

كَانَ مِنْ أَئِمَّةِ الْأَثَرِ ----- أَثْنٰى عَلَيْهِ الحَاكِمُ وَالنَّاسُ .

''آپ رحمہ اللہ کا شمار ائمہ حدیث میں ہوتا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے آپ رحمہ اللہ کی تعریف کی ہے۔''(سِيَر أعلام النُّبلاء : 240/14)

مزید لکھتے ہیں:

أَلْحَافِظُ الْإِمَامُ النَّاقِدُ ---- وَكَانَ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْمُتْقِنِيْنَ الْمُجَوِّدِيْنَ .

''آپ رحمہ اللہ حافظ، امام اور ناقد تھے، نیز آپ رحمہ اللہ پختہ کار علمائے کرام میں سے تھے۔''

(تذكِرة الحفّاظ : 12/3)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے امام صاحب کا تذکرہ اپنی کتاب ذِكْرُ مَنْ يُّعْتَمَدُ قَوْلُهٗ فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ (ص:۲۰۴) میں کیا ہے۔

حافظ ابن عبد الہادی رحمہ اللہ (۷۴۴ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ الْحَافِظُ الْإِمَامُ الْمُسْنِدُ .

''آپ حافظ، امام اور مسند ہیں۔''(طَبَقات علماء الحديث : 468/2)

وفات حسرت آیات:

۳۰۷ھ بمطابق ۹۲۰ء کو آپ دار فانی سے کوچ کر گئے۔اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، وَارْحَمْهُ .

عرضِ مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، أَمَّا بَعْدُ!
فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾

اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے گمراہی کے اندھیروں میں شرک کی ٹھوکریں کھاتی انسانیت کو صراط مستقیم پر گامزن کرنے کے لیے رسولوں کو مبعوث فرمایا، جنھوں نے انسانوں کو انسانوں کی غلامی اور شرک کی ذلتوں سے نکال کر توحید وسنت کی باعزت راہ پر گامزن کیا، نبوت کا سلسلہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر اختتام پذیر ہوا، تو آپ ﷺ کی نبوت قیامت تک کے لیے رائج ہوگئی، آپ کے فرمودات آج بھی اسی طرح حجت ہیں، جس طرح کل تھے، آپ کے لائے ہوئے دین پر عمل کرنا آج بھی پہلے کی طرح واجب ہے، آپ پر نازل ہونے والی وحی قیامت تک کے لیے ہدایت کی ضمانت ہے۔

علم الیقین حاصل کرنے کے لیے تاریخ کے جھروکوں میں جھانک کر دیکھیں، تو پتا چل جائے گا کہ غلط افکار کے حامل جتنے بھی فرقے معرض وجود میں آئے، ان کی گمراہی کا بنیادی سبب یہی تھا کہ انھوں نے حدیث کے ساتھ تمسک نہیں کیا، قرآن کو حدیث سے الگ کر دیا، حالانکہ اگر قرآن وحی جلی ہے، تو حدیث وحی خفی ہے، قرآن پر عمل کرنا اطیعوا اللہ ہے، تو حدیث پر عمل کرنا اطیعوا الرسول ہے، قرآن مفسر ہے، تو حدیث تفسیر ہے، قرآن اصل ہے، تو حدیث اس کی مثل ہے، کیونکہ حدیث اگرچہ زبان نبوت سے صادر ہوئی ہے، مگر ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى، إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى﴾ کے الفاظ بتاتے ہیں کہ اس کا صدور وحی کی بنیاد پر ہی ہوا ہے، اس لیے حدیث سے روگردانی کرنا دراصل قرآن سے روگردانی کرنا ہے۔

دراصل عقل اور تقلید کے بندھن میں جکڑے ہوئے لوگ جب احادیث کو اپنے مقاصد سے متصادم پاتے ہیں، تو انہیں انکار یا تاویل کی سان چڑھا دیتے ہیں، یا پھر خواہش پرست لوگ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے جب قرآن کا انکار نہیں کر سکتے، تو تفسیر قرآن یعنی احادیث کا انکار کر کے قرآن کی من مانی تاویلات کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

زمانہ نبوت سے لے کر آج تک محدثین کرام کی جماعت ہی ایسی جماعت ہے، جس نے حدیث رسول کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا اور اس کی خدمت، حفاظت اور اشاعت میں اپنی زندگیاں صرف کر دیں، سب کچھ حدیث پر قربان کر کے بھی حدیث رسول پر آنچ نہ آنے دی، حدیث رسول کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنے کی سرکوبی کر کے ہر میدان میں حدیث کا دفاع کیا۔

دور حاضر میں سر اُٹھاتے ہوئے فتنوں کی سرکوبی کے لیے آج پھر منہج سلف اور فکر محدثین کو عام کرنے کی اَشد ضرورت ہے اور یہ ضرورت اس صورت میں پوری ہوسکتی ہے کہ علم حدیث کو عام کیا جائے اور ہر خاص و عام کی رسائی حدیث تک ممکن بنائی جائے، اردو دان طبقہ کی حدیث تک رسائی کے لیے کتب احادیث کا اردو زبان میں ترجمہ کرنا ضروری تھا، چنانچہ خادم حدیث علمائے کرام نے اس مشکل کو بھی حل کر دیا، بہت سی کتابوں کے تراجم منظر عام پر آئے اور تاحال اس پر کام جاری ہے، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہمیں بھی خدام حدیث میں اپنا نام لکھوانے کا موقع ملا اور زیر نظر کتاب کے اردو ترجمہ کی سعادت میسر آئی، وسیع اور فصیح زبان ہونے کی وجہ سے عربی کو اُردو قالب میں ڈھالنا کما حقہ تو ممکن نہیں، تاہم معنی کی ادائیگی میں مماثلت پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے، نیز اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا ہے کہ ترجمہ عام فہم اور آسان ہو۔

اس سعادت مندی میں چند اور لوگ بھی میرے شریک ہیں، جن کا تذکرہ نہ کرنا ناسپاسی ہوگی، سب سے پہلے اپنے والدین اور دارالعلوم تقویۃ الاسلام اوڈانوالہ کے اساتذہ شیخ الحدیث حافظ محمد امین یعقوب صاحب ﷾، مولانا عبدالصمد رؤف صاحب ﷫، مولانا خلیل احمد صاحب ﷫، مولانا عبدالمجید فردوسی صاحب ﷾، مولانا عبدالغفور صاحب ﷾ اور مولانا عبدالحفیظ صاحب ﷫ کے حق میں دُعا گو ہوں کہ جنہوں نے تعلیم و تربیت کے ذریعے مجھ جیسے ناکارہ کو کارآمد بنایا، اس کے بعد بے حد مشکور ہوں، اپنے انتہائی مشفق اور مخلص

بھائی علامہ غلام مصطفےٰ ظہیر امن پوری صاحب حفظہ اللہ کا.....جنہوں نے اس کام کے لیے میرا انتخاب کیا اور پھر سر پرستی کی، کتاب کی تحقیق وتخریج کر کے اس گوہر کو جلا بخشی۔

اپنی رفیقہ حیات کو بھی اس سعادت میں شریک سمجھتا ہوں کہ جن کی خدمت نے مجھے مصروفیات سے بے نیاز کیا اور مجھے اس کام کی فرصت میسر آئی۔اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ان تمام شخصیات کی نجات کا ذریعہ بنائے۔

آمین یارب العالمین!

خادم حدیث

ابو عکاشہ محمد نعیم رضوان

مُقَدَّمَةُ التَّحْقِيقِ

علم حدیث مخدوم علم ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت وصیانت کے لیے محدثین کرام کو منتخب فرمایا، جو علم نبوت کے وارث بنے، انہی وارثان علم نبوت میں ایک جلیل القدر امام ابن الجارود رحمہ اللہ ہیں، "المنتقی" آپ کی تصنیف لطیف ہے، جو کہ امام صاحب سے بسند صحیح ثابت ہے، اہل علم کے استقصائے تام اور تتبع سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب میں آپ نے ہر حدیث کی صحت کا التزام کیا ہے، جیسا کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

أَلْمُنْتَقٰى فِي السُّنَنِ مُجَلَّدٌ وَّاحِدٌ فِي الْأَحْكَام، لَا يَنْزِلُ فِيْهِ عَنْ رُتْبَةِ الحَسَنِ أَبَداً، إِلَّا فِي النَّادر فِي أَحَادِيْث يَخْتَلِفُ فِيْهَا اجْتِهَادُ النُّقَّاد.

"آپ رحمہ اللہ کی احکام پر مشتمل تصنیف لطیف ایک جلد میں ہے، جس کی کوئی روایت حسن درجہ سے کم نہیں، مگر شاذ و نادر ہی ناقدین حدیث اجتہادی اختلاف کرتے ہیں۔"

(سِيَر أعلام النّبلاء: 239/14)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۷۷۳۔۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

لِابْنِ الْجَارُودِ، وَقَدْ سَمَّاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَغَيْرُهٗ «صَحِيحًا» جاء، وَهُوَ فِي التَّحْقِيقِ مُسْتَخْرَجٌ عَلٰى صَحِيحِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بِإِخْتِصَارٍ.

"حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ وغیرہ نے امام ابن الجارود رحمہ اللہ کی کتاب کو صحیح کا نام دیا ہے، درحقیقت یہ صحیح ابن خزیمہ پر مختصر مستخرج ہے۔" (إتحاف المَهَرة: 159/1)

نیز لکھتے ہیں:

هٰذَا الْكِتَابُ كَالْمُسْتَخْرَجِ عَلٰى صَحِيْحِ ابْنِ خُزَيْمَةَ مُقْتَصِرٌ عَلٰى أُصُوْلِ أَحَادِيْثِهٖ.

’’حدیثی اُصول کی روشنی میں یہ کتاب صحیح ابن خزیمہ پر مختصر مستخرج کی مانند ہے۔‘‘

(المُعجم المُفَهْرس، ص 45)

نیز حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ایک حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

قَدْ صَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ ....

’’اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔‘‘

(بلوغ المرام : 814، 821، 842، 926، 949، 957، 1104، 1173، 1196، 1200، وغیرہ)

علامہ مغربی رحمہ اللہ (۱۰۹۴ھ) لکھتے ہیں:

كِتَابُ الْمُنْتَقٰى لِابْنِ الْجَارُوْدِ وَهُوَ كَالْمُسْتَخْرَجِ عَلٰى صَحِيْحِ ابْنِ خُزَيْمَةَ .

’’امام ابن الجارود رحمہ اللہ کی کتاب ’’المنتقی‘‘ صحیح ابن خزیمہ پر مستخرج کی مانند ہے۔‘‘

(صِلَة الخَلَف بموصول السّلف، ص 406)

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

أَوْلَى الْكُتُبِ بِالتَّعْظِيْمِ الصَّحِيْحَانِ ثُمَّ صَحِيْحُ سَعِيْدِ بْنِ السَّكَنِ وَالْمُنْتَقٰى لِابْنِ الْجَارُوْدِ .

’’بخاری و مسلم کے بعد عظمت کے لحاظ سے بہترین کتابیں صحیح سعید بن سکن اور المنتقی لابن الجارود ہیں۔‘‘

(تذكرة الحفاظ للذهبي : 231/3، سير أعلام النبلاء للذهبي : 202/18، الوافي بالوفيات للصفدي، ت : 153)

حافظ ابن عبد الہادی رحمہ اللہ (۷۴۴ھ) فرماتے ہیں:

كِتَابُ الْمُنْتَقٰى فِي مُجَلَّدٍ فِي السُّنَنِ، وَهُوَ نَظِيْفُ الْأَسَانِيْدِ .

’’ایک جلد پر مشتمل سنن میں کتاب المنتقی بہترین سندوں والی ہے۔‘‘

(طَبَقات علماء الحديث : 469/2)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

اِبْنُ الْجَارُوْدِ، وَحَيْثُ أَخْرَجَهٗ فِي الْمُنْتَقٰى فَإِنَّهٗ الْتَزَمَ فِيهِ الصَّحِيْحَ .

''امام ابن الجارود رحمہ اللہ نے جو بھی روایت منتقی میں نقل کی ہے، اس میں صحت کا التزام کیا ہے۔''

(الحاوي للفتاویٰ : 110/2)

علامہ کتانی رحمہ اللہ (۱۳۴۵ھ) لکھتے ہیں:

هُوَ كَالْمُسْتَخْرَجِ عَلٰى صَحِيْحِ ابْنِ خُزَيْمَةَ فِي مُجَلَّدٍ لَّطِيْفٍ وَّأَحَادِيْثُهٗ تَبْلُغُ نَحْوَ الثَّمَانُمِائَةَ وَتَتَبَّعْتُ فَلَمْ يَنْفَرِدْ عَنِ الشَّيْخَيْنِ مِنْهَا إِلَّا بِيَسِيْرٍ .

''صحیح ابن خزیمہ پر مستخرج کی مانند ایک جلد میں یہ تصنیف لطیف ہے، جس میں آٹھ سو کے لگ بھگ احادیث ہیں، میری تحقیق کے مطابق چند ایک روایات کے علاوہ وہ شیخین سے منفرد نہیں ہیں۔''

(الرّسالة المستطرفة لبيان مشهور كتب السّنة المشرفة، ص 25)

یاد رہے کہ امام ابن الجارود رحمہ اللہ کی تحقیق میں ہر حدیث صحیح ہونے کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ جمہور ائمہ محدثین بھی ان سے موافقت رکھتے ہیں، ہمارے مطابق بھی اس کتاب میں بعض روایات کی سندیں ضعیف ہیں، جن کی تفصیل دوران مطالعہ آپ ملاحظہ کرلیں گے۔

تحقیقی منہج:

زیر نظر کتاب کی تحقیق کے دوران درج ذیل منہج پیش نظر رہا ہے:

① جمہور و اکثر محدثین کرام کی توثیق وتضعیف پر اعتبار کیا گیا ہے۔

② ''ثقہ'' مدلس جب تک سماع کی تصریح نہ کرے اور اس کا ثقہ متابع بھی نہ ہو، تو سند ضعیف ٹھہرے گی۔

③ مختلط راوی کی بعد از اختلاط روایت ضعیف ہوتی ہے۔

④ مجہول راوی کی روایت ضعیف قرار دی گئی ہے۔

⑤ راوی روایت بیان کرنے میں منفرد ہو اور محدث اس کی سند کو حسن یا صحیح کہہ دے، تو یہ راوی کی توثیق ہوگی۔

⑥ ثقہ کی زیادت قبول ہے۔

⑦ کئی ضعیف سندیں مل کر روایت حسن نہیں ہوتی، البتہ حسن لذاتہٖ متابع یا شاہد کی وجہ سے حسن لغیرہٖ بن جائے گی۔

⑧ مرسل روایت ضعیف ہوتی ہے۔

⑨ منقطع روایت کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

⑩ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایات بالا جماع صحیح ہیں محتاج تحقیق نہیں۔

ہم نے اپنی بساط کے مطابق کتاب کے جملہ مراحل طے کیے ہیں، بشری غلطی سے پاک ہونے کا دعویٰ نہیں، اہل علم سے التماس ہے کہ اگر کہیں غلطی دیکھیں، تو مطلع فرما دیں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح ہو سکے۔

ہمارے تلمیذ ارشد مولانا ابونعمان محمد ارسلان الزبیری اور مولانا ابوامامہ نوید احمد بشار صاحب نے اس کارِ خیر میں لحظہ بہ لحظہ میرا ساتھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی صلاحتوں کی پاسبانی کرے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمالے، یہی خوش نصیبی ہے، ہر کارخیر کے پیچھے یہی آرزو ہے۔

حررہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری عفی اللہ عنہ

0300-5482125

بَابُ فَرْضِ الْوُضُوءِ
وضو کے فرض ہونے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿يَا أَيُّها الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ......﴾ (المائدۃ : 6)
الدَّلِيلُ عَلٰى أَنَّ هٰذَا عَلٰى بَعْضِ الْقَائِمِينَ دُونَ بَعْضٍ .

''اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: 'اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو، تو ......' مندرجہ ذیل حدیث دلیل ہے کہ مذکورہ حکم سب لوگوں کے لیے نہیں ہے۔''

1۔ مَا حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ (ح) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَصَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ : «إِنِّي عَمْدًا فَعَلْتُهُ يَا عُمَرُ» .الْحَدِيثُ لِإِسْحَاقَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ هَاشِمٍ : وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ .

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے ساتھ وضو کیا کرتے تھے۔ فتح مکہ کے دن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، تو موزوں پر مسح کیا اور ایک ہی وضو سے کئی نمازیں ادا کیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! آج آپ نے ایسا کام کیا ہے، جو پہلے کبھی نہیں کیا، فرمایا: عمر! میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔'' یہ حدیث اسحاق کی ہے، ابن ہاشم نے موزوں پر مسح کا ذکر نہیں کیا۔

❁ صحیح مسلم : 277

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الرِّيحِ

ہوا نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

2۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَا : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آواز یا بدبو آنے کے بغیر وضو نہیں ٹوٹتا۔''

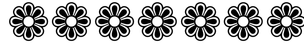
❀ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 471/2، سنن التّرمذي : 74، سنن ابن ماجه : 515، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۷) اور حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر :۴۱۹/۲) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** هٰذَا حَدِيثٌ ثَابِتٌ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ (صحيح البخاري : 137، صحيح مسلم : 177) عَلٰى إِخْرَاجِ مَعْنَاهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ (التّلخيص الحبير لابن حجر : 117/1، ح : 157) **علامہ ابن الصلاح رحمہ اللہ کہتے ہیں:** إِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ثَابِتٌ (البدر المنير لابن المُلَقِّن : 419/2) **علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ کہتے ہیں:** إِسْنَادُهٗ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ (البدر المنير لابن المُلَقِّن : 419/2) **سہیل بن ابی صالح کے بارے میں حافظ منذری رحمہ اللہ کہتے ہیں:** قَدْ رَوٰى عَنْ شُعْبَةَ وَمَالِكٍ وَّوَثَّقَهُ الْجُمْهُورُ (التّرغيب والتّرهيب : 110/3)، **حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:** وَثَّقَهٗ نَاسٌ (الكاشف :327/1)

3۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهٖ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا، فَلَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَجِدَ رِيحًا أَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا».

''عباد بن تمیم اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دوران نماز کچھ محسوس کرے، تو اس وقت تک نماز نہ توڑے، جب تک کہ بدبو یا آواز نہ آئے۔''

❀ صحيح البخاري: 137، 177، صحيح مسلم: 361



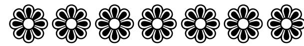
بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالنَّوْمِ

سونے، پیشاب کرنے اور پاخانہ کرنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے

4۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ : أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلَا نَنْزِعَ مِنْ غَائِطٍ، وَلَا بَوْلٍ، وَلَا نَوْمٍ.

''زر بن حبیش رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں صفوان بن عسّال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو انہوں نے بتایا: جب ہم سفر پر ہوتے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم جنابت کے بغیر تین دن رات تک موزے نہ اُتاریں اور نہ ہی قضائے حاجت اور نیند کی وجہ سے موزے اتاریں۔''

❁ **إسناده صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 4/239-240، سنن الترّمذي : 96، سنن النّسائي : 126، سنن ابن ماجه : 478، **امام بخاری** رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔(التّلخيص الحبير لابن حجر : 1/157، ح : ١٢٦)، **امام ترمذی** رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، **امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ **(١٩٦)** اور **امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(١١٠٠)** نے ''صحیح'' کہا ہے، **حافظ خطابی** رحمہ اللہ (معالم السّنن : ١/٦٠)، **حافظ نووی** رحمہ اللہ (المَجموع شرح المهذّب : 1/479) **حافظ ابن ملقن** رحمہ اللہ (البدر المنير : 3/9) اور **حافظ ابن حجر** رحمہ اللہ (فتح الباري : ١/٣٠٩) ''صحیح'' کہا ہے۔سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی متابعت ہوئی ہے، اس حدیث کے شواہد بھی ہیں۔



بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

مذی نکلنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے

5۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: أَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَدْنُو مِنْ أَهْلِهِ فَيُمْذِي؟ فَقَالَ: «إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ». قَالَ: يَعْنِي يَغْسِلُهُ وَيَتَوَضَّأُ.

''سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے متعلق پوچھا، جو اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے اور اس کی مذی نکل آتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسی کیفیت محسوس کرے، تو اپنی شرمگاہ کو دھوئے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ شرمگاہ کو دھوئے اور وضو کر لے۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ**: مسند الإمام أحمد: 5/6، سنن أبي داوٗد: 207، سنن النّسائي: 156، مؤطّأ الإمام مالك: 140/1، برواية يحيىٰ، **یہ سند انقطاع کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے، سلیمان بن یسار کا مقداد بن اسود سے سماع نہیں، مگر صحیح مسلم: (۳۰۳) کی روایت اس سند سے مستغنی کر دیتی ہے۔**

6۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرْوَرُوذِيُّ بِبَغْدَادَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

لِأَنَّ ابْنَتَهُ كَانَتْ تَحْتِي فَأَمَرْتُ رَجُلًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ : «مِنْهُ الْوُضُوءُ» .

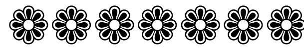
''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کثرت سے مذی آتی تھی، مگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے میں شرم محسوس کرتا تھا، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا) میرے نکاح میں تھیں، چنانچہ میں نے ایک آدمی (مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ) سے کہا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا: اس سے وضو ضروری ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 269

7۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : ثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «وَأَمَّا الْمَاءُ بَعْدَ الْمَاءِ فهُوَ الْمَذْيُ، وَكُلُّ فَحْلٍ يُمْذِي فَتَغْسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلَاةِ» .

''سیدنا عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس پانی کے بعد منی نکلتی ہے، اسے مذی کہتے ہیں اور ہر جوان کو مذی آتی ہے، چنانچہ ایسی کیفیت میں آپ شرمگاہ اور خصیتین کو دھولیا کریں اور نماز والا وضو کرلیا کریں۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 342/4، سنن أبي داوٗد : 211، سنن الترمذي : 133، سنن ابن ماجه : 651، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' کہا ہے۔



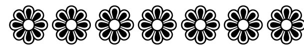
بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْقَيْءِ

قے آنے کے بعد وضو کرنا

8۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَعِيشَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ : فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ : صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ الْوَضُوءَ .

''سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قے آئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ توڑ دیا، کہتے ہیں: دمشق کی مسجد میں میری ملاقات ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی، میں نے اُن سے یہ بات ذکر کی، تو کہنے لگے: انہوں نے سچ کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروانے کے لیے پانی میں نے ہی بہایا تھا۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 5/195-278,277-6/443، سنن أبي داوٗد : 2381، سنن التّرمذي : 87، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۹۵۶) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۰۹۷) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (۴۲۶/۱) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام ابن مندہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** إِسْنَادُهٗ مُتَّصِلٌ صَحِيحٌ . (التّلخيص الحبير لابن حجر : 190/2)، **امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** قَدْ جَوَّدَ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ هٰذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ حُسَيْنٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ (سنن التّرمذي تحت الحديث : 87)



بَابٌ فِي الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

سونے کے بعد وضو کرنا

9- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالُوا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِي وَضُوئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهٗ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ» . قَالَ ابْنُ الْمُقْرِئُ مَرَّةً : «حَيْثُ بَاتَتْ يَدُهٗ» .

وَالْحَدِيثُ لِابْنِ الْمُقْرِئُ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی نیند سے بیدار ہو، تو تب تک اپنا ہاتھ (وضو والے) پانی میں نہ ڈالے، جب تک اسے تین مرتبہ دھو نہ لے، کیوں کہ اسے کیا معلوم کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا؟''

یہ روایت ابن مقرئ کی ہے اور انہوں نے ایک بار ((أینَ)) کی جگہ ((حیث)) کا لفظ بیان کیا ہے۔

❁ صحیح مسلم : 278

10- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، وَسَمِعَ كُرَيْبًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلٰى سِقَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ مَاءً فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا يُقَلِّلُهٗ وَيُخَفِّفُهٗ قَالَ : فَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِي صَنَعَ فَقُمْتُ عَنْ

شِمَالِهِ فَحَوَّلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يُصَلِّيَ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُنَادِي فَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرا، میں نے دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھے اور مشکیزے سے پانی لے کر ہلکا سا وضو کیا۔ انہوں نے آپ کا وضو انتہائی ہلکا اور مختصر بتایا، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے بھی ایسے ہی وضو کیا اور آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گھما کر اپنی دائیں جانب کر دیا۔ پھر جتنی اللہ تعالی نے چاہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، پھر سو گئے، حتی کہ خراٹے لینے لگے، پھر آپ کے پاس مؤذن آیا، تو وضو کیے بغیر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔''

❁ صحيح البخاري : 138 ، صحيح مسلم : 763

11۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ قَالَ : ثُمَّ جَاءَهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرا، (تو دیکھا کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو اٹھ کر نماز پڑھی، پھر لیٹے اور سو گئے، حتی کہ خراٹے لینے لگے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر آپ کو نماز کی اطلاع دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور نماز ادا کی، مگر وضو نہیں کیا۔''

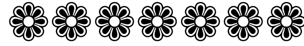
❁ صحيح البخاري : 6316 ، صحيح مسلم : 763

12۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ

عَجْلَانَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری آنکھیں تو سو جاتی ہیں، لیکن دل نہیں سوتا۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 2/251، 438، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ **(٤٨) اور امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(٦٣٨٦)** نے ''صحیح'' کہا ہے۔



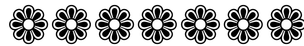
الطَّهَارَةُ لِلْمُغْمٰى عَلَيْهِ

بے ہوش ہونے کے بعد غسل کرنا

13ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: ثَنَا زَائِدَةُ، قَالَ: ثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا: أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: بَلٰى ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟»، فَقُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ»، قَالَتْ: فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» فَقُلْنَا: لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ»، فَفَعَلْنَا قَالَتْ: فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» فَقُلْنَا: لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَال: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ»، فَفَعَلْنَا قَالَتْ: فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» فَقُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَتْ: وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ: فَأَرْسَلَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ.

''عبیداللہ بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی: کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے متعلق نہیں بتائیں گی؟ فرمانے لگی: کیوں نہیں! آپ کا مرض بڑھا، تو آپ نے پوچھا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ کا انتظار ہو رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک لگن (نہانے کا برتن) میں میرے لیے پانی رکھ دو۔ فرماتی ہیں: ہم نے پانی رکھ دیا، آپ نے غسل کیا، جب اٹھنے لگے، تو بے ہوش ہو گئے، پھر ہوش میں آئے، تو پوچھا: کیا صحابہ نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے کہا: نہیں اللہ کے رسول! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، فرمایا: ایک لگن میں میرے لیے پانی رکھ دو۔ چنانچہ ہم نے پانی رکھ دیا، آپ نے غسل کیا جب اٹھنے لگے، تو بے ہوش ہو گئے، پھر ہوش آیا، تو پوچھا: لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک لگن میں میرے لیے پانی رکھ دو۔ چنانچہ ہم نے پانی رکھ دیا، فرماتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا۔ جب اٹھنے لگے، تو بے ہوش ہو گئے، پھر ہوش میں آئے، تو پوچھا: صحابہ نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں اللہ کے رسول! آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ لوگ مسجد میں بیٹھ کر عشا کی نماز کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے، فرماتی ہیں: آپ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔''

❁ صحيح البخاري : 687، صحيح مسلم : 418



طَهَارَةُ الْمُشْرِكِ إِذَا أَسْلَمَ

مشرک کا قبولِ اسلام پر غسل کرنا

14۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَامِرٍ، عَنْ سُفيَانَ، عَنِ الْأَغَرِّ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ .

''سیدنا قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اسلام لائے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل کریں۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 206/1، سنن أبي داوٗد : 355، سنن النّسائي : 188، سنن التّرمذي : 605، **اس حدیث کو امام ترمذی نے ''حسن''، امام ابن خزیمہ (۲۵۴، ۲۵۵) اور امام ابن** حبان رحمہ اللہ (۱۲۴۰) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

15۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ، ابْنَا عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ ثُمَامَةَ الْحَنَفِيَّ أُسِرَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَقَدْ حَسُنَ إِسْلَامُ أَخِيكُمْ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثمامہ حنفی پکڑا گیا، تو اسلام لے آیا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غسل کرنے کا حکم دیا، تو اس نے غسل کر کے دو رکعتیں ادا کیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا بھائی بہت اچھا اسلام لایا ہے۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 304/2، **اس حدیث کو امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (۶۶۹۹)، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۵۳) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۲۳۸) نے ''صحیح'' کہا ہے۔**

الْوُضُوءُ مِنْ مَّسِّ الذَّكَرِ

شرمگاہ کو چھونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے

16۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ : تَذَاكَرَ أَبِي وَعُرْوَةُ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ، فَذَكَرَ عُرْوَةُ وَذَكَرَ، حَتّٰى ذَكَرَ الْوُضُوءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ قَالَ أَبِي : لَمْ أَسْمَعْ بِهٖ فَقَالَ : أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ، عَنْ بُسْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ»، قُلْنَا : أَرْسِلْ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ حَرَسِيًّا وَرَجُلًا فَجَاءَ الرَّسُولُ بِذٰلِكَ .

”عبداللہ بن ابوبکر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) اور عروۃ رحمہ اللہ نواقض وضو کا ذکر کرنے لگے، تذکرہ کرتے کرتے عروۃ رحمہ اللہ نے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضوٹوٹنے کا ذکر بھی کیا، میرے والد کہنے لگے: میں نے تو یہ نہیں سنا، عروۃ رحمہ اللہ کہنے لگے: مروان نے مجھے بُسرۃ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بتایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی شرمگاہ کو چھوئے، وہ وضو کرے۔ ہم نے کہا: بُسرہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیجو، چنانچہ مروان نے چوکیدار یا کسی اور کو ان کے پاس بھیجا، تو قاصد وہی جواب لایا (جو عروہ رحمہ اللہ کہتے تھے)۔“

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الحُميدي : 352، مسند الإمام أحمد : 6/406-407، سنن النّسائي : 444

17۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ» .

''سیدہ بُسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے، تو وضو کرے۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 407,406/6، سنن النّسائي : 447، سنن التّرمذي : 82، سنن ابن ماجه : 479، سنن الدّارقطني : 146/1، شرح معاني الآثار للطّحاوي : 72/1،
اسے ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۳) اور ابن حبان رحمہ اللہ (۱۱۱۳) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

18۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَال : «مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ»، قَالَ عُرْوَةُ : سَأَلْتُ بُسْرَةَ فَصَدَّقَتْهُ .

''سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اپنی شرمگاہ کو چھوئے، وہ وضو کرے۔ عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے بُسرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۱۱۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

19۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْحِمْصِيُّ، قَالَ : ثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ : ثَنِي الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ : ثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وأَيُّمَا امْرَأَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ» .

''عمرو بن شعیب اپنے باپ، دادا سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مرد اپنی شرمگاہ کو چھوئے، وہ وضو کرے اور جو عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے، وہ بھی وضو کرے۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 223/2 سنن الدّارقطني : 147/1، مسند الشّاميّين للطّبراني : 1831

مَا رُوِيَ فِي إِسْقَاطِ الْوُضُوءِ مِنْهُ

شرمگاہ چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کی روایات

20۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَلَمْ يَرَ فِيهِ وُضُوءً.

''قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے شرمگاہ چھونے کے متعلق پوچھا، تو آپ ﷺ نے اس میں وضو نہیں بتایا۔''

❀ **إسنادهُ ضعيفٌ والحديث صحيحٌ**: سنن أبي داوٗد: 183، سنن ابن ماجه: 483، محمد بن جابر یمامی راوی جمہور محدثین کرام کے نزدیک ''ضعیف'' اور ''متروک'' ہے۔

21۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، قَالَ: ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَال: ثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِي مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ» أَوْ قَالَ: «بَضْعَةٌ مِنْكَ؟».

''سیدنا طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دیہاتی سا آدمی آ کر پوچھنے لگا: اللہ کے نبی ﷺ! آپ اس آدمی کی بابت کیا فرماتے ہیں، جو دوران نماز اپنی شرمگاہ چھولے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے جسم کا ٹکڑا ہی تو ہے۔''

❀ **إسنادهُ حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 23,22/4، سنن أبي داوٗد: 182، سنن النّسائي: 165، سنن التّرمذي: 85، **فائده**: حدیث طلق بن علی اور حدیث سبرہ کو کئی ایک محدثین کرام نے ''صحیح'' کہا ہے۔

مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

22۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ، قَالَ : ثَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (ح) قَالَ : وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، (ح) قَالَ : وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

اس سند سے مندرجہ ذیل روایت ہی مروی ہے۔

❁ صحيح مسلم : 354

23۔(ح) قَالَ : وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ : ثَنِي فُلَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ لَحْمًا أَوْ عَرْقًا فَصَلّٰى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً .

''سیدنا امیہ ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کھایا، یا ہڈی کو نوچا، پھر نماز پڑھ لی، پانی چھویا تک نہیں۔''

❁ صحيح البخاري : 208، صحيح مسلم : 355

24۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَبُّوَيْهِ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحِمْصِيُّ، قَالُوا : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، قَال : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

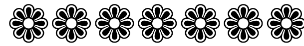
اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ آخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكَ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ .

قالَ ابْنُ عَوْفٍ : عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ ﷺ نے آگ پر پکی چیز کھا کر وضو نہیں کیا۔

ابن عوف رحمہ اللہ نے اسے ''عن شعیب عن محمد بن المنکدر'' کے الفاظ سے بیان کیا ہے۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : سنن أبي داوٗد : 192، سنن النّسائي : 185، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ (۴۳) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۱۳۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔



الْوُضُوءُ مِنْ لُّحُومِ الْإِبِلِ

اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا

25۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ : «لَا»، قَالَ : فَأُصَلِّي فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ؟ قَالَ : «نَعَمْ»، قَالَ : فَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ؟ قَالَ : «نَعَمْ»، قَالَ : فَأُصَلِّي فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ؟ قَالَ : «لَا» .

''سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میں بکری کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس نے پوچھا: میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ فرمایا: جی ہاں! اس نے پوچھا: کیا میں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!، اس نے پوچھا: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔''

❁ صحيح مسلم : 360

26۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَاضِرٌ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : أَأُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ؟ قَال : «لَا»، قَالَ : فَأَتَوَضَّأُ مِنْ

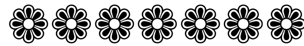
لُحُومِهَا؟ قَالَ : «نَعَمْ»، قَالَ : أَأُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَال : «نَعَمْ»، قَالَ : فَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا؟ قَالَ : «لَا» .

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ : وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وأَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ .

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا: میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ فرمایا: نہیں، اس نے پوچھا: کیا میں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ فرمایا: جی ہاں!، پوچھا: کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ فرمایا: جی ہاں!، پوچھا: کیا میں ان کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ فرمایا: نہیں۔

ابو محمد کہتے ہیں: عثمان بن عبداللہ موہب اور اشعث بن ابی شعثاء نے اسے جعفر بن ابی ثور سے بیان کیا ہے۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 288/4، سنن أبي داوٗد : 184، سنن التّرمذي : 81، سنن ابن ماجه : 494، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 159/1، **اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ (سنن الترمذي، تحت حدیث: ۸۱) امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۲) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۱۲۸) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ اعمش رحمہ اللہ نے** السّنن الكبرىٰ للبيهقي (۱۵۹/۱) **میں سماع کی تصریح کی ہے۔**



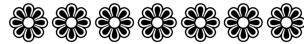
مَا جَاءَ فِي التَّبَاعُدِ لِلْخَلَاءِ

بول و براز کے لیے دور جانا

27۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَكَانَ إِذَا ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ أَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ .

''سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر کے دوران میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے بہت دور جایا کرتے تھے۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : سنن أبي داوٗد :1، سنن النّسائي : 17، سنن التّرمذي : 20، سنن ابن ماجه : 331، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۵۰) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۱۴۰) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔**



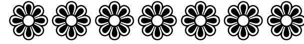
الْقَوْلُ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ

بیت الخلا جانے کی دعا

28۔حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ : ثَنَا النَّضْرُ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ صُهَيْبٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ : «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ».

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا میں جاتے، تو یہ دعا پڑھتے : «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ» اللہ میں ناپاک نر اور مادہ جنّات سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

❁ صحيح البخاري : 142-6322، صحيح مسلم : 375



كَرَاهِيَةُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالِاسْتِنْجَاءِ

بول وبراز اور استنجا کے وقت قبلہ رو ہونا مکروہ ہے

29۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، قَالَ: ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ يُوسُفُ وَاللَّفْظُ لِلضَّرِيرِ قَالُوا: ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قِيلَ لِسَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخَرَاءَ ةَ؟ قَالَ: أَجَلْ، لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا أَوْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَأَنْ لَّا يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِرَجِيعٍ أَوْ عَظْمٍ.

''عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمہیں ہر چیز سکھائی ہے، حتی کہ بول وبراز کا طریقہ بھی سکھایا ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بول وبراز کے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنے، دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے اور تین سے کم ڈھیلے استعمال کرنے، نیز گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے بھی روکا ہے۔''

❁ صحيح مسلم: 262

30۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ: ثَنِي عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ قَال: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ: رَقِيتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي

الْحَاجَةَ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں (اپنی بہن) سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی جانب منہ کر کے اور کعبہ کی جانب پشت کر کے قضائے حاجت کر رہے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 148، صحيح مسلم : 266

31۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْأَزْهَرِ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : ثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةَ أَوْ نَسْتَقْبِلَهَا بِفُرُوجِنَا إِذَا أَهْرَقْنَا الْمَاءَ ثُمَّ قَالَ قَدْ رَأَيْتُهُ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِعَامٍ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کر دیا تھا کہ ہم پیشاب کرتے وقت قبلہ کی جانب پشت کریں، یا شرمگاہوں کا رُخ کریں۔ کہتے ہیں : پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے ایک سال قبل قبلہ کی جانب منہ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔''

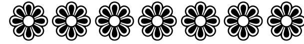
❁ **إسناده حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 360/3، سنن أبي داوٗد : 13، سنن التّرمذي : 9، سنن ابن ماجه : 31، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ **(۵۸) اور امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(۱۴۲۰) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم** رحمہ اللہ **(۱/ ۱۵۴) نے اسے امام مسلم** رحمہ اللہ **کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام ترمذی** رحمہ اللہ **اور امام بزار** رحمہ اللہ (التّلخيص الحبير لابن حجر : ۱/۱۲۸، ح : ۱۲۸) **نے ''حسن'' کہا ہے۔ حافظ نووی** رحمہ اللہ **(شرح صحیح مسلم : ۳/ ۱۵۵) نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔ حافظ ابن ملقن** رحمہ اللہ (البدر المنير : ۲/ ۳۰۷) **نے ''صحیح'' کہا ہے۔ دارقطنی** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں: كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ** (السنن : 59/1)

32۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وأَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ

الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ إِلَيْهَا فَقُلْتُ : أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا؟ قَالَ : بَلٰى إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ .

''مروان اصفر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، انہوں نے اپنی سواری کو قبلہ رو بٹھایا، پھر اس کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنے بیٹھ گئے۔ میں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن! کیا اس (قبلہ کی جانب پیشاب کرنے) سے منع نہیں کیا گیا؟ فرمایا: جی ہاں! فضا (کھلی جگہ) میں تو ممنوع ہے، لیکن اگر آپ کے اور قبلہ کے درمیان سترہ ہو، تو کوئی حرج نہیں۔''

❀ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : سنن أبي داوٗد : 11، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 92/1، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (٦٠) اور امام دارقطنی رحمہ اللہ (٢٥٦/١) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (٢٥٦/١) نے امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ علامہ حازمی رحمہ اللہ (الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ، ص ٣٨) نے ''حسن'' قرار دیا ہے۔ حسن بن ذکوان ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔



مَا يُتَّقٰى مِنَ الْمَوَاضِعِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

بول وبراز کے لیے ممنوع مقامات

33۔حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «اجْتَنِبُوا اللَّعَّانَيْنِ»، قَالُوا : وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : «الَّذِي يَتَبَرَّزُ عَلٰى طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي مَجْلِسِ قَوْمٍ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لعنت والے دو کاموں سے بچیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ دو کام کون سے ہیں؟ فرمایا: لوگوں کی گزرگاہ یا بیٹھنے کی جگہ پر پاخانہ کرنا۔''

❁ صحیح مسلم : 269

34۔حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، (ح) وَثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذٌ، قَالَ : ثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْجُحْرِ».

هٰذَا حَدِيثُ إِسْحَاقَ وَزَادَ : قَالُوا لِقَتَادَةَ : مَا تَكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ؟ قَالَ : يُقَالُ : إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ.

''سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بل (سوراخ) میں پیشاب نہ کرے۔

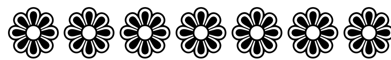
یہ اسحاق کی روایت کے الفاظ ہیں، انہوں نے مزید بیان کیا ہے کہ لوگوں نے قتادہ رحمہ اللہ سے پوچھا: بل میں پیشاب کرنے میں کیا حرج ہے؟ انہوں نے کہا: کہا جاتا ہے کہ ان میں جنات رہتے ہیں۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 82/5، سنن أبي داوٗد : 29، سنن النّسائي : 34، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (١٨٦/١) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ قتادہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

35۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : ثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهٖ، فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ».

''سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی غسل خانے میں پیشاب نہ کرے، کیوں کہ زیادہ تر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 56/5، سنن أبي داوٗد : 27، سنن النّسائي : 36، سنن التّرمذي : 21، سنن ابن ماجه : 304، حسن بصری ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔ «لا يبولن أحدكم في مستحمه» کے الفاظ ''صحیح'' ہیں، سنن أبي داوٗد (٢٨) اور سنن النّسائي (٢٣٩) میں بسند ''صحیح'' اس کا شاہد آتا ہے، اسی طرح المعجم الأوسط للطّبراني (٢٠٧٧) کی روایت کے الفاظ «وَلَا تَبُولَنَّ فِي مُغْتَسَلِكَ» ثابت ہیں۔ اس کی سند ''حسن'' ہے، نیز حافظ منذری رحمہ اللہ (الترغیب والترہیب: ١/ ٨٢) اور حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد: ١/ ٢٠٤) نے اس کی سند کو ''حسن'' قرار دیا ہے، الفاظ «فَإِنَّ عَامَّةَ الْوِسْوَاسِ مِنْهُ» کے علاوہ روایت ''صحیح'' ہے۔



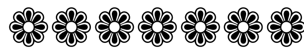
الرُّخْصَةُ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا وَقُرْبَ النَّاسِ

لوگوں کے قریب اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت

36۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى إِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ فَدَعَانِي وَقَالَ: «لِمَ تَنَحَّيْتَ؟» فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ.

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا، آپ ایک قوم کے ڈھیر پر پہنچے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا، میں ایک طرف کو ہو گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر پوچھا: آپ ایک طرف کیوں ہو گئے ہو؟ تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایڑیوں کے پاس کھڑا ہو گیا، جب آپ (پیشاب سے) فارغ ہوئے، تو پانی منگوا کر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔‘‘

❁ صحيح البخاري: 224، صحيح مسلم: 273



كَرَاهِيَةُ التَّسْلِيمِ عَلٰى مَنْ يَبُولُ

پیشاب کرنے والے کو سلام کہنا مکروہ ہے

37۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : ثنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، قَالَ : ثَنِي أَبُو بَكْرٍ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهْرِيقُ الْمَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : «إِذَا رَأَيْتَنِي هٰكَذَا فَلَا تُسَلِّمْ عَلَيَّ، فَإِنَّكَ إِنْ تَفْعَلْ لَا أَرُدُّ عَلَيْكَ السَّلَامَ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے۔ایک آدمی پاس سے گزرا،اس نے آپ کو سلام کہا،آپ نے اسے جواب دے کر فرمایا:جب آپ نے مجھے اس حال میں دیکھا تھا،تو سلام نہ کہتے۔اگر (آئندہ) آپ نے اس طرح کیا،تو میں سلام کا جواب نہیں دوں گا۔''

❀ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند السّراج :21، مسند البزّار : 5984، تاريخ بغداد للخطيب البغدادي : 139/3، سعید بن سلمہ بن ابوحسام جمہور کے نزدیک ''موثق،حسن الحدیث'' ہے۔

38۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا قَبِيصَةُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ

يَرُدَّ عَلَيْهِ .

’’سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے، ایک آدمی پاس سے گزرا، اس نے سلام کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہیں دیا۔‘‘

❀ صحيح مسلم : 370



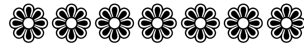
اسْتِحْبَابُ الْوِتْرِ فِي الِاسْتِنْجَاءِ

استنجا کے لیے طاق ڈھیلے استعمال کرنا مستحب ہے

39۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَأَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ قَالَا : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْتَثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی وضو کرے، تو ناک میں پانی ڈال کر اسے جھاڑے اور استنجا کرنے والا طاق ڈھیلے استعمال کرے۔''

❁ صحيح البخاري : 162، صحيح مسلم : 237



الِاسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجا کرنا

40۔أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبَيْرُوتِيُّ، أَنَّ ابْنَ شُعَيْبٍ، أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: ثَنِي أَبُو أَيُّوبَ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّونَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا، وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾ (التّوبة: 108) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَثْنٰى عَلَيْكُمْ خَيْرًا فِي الطُّهُورِ، فَمَا طُهُورُكُمْ هٰذَا؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَهَلْ مَعَ ذٰلِكَ غَيْرُهُ؟» قَالُوا: لَا، غَيْرَ أَنَّ أَحَدَنَا إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَنْجِيَ بِالْمَاءِ قَالَ: «فَهُوَ ذٰلِكَ فَعَلَيْكُمُوهُ».

''ابو ایوب انصاری، جابر بن عبداللہ انصاری اور انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا، وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾ (التّوبة: 108) (اس بستی میں ایسے لوگ ہیں، جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی پاک صاف لوگوں کو پسند کرتا ہے)، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصاریو! اللہ تعالیٰ نے آپ کی طہارت کی تعریف کی ہے، کیسے طہارت کرتے ہیں؟ عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم نماز کے لیے وضو اور جنابت کے بعد غسل کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا کچھ اور بھی کرتے ہیں؟ عرض کیا:

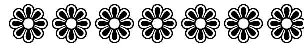
بس یہی، البتہ جب ہم پاخانہ کر کے فارغ ہوتے ہیں، تو پانی سے استنجا کرنا پسند کرتے ہیں، فرمایا: بس یہی وجہ ہے، لہٰذا اس پر عمل پیرا رہیے۔‘‘

❀ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : سنن ابن ماجه : 355، سنن الدّارقطني :62/1، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/1، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۱۵۵) نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ عتبہ بن ابوحکیم جمہور محدثین کرام کے نزدیک ’’حسن الحدیث‘‘ ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هُوَ مُتَوَسِّطٌ حَسَنُ الْحَدِيثِ (ميزان الإعتدال : 28/3)، ابوسفیان طلحہ بن نافع کا سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں، سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے صرف چار احادیث سنی ہیں، معلوم نہیں کہ یہ ان چار میں شامل ہے یا نہیں اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سماع کا احتمال ہے، لہٰذا سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہوئی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔ (التلخیص الحبیر :۱/۱۲۳)، یہ روایت جمیع سندوں سے ضعیف ہے۔

41۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ لِحَاجَتِهِ فَأَتَّبِعُهٗ أَنَا وَغُلَامٌ مِّنَّا بِالْإِدَاوَةِ فَإِذَا قَضٰى حَاجَتَهٗ نَاوَلْتُهُ الْإِدَاوَةَ فَيَسْتَنْجِي .

’’سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے نکلتے، تو میں اور ایک (انصاری) لڑکا پانی کا برتن لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑتے۔ آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوتے، تو میں برتن پکڑاتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم استنجا کرتے۔‘‘

❀ صحيح البخاري : 150، صحيح مسلم :271



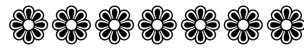
الْقَوْلُ عِنْدَ الْخُرُوجِ مِنَ الْخَلَاءِ

بیت الخلا سے نکلنے کی دعا

42۔حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : أَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ : «غُفْرَانَكَ» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا سے باہر نکلتے، تو یہ دعا پڑھتے : «غُفْرَانَكَ» اے اللہ! میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 155/6، سنن أبي داوٗد : 30، سنن التّرمذي : 7، سنن ابن ماجه : 300، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' کہا ہے۔امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۹۰) امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۴۴۴) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۵۸/۱) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔حافظ نووی رحمہ اللہ (الاذکار:۲۷) نے ''صحیح'' اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (نتائج الأفکار:۲۱۵/۱) نے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔



طَهَارَةُ الْمَاءِ وَالْقَدْرُ الَّذِي يَنْجُسُ وَلَا يَنْجُسُ

پاک وناپاک پانی کی مقدار

43۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ فَنَحْمِلُ الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ» .

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اللہ کے رسول! ہم سمندری سفر کرتے وقت اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں، اگر اس سے وضو کریں، تو پیاسے رہ جاتے ہیں۔کیا ہم سمندری پانی سے وضو کرلیا کریں؟ فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 361/2، موطأ الإمام مالك :22/1، سنن أبي داوٗد : 83، سنن النّسائي : 59، سنن التّرمذي : 69، سنن ابن ماجه : 386-3246، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، **امام بخاری** رحمہ اللہ (العِلَل الكبير للترمذي : ۳۳)، **امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ (۱۱۱)، **امام ابن حبان** رحمہ اللہ (۱۲۴۳)، **حافظ ابن مندہ** رحمہ اللہ (التّلخيص الحبير لابن حجر : ۱/۱۰) **حافظ بغوی** رحمہ اللہ (شرح السنہ: ۵۶/۲، ح: ۲۸۱) اور حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع: ۸۲/۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، **حافظ ابن منذر** رحمہ اللہ (الاوسط : ۲۴۷/۱) نے ''ثابت'' کہا ہے۔علامہ جوزقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : إسنادہ متصل ثابت .(الأباطيل

والمناکیر:۱/۳۴۶) حافظ ابن الملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہذا الحدیث صحیح جلیل. (البدر المنیر :۱/۳۴۸)

44-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ، وَحَجَّاجُ بْنُ حَمْزَةَ الرَّازِيُّ، وَأَبُو يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ قَالُوا : ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ فَقَالَ : «إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ» .

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی اور اس پر (پینے کے لیے) آنے والے درندوں کے متعلق پوچھا گیا، فرمایا: اگر پانی دو مٹکوں سے زیادہ ہو، تو ناپاک نہیں ہوتا۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 26/2، سنن أبي داوٗد : 63، سنن النّسائي : 52، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۹۲) امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۲۴۹) اور امام طبری رحمہ اللہ (تہذیب الآثار [مسند ابن عباس]: ۲/۷۳۶) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۱۳۲، ۱۳۳) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

45-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، (ح) وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقِيرَاطِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

وَقَالَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَيْضًا .

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

❁ **إسناده حسن والحديث صحيحٌ** : سنن أبي داوٗد : 64، سنن التّرمذي : 68، سنن ابن ماجه : 517

46۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَال : أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ : كُنَّا فِي بُسْتَانٍ لَنَا أَوْ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ عُبَيْدُ اللّٰهِ إِلٰى مَقْرَى الْبُسْتَانِ وَفِيهِ جِلْدُ بَعِيرٍ فَأَخَذَ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقُلْنَا : أَتَتَوَضَّأُ مِنْ هٰذَا وَفِيهِ هٰذَا الْجِلْدُ؟ فَقَالَ : ثَنِي أَبِي، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ».

عاصم بن منذر رحمہ اللہ **کہتے ہیں کہ ہم اپنے یا عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر** رحمہ اللہ **کے باغ میں تھے کہ نماز کا وقت** ہو گیا، **عبیداللہ اٹھ کر اپنے باغ کے تالاب کے پاس گئے اور وضو کرنے لگے، جب کہ اس میں اونٹ کا چمڑا پڑا ہوا تھا۔** ہم نے کہا: **آپ اس سے وضو کر رہے ہیں، جب کہ اس میں یہ چمڑا پڑا** ہوا ہے۔ **انہوں** نے کہا: **مجھے میرے والد نے بتایا ہے کہ رسول اللہ** ﷺ **نے فرمایا: اگر پانی دو مٹکے** (یا اس سے زائد) ہو، تو نجس نہیں ہوتا۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : سنن أبي داوٗد : 65، سنن ابن ماجه : 518، سنن الدّارقطني : 22/1، **اس حدیث کو امام یحییٰ بن معین** رحمہ اللہ **نے ''جید الاسناد'' کہا ہے۔**(تاريخ يحيى بن معين برواية العباس الدوري : ۲۱۷/۱) **حافظ بیہقی** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں**:هذا إسناد صحيح موصول .(**معرفة السنن والآثار:۸۹/۲**)

47۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ، وَمُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، قَالَا : ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ الْمَسْرُوقِيُّ : ابْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قِيلَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ؟ وَهِيَ بِئْرٌ

يُّطْرَحُ فِيهَا النَّتِنُ وَالْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ فَقَالَ: «الْمَاءُ طَهُورٌ لَّا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ».

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا ہم بضاعہ نامی کنویں سے وضو کر سکتے ہیں، جب کہ اس میں گندگی، حیض والے کپڑے اور کتوں کا گوشت پھینکا جاتا ہے۔ فرمایا: پانی پاک ہے، اسے کوئی چیز پلید نہیں کر سکتی۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 31/3، سنن أبي داوٗد: 66، سنن النّسائي: 328، سنن التّرمذي: 66، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' (وفي بعض النسخ: حسن صحيح) کہا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (تہذیب الکمال للمزي: ۵/۴۵) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أحسنها إسنادا حديث الوليد بن كثير......(العلل: ۱۱/ ۲۸۸) حافظ بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هذا حديث حسن صحيح. (شرح السنۃ: ۲/۶۱) حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هو صحيح، صححه الحفاظ. (خلاصۃ الأحکام: ۱/۶۶) حافظ ابن الملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَالَّذِي يظْهر، صِحَة الحَدِيث مُطلقًا، كَمَا صحَّحه الْأَئِمَّة المتقدمون؛التِّرْمِذِيّ، وَأحمد، وَيَحْيَى بن معِين، وَالْحَاكِم، وهم أَئِمَّة هَذَا الْفَنّ والمرجوع إِلَيْهِم. (البدر المنیر: ۱/ ۳۸۷) حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔ (تنقیح التحقیق: ۱/ ۱۵) ابن رافع راوی موثق، حسن الحدیث ہے، جمہور ائمہ حدیث نے اس کی حدیث کی تصحیح کر کے اس کی توثیق کر دی ہے، باقی اس کے نام میں اختلاف سے کچھ فرق نہیں پڑتا، راوی کی اصل عدالت ہوتی ہے، وہ اس میں ثابت ہے۔ حافظ ابن الملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أَن هَذَا الحَدِيث عَام مَخْصُوص، خُصَّ مِنْهُ الْمُتَغَيّر بِنَجَاسَة، فإنَّه ينجس بالإِجماع، وَخص مِنْهُ أَيْضا، مَا دون الْقلَّتَيْنِ إِذا لاقته نَجَاسَة، عَلَى قَول الشَّافِعِي وَأحمد وكثيرين، وَقَالَ مَالك وَآخَرُونَ (بِعُمُومِهِ)، فَالْمُرَاد المَاء الْكثير الَّذِي لم تغيره نَجَاسَة لَا يُنجسهُ شَيْء، وَهَذِه كَانَت صفة بِئْر بضَاعَة- وَهَذَا الحَدِيث لَا يُخَالف حَدِيث الْقلَّتَيْنِ الْآتِي؛ لِأَن ماء ها كَانَ كثيرا، لَا يُغَيِّره وُقُوع هَذِه الْأَشْيَاء فِيهِ- (البدر المنير: ۳۹۲/۱)

48- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، وَابْنُ عَوْنٍ قَالُوا: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَال : انْتَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِهٖ وَقَدْ فَضَلَ مِنْ غُسْلِهَا أَوْ مِنْ وَضُوئِهَا فَأَرَادَ أَنْ يَتَوَضَّأَ بِهٖ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنْهُ مِنْ جَنَابَةٍ فَقَالَ : «إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ».

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی کے ہاں گئے، تو اس کے وضو یا غسل سے بچا ہوا پانی پڑا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے لگے، تو انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے اس سے غسل جنابت کیا ہے، فرمایا: پانی نجس نہیں ہوتا۔‘‘

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 1/235-284-308، سنن أبي داوٗد : 68، سنن النّسائي : 326، سنن ابن ماجه : 370، صحیح ابن خزیمۃ (۹۱) سماک بن حرب سے شعبہ روایت کر رہے ہیں، امام شعبہ اپنے اساتذہ سے صحیح احادیث لیتے تھے۔ صحیح مسلم (۳۲۳) سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے۔

49- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا الثَّوْرِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۹۱) اور حاکم رحمہ اللہ (۱/۱۵۹) نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

50- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَأَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ قَالَا : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ».

’’سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتا کسی کے برتن میں سے پی لے، تو وہ اسے سات مرتبہ دھوئے۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 172، صحيح مسلم : 279

51۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ، قَالَ : أَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، وَأَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَال : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُهْرِقْهُ وَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا کسی کے برتن میں سے منہ ڈال جائے، تو وہ (برتن میں موجود چیز کو) انڈھیل دے اور برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔''

❁ صحيح مسلم : 279

52۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ» وَقَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَوَّلُهُنَّ أَوْ إِحْدَاهُنَّ بِالتُّرَابِ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا کسی کے برتن میں سے منہ ڈال کر پی لے، تو وہ اسے سات مرتبہ دھوئے۔ ایوب نے ابن سیرین کے واسطے سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں کہ پہلی مرتبہ یا ایک مرتبہ مٹی سے دھوئے۔''

❁ صحيح البخاري : 172، صحيح مسلم : 279، محمد بن سیرین کی روایت مسند الحمیدی (۹۶۸) میں آتی ہے، یہ حدیث ''صحیح'' ہے، «أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ» کے الفاظ صحیح مسلم (۲۷۹) میں ثابت ہیں۔

53۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ

مِرَارٍ، وَالثَّامِنَةَ عَفِّرُوهُ بِالتُّرَابِ» .

''سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا برتن میں سے منہ ڈال کر پی لے، تو اسے سات مرتبہ دھولیں اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانج لیں۔''

❁ صحيح مسلم : 280

54۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے اور پھر اس سے وضو کرنے لگے۔''

❁ **صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 265/2، اس حدیث کو امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (۷۸۱) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ ہمام بن منبہ والی روایت صحیح مسلم (۲۸۲) میں ہے۔

55۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَعَلَّانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، قَالَا : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَا : ثَنَا عُتْبَةُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ يَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ سُمًّا وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے، تو اسے مکمل طور پر اس میں ڈبو دینا چاہیے، پھر نکال کر پھینک دے، کیوں کہ اس کے ایک پَر میں زہر (بیماری) اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 3320

56۔أَخْبَرَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ أَبَا السَّائِبِ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ» فَقَالَ : كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ : يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی کھڑے پانی میں غسل جنابت نہ کرے۔ابو سائب رحمہ اللہ نے پوچھا: ابو ہریرہ! پھر وہ کیسے غسل کرے؟ فرمایا: ہاتھوں سے پانی لے کر نہائے۔''

❁ صحيح مسلم : 283

57۔حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالْقَدَحِ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ . زَادَ مَحْمُودٌ : وَهُوَ الْفَرَقُ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پیالہ (پانی) سے غسل کرلیا کرتے تھے، نیز میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے۔محمود کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ پیالہ ایک فرق (تین صاع) کے برابر تھا۔''

❁ صحيح البخاري : 250، صحيح مسلم : 319

58۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ جَمِيعًا .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مرد اور عورتیں ایک ہی برتن سے وضو کرلیا کرتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 193

59۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِيَدِهِ فَرُئِيَ فِي وَجْهِهِ شِدَّةُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ : «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهٗ أَوْ رَبُّهٗ فِيمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَنْ يَّسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ أَوْ يَقُولُ : هٰكَذَا» وَبَزَقَ فِي ثَوْبِهِ وَدَلَكَ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ والی دیوار پر بلغم دیکھا، تو اسے اپنے ہاتھ سے کھرچ دیا۔ اس وجہ سے شدید غصے کے اثرات آپ کے چہرے پر دیکھے گئے۔ فرمایا: بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے، تو اپنے رب سے سرگوشیاں کرتا ہے، یا یوں فرمایا: ربّ تعالیٰ اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے، لہٰذا جب کسی کو تھوک آئے، تو اپنی بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکے، یا یوں کرے اور آپ نے اپنے کپڑے پر تھوک کر اسے ایک دوسرے پر مل دیا۔''

❁ صحيح البخاري : 405

60۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : قَرَأْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ : وَحَدَّثَنِي مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهٗ وَضُوءً فَجَاءَ تْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغٰى لَهَا الْإِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ

كَبْشَةُ : فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ : أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي؟ قَالَتْ : فَقُلْتُ : نَعَمْ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ» .

''سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی بہو، کبشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، تو انہوں نے انہیں وضو کے لیے پانی ڈال کر دیا۔ بلی آئی اور پینے لگی۔ انہوں نے اس کی طرف برتن جھکا دیا حتی کہ اس نے سیر ہو کر پی لیا، کبشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: آپ نے مجھے دیکھ کر کہ میں انہیں دیکھ رہی ہوں فرمایا: اے بھتیجی! کیا آپ تعجب کر رہی ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں! فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: یہ (بلی) پلید نہیں ہے، کیوں کہ یہ تم پر گھومنے پھرنے والے مرد یا عورتوں میں سے ہے۔''

❀ **إسنادهٗ صحيحٌ** : موطأ الإمام مالك : 23,22/1، مسند الإمام أحمد : 5/303-309، سنن أبي داوٗد : 75، سنن النّسائي : 68، سنن التّرمذي : 92، سنن ابن ماجه : 367، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ **(۱۰۴)، امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(۱۲۹۹) اور امام حاکم** رحمہ اللہ **(۱/۱۶۰) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام عقیلی** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں: ہٰذا اسناد ثابت صحیح. (الضعفاء الکبیر: ۲/۱۴۱) حافظ نووی** رحمہ اللہ **(المجموع: ۱/۱۱۸) اور حافظ ابن حجر** رحمہ اللہ **(المطالب العالیۃ: ۲/۱۱۱) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام دارقطنی** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں:** أحسنها إسنادا ما رواه مالك......**(العلل: ۶/۱۶۳)**

61- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، وَأَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ الرَّمْلِيُّ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرْفَعُهٗ وقَالَ ابْنُ الْمُقْرِئِ : قَالَ مَرَّةً : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ» .

وَقَالَ ابْنُ شَيْبَان : قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دباغت سے چمڑا پاک ہوجاتا ہے۔

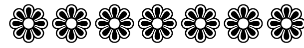
ابن شیبان نے «قَالَ النَّبِيُّ» اورابن المقری نے «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ» کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

❁ صحیح مسلم: 366

62۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: ثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُو رَيْحَانَةَ، عَنْ سَفِينَةَ، صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ.

''صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل کر لیا کرتے تھے اور ایک مد پانی سے وضو کرلیا کرتے تھے۔''

❁ صحیح مسلم: 326



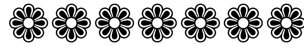
مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ

مسواک کا بیان

63۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ».

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اپنی امت کے لیے دشواری نہ سمجھتا، تو انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“

❁ **صحيحٌ**: مسند الإمام أحمد: 460/2، 517، السّنن الكبرىٰ للنّسائي: 3031، شرح معاني الآثار للطّحاوي: 43/1، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۴۰) نے ”صحیح“ کہا ہے۔



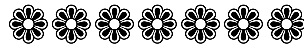
فِي النِّيَّةُ فِي الْأَعْمَالِ

اعمال میں نیت

64۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يُخْبِرُ ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : «إِنَّ الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّ لِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ» .

''علقمہ بن وقاص ؒ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر ؓ کو منبر پر رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہوئے سنا: اعمال کا بدلہ نیت پر منحصر ہے، جس نے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کی، اس کی ہجرت انہی کی خاطر ہوگی اور جس نے حصولِ دنیا کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہجرت کی، تو اس کی ہجرت ان چیزوں کے لیے ہی ہوگی۔''

❀ صحيح البخاري :1، صحيح مسلم : 1907



لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ
وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

65۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : دَخَلَ النَّاسُ يُثْنُونَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ عِنْدَ مَوْتِهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَمَا إِنِّي لَسْتُ بِأَغَشِّهِمْ لَكَ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طَهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ» .

''مصعب بن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن عامر (بصرہ کے گورنر) کی وفات کے وقت لوگ ان کی تعریف کرنے لگے، تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے: میں ان کو آپ سے متنفر تو نہیں کرنا چاہتا، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ بغیر وضو کے نماز قبول نہیں کرتا اور حرام مال سے صدقہ قبول نہیں کرتا۔''

❁ صحيح مسلم : 224

66۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے وضو آدمی کی نماز قبول نہیں ہوتی، تا آنکہ وہ (دوبارہ) وضو نہ کر لے۔''

❁ صحيح البخاري : 135، صحيح مسلم : 225

صِفَةُ وُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَةِ مَا أَمَرَ بِهٖ

رسول اللہ ﷺ کا طریقۂ وضو اور تحیۃ الوضو

67۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ، قَالَ : رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ : «مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيهِمَا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ» .

’’حمران بن ابان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا، انہوں نے تین مرتبہ ہاتھوں پر پانی ڈال کر دھویا، پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک (میں پانی ڈال کر) جھاڑا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا، پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ کہنی تک دھویا، پھر اسی طرح بایاں ہاتھ دھویا، سر کا مسح کیا، تین مرتبہ دایاں پاؤں ٹخنے تک دھویا، اسی طرح بایاں پاؤں دھویا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے میری طرح وضو کرنے کے بعد فرمایا: جس نے میری طرح وضو کیا، پھر دو رکعتیں (تحیۃ الوضو) اس طرح ادا کیں کہ اپنے خیالات میں مگن نہ ہوا، تو اس کے سابقہ سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 159-160-164 ، صحيح مسلم : 226

68- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ : دَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الرَّحَبَةَ بَعْدَمَا صَلَّى الْفَجْرَ فَجَلَسَ فِي الرَّحَبَةِ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ : ائْتِنِي بِطَهُورٍ فَجَاءَ هُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَّطَسْتٍ، قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ : وَنَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَمِينِهِ الْإِنَاءَ فَأَكْفَأَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَخَذَ الْإِنَاءَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى الْإِنَاءَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ : كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ فَمَلَأَ فَمَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمِرْفَقِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمِرْفَقِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى غَمَرَهَا الْمَاءُ ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا مَرَّةً، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى فَغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِى الْإِنَاءِ فَمَلَأَهَا مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ : هٰذَا طُهُورُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى طُهُورِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُورُهُ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نماز فجر ادا کرنے کے بعد رحبہ (کوفے کا ایک مقام) میں گئے، وہاں بیٹھ کر اپنے غلام سے پانی منگوایا، غلام پانی کا ایک برتن اور ایک طشت لے کر آیا، عبد خیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم بیٹھ کر دیکھ رہے تھے کہ آپ نے دائیں ہاتھ سے برتن پکڑ کر بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو دھویا، دوبارہ پھر آپ نے دائیں ہاتھ سے برتن پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دھویا، سہ بارہ پھر آپ نے دائیں ہاتھ سے برتن پکڑ کر بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو دھویا، چنانچہ آپ نے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے، عبد خیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب تک آپ نے تین مرتبہ ہاتھ دھو نہ لیے ان کو برتن میں داخل نہ کیا، پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا، منہ بھر کے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے تین مرتبہ ناک صاف کیا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا، پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ کہنی تک دھویا، پھر تین مرتبہ بایاں ہاتھ کہنی تک دھویا، پھر دایاں ہاتھ پانی والے برتن میں اچھی طرح ڈبو کر پانی سمیت باہر نکالا اور بائیں ہاتھ سے ملا کر دونوں ہاتھوں سے ایک مرتبہ سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا، پھر دائیں پاؤں پر پانی ڈال کر تین مرتبہ اسے بائیں ہاتھ سے دھویا، پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پاؤں پر پانی ڈال کر اسے بائیں ہاتھ سے تین مرتبہ دھویا، پھر دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اسے پانی سے بھر کر پی لیا، پھر فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دیکھنا پسند کرتا ہو، تو وہ یہی ہے۔''

❁ **إسنادہٗ صحیحٌ** : مسند الإمام أحمد : 1/135-154، سنن أبي داوٗد : 112، سنن النّسائي : 91، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۴۷) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۰۵۶) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

69- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : ثَنَا الثَّوْرِيُّ، وَمَعْمَرٌ، وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ (اعضا کو دھو کر) وضو کیا۔''

❁ صحيح البخاري : 157

70ـ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَرِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَوَجْهَهٗ ثَلَاثًا .

''سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، تو ہاتھ اور پاؤں دو دو مرتبہ دھوئے، چہرہ تین مرتبہ دھویا۔''

❁ صحيح البخاري : 185، صحيح مسلم : 235

71ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ الْعِجْلِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رُبَّمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ مَثْنٰى مَثْنٰى .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کئی بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو دو مرتبہ وضو کے اعضا دھوتے دیکھا۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مصنّف ابن أبي شيبة : 11/1، سنن أبي داوٗد : 136، سنن التّرمذي : 43،

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۰۹۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

72ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ : رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَأْسَهٗ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَخَلَّلَ أَصَابِعَهٗ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهٗ حَتّٰى غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ، قِيلَ لِإِسْحَاقَ : لَيْسَ فِيهِ (وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ) قَالَ : مَا كَانَ عِنْدِي أَعْطَيْتُكَ وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ : ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيلُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ فِيهِ : وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا .

''شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا، انہوں نے دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، سر اور کانوں کا آگے پیچھے سے مسح کیا، دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے، انگلیوں اور ڈاڑھی کا خلال کیا، حتی کہ چہرہ بھی تین مرتبہ دھویا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے، جس طرح آپ نے مجھے دیکھا۔ اسحاق رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: اس میں بازو دھونے کا ذکر نہیں ہے، فرمایا: میرے پاس جو کچھ تھا میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔

محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ کی سند میں یہ الفاظ بھی ہیں: آپ نے دونوں بازو تین تین مرتبہ دھوئے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 149/1، سنن أبي داوٗد : 110، سنن التّرمذي : 31، سنن ابن ماجه : 430، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۵۱) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۰۸۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۱۴۸، ۱۴۹) فرماتے ہیں : وهذا إسنادهٗ صحيحٌ۔ عامر بن شقیق کوفی جمہور محدثین کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہے۔

73۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ أَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْإِنَاءِ فَغَسَلَهُمَا وَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَأَنَّهٗ أَخَذَ بِيَدَيْهِ مَاءً فَبَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِيَدَيْهِ إِلٰى مُوَخَّرِ الرَّأْسِ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلٰى مُقَدَّمِهٖ .

''سیدنا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن سے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر انہیں دھویا، تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک صاف کی، دونوں ہاتھوں سے پانی لے کر سر کی اگلی جانب سے (مسح) شروع کیا، دونوں ہاتھوں کو پچھلی جانب لے گئے، پھر آگے واپس لے آئے۔''

❁ صحيح البخاري : 185، صحيح مسلم : 235

74۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، قَالَ : ثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، قَال : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ : سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِ يكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا .

''سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی لایا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو کیا، پھر سر کا مسح کیا اور دونوں کانوں کا آگے پیچھے سے مسح کیا۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 132/4، سنن أبي داوٗد : 121، سنن ابن ماجه : 442

75۔حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ : ثَنَا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ عَنِ الْوُضُوءِ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ : «مَنْ زَادَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ وَاعْتَدٰى وَظَلَمَ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وضو کے متعلق پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور فرمایا: جس نے اس سے بڑھایا اس نے برا کیا اور ظلم وزیادتی کی۔''

❁ **حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 180/2، سنن أبي داوٗد : 135، سنن النّسائي : 140، سنن ابن ماجه : 422، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۷۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ سفیان کی متابعت امام ابو عوانہ رحمہ اللہ کی ہے۔

76۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلِ الْمَاءَ فِي أَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْتَثِرْ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی وضو کرے، تو ناک میں پانی ڈال کر جھاڑے۔''

❁ صحيح البخاري : 162، صحيح مسلم : 237

77۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ قَارِظِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ أَبِي غَطْفَانَ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَوَجَدْتُهُ يَتَوَضَّأُ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «اسْتَنْثِرُوا ثِنْتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا» .

''ابوغطفان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا، تو انہیں وضو کرتے پایا، انہوں نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ناک کو دو یا تین مرتبہ اچھی طرح جھاڑ لیا کریں۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد :352/1، سنن أبي داوٗد :141، سنن ابن ماجه : 408

78۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا عِيسٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ : كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ» .

''محمد بن زیاد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ لوگ برتن سے وضو کر رہے تھے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قریب سے گزرے، تو میں نے انہیں کہتے سنا: وضو اچھی طرح کرنا، کیوں کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (خشک) ایڑیاں جہنم میں جلیں گی۔''

❁ صحيح البخاري : 165، صحيح مسلم : 242

79ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، (ح) وَثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ : ثَنَا النَّضْرُ، جَمِيعًا، عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا قَالَ مُحَمَّدٌ : «لِلْعَقِبِ»، وَقَالَ الْآخَرُ : «لِلْأَعْقَابِ».

مذکورہ روایت محمد بن یحییٰ اور ابو جعفر دارمی سے بھی مروی ہے، محمد بن یحییٰ نے «عَرَاقِيبُ» کی جگہ «عَقِبُ» اور ابو جعفر دارمی نے «أَعْقَابُ» کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

❁ صحيح البخاري : 165، صحيح مسلم : 242

80ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، قَالَ : ثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ : «أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلِ الْأَصَابِعَ وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا».

''سیدنا لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے وضو کا طریقہ بتائیے؟ فرمایا: وضو اچھی طرح کیجیے، انگلیوں میں خلال کریں اور اگر روزے سے نہ ہوں، تو ناک میں خوب پانی چڑھائیں۔''

❁ **إسنادهٔ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 33,32/4، سنن أبي داوٗد : 142، سنن النّسائي : 114، سنن التّرمذي : 38، سنن ابن ماجه : 407-448، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۵۰، ۱۶۸)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۰۵۴) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۱۴۷، ۱۴۸) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنا

81۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ : رَأَيْتُ جَرِيرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ مِنْ مِطْهَرَةٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، قَالُوا : أَتَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْكَ، قَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ : فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ يُعْجِبُ أَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُونَ : إِنَّمَا كَانَ إِسْلَامُهُ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ .

''ہمام بن حارث رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے برتن سے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا، تو لوگوں نے کہا: آپ موزوں پر مسح کر رہے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے دیکھا ہے، راوی کہتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو یہ حدیث اچھی لگتی تھی، وہ کہتے تھے: جریر رضی اللہ عنہ سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام لائے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 387، صحيح مسلم : 272

82۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا بُكَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ الْبَجَلِيَّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، قَالَ : بَالَ جَرِيرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَعَابَ عَلَيْهِ قَوْمٌ فَقَالُوا : إِنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ الْمَائِدَةِ قَالَ : مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ وَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ إِلَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ .

''ابوزرعہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کرنے کے بعد (وضو کیا اور) موزوں پر مسح کیا، تو لوگوں نے اعتراض کرتے ہوئے کہا: یہ (مسح کا) حکم سورۂ مائدہ کے نزول سے پہلے تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد مسلمان ہوا ہوں اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بعد ہی مسح کرتے دیکھا ہے۔''

❁ **صحيحٌ لهُ شواهد** : سنن أبي داوٗد : 154، اسے امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۸۷) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۶۹/۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، یہ سند ''ضعیف'' ہے، کیوں کہ اس میں بکیر بن عامر بجلی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے، حافظ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: قَالَ الْجُمْهُورُ : هُوَ ضَعِيفٌ (تهذيب الأسماء واللغات :135/1) حافظ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ضَعَّفَهٗ جُمْهُورُ الْأَئِمَّة (مجمع الزّوائد : 111/4)

83۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ بَكْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ بَكْرٌ : وَقَدْ سَمِعْنَاهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ .

''سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، تو پیشانی کے بالوں، عمامہ اور موزوں پر مسح کیا۔''

❁ صحيح البخاري : 206، صحيح مسلم : 274

84۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهٗ .

''سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، تو موزوں کے اوپر اور

نیچےمسح کیا۔‘‘

❀ **إسنادهُ ضعيفٌ** : سنن أبي داوٗد : 165، سنن التّرمذي : 97، سنن ابن ماجه : 550، ① **ولید** بن مسلم راوی ’’تدلیس تسویہ‘‘ کا مرتکب ہے، سماع بالتسلسل درکار ہے، صرف شیخ سے سماع کی تصریح کافی نہیں۔ ② ثور بن یزید نے رجاء بن حیوۃ سے سماع نہیں کیا، سنن دارقطنی (۱/۱۹۵، ح:۷۴۲) کی جس سند میں سماع کی تصریح کی ہے، وہ سند ہی ’’ضعیف‘‘ ہے۔ ③ رجاء بن حیوۃ کا کاتب المغیرۃ سے سماع نہیں، لہٰذا یہ روایت منقطع اور مدلَّس ہے، ائمہ محدثین کی ایک جماعت نے اسے ’’ضعیف‘‘ کہا ہے۔

85۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى ظَهْرِ الْخُفَّيْنِ.

’’سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے ظاہری (اوپر والے) حصہ پر مسح کرتے دیکھا۔‘‘

❀ **إسنادهُ حسنٌ** : سنن أبي داوٗد : 161، سنن التّرمذي : 98، سنن الدّارقطني : 195/1، عبدالرحمٰن بن ابی الزناد مدنی جمہور کے نزدیک ’’موثق، حسن الحدیث‘‘ ہے۔ **حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں**: حَدِيثُهٗ مِنْ قَبِيلِ الْحَسَنِ (سير أعلام النبلاء : 169,168/8)، **حافظ ابن حجر** رحمہ اللہ **لکھتے ہیں**: هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ، وَتَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُهُمْ بِمَا لَا يَقْدَحُ فِيهِ (نتائج الأفكار : 304/1) **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ نے ’’حسن‘‘ کہا ہے۔

86۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : ثَنَا عِيسٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَحَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ : «لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ».

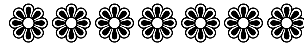
’’سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسافر کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی مدت تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔‘‘

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ و الحديث صحيحٌ** : ابراہیم نخعی مدلس نے یہ حدیث ابوعبداللہ جدلی سے نہیں سنی ،مگر یہ حدیث ابراہیم تیمی نے بھی روایت کی ہے، دیکھیں : مسند الإمام أحمد (٢١٣/٥)، مسند الحميدی (٤٣٤)۔ اسی طرح مسند الإمام أحمد (٢١٤/٥)، مسند الحميدي (٤٣٥) اور سنن الترمذي (٩٥) میں بھی آتی ہے،اس حدیث کوامام یحیٰی بن معین رحمہ اللہ (بروایۃ ابن طہمان: ٢٠٧)امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ (علل الحدیث لابن أبی حاتم (١/ ٢٢)اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (١٣٣٠) نے ''صحیح'' کہا ہے،امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

87۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي مَخْلَدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جعَلَ لِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے موزوں پرمسح کرنے کی مدت تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات مقرر کی ہے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : سنن ابن ماجه : 556، سنن الدّارقطني : 194/1، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (١٩٢)اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (١٣٢٤) نے ''صحیح'' کہا ہے،مہاجر بن مخلد ''حسن الحدیث'' ہے۔



فِي الْجَنَابَةِ وَالتَّطَهُّرِ لَهَا

جنابت اور اس سے پاک ہونے کا طریقہ

88۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرٰى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ فَقَالَ: «إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ»، قَالَتْ: فَقُلْتُ: فَضَحْتِ النِّسَاءَ وَهَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَا يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا إِذًا».

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور اس عورت کے متعلق پوچھا، جو خواب میں مرد کی طرح (منی) دیکھتی ہے، فرمایا: اگر پانی (منی) دیکھے، تو غسل کرے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا، آپ نے تو عورتوں کو رسوا کر دیا، بھلا کبھی عورت کو بھی احتلام ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا ہاتھ خاک آلود ہو، تو پھر بچہ ماں کے مشابہ کیسے ہوتا ہے؟''

❁ صحيح البخاري: 282، صحيح مسلم: 313

89۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ الِاحْتِلَامَ قَالَ: «يَغْتَسِلُ»، وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا

قَالَ: «لَا غُسْلَ عَلَيْهِ».

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، ایک آدمی نے کپڑے پر نمی کے اثرات پائے، لیکن اسے احتلام یاد نہیں (تو وہ کیا کرے) فرمایا: اسے غسل کرنا چاہیے۔ ایک آدمی کو احتلام تو یاد ہے، لیکن کپڑوں پر نمی کے نشانات نہیں ہیں؟، فرمایا: اس پر غسل ضروری نہیں۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ**: مسند الإمام أحمد: 256/6، سنن أبي داوٗد: 236، سنن التّرمذي: 113، سنن ابن ماجه: 612، **عبداللہ بن عمر عمری کی بابت امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں**: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمْرِيُّ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ، فَمِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ (سنن التّرمذي، تحت الحديث: ٣٤٧)

90۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ خَالِدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَزَادَ: فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرٰى مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ».

مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے، نیز اس میں یہ اضافہ ہے۔ ''سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اللہ کے رسول! اگر عورت ایسا دیکھے، تو کیا اس پر بھی غسل (فرض) ہوگا؟ فرمایا: جی ہاں! عورتیں بھی مردوں کی فرع ہیں۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ**، انظر ما قبله

91۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: ثنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: ثنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَأَبُو أَيُّوبَ يَقُولُونَ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَيَزْعُمُونَ أَنَّهٗ لَيْسَ عَلٰى مَنْ مَسَّ امْرَأَتَهٗ غُسْلٌ مَا لَمْ يُمْنِ، فَلَمَّا ذُكِرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

أَبَوْا ذٰلِكَ فَقَالُوا : إِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ، فَقَالَ سَهْلٌ الْأَنْصَارِيُّ وَقَدْ أَدْرَكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فِي زَمَانِهِ : حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ الْفُتْيَا الَّذِي كَانُوا يَقُولُونَ : الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ رُخْصَةً، رَخَّصَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِالِاغْتِسَالِ بَعْدُ ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَخَذَ بِذٰلِكَ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا بَلَغَهُ الْعِلْمُ اغْتَسَلَ وَأَمَرَ بِالِاغْتِسَالِ .

''سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہما سمیت کچھ انصاری صحابہ کرام کہا کرتے تھے: پانی (غسل) پانی (انزال) سے ہے، نیز وہ کہتے تھے: اس آدمی پر غسل واجب نہیں ہے، جو عورت کو چھوتا ہے، مگر اسے انزال نہیں ہوتا، جب یہ بات سیدنا عمر، عبداللہ بن عمر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم کو بتائی گئی، تو انہوں نے اس کی تردید کی اور فرمایا: اگر (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ سے مل جائے، تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ جو کہ پندرہ سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے، فرماتے ہیں: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ «الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ» والا فتویٰ شروع اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رخصت تھی، بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرنے کا حکم دے دیا۔ عبدالملک بن مروان رحمہ اللہ نے یہ مسئلہ کسی انصاری سے اخذ کیا تھا، جب انہیں غسل کرنے کا علم ہوا، تو خود غسل کرنے لگے اور غسل کا حکم دینے لگے۔''

❀ إسنادهٗ صحيحٌ : امام زہری رحمہ اللہ نے صحیح ابن خزیمہ (۲۲۶)، الناسخ لابن شاہین (۱۸)، تہذیب الآثار للطبری اور مسند بقی بن مخلد (النکت الظراف لابن حجر: ۱/۱۷) میں سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، نیز امام زہری رحمہ اللہ نے یہ حدیث بعض من ارضی سے بیان کی ہے، صحیح ابن خزیمہ میں ہے کہ وہ ابو حازم سلمہ بن دینار ہے۔ مطلب یہ ہے کہ امام زہری رحمہ اللہ نے یہ حدیث سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بالواسطہ اور بلا واسطہ دونوں طرح بیان کی ہے، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۲۵) اور

امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۱۷۳) نے ''صحیح'' کہا ہے، سنن ابی داود (۲۱۵) وغیرہ میں اس کا بہ سند ''صحیح'' شاہد بھی ہے، اسے امام دارقطنی رحمہ اللہ (۱/۱۲۶)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۱۷۹) اور امام بیہقی رحمہ اللہ (السنن الکبریٰ: ۱/۱۲۵) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

92۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَأَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ»، وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ وَأَبُو نُعَيْمٍ : «ثُمَّ جَهَدَهَا، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ» .

***''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ کر (جماع کی) کوشش کرتا ہے، تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔
عبد الصمد اور ابو نعیم کی حدیث میں «ثُمَّ جَهَدَهَا» کے الفاظ ہیں۔''***

❁ صحيح البخاري :291، صحيح مسلم : 348

93۔حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْمِصْرِيُّ، قَالَ : ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ وَلَا يُنْزِلُ فَقَالَتْ : فَعَلْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا مِنْهُ جَمِيعًا .

وَرَفَعَهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَيْضًا .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی جماع کرتا ہے، لیکن انزال نہیں ہوتا (تو وہ کیا کرے؟) آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کیا، تو ہم نے اکٹھے غسل کیا۔''

ولید بن مسلم نے بھی اس روایت کو مرفوع بیان کیا ہے۔‘‘

❀ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 161/6، سنن التّرمذي : 108، السّنن الكبرىٰ للنّسائي : 240، سنن ابن ماجه : 608، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۱۷۵) نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے، صحیح مسلم (۳۵۰) میں اس کا ایک شاہد بھی ہے۔

94۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَال : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ : أَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ أَحْسِبُ فَبَعَثَهُمَا وَجْهًا فَقَالَ : إِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِينِكُمَا، ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ فَتَهَيَّأَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَخَذَ جَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَتَمَسَّحَ بِهَا ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ فَكَأَنَّمَا أَنْكَرْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنَأْكُلُ مَعَهُ اللَّحْمَ وَلَا يَحْجِزُهٗ، وَرُبَّمَا قَالَ : وَلَا يَحْجُبُهٗ عَنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةُ .

قَالَ يَحْيٰى : وَكَانَ شُعْبَةُ يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ : نَعْرِفُ وَنُنْكِرُ يَعْنِي أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَمَةَ كَانَ كَبِرَ حَيْثُ أَدْرَكَهٗ عَمْرٌو .

’’عبداللہ بن سلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے قبیلے کے دو آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، میرا خیال ہے ایک آدمی بنو اسد میں سے بھی تھا، آپ نے ان دونوں کو یہ کہہ کر شہر کی دوسری جانب بھیج دیا کہ آپ ضخیم وجسیم ہیں، اس لیے وہاں جا کر دین کی خدمت کریں۔ آپ بیت الخلا میں چلے گئے، پھر واپس آ کر پانی منگوایا، اس سے ایک چلو لے کر ہاتھ دھوئے اور قرآن کی تلاوت شروع کر دی، ہم نے عجیب سا محسوس کیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کر کے بیت الخلا سے نکلتے، تو قرآن پڑھتے، ہمارے ساتھ گوشت کھاتے، جنابت کے علاوہ کوئی چیز آپ کو ان کاموں سے نہیں روکتی تھی۔

یحییٰ کہتے ہیں: امام شعبہ رحمہ اللہ اس حدیث کے متعلق کہا کرتے تھے: یہ ہمارے نزدیک معروف بھی

ہے اور منکر بھی، کیوں کہ جب عمرو کی ملاقات عبداللہ بن سلمہ سے ہوئی، تو اس وقت وہ (عبداللہ) بوڑھے ہو چکے تھے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 84/1-124، سنن أبي داوٗد : 229، سنن النّسائي : 266، سنن ابن ماجه : 594، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **(۱۴۶) نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ **(۲۰۸)، امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(۷۹۹) اور امام حاکم** رحمہ اللہ **(۱۰۷/۴) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **نے ان کی موافقت کی ہے۔ حافظ ابن حجر** رحمہ اللہ **لکھتے ہیں:** صَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ السَّكَنِ وَعَبْدُ الْحَقِّ وَالْبَغَوِيُّ (التّلخيص الحبير : ۱۳۹/۱) **نیز فرماتے ہیں:** وَالْحَقُّ أَنَّهٗ مِنْ قَبِيلِ الْحَسَنِ يَصْلُحُ لِلْحُجَّةِ (فتح الباري شرح صحيح البخاري : ۴۰۸/۱، ح : ۳۰۵)، **امیر المومنین فی الحدیث، امام شعبہ** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں:** هٰذَا ثُلُثُ رَأْسِ مَالِي . (صحيح ابن خزيمة : 104/1، ح : 208، وسنده صحيحٌ)، **امام سفیان بن عیینہ** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں:** قَالَ لِي شُعْبَةُ : مَا أُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ أَحْسَنَ مِنْهُ (سنن الدّارقطني : 119/1، وسندهٗ صحيحٌ)، **حافظ ابن ملقن** رحمہ اللہ **(البدر المنیر : ۶۵۱/۲) نے اسے ''جید'' قرار دیا ہے۔**

95۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَأَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ : «لِيَتَوَضَّأْ وَلْيَنَمْ وَلْيَطْعَمْ إِنْ شَاءَ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا آدمی حالت جنابت میں سو سکتا ہے؟ فرمایا: وضو کرے اور سو جائے، چاہے تو کھا بھی سکتا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 290، صحيح مسلم : 306

96۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ : ثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهٗ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ : فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ :

«أَيْنَ كُنْتَ أَوْ أَيْنَ ذَهَبْتَ؟» قُلْتُ : إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا، قَالَ : «إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات ہوئی۔ اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جنبی تھے، کہتے ہیں: میں واپس لوٹ گیا اور غسل کر کے واپس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم کہاں چلے گئے تھے؟، عرض کیا: میں جنبی تھا، فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔''

❁ صحيح البخاري : 283، صحيح مسلم : 371

97۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت : سَتَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ .

''سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پردہ کیا، آپ نے غسل جنابت فرمایا۔''

❁ صحيح البخاري : 249، صحيح مسلم : 317

98۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ : «إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ تُفِيضِي عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِي» أَوْ قَالَ : «فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ» .

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میں بالوں کو خوب اچھی طرح سر پر گوندھتی ہوں، تو کیا غسل جنابت کے وقت انہیں کھول دیا کروں؟ فرمایا: اتنا ہی کافی ہے کہ سر

پر تین لپ پانی ڈال لیں، پھر پورے بدن پر پانی ڈالیں، آپ پاک ہو جائیں گی۔ یا یوں فرمایا: ایسا کریں گی، تو پاک ہو جائیں گی۔‘‘

❁ صحيح مسلم : 330

99۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، قَال : أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ : أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ : كَانَ يَبْدَأُ بِيَدَيْهِ فَيَغْسِلُهُمَا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُخَلِّلُ أُصُولَ شَعْرَةِ رَأْسِهِ حَتّٰى إِذَا ظَنَّ أَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ الْبَشَرَةَ اغْتَرَفَ ثَلَاثَ غُرَفَاتٍ فَصَبَّهُنَّ عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ .

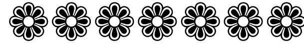
’’سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دونوں ہاتھ دھویا کرتے تھے، پھر نماز کی طرح کا وضو کیا کرتے تھے، پھر سر کے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے، جب جلد تر ہونے کا یقین ہو جاتا تو تین چلو پانی سر پر ڈالتے، پھر پورے جسم پر پانی بہا لیتے۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 248، صحيح مسلم : 316

100۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ : ثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اغْتَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَدَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوْ قَالَ : بِالْحَائِطِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهِ وَسَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ خِرْقَةً لِيَتَنَشَّفَ بِهَا أَوْ لِيَمْسَحَ بِهَا فَأَبٰى أَنْ يَأْخُذَهَا وَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا يَنْفُضُهَا .

''سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا، تو (پہلے) شرمگاہ کو دھویا، پھر ہاتھ زمین یا دیوار پر رگڑا، پھر نماز کی طرح وضو کیا، پھر سر سمیت پورے جسم پر پانی بہایا، پھر ایک طرف ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ میں نے آپ کو کپڑا دیا، تا کہ اس سے جسم خشک کرلیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لینے سے انکار کر دیا اور ہاتھ سے پانی جھاڑنے لگے۔''

❁ صحيح البخاري : 257، صحيح مسلم : 317



بَابُ الْحَيْضِ
حیض کے مسائل

101۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ ابْنَ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَهُمْ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِالْقَضَاءِ.

''معاذہ عدویہ رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں کہ ایک خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا حائضہ (فوت شدہ) نمازوں کی قضا دے گی؟ فرمایا: آپ حروریہ (کوفہ کے قریب خوارج کی بستی)، تو نہیں؟ ہمیں بھی عہد نبوی میں حیض آتا تھا، نہ تو ہم نمازوں کی قضا دیتیں اور نہ ہی ہمیں قضا کا حکم دیا جاتا۔''

❁ صحيح البخاري: 321، صحيح مسلم: 335

102۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ»، وَهِيَ حَائِضٌ قَالَتْ: إِنِّي حَائِضٌ قَالَ: «إِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكِ».

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے (مسجد سے) چھوٹی چٹائی پکڑا دیں، عرض کیا: میں حائضہ ہوں، فرمایا: حیض آپ کے ہاتھ سے تو نہیں لگا ہوا۔''

❁ صحيح مسلم: 298

103۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ فَيَتْلُو الْقُرْآنَ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی (بیوی) کی گود میں سر رکھ کر قرآن پڑھا کرتے تھے، حالاں کہ وہ حائضہ ہوتی تھی۔''

❁ صحيح البخاري: 297، صحيح مسلم: 301

104۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا فِي حُجْرَتِي وَأَنَا حَائِضٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں مسجد سے اپنا سر میرے نزدیک کر دیتے تھے، میں اپنے حجرہ میں ہوا کرتی تھی، تو میں آپ کا سر دھو دیتی اور کنگھی کر دیتی تھی، حالاں کہ میں حائضہ ہوتی تھی۔''

❁ صحيح البخاري: 295، صحيح مسلم: 9/297

105۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ: ثَنَا بِهِ سُفْيَانُ، مَرَّةً أُخْرٰى عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: ذُكِرَ لَهَا فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «أَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، يَشْهَدُونَ الْعِيدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَلْتَجْتَنِبِ الْحُيَّضُ مُصَلَّى

الْمُسْلِمِينَ» .

''سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا: جوان کنواری لڑکیوں اور پردہ نشین عورتوں کو بھی نکالو، کہ وہ نمازِ عید اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں، تاہم حائضہ مسلمانوں کی عیدگاہ سے دور رہیں۔''

❁ صحيح البخاري: 974، صحيح مسلم: 10/890

106۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ إِذَا حِضْتُ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَّزِرُ فَكَانَ يُبَاشِرُنِي .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میں حائضہ ہوتی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تہبند باندھنے کا حکم دیتے، پھر میرے ساتھ لیٹ جاتے۔''

❁ صحيح البخاري: 299-300، صحيح مسلم: 293

107۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ أَوْ أَتَى امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ أَتَى امْرَأَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کاہن (غیب دان) کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے، یا بیوی سے دبر میں جماع کرے، یا بیوی سے ایام حیض میں جماع کرے، تو اس کا اس دین سے کوئی تعلق نہیں، جو محمد (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوا۔''

❁ **إسنادهٌ ضعيفٌ :** **اس روایت کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يُتَابَعُ عَلَيْهِ وَلَا يُعْرَفُ لِأَبِي تَمِيمَةَ سَمَاعٌ مِّنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْبِصْرِيِّينَ (التاريخ الكبير : 17,16/3) **حافظ ابوبکر بزار رحمہ اللہ نے اسے ''منکر'' کہا ہے۔**(تهذيب التهذيب لابن حجر : ٤٥٢/٢، التّلخيص الحبير لابن حجر : ١٨٠/٣)۔**اس حدیث کے شواہد بھی ہیں۔**

108۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ حَائِضًا قَالَ : «يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ».

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی حائضہ بیوی سے جماع کرے، وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔''

❁ **إسنادهٌ صحيحٌ :** سنن أبي داوٗد : 264، سنن النّسائي : 290، سنن التّرمذي : 136، سنن ابن ماجه : 640، مسند الإمام أحمد : ٢٢٩/١، ٢٣٠، **اس کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (مسائل ابی داوٗد لاحمد ص ١٧٧)، امام ابوداود رحمہ اللہ : ٢٦٨؛ تہذیب السنن لابن القیم : ١/ ١٧٣)، امام حاکم رحمہ اللہ (١/١٧١، ١٧٢) حافظ ابن القطان رحمہ اللہ (بیان الوہم والایہام : ٥/ ٢٢٧)، حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک : ١/ ١٧٢)، امام ابن دقیق العید رحمہ اللہ**(التّلخيص الحبير لابن حجر : ١٦٦/١) **اور حافظ ابن القیم رحمہ اللہ (تہذیب السنن: ١/ ١٧٣) علامہ ابن ترکمانی حنفی رحمہ اللہ (الجوہر النقی : ١/ ٣١٤) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ**(التّلخيص الحبير : ١٦٦/١) **نے ''صحیح'' کہا ہے۔**

109۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، قَال : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ شُعْبَةُ : وَزَعَمَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ أَنَّ الْحَكَمَ كَانَ لَا يَرْفَعُهُ

فَقِيلَ لِشُعْبَةَ : حَدِّثْنَا بِمَا سَمِعْتَ وَدَعْ قَوْلَ فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ : مَا يَسُرُّنِي أَنْ أَعْمُرَ فِي الدُّنْيَا عُمْرَ نُوحٍ وَإِنِّي تَحَدَّثْتُ بِهٰذَا أَوْ سَكَتُّ عَنْ هٰذَا .

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت مذکور ہے۔

شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: فلاں شخص کہتا ہے، حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ نے اس روایت کو مرفوع بیان نہیں کیا۔ شعبہ رحمہ اللہ سے کسی نے کہا: فلاں فلاں کی بات چھوڑیے اور جو سنا ہے، ہمیں بیان کر دیجیے، فرمایا: اگر مجھے اس حدیث کو بیان کرنے، یا نہ کرنے کے عوض دنیا میں عمرِ نوح (علیہ السلام) بھی مل جائے، تو بھی مجھے خوشی نہ ہوگی۔

❁ **صحيحٌ** : انظر ما قبله

110۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ : ثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ : فَقَالَ رَجُلٌ لِشُعْبَةَ : إِنَّكَ كُنْتَ تَرْفَعُهُ قَالَ : كُنْتُ مَجْنُونًا فَصَحَحْتُ .

''عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ شعبہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو مرفوع بیان نہ کیا، تو کسی نے ان سے کہا: آپ تو اس حدیث کو مرفوع بیان کیا کرتے تھے (اب کیوں نہیں کرتے؟) فرمایا: پہلے میں مجنون تھا، اب ٹھیک ہو گیا ہوں۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ** : **امام شعبہ رحمہ اللہ کے اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے حافظ ابن القطان الفاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** نَظُنُّ أَنَّهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا أَكْثَرَ عَلَيْهِ فِي رَفْعِهِ إِيَّاهُ، تَوَقّٰى رَفْعَهُ لَا لِأَنَّهُ مَوْقُوفٌ، لٰكِنَّ إِبْعَادًا لِّلظِّنَّةِ عَنْ نَفْسِهِ، وَأَبْعَدَ مِنْ هٰذَا الْإِحْتِمَالِ أَنْ يَكُونَ شَكٌّ فِي رَفْعِهِ فِي ثَانِيْ حَالٍ فَوَقَفَهُ، فَإِنْ كَانَ هٰذَا فَلَا نُبَالِي ذٰلِكَ أَيْضًا، بَلْ لَوْ نَسِيَ الْحَدِيثَ بَعْدَ أَنْ حَدَّثَ بِهِ لَمْ يَضُرَّهُ، فَإِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ شُعْبَةُ رَجَعَ عَنْ رَفْعِهِ، فَاعْلَمْ أَنَّ غَيْرَهُ مِنْ أَهْلِ الثِّقَةِ وَالْأَمَانَةِ أَيْضًا قَدْ رَوَاهُ عَنِ الْحَكَمِ مَرْفُوعًا كَمَا رَوَاهُ شُعْبَةُ فِيمَا تَقَدَّمَ وَهُوَ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمَلَائِيُّ، وَهُوَ ثِقَةٌ . (بيان الوهم والايهام : 279/5)

111۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي

ابْنَ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ» .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ والحديث صحيحٌ** : انظر ما قبله

112۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَأَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَا : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، قَال : أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : جَاءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ : «لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگیں: مجھے استحاضہ کا مرض ہے، جس وجہ سے میں پاک نہیں رہ سکتی، کیا نماز چھوڑ دوں؟، فرمایا: یہ حیض نہیں، بل کہ ایک رگ کا خون ہے، جب حیض آئے، تو نماز چھوڑ دیں۔ حیض ختم ہو جائے، تو خون دھو کر نماز پڑھ لیں۔''

❁ صحيح البخاري : 228، صحيح مسلم : 333

113۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ رَجُلٌ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ دَمًا لَا يَفْتُرُ عَنْهَا فَسَأَلَتْ أُمُّ سَلَمَةَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَال : «لِتَنْظُرْ عِدَّةَ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ قَبْلَ ذٰلِكِ وَعَدَدَهُنَّ فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكِ ثُمَّ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي».

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ : وَهٰكَذَا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَالَ مَالِكٌ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُمْ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، وَقَالَ أَيُّوبُ، عَنْ سُلَيْمَانَ نَفْسِهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ.

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت کو بہت زیادہ (استحاضہ) خون آتا تھا، جو رکتا ہی نہیں تھا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (بیماری) سے پہلے جتنے دن اسے حیض آتا تھا، انہیں شمار کر لے اور اتنے دن نماز چھوڑ دے، ان کے بعد جب نماز کا وقت آئے، تو غسل کر کے لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھے۔

ابو محمد کہتے ہیں: موسیٰ بن عقبہ اور لیث بن سعد نے بھی سلیمان اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ایک آدمی کا واسطہ ذکر کیا ہے، جب کہ مالک، عبیداللہ اور یحییٰ نے سلیمان اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان واسطہ ذکر نہیں کیا، ایوب نے نافع کا واسطہ بھی ذکر نہیں کیا بل کہ 'عن سلیمان عن ام سلمہ' کے الفاظ سے بیان کیا ہے۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ** لأنه منقطع : مؤطأ الإمام مالك : 62/1، مسند الإمام أحمد : 320/6، سنن أبي داوٗد : 274، سنن النّسائي : 209، سلیمان بن یسار نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا، نیز ''رجل'' نامعلوم ہے، اس حدیث کے بہت سارے شواہد ہیں، صحیح مسلم (۳۳۳) کی حدیث اس سے مستغنی کر دیتی ہے۔

114۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ

عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ شَكَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا : «امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي»، قَالَتْ : وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے جو سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دم استحاضہ کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنے دن آپ حیض کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتی تھیں، اب بھی اتنے دن نماز چھوڑ دیں، پھر غسل کر کے نماز پڑھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔''

❁ صحيح البخاري : 327، صحيح مسلم : 334

115۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ : ثَنَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي .

وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَهِشَامٌ فَقَالَا : عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ .

''سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت، جو سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی، کا بہت زیادہ خون بہتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھ لے۔

معمر اور ہشام نے اس عورت کا نام سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ذکر کیا ہے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : سنن أبي داوٗد : 293، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 351/1، **یحییٰ بن ابی کثیر** ''مدلس''ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

116۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَرْأَةِ تَرٰى مَا يُرِيبُهَا بَعْدَ الطُّهْرِ قَال: «إِنَّمَا هِيَ عِرْقٌ أَوْ عُرُوقٌ».

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جو عورت پاک ہونے کے بعد خون دیکھ کر شک میں پڑ جاتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 160,71/6، سنن ابن ماجه : 646، **ام ابی بکر ''مجہولہ''** ہے، نیز یحییٰ بن ابی کثیر ''مدلس''ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

117۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: ثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَائِضِ إِذَا أَرَادَتْ أَنْ تَغْتَسِلَ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ: «خُذِي مَاءَكِ وَسِدْرَكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَأَنْقِي ثُمَّ صُبِّي عَلٰى رَأْسِكِ حَتّٰى تُبْلِغِي شُئُونَ الرَّأْسِ ثُمَّ خُذِي فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً»، قَالَتْ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ فَسَكَتَ، ثُمَّ قَالَت: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ فَسَكَتَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: خُذِي فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً فَتَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ فَمَا أَنْكَرَ عَلَيْهَا.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک انصاری عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ عورت کی بابت پوچھا: وہ غسل حیض کرنا چاہے (تو کیسے کرے؟) فرمایا: پانی اور بیری کے پتوں سے اچھی طرح غسل

کیجیے، پھر سر پر پانی ڈالیے، تا آنکہ بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر خوشبودار پٹی لیں، کہنے لگی: میں اس پٹی کو کیا کروں؟ آپ ﷺ خاموش ہو گئے، اس عورت نے پھر وہی سوال کیا، آپ ﷺ پھر خاموش رہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: خوشبودار پٹی لے کر جہاں جہاں خون لگا ہے، صاف کر دیں، رسول اللہ ﷺ سن رہے تھے، مگر آپ ﷺ نے تردید نہیں کی۔''

❁ صحيح البخاري : 314، صحيح مسلم : 332

118۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، أَنَّهٗ كَانَ لَا يَقْرُبُ النِّسَاءَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَّعْنِي فِي النِّفَاسِ .

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ : وَأَسْنَدَهٗ أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ عَنِ الْحَسَنِ .

''سیدنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نفاس کے دوران چالیس دن تک (جماع کے لیے) اپنی بیویوں کے قریب نہیں جایا کرتے تھے۔

ابومحمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابوبکر ہذلی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن بصری رحمہ اللہ سے مسند بیان کیا ہے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مصنّف عبدالرزاق : 1201، سنن الدّارقطني : 220/1، حسن بصری ''مدلس'' ہیں، ان کا عثمان بن ابی العاص سے سماع نہیں ہے، اس میں اور بھی وجہ ضعف ہے۔

119۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : تُمْسِكُ النُّفَسَاءُ عَنِ الصَّلَاةِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا .

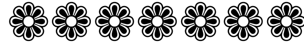
''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نفاس والی عورتیں چالیس دن تک نماز نہیں پڑھیں گی۔''

❁ **صحيحٌ موقوفٌ** : السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 341/1، سنن الدارمی (۹۹۴) میں ہشیم بن بشر کی متابعت امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے کر رکھی ہے۔

120۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئَ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ دَمُ الْحَيْضَةِ قَالَ : «حُتِّيهِ وَاقْرُصِيهِ وَرُشِّيهِ بِالْمَاءِ وَصَلِّي» .

''سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے اس کپڑے سے متعلق پوچھا، جسے حیض کا خون لگا ہو، فرمایا: اسے کھرچ دے، پھر پانی ڈال کر مل دے اور پانی نچوڑ کر نماز پڑھ لے۔''

❁ صحیح البخاري: 307، صحیح مسلم: 291



بَابُ التَّيَمُّمِ

تیمّم کا بیان

121۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : ثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ : ثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : عَرَّسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُوَلَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهٗ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجُهٗ فَانْقَطَعَ عِقْدٌ لَّهَا مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ فَحَبَسَ النَّاسَ ابْتِغَاءُ عِقْدِهَا ذٰلِكَ حَتّٰى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ : حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُولِهٖ رُخْصَةَ التَّطَهُّرِ بِالصَّعِيدِ الطَّيِّبِ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْآبَاطِ .

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَلَا يَعْتَبِرُ النَّاسُ بِهٰذَا .

''سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات الجیش نامی جگہ پر پڑاؤ ڈالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ اس دوران آپ کا ظفاری (ساحل یمن کے پاس ایک شہر) عقیق کا بنا ہوا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ اس کی تلاش نے پورے قافلے کو

روک لیا، یہاں تک کہ صبح روشن ہوگئی اور لوگوں کے پاس پانی بھی نہ تھا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ناراض ہو کر کہا: آپ نے پورے قافلے کو روک رکھا ہے اور ان کے پاس (وضو کے لیے) پانی بھی نہیں ہے۔ اسی اثنا میں اللہ تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پاک مٹی سے حصولِ طہارت کی رخصت سے متعلق آیت نازل فرمائی۔ تمام مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور مٹی لیے بغیر ہاتھوں کو اٹھا لیا اور چہروں، کندھوں تک ہاتھوں اور ہاتھوں کی اندرونی جانب سے بغلوں تک مسح کیا۔

ابن شہاب رحمہ اللہ نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ اس فعل (کندھوں اور بغلوں کے مسح) پر لوگوں کا عمل نہیں ہے۔''

❀ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 264,263/4، سنن أبي داود : 320، سنن النّسائي : 315، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (1310) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ابن العراقی رحمہ اللہ (طرح التثریب : 2/ 95) نے اس کی سند کو ''جید'' کہا ہے۔

122۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ : ثَنَا عَوْفٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهٖ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٌ لَّمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ : «مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟» فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ الطَّيِّبِ فَإِنَّهٗ يَكْفِيكَ» .

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے، تو (دیکھا) ایک آدمی الگ بیٹھا تھا، جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: فلاں! آپ نے لوگوں کے ساتھ

نماز کیوں نہ پڑھی؟ کہنے لگے: اللہ کے رسول! میں جنبی ہو گیا ہوں اور پانی دستیاب نہیں، فرمایا: مٹی استعمال کر لیں، یہی کافی ہے۔''

❁ صحيح البخاري: 344، صحيح مسلم: 682

123۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین میرے لیے مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنا دی گئی ہے۔''

❁ صحيح مسلم: 523

124۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: ثَنَا حَجَّاجٌ الْأَنْمَاطِيُّ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَحُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «جُعِلَتْ لِي كُلُّ أَرْضٍ طَيِّبَةٍ مَّسْجِدًا وَطَهُورًا».

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ساری پاک زمین میرے لیے مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنا دی گئی ہے۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ**: حديث السّراج: 313، المُختارة للحافظ الضّياء المقدسي: 1653، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری: ۱/۴۳۸) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

125۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: ثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا، أَتٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً، فَقَالَ: لَا تُصَلِّ، فَقَالَ عَمَّارٌ: أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ

نَجِدْ مَاءً، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ وَصَلَّيْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ»، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه: اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَمَّارُ فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ لَمْ أُحَدِّثْ بِهِ.

وَقَالَ الْحَكَمُ: وَحدَّثَنِيهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ حَدِيثِ ذَرٍّ قَالَ: وَثَنِي سَلَمَةُ عَنْ ذَرٍّ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ الَّذِي ذَكَرَ الْحَكَمُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بَلْ نُوَلِّيكَ مَا تَوَلَّيْتَ.

''عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ایک آدمی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا: میں جنبی ہوں، پانی نہیں ملا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نماز ہی نہ پڑھیے، سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کہنے لگے: امیر المومنین! یاد نہیں، جب میں اور آپ ایک قافلہ میں (سفر کر رہے) تھے؟ ہم جنبی ہو گئے اور پانی نہ ملا، آپ نے نماز نہ پڑھی، مگر میں نے (جانوروں کی طرح) زمین پر لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: آپ کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے، پھر پھونک مار کر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر مل لیتے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: عمار! اللہ سے ڈریے! سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اگر آپ چاہتے ہیں، تو میں یہ حدیث بیان نہیں کروں گا۔

حکم رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رحمہ اللہ نے مجھے بھی یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے، نیز حکم والی سند میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اپنی بیان کردہ روایت کے خود ذمہ دار ہیں۔''

❁ صحيح البخاري: 339، صحيح مسلم: 112/368

126۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: ثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ، قَالَ: ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي التَّيَمُّمِ: «ضَرْبَةٌ لِّلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ».

''**سیدنا عمار بن یاسر** رضی اللہ عنہما **بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **نے تیمّم کے متعلق فرمایا: چہرے اور ہاتھوں کے لیے ایک ہی ضرب کافی ہے۔**''

❁ **صحيحٌ وللحديث شواهد**: مسند الإمام أحمد: 263/4، سنن أبي داوٗد: 327، سنن التّرمذي: 144، **اس حدیث کے بارے میں امام دارمی** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں**: صَحَّ إِسْنَادُهٗ (**سنن الدارمی**: ۱/۱۵۶)، امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۶۷) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۳۰۳) نے ''صحیح'' کہا ہے، البتہ اس سند میں قتادہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

127۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَبُو صَالِحٍ، قَالَ: ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُولُ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي الْجَهْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجَهْمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ.

''**سیدنا عبداللہ بن عباس** رضی اللہ عنہما **بیان کرتے ہیں: میں اور ام المومنین سیدہ میمونہ** رضی اللہ عنہا **کے غلام عبداللہ بن یسار** رضی اللہ عنہ **ابوجہیم بن حارث بن صمّہ انصاری** رضی اللہ عنہ **کے پاس آئے، ابوجہیم** رضی اللہ عنہ **نے بتایا کہ رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **بئر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے، ایک آدمی نے آپ کو سلام کہا، آپ نے جواب نہ دیا، حتی کہ دیوار کے پاس آ کر چہرے اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا۔ (یعنی تیمّم کر کے جواب دیا)**''

❁ صحيح البخاري: 337، صحيح مسلم: 114/369

128۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ:

ثَنَا أَبِي قَالَ : أَنْبَأَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّ عَطَاءً، حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا، أَجْنَبَ فِي شِتَاءٍ، فَسَأَلَ فَأُمِرَ بِالْغُسْلِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : «مَا لَهُمْ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ ثَلَاثًا قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ الصَّعِيدَ أَوْ التَّيَمُّمَ طَهُورًا» .

شَكَّ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ أَثْبَتَهٗ بَعْدُ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سردی کے موسم میں جنبی ہوگیا۔ اس نے مسئلہ پوچھا، تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس نے غسل کیا، تو مر گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ان کو برباد کرے، انہوں نے اسے مار ڈالا (یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی) اللہ نے مٹی یا تیمّم کو تمھارے لیے پاکیزگی کا ذریعہ بنایا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو شک تھا، بعد میں انہوں نے یقین سے بیان کیا ہے۔''

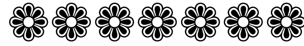
❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 380/1، سنن ابن ماجه : 572، سنن الدّارقطني : 191,190/1 ، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۷۳)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۳۱۴) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۱۶۵) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ ولید بن عبداللہ بن ابی رباح راوی ''ثقہ'' ہیں، امام دارقطنی رحمہ اللہ (سنن الدارقطنی : ۳/ ۲۷) اور امام بیہقی رحمہ اللہ (السنن الکبری : ۶/ ۶) کا اسے ''ضعیف'' کہنا مرجوح ہے۔ اسے امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے ''ثقہ'' کہا ہے، (الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم : ۹/ ۹)، امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات'' (۷/ ۵۴۹) میں ذکر کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هُوَ قَلِيلُ الْحَدِيثِ جِدًّا، ان ائمہ کرام نے اس کی حدیث کی تصحیح کر رکھی ہے، لہٰذا اس کی توثیق ہی راجح ہے۔

129- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ : ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَهٗ فِي قَوْلِهٖ : ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ﴾ (النساء : 43) قَالَ : فَإِذَا كَانَتْ بِالرَّجُلِ الْجِرَاحَةُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوِ الْقُرُوحُ أَوِ

الْجُدَرِيُّ فَيَجْنِبُ فَيَخَافُ إِنِ اغْتَسَلَ أَنْ يَمُوتَ فَلْيَتَيَمَّمْ .

’’**سیدنا عبداللہ بن عباس** رضی اللہ عنہما **آیت** ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ﴾ **(اگر تم بیمار یا مسافر ہو......) کی تفسیر میں مرفوعاً بیان کرتے ہیں: اگر کسی آدمی کو اللہ کی راہ میں زخم لگ جائے، یا پھوڑا، پھنسی ہو، یا چیچک کا مرض لاحق ہو اور وہ جنبی ہو جائے، غسل کرنے کی صورت میں مرنے کا اندیشہ ہو، تو تیمّم کر لے۔**‘‘

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : سنن الدّارقطني :177/1 ، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ **(۲۷۲) نے ’’صحیح‘‘** کہا ہے، البتہ یہ روایت عطاء بن سائب کے اختلاط کی وجہ سے ’’ضعیف‘‘ ہے۔ جریر کی مخالفت میں علی بن عاصم نے اسے موقوف ذکر کیا ہے، یہ روایت ان کی بیان کردہ ہے، جنہوں نے عطاء سے اختلاط کے بعد سنا ہے۔



اَلتَّنَزُّهُ فِي الْأَبْدَانِ وَالثِّيَابِ عَنِ النَّجَاسَاتِ

جسم اور کپڑوں کو پلیدگی سے بچانا

130۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، قَالَ: ثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: «إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا هٰذَا، فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا هٰذَا الْآخَرُ، فَكَانَ لَا يَسْتَبْرِءُ مِنْ بَوْلِهِ»، ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَعَلٰى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ: «لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا».

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے، فرمایا: انہیں عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی ایسے گناہ کی وجہ سے نہیں ہے کہ جس سے بچنا کوئی مشکل کام تھا۔ ان میں سے ایک چغل خور تھا اور دوسرا اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، پھر ایک تازہ ٹہنی منگوائی اور اسے چیر کر دو حصے کر دیے۔ ایک حصہ ایک قبر پر اور دوسرا دوسری قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں، شاید اللہ تعالیٰ ان کے عذاب میں تخفیف فرما دے۔''

❁ صحيح البخاري: 218، صحيح مسلم: 292

131۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا

وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، جَالِسَيْنِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ دَرَقَةٌ، فَبَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فَتَكَلَّمْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا: يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ فَأَتَانَا فَقَالَ: «أَوَ مَا تَدْرُونَ مَا لَقِيَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ كَانَ إِذَا أَصَابَهُمْ بَوْلٌ قَرَضُوهُ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ».

''سیدنا عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ڈھال تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر پیشاب کیا، تو ہم آپس میں کہنے لگے: آپ تو عورتوں کی طرح (بیٹھ کر) پیشاب کرتے ہیں۔ آپ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: بنی اسرائیل کے آدمی کو جو سزا ملی تھی، کیا وہ معلوم نہیں؟ ان کے کپڑوں کو پیشاب لگ جاتا، تو وہ انہیں کاٹا کرتے تھے، اس آدمی نے بنی اسرائیل کو منع کر دیا، تو اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔''

❀ **إسنادهٔ صحيحٌ**: مسند الإمام أحمد: 196/4، سنن أبي داوٗد: 22، سنن النّسائي: 30، سنن ابن ماجه: 346، **اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۱۲۷) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۱۸۴) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔ اعمش رحمہ اللہ نے شرح مشکل الآثار للطحاوی (۵۲۰۶) میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔**

132۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَأَلْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى.

''سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام

حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کپڑوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے، جن میں ہم بستری کیا کرتے تھے؟ فرمایا: جی ہاں! اگر ان میں نجاست نہ دیکھتے۔''

❁ **إسنادہٗ صحیحٌ** : مسند الإمام أحمد : 325/6-427,426، سنن أبي داوٗد : 366، سنن النّسائي : 295، سنن ابن ماجه : 540، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ **(٧٧٦) اور امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(٢٣٣١) نے ''صحیح''** کہا ہے، حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ **(التوضیح لشرح الجامع الصحیح: ٢٧٨/٥) نے اس کی سند کو ''جید''** اور حافظ مغلطائی رحمہ اللہ (شرح سنن ابن ماجہ: ٩١/١) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

133۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي مِرْطٍ مِّنْ صُوفٍ وَعَلَيْهَا بَعْضُهٗ وَهِيَ حَائِضٌ .

''سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونی چادر میں نماز پڑھی، جس کا کچھ حصہ ان (سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا) پر تھا، حالاں کہ وہ حائضہ تھیں۔''

❁ **إسنادہٗ صحیحٌ** : مسند الإمام أحمد : 331,330/6، مسند الحمیدي : 313، سنن أبي داوٗد : 369، سنن ابن ماجه : 653، المعجم الكبير للطّبراني : 8/24، **اس حدیث کو امام ابوعوانہ** رحمہ اللہ **(١٤٢٦)، امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ **(٧٦٨) اور امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(٢٣٢٩) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ اس کی اصل صحیح بخاری (٣٣٣) اور صحیح مسلم (٥١٣) میں موجود ہے۔**

134۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ : ثَنَا الْأَشْعَثُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي لُحُفِ نِسَائِهٖ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے بستر میں نماز نہیں پڑھا کرتے

تھے۔‘‘

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 101/6، سنن أبي داوٗد : 367، سنن النّسائي : 5368، سنن التّرمذي : 600، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ’’حسن صحیح‘‘، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۳۳۶) نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۲۵۳) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ’’صحیح‘‘ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (نخب الافکار: ۱/۴۵۳) نے اس کی سند کو ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔**

135۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا : ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ : كَانَ ضَيْفٌ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَجْنَبَ فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِحَتِّهِ .

’’ہمام بن حارث رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک مہمان آیا۔ وہ جنبی ہو گیا، تو (کپڑوں پر) لگی رطوبت کو دھونے لگا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس کو کھرچنے کا حکم دیا کرتے تھے۔‘‘

❁ **صحيحٌ** : أصلهٗ في صحيح مسلم : 288

136۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت : لَقَدْ كُنْتُ أَفْرُكُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي فِيهِ .

قُلْتُ لِلْأَنْصَارِيِّ : تَعْنِي الْجَنَابَةَ؟ قَالَ : فَأَيَّ شَيْءٍ؟ .

’’سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کھرچ دیا کرتی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کپڑوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: میں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے پوچھا: کیا جنابت مراد ہے؟ فرمایا: اور کیا مراد ہوسکتا ہے؟‘‘

❁ صحيح مسلم: 105/288

137۔ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: أَنَا حَمَّادٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ.

’’سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کھرچ دیا کرتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔‘‘

❁ صحيح مسلم: 288

138۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ: ثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهُ الْمَنِيُّ غَسَلَ مَا أَصَابَهُ مِنْهُ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْبُقَعِ فِي ثَوْبِهِ مِنْ أَثَرِ الْغَسْلِ.

’’سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر منی لگ جاتی، تو اسے دھو لیتے اور نماز کے لیے نکل جاتے، دھونے کے نشانات سے بننے والے دھبوں کو میں دیکھا کرتی تھی۔‘‘

❁ صحيح البخاري: 229، صحيح مسلم: 289

139۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِّي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ.

وَقَالَ مَعْمَرٌ وَاللَّيْثُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا فَنَضَحَهُ .

''سیدہ ام قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا شیر خوردہ بچہ لے کر آئی، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا، تو آپ نے پانی منگوا کر چھڑک دیا۔

معمر، لیث اور عمرو بن حارث نے بھی اسے زہری سے روایت کیا ہے اور «فنضحه» کا لفظ ذکر کیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 223، صحيح مسلم : 287

140۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتٰى بِالصِّبْيَانِ يَدْعُو لَهُمْ فَبَالَ عَلَيْهِ صَبِيٌّ فَأَتْبَعَ الْمَاءَ بَوْلَهُ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے دعا فرما دیں، چنانچہ ایک بچے نے آپ پر پیشاب کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پر پانی چھڑک دیا۔''

❁ صحيح البخاري : 222، صحيح مسلم : 286

141۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا، دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فَلَمَّا فَرَغ قَالَ : اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : «لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا»، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَعَجَّلَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَنَهَاهُمْ وَقَالَ : «أَهْرِيقُوا عَلَيْهِ ذَنُوبًا أَوْ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ»، يَعْنِي بَوْلَهُ وَقَالَ : «إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی مسجد میں آیا، نماز پڑھنے کے بعد کہنے لگا: اللہ!

مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم فرما اور اس رحم میں کسی اور کو شامل نہ کرنا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: آپ نے تو کشادہ (چیز) کو تنگ کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا، لوگ اس پر چڑھ دوڑے، آپ نے روک دیا اور فرمایا: پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دیں، آپ کو آسانیاں کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے، سختیوں کے لیے نہیں۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 239/2، مسند الحميدي : 938، سنن أبي داوٗد : 380، سنن النّسائي : 1217، سنن التّرمذي : 147، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۹۸) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ اور امام زہری رحمہ اللہ نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ (۶۰۱۰) نے اس حدیث کو ایک دوسری سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

142۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِّإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ : كُنْتُ أُطِيلُ ذَيْلِي فَأَمُرُّهُ بِالْمَكَانِ الْقَذَرِ وَالْمَكَانِ النَّظِيفِ فَدَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ» .

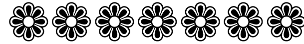
''ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد (حمیدہ) رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں: میں اپنی چادر کا دامن لمبا رکھتی تھی اور پاک و پلید جگہوں سے گزرا کرتی تھی، چنانچہ میں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس بابت پوچھا، تو انہوں نے بتایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اس کے بعد (پاک) زمین اسے پاک کر دے گی۔''

❁ **صحيحٌ** : مؤطّأ الإمام مالك : 24/1، مسند الإمام أحمد : 290/6، سنن أبي داوٗد : 383، سنن التّرمذي : 143، سنن ابن ماجه : 531، سند ام ولد ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی جہالت کی بنا پر ''ضعیف'' ہے، اگلی حدیث اس کا شاہد ہے۔

143۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، وَشَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ امْرَأَةٍ، مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : إِنَّ لَنَا طُرُقًا مُّنْتِنَةً فَتُمْطِرُ فَقَالَ : «أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ أَطْيَبُ مِنْهَا؟»، قَالَتْ : بَلٰى قَالَ : «فَهٰذَا بِهٰذَا» .

''بنوعبدالاشہل کی ایک عورت بیان کرتی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: ہمارے راستے گندے ہیں اور بارش برستی ہے (جس سے کیچڑ ہوجاتا ہے، تو ہم کیا کریں) فرمایا: کیا اس کے بعد کوئی صاف راستہ نہیں آتا؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! (آتا ہے) فرمایا: یہ صاف راستہ اس کا متبادل ہے۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند أحمد : 435/6، سنن أبي داوٗد : 384، سنن ابن ماجه : 533



كِتَابُ الصَّلَاةِ

فَرَضُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَأَبْحَاثُهَا

نماز پنجگانہ کی فرضیت اور دیگر بحثیں

144۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: وَفِيمَا قَرَأْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ وَثَنِي مُطَرِّفٌ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ نَجْدٍ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتّٰى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ»، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ»، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ»، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ»، قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ»، قَالَ: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْ هٰذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَفْلَحَ، إِنْ صَدَقَ».

''طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک نجدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے، آواز کی بھنبھناہٹ تو سنائی دے رہی تھی، لیکن بات سمجھ نہیں آ رہی تھی،

یہاں تک کہ وہ (آپ کے) قریب ہو گیا، اس نے آپ سے اسلام کی بابت دریافت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس نے پوچھا: اس کے علاوہ کوئی اور نماز بھی فرض ہے؟ فرمایا: نہیں! مگر نفلی نماز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماہِ رمضان کے روزے بھی فرض ہیں۔ پوچھا: اس کے علاوہ کوئی اور روزہ بھی مجھ پر فرض ہے؟ فرمایا: نہیں! ہاں نفلی روزے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اسے صدقہ (زکوۃ) کے متعلق بتایا، اس نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی صدقہ فرض ہے؟ فرمایا: نہیں! مگر نفلی صدقہ ہے۔ اس کے بعد وہ جاتے ہوئے کہہ رہا تھا: اللہ کی قسم! میں اس میں کوئی اضافہ کروں گا، نہ کمی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ اپنی بات میں سچا ہے، تو کامیاب ہو گیا۔''

❁ صحيح البخاري: 46، صحيح مسلم: 11

145 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَا أَنَسًا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ظہر کی چار رکعات ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعات ادا کیں۔''

❁ صحيح البخاري: 1089، صحيح مسلم: 690

146 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ﴾ وَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : «صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ» .

''سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا :﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ﴾ (اگر تم خوف کی حالت میں ہو، تو نماز قصر کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے) لیکن اب تو لوگ امن میں ہیں (لہٰذا اب قصر نہیں کرنا چاہیے) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری طرح مجھے بھی تعجب ہوا تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ نے تم پر صدقہ کیا ہے، لہٰذا اس کے صدقہ کو قبول کرو۔''

❁ صحيح مسلم : 686

147۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ مِلَاسٍ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ : ثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجُهَنِيُّ، فِي سَنَةِ اثْنَتَيْنِ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ قَالَ : ثَنِي عَمِّي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوا عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ» .

''سیدنا سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات سالہ بچے کو نماز کا حکم دو اور دس سال کے بچے کو (نماز میں سستی پر) مارو۔''

❁ **إسنادهٔ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 201/3، سنن أبي داوٗد : 494، سنن التّرمذي : 407، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۰۰۲) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (۲۰۱/۱) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ (بیان الوہم والایہام : ۱۳۸/۴) فرماتے ہیں : عَسٰى أَنْ يَّكُونَ الْحَدِيثُ حَسَنًا حافظ نووی رحمہ اللہ (خلاصۃ الأحکام : ۲۵۲/۱) نے اس کی سند کو ''حسن'' قرار دیا ہے، حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر : ۲۳۸/۳) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ عبدالملک بن ربیع ''حسن الحدیث'' ہے، مسند الإمام أحمد (۱۸۰/۲، ۱۸۲)

اور سنن أبي داوٗد (٤٩٥) میں بسند ''حسن'' اس کا ایک شاہد بھی ہے۔

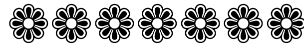
148۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ، عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَكْبُرَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَعْقِلَ أَوْ يُفِيقَ» .

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَفَّانَ بِهٰذَا وَقَالَ : «حَتّٰى يَحْتَلِمَ» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی مرفوع القلم ہیں (۱) سویا ہوا آدمی، جب تک بیدار نہ ہو جائے۔ (۲) بچہ، جب تک جوان نہ ہو جائے۔ (۳) مجنون، جب تک سمجھدار نہ ہو جائے یا ہوش میں نہ آجائے۔

یہ روایت محمد نے عفان سے بھی بیان کی ہے، جس میں «حتی یحتلم» کے الفاظ ہیں۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ وللحديث شواهد ضعيفة** : مسند الإمام أحمد : 101,100/6، سنن أبي داوٗد : 4398، سنن النّسائي : 3462، سنن ابن ماجه : 2041، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۴۲) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۵۹/۲) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ حماد بن ابی سلیمان اور ابراہیم بن یزید نخعی دونوں ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔ مسند علی بن الجعد (۷۴۱) میں بسند صحیح سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے: ((أَمَا بَلَغَكَ أَنَّ الْقَلَمَ قَدْ وُضِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ))



مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ

اوقاتِ نماز

149۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: ثَنِي حَكِيمُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَكَانَتْ بِقَدْرِ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْغَدَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهُ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَيْهِ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ لِوَقْتٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ صَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ».

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس مجھے نماز پڑھائی، ظہر کی نماز سورج ڈھلنے پر پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ جوتے کے تسمے کے

برابر ہو گیا،عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا،مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے،عشا کی نماز شفق (شام کے بعد اُفق پر پائی جانے والی سرخی) غائب ہونے کے بعد پڑھائی، فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار کے لیے کھانا پینا ممنوع ہو جاتا ہے، پھر دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا،عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ دوگنا (دومثل) ہو گیا،مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے(یعنی پہلے ہی وقت)،عشا کی نماز ایک تہائی رات گزر جانے پر پڑھائی، فجر کی نماز روشنی پھیلنے پر پڑھائی، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے محمد ﷺ! آپ سے پہلے انبیا(کی نماز) کا بھی یہی وقت تھا اور ان دونوں وقتوں کے درمیان ہی آپ کی نماز کا وقت ہے۔''

❀ **إسنادهٗ حسنٌ وللحديث شواهد صحيحة** : مسند الإمام أحمد : 333/1، سنن أبي داوٗد : 393، سنن التّرمذي : 149، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۲۵) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۱۹۲) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ بغوی رحمہ اللہ (شرح السنۃ : ۳۴۸) نے ''حسن'' کہا ہے، حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:تَكَلَّمَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِسْنَادِ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا بِكَلَامٍ لَّا وَجْهَ لَهٗ وَهُوَ وَاللّٰهِ كُلُّهُمْ مَعْرُوفُوا النَّسَبِ مَشْهُورُونَ بِالْعِلْمِ (التّمهيد : 28/8) سفیان ثوری رحمہ اللہ نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے اور ان کی متابعت بھی آتی ہے۔

150۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ» قَالَ ابْنُ يَحْيٰى : وَسَاقَا جَمِيعًا الْحَدِيثَ فَذَكَرَ الصَّلَاةَ لِوَقْتَيْنِ فِي التَّعْجِيلِ وَالْإِسْفَارِ.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس مجھے دو مرتبہ نماز پڑھائی......الخ۔

ابن یحییٰ کہتے ہیں: آگے وہی روایت ہے، چنانچہ آپ نے تعجیل اور اسفار میں نماز کے دونوں وقتوں کا ذکر کیا ہے۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : انظر الحديث السّابق.

151۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَزِيعٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ : أَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ الْأَزْرَقَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ : «صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ» فَأَمَرَ بِلَالًا حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ أَنْ يُبْرِدَ بِالظُّهْرِ فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ يَعْنِي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَوْقَ ذٰلِكَ الَّذِي كَانَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ : «أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟» فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «وَقْتُ صَلَاتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ».

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نمازوں کے اوقات پوچھنے آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: دو دن ہمارے ساتھ نماز پڑھیں۔ چنانچہ جب سورج ڈھل گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اذان کہی، پھر حکم دیا، تو انہوں نے ظہر کی

اقامت کہی، پھر آپ کے حکم پر انہوں نے عصر کی اقامت کہی جب کہ سورج ابھی اونچا، سفید اور صاف تھا، پھر جب سورج ڈوب گیا تو آپ کے کہنے پر انہوں نے مغرب کی اقامت کہی، پھر جب شفق غائب ہوگئی تو آپ کے کہنے پر انہوں نے عشا کی اقامت کہی، پھر جب فجر طلوع ہوگئی، تو آپ کے حکم پر انہوں نے فجر کی اقامت کہی، پھر جب دوسرا دن ہوا، تو آپ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو نماز ظہر مؤخر کرنے کا حکم دیا، چنانچہ انہوں نے خوب دیر کی، پھر آپ ﷺ کے حکم پر انہوں نے عصر کی اقامت کہی جب کہ سورج ابھی اونچا تھا، لیکن پہلے دن سے کافی مؤخر کیا، پھر آپ ﷺ کے حکم پر انہوں نے مغرب کی اقامت شفق غروب ہونے سے پہلے کہی، پھر آپ ﷺ کے حکم پر انہوں نے عشا کی اقامت تہائی رات گزرنے کے بعد کہی، پھر آپ کے حکم پر انہوں نے فجر کی اقامت روشنی پھیلنے پر کہی، پھر فرمایا: نمازوں کے اوقات پوچھنے والا شخص کہاں ہے؟ وہ آدمی آپ کے پاس اٹھ کر آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کی نمازوں کا وقت ان کے درمیان ہے، جو آپ نے دیکھا۔''

❁ صحيح مسلم : 613

152۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت بھی پالی، تو گویا اس نے نماز عصر مکمل پالی اور جس نے طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر کی ایک رکعت بھی پالی، تو گویا اس نے نماز فجر مکمل پالی۔''

❁ صحيح البخاري : 580، صحيح مسلم : 607

153۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ طَرْخَانَ، قَالَ : ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : «لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ وَّلٰكِنِ التَّفْرِيطُ عَلٰى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتّٰى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى» .

''سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیند کی وجہ سے نماز نہ پڑھنا کوتاہی نہیں ہے، کوتاہی تو اس شخص نے کی، جس نے اگلی نماز کا وقت آجانے تک (پہلی) نماز ادا نہ کی۔''

❁ صحيح مسلم :681

154۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ» أَوْ قَالَ : «نِدَاءُ بِلَالٍ» شَكَّ التَّيْمِيُّ «فَإِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ بِالَّذِي هٰكَذَا» وَرَفَعَ يَدَهٗ «وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الَّذِي هٰكَذَا» وَمَدَّ إِصْبُعَيْهِ عَرْضًا .

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال کی اذان یا ندا (تیمی کو شک ہوا ہے) سے دھوکہ نہ کھانا، کیوں کہ فجر (صادق) ایسے نہیں ہوتی۔ اور آپ نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا، بل کہ فجر تو اس طرح ہوتی ہے۔ اور اپنے اپنی انگلیاں چوڑائی میں پھیلائیں۔''

❁ صحيح البخاري :621، صحيح مسلم : 1093

155۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ

قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَمِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی اور طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر کی ایک رکعت بھی پالیا، تو گویا اس نے مکمل نماز پالی۔''

❁ صحيح مسلم : 164/608

156۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ» .

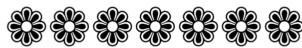
''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سخت گرمی ہو، تو نماز ظہر تاخیر سے پڑھیں، کیوں کہ سخت گرمی جہنم کی بھاپ سے پیدا ہوتی ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 536، صحيح مسلم : 615

157۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُورَهُمْ» أَوْ قَالَ : «بُيُوتَهُمْ وَبُطُونَهُمْ نَارًا» .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان (کافروں) کی قبروں، گھروں اور پیٹوں کو آگ سے بھر دے، انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی۔''

❁ صحيح البخاري :2931، صحيح مسلم : 627



مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ

اذان کی احادیث

158- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ، قَالَ : ثَنِي أَبِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوسِ لِيَضْرِبَ بِهِ النَّاسُ فِي الْجَمْعِ لِلصَّلَاةِ أَطَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَّحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوسَ؟ فَقَالَ : وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قَالَ : قُلْتُ : نَدْعُو بِهٖ لِلصَّلَاةِ قَالَ : أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ : بَلٰى قَالَ : تَقُولُ : اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، قَالَ : ثُمَّ اسْتَأْخَرَ غَيْرَ بَعِيدٍ قَالَ : ثُمَّ تَقُولُ إِذَا أَقَمْتَ الصَّلَاةَ : اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، قَالَ : فَلَمَّا أَصْبَحْتُ

أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ : «إِنَّ هٰذَا رُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهِ فَإِنَّهُ أَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ»، فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِنُهُ عَنْهُ وَيُؤَذِّنُ بِهِ قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ يَقُولُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ أُرِيتُ مِثْلَ الَّذِي أُرِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ» .

''سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کی غرض سے ناقوس بجانے کا حکم دیا، تو میں نے خواب میں ایک آدمی کو ہاتھ میں ناقوس پکڑے دیکھا اور اسے کہا: اللہ کے بندے! اسے فروخت کرو گے؟ اس نے پوچھا: آپ اسے کیا کریں گے؟ میں نے کہا: ہم اس کے ذریعے نماز کے لیے بلایا کریں گے، اس نے کہا: میں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں، میں نے کہا: ضرور بتائیں! اس نے کہا: یوں کہا کریں: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ پھر اس نے تھوڑی دور جا کر کہا: اقامت یوں کہیں: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . صبح ہوئی، تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب بیان کیا، فرمایا: ان شاء اللہ! یہ سچا خواب ہے، بلال (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کھڑے ہو جائیے اور جو کچھ آپ نے دیکھا ہے، انہیں بتاتے جائیں، وہ اذان دیں گے، کیوں کہ ان کی آواز آپ سے بلند ہے۔ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو کر انہیں بتاتا جاتا

اور وہ اذان دیتے جاتے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں یہ کلمات سنے، تو (جلدی سے) اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور کہنے لگے: اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے! اللہ کے رسول! میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 43/4، سنن أبي داوٗد : 499، سنن التّرمذي : 189، سنن ابن ماجه : 706، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے ''حسن صحیح''، امام بخاری** رحمہ اللہ **(السنن الکبریٰ للبیهقي: ۱/ ۳۹۹)، امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ **(۳۷۱) اور امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(۱۶۷۹) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ خطابی** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں**: وَالْقِصَّةُ بِأَسَانِيدَ مُخْتَلِفَةٍ وَهٰذَا الْإِسْنَادُ أَصَحُّهَا **(معالم السنن: ۱/ ۱۵۲)، حافظ نووی** رحمہ اللہ **(المجموع شرح المہذب: ۳/ ۸۲) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔ نیز (شرح صحیح مسلم: ۴/ ۷۷) اسے ''صحیح'' بھی کہا ہے، حافظ ابن ملقن** رحمہ اللہ **(البدر المنیر: ۳/ ۳۳۴، ۳۳۵) فرماتے ہیں**: وَهِيَ قِصَّةٌ جَلِيلَةٌ رُكْنٌ مِّنْ أَرْكَانِ الْبَابِ، وَادَّعَى ابْنُ دِحْيَةَ فِي تَنْوِيرِهِ تَوَاتُرَ طُرُقِهَا .

159۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔''

❁ صحيح البخاري : 603، صحيح مسلم : 378

160۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ عُمَرَ، قَالَا ثَنَا : سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ، قَالَ أَيُّوبُ : إِلَّا الْإِقَامَةَ . الْحَدِيثُ لِابْنِ إِدْرِيسَ .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے ایک ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔

یہ حدیث ابن ادریس کی ہے، جب کہ ایوب نے کہا ہے:«قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ» **کے علاوہ (یعنی اسے دو بار کہنا ہے۔)''**

❁ صحيح البخاري: 605، صحيح مسلم: 378

161۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: ثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَيُّوبَ: ثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ فَقَالَ أَيُّوبُ: إِلَّا الْإِقَامَةَ.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے ایک ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔ ایوب نے کہا ہے:«قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ» **کے علاوہ (یعنی اسے دو بار کہنا ہے۔)''**

❁ صحيح البخاري: 607، صحيح مسلم: 378

162۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: ثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: ثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَّالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً، الْأَذَانُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَالْإِقَامَةُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حَيَّ

عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

''سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے انیس (۱۹) کلمات اور اقامت (تکبیر) کے سترہ (۱۷) کلمات سکھلائے، اذان کے کلمات یہ ہیں: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه **اور اقامت کے کلمات یہ ہیں:** اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

❁ صحيح مسلم: 379

163۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَعِيشَ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ».

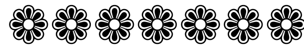
''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال رات رہے (تہجد کے وقت) اذان دیتے ہیں، اس لیے ابن ام مکتوم کے اذان کہنے تک کھا پی سکتے ہو۔''

❁ صحيح البخاري: 622-1918، صحيح مسلم: 1092

164۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْمُثَنّٰى، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَالْإِقَامَةُ وَاحِدَةً غَيْرَ أَنَّهُ إِذَا قَالَ : قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ثَنّٰى بِهَا فَإِذَا سَمِعْنَاهَا تَوَضَّأْنَا وَخَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ : أَبُو الْمُثَنّٰى اسْمُهُ مُسْلِمُ بْنُ مِهْرَانَ مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اذان کے کلمات دو دو بار تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار تھے، البتہ «قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ» دو بار کہا جاتا تھا، ہم اقامت سن کر وضو کرتے اور نماز کے لیے آتے۔ ابو محمد کہتے ہیں: ابو مثنیٰ کا نام مسلم بن مہران ہے وہ کوفہ کی مسجد کے مؤذن تھے۔''

❀ **إسنادهٗ حسنٌ والحديث صحيح بشواهده** : مسند الإمام أحمد : 87/2، سنن أبي داوٗد : 510، سنن النّسائي : 629، اسے امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۷۴) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۶۷۴) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۱۹۷، ۱۹۸) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔



مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ

قبلہ کا بیان

165۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَلّٰى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ أَوَّلُ صَلَاةٍ صَلّٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلّٰى مَعَهُ فَمَرَّ عَلٰى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُونَ فَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ. وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ.

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ آئے، تو ابتدائی سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے رہے، حالاں کہ آپ کو پسند تھا کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ کی جانب ہو، بیت اللہ کی جانب (منہ کر کے) آپ نے پہلے عصر کی نماز ادا کی، لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک آدمی (نماز پڑھ کر) نکلا، تو ایک مسجد کے پاس سے گزرا، جہاں لوگ رکوع کی حالت میں تھے، تو اس نے کہا: میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی جانب منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ چنانچہ وہ اسی حالت میں ہی مکہ کی طرف گھوم گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا لگتا تھا کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ کی جانب

بدل دیا جائے۔انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 399۔4486، صحيح مسلم : 525

166۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لِيَجْعَلْ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ وَيُصَلِّي» .

''سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز سامنے رکھ کر نماز پڑھا کرے۔''

❁ صحيح مسلم : 499

167۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : وَفِيمَا قَرَأْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، وَثَنِي مُطَرِّفٌ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَ عْ أَحَدًا يَّمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْ مَا اسْتَطَا عَ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ» .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو، تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے اور جہاں تک ممکن ہو اسے روکے۔اگر وہ گزرنے پر مصر ہو، تو اسے سختی سے منع کرے، وہ تو شیطان ہے۔

❁ صحيح البخاري : 509، صحيح مسلم : 505

168۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

يَقُولُ : جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ، يَوْمَ عَرَفَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَنَحْنُ عَلٰى أَتَانٍ فَمَرَرْنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا عَنْهَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا زَادَ مَحْمُودٌ : فَدَخَلْنَا فِي الصَّلَاةِ .

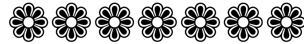
''سیدنا عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ عرفہ کے دن میں اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما گدھی پر سوار ہو کر آئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے، ہم صف کے کچھ حصے کے سامنے سے گزر کر گدھی سے اتر گئے اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ نہ کہا۔ محمود کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ہم نماز میں شامل ہو گئے۔''

❁ صحيح البخاري : 493، صحيح مسلم : 504

169۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنِي يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ، قَالَ : ثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد پڑھا کرتے تھے، میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان بستر پر لیٹی ہوتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر پڑھنا چاہتے، تو مجھے بھی جگا دیتے، میں بھی وتر پڑھ لیتی۔''

❁ صحيح البخاري : 512، صحيح مسلم : 512



مَا جَاءَ فِي الثِّيَابِ لِلصَّلَاةِ

نمازی کے لباس کا بیان

170- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ؟ قَالَ : «وَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہیں؟''

❁ صحيح البخاري : 358، صحيح مسلم : 275/515

171- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے کہ کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھے کہ اس کے کندھے پر کپڑے کا کچھ حصہ بھی نہ ہو۔''

❁ صحيح البخاري : 359، صحيح مسلم : 516

172- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ أَبِي حَزْرَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ

بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ : خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حَتّٰى أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما فِي مَسْجِدِهِ، وَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، قَالَ : وَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أَنْ أُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي، وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا، ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا، ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا، فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتّٰى أَقَامَنِي عَنْ يَّمِينِهِ، وَجَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ، فَقَامَ عَنْ يَّسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذْنَا بِيَدَيْهِ جَمِيعًا، فَدَفَعَنَا حَتّٰى أَقَامَنَا خَلْفَهُ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ، ثُمَّ فَطِنْتُ، فَقَالَ : هٰكَذَا بِيَدِهِ يَعْنِي «شُدَّ وَسَطَكَ»، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «يَا جَابِرُ»، قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ : «إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰى حِقْوِكَ» .

''عبادہ بن ولید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد ایک دن سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس ان کی مسجد میں آئے، حدیث بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے، میرے اوپر دھاری دار چادر تھی۔ میں اس کے کنارے الٹنے لگا (تا کہ گردن سے باندھ لوں) لیکن وہ وہاں تک نہ پہنچ سکی، اس کے پھندنے تھے، میں نے اسے الٹ کر اس کے کناروں کو مخالف سمت کر لیا، میں نے اسے (گرنے سے بچانے کے لیے) گردن سے روکے رکھا، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب آ کر کھڑا ہو گیا، تو آپ نے میرے ہاتھ سے پکڑ کر مجھے گھمایا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا، اتنے میں سیدنا جبار بن صخر رضی اللہ عنہ آئے اور وضو کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ آپ نے اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر ہمیں دھکیلا اور اپنے پیچھے کھڑا کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل مجھے دیکھ رہے تھے، لیکن مجھے پتہ نہ چلا، پھر مجھے پتہ چلا، تو

آپ ہاتھ (کے اشارے) سے کہہ رہے تھے: ایسے کرو، یعنی درمیان میں باندھ لیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جابر!، عرض کیا: اللہ کے رسول! حاضر ہوں، فرمایا: جب کپڑا وسیع ہو، تو دایاں کنارہ بائیں کندھے پر اور بایاں کنارہ دائیں کندھے پر ڈال لیا کریں اور اگر تنگ ہو، تو اسے کمر پر باندھ لیا کریں۔''

❁ صحيح مسلم : 3008

173۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، وَأَبُو الْوَلِيدِ، قَالَا : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز دوپٹہ (اوڑھنی) کے بغیر قبول نہیں کرتا۔''

❁ **صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 6/150-218، سنن أبي داوٗد : 641، سنن الترمذي : 377، سنن ابن ماجه : 566، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۷۷۵) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۷۱۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۲۵۱) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، معجم لابن الاعرابی (۹۹۶، وسندہ صحیح) میں قتادہ ''مدلس'' کی متابعت امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے کر رکھی ہے۔

174۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ .

''سعید بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ جوتوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ فرمایا: جی ہاں!''

❁ صحيح البخاري : 386، صحيح مسلم : 555

مَا جَاءَ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد کا بیان

175۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عَائِشَةَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ نُزِلَ بِهٖ جَعَلَ يُلْقِي عَلٰى وَجْهِهٖ خَمِيصَةً فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا مِنْ وَّجْهِهٖ وَيَقُولُ : «لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ»، تَقُولُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : يُحَذِّرُ مِثْلَ الَّذِي فَعَلُوا .

''سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرض الوفات میں مبتلا ہوئے، تو اپنی چادر کو بار بار چہرے پر ڈالتے۔ کچھ افاقہ ہوتا، تو چہرے سے چادر ہٹا دیتے اور فرماتے : یہود و نصاری پر اللہ کی پھٹکار ہو کہ انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُمت کو ایسے کاموں سے ڈرا رہے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 435، صحيح مسلم : 531

176۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ، يُحَدِّثُ عَنْ مَّيْمُونَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ .

''سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 381، صحيح مسلم : 513

صِفَةُ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کا طریقۂ نماز

177۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَهَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالُوا : ثنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ جب نماز شروع کرتے، تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے، اسی طرح جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے (تو رفع الیدین کرتے) اور دونوں سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔''

❀ صحيح البخاري : 735-736-738، صحيح مسلم : 290

178۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : ثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى إِذَا كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا حَتّٰى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ وَهُمَا كَذٰلِكَ فَرَكَعَ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتّٰى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَسْجُدُ فَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُودِ وَرَفَعَهُمَا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَّتَكْبِيرَةٍ

كَبَّرَهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهٗ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو دونوں ہاتھ اٹھاتے، جب ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جاتے، تو اللہ اکبر کہتے، پھر جب رکوع جانے لگتے، تو ان کو اٹھاتے، یہاں تک کہ جب کندھوں کے برابر ہو جاتے، تو اسی حالت میں اللہ اکبر کہتے، رکوع کرنے کے بعد جب پشت اٹھانے لگتے، تو ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے، پھر 'سمع اللہ لمن حمدہٗ' کہتے، پھر سجدہ کرتے، تو سجدوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے، ہر رکعت اور رکوع سے پہلے ہر تکبیر میں ہاتھ اُٹھاتے تھے حتی کہ آپ کی نماز پوری ہو جاتی۔''

❀ صحيح البخاري : 735-736-738، صحيح مسلم : 290

179۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، وَأَبُو صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ : «وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَّا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي يَدَيْكَ

وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ»، فَإِذَا رَكَعَ قَالَ: «اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي»، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ»، فَإِذَا سَجَدَ قَالَ: «اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُورَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ»، وَإِذَا فَرَغَ مَنْ صَلَاتِهِ فَسَلَّمَ قَالَ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ»، قَالَ أَبُو صَالِحٍ فِيهِمَا جَمِيعًا: «لَّا إِلٰهَ لِي إِلَّا أَنْتَ».

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے، تو اللہ اکبر کہتے: پھر یہ دعا پڑھتے: «وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَّا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ» (میں نے یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس ہستی کی طرف پھیر لیا ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز، میری

قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا فرماں بردار ہوں، اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا، تو میرے سارے گناہ بخش دے، کیوں کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا، مجھے سب سے اچھے اخلاق کی ہدایت دے، کیوں کہ سب سے اچھے اخلاق کی ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا، برے اخلاق مجھ سے ہٹا دے، کیوں کہ مجھ سے برے اخلاق تیرے علاوہ کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، تمام بھلائیاں تیرے ہاتھوں میں ہیں، برائی کی نسبت تیری طرف نہیں، میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف ہوں، تو برکت والا اور بلند ہے، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔) جب رکوع میں جاتے، تو یہ دعا پڑھتے: «اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي» (اے اللہ! میں تیرے ہی لیے جھکا، تجھی پر ایمان لایا، تیرا ہی فرمانبردار بنا، میرے کان، آنکھیں، مغز، ہڈیاں اور پٹھے تیرے ہی سامنے عاجز ہیں۔) جب رکوع سے سر اٹھاتے، تو یہ دعا پڑھتے: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ» (اللہ نے سن لیا، جس نے اس کی تعریف کی، اے ہمارے پروردگار! تیرے لیے اتنی تعریف ہے، جس سے آسمان وزمین اور ان کے بعد ہر وہ چیز بھر جائے جو تو چاہے۔) جب سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: «اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ فَأَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ» (اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھی پر ایمان لایا، تیرا ہی فرمانبردار بنا، میرے چہرے نے اس ہستی کے لیے سجدہ کیا، جس نے اسے پیدا کیا، اس کی خوبصورت شکل بنائی، اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے، برکت والا ہے اللہ، جو تمام بنانے والوں سے اچھا ہے۔) جب نماز سے فارغ ہوکر سلام پھیرتے، تو یہ دعا پڑھتے: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ

وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُوَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ» (**اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کیا، جو چھپ کر کیا اور جو علانیہ کیا، جو زیادتی کی، جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، پہلے اور پیچھے کرنے والا تو ہی ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔**) **ابو صالح نے سب مقامات پر یوں بیان کیا ہے:**«لَّا إِلٰهَ لِي إِلَّا أَنْتَ» (**تیرے علاوہ میرا کوئی معبود نہیں۔**)''

❁ صحیح مسلم :771

180۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الصَّلَاةَ قَالَ : «اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا» ثَلَاثًا «وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ»، قَالَ عَمْرٌو : نَفْخُهُ الْكِبْرُ، وَهَمْزُهُ الْمُوتَةُ، وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ، وَقَالَ مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ عَنَزَةَ وَاخْتُلِفَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ : عَنْ عَمَّارِ بْنِ عَاصِمٍ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ : عُمَارَةَ، وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ : عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَاصِمٍ.

''سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوتے، تو تین مرتبہ پڑھتے:«اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا»(**اللہ سب سے بڑا ہے۔ اس کے لیے بہت زیادہ تعریفیں ہیں۔**) **اور** «وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ» (**میں صبح و شام اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں، میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، شیطان مردود سے اس کی پھونک سے اس کی تھوک سے اور اس کے چوکے سے**)

عمرو کہتے ہیں: 'نفخ' سے مراد تکبر، 'ھمز' سے مراد موت اور 'نفث' سے مراد شعر ہیں۔
حصین سے بیان کرنے والوں نے 'عاصم عنزی' کے نام میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے عمرو بن مرہ کہا، بعض نے عمار بن عاصم، بعض نے عمارہ اور ابن ادریس نے کہا: عمرو عن عباد بن عاصم کہا ہے۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند علي بن الجعد : 105، مسند الإمام أحمد : 81,80/4، سنن أبي داوٗد : 764، سنن ابن ماجه : 708، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۷۷۹، ۱۷۸۰) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۲۳۵) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر :۳/ ۵۳۴) نے ''صحیح'' اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (نتائج الافکار :۱/ ۴۱۲) نے ''حسن'' کہا ہے۔ عاصم عنزی راوی ''حسن الحدیث'' ہے۔

181۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، وَعُقْبَةُ، وَأَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَلَمْ يَجْهَرُوا بِ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ (الفاتحة :1).

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی، تو انہوں نے 'بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' اونچی آواز سے نہ پڑھی۔''

❁ صحيح البخاري : 743، صحيح مسلم : 399

182۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَائَةَ بِ ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾(الفاتحة :2)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما 'الحمد للہ رب العالمین' سے قرأت شروع کرتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 743، صحيح مسلم : 399

183۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ أَسْمَعْهُمْ يَجْهَرُونَ بِ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ (الفاتحة : 1)، قَالَ شُعْبَةُ : قُلْتُ لِقَتَادَةَ : أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ : نَعَمْ.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی، تو میں نے انہیں 'بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' اونچی آواز سے پڑھتے سنا۔
امام شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام قتادہ رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ نے خود (سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے) سنا ہے؟ فرمایا: جی ہاں!''

❀ صحيح البخاري : 743، صحيح مسلم : 399

184۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا اللَّيْثُ، قَالَ : ثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ، قَالَ : صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَرَأَ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ (الفاتحة : 1) ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى بَلَغَ ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (الفاتحة : 7)، فَقَالَ : آمِينَ وَقَالَ النَّاسُ : آمِينَ وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ : اللّٰهُ أَكْبَرُ فَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ قَالَ : اللّٰهُ أَكْبَرُ وَيَقُولُ إِذَا سَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''نعیم مجمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، تو انہوں نے 'بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھی، جب 'ولا الضالین' پر پہنچے، تو 'آمین' کہا، لوگوں نے بھی 'آمین' کہا۔ جب سجدے میں جاتے یا بیٹھ کر اٹھتے، تو اللہ اکبر کہتے، سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: اس

ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری نماز تم سب کی نسبت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زیادہ مشابہ ہے۔''

❁ إسنادہٗ صحیحٌ : اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۴۹۹) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۷۹۸) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هٰذَا صَحِيحٌ وَّرُوَاتُهٗ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ . (سنن الدّارقطني : ۳۰۵/۱، ح : ۱۱۵۵)، امام حاکم رحمہ اللہ (۲۳۳/۱) نے اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . (معرفۃ السنن والآثار : ۷۷۳، ۷۷۶) امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : صَحِيحٌ، لَّا يَتَوَجَّهُ عَلَيْهِ تَعْلِيلٌ فِي اتِّصَالِ سَنَدِهٖ وَثِقَةِ رِجَالِهٖ . (خلاصة الأحكام في مهمات السّنن وقواعد الإسلام للنّووي : 371/1)

185۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، وَهٰذَا حَدِيثُ ابْنِ الْمُقْرِئِ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رِوَايَةً وَّقَالَ لِي مَرَّةً إِنَّهٗ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ» .

''سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی، جس نے سورت فاتحہ نہ پڑھی۔''

❁ صحيح البخاري : 756، صحيح مسلم : 394

186۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي الْقَطَّانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهٗ قَالَ : اخْرُجْ فَنَادِ فِي أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْقُرْآنِ فَمَا زَادَ»، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ : جَعْفَرٌ هٰذَا رَوَى عَنْهُ الثَّوْرِيُّ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا: مدینہ والوں میں اعلان کر دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: سورت فاتحہ اور کچھ زائد پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

ابو محمد کہتے ہیں کہ یہ جعفر ثوری اور عیسیٰ بن یونس کا شاگرد ہے۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 428/2، سنن أبي داوٗد : 819-820، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۷۹۱) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲۳۹/۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، جعفر بن میمون بصری راوی جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

187۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَّكَانَ يُسْمِعُنَا أَحْيَانًا الْآيَةَ وَكَانَ يُطِيلُ فِي الْأُولٰى مَا لَا يُطِيلُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَّكَذٰلِكَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَ : وَكَذٰلِكَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَ : وَكَذٰلِكَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ : وَرَوَاهُ مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ هٰكَذَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ : وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحُمَيْدِيِّ عَنْهُ.

''سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور مزید کوئی سورت پڑھا کرتے تھے، کبھی کبھار کوئی آیت ہمیں سنا بھی دیا کرتے تھے۔ پہلی رکعت جس قدر لمبی کرتے، دوسری اس قدر لمبی نہیں کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں (صرف) سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔ ابو قتادہ کہتے ہیں: نماز عصر اور فجر

میں بھی آپ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

ابو محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: ایک اور سند سے بھی یہ روایت مروی ہے مگر اس میں نماز فجر کا ذکر نہیں ہے۔

❁ صحيح البخاري: 776، صحيح مسلم: 451

188۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفٰى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ»

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہر نماز میں قرأت ہے، جہاں آپ نے ہمیں سنایا، ہم نے بھی آپ کو سنا دیا اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخفی رکھا، ہم نے بھی مخفی رکھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔''

❁ صحيح البخاري: 772، صحيح مسلم: 396

189۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا يُّجْزِينِي عَنِ الْقُرْآنِ فَقَالَ: «قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ» قَالَ سُفْيَانُ: زَادَ يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ الرَّجُلُ: هٰذَا لِرَبِّي فَمَا لِي؟ قَالَ: «قُلْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي»، قَالَ الرَّجُلُ: أَرْبَعٌ لِّرَبِّي وَأَرْبَعٌ لِّي.

''سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے ایسی چیز سکھا دیں، جو قرآن کی جگہ مجھے کفایت کر جائے، فرمایا: «سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ» **کہیے۔**

سفیان کہتے ہیں : ابوخالد واسطی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس آدمی نے کہا : یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟، فرمایا: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي» (اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت اور عافیت دے۔) پڑھیے۔ اس شخص نے کہا: چار کلمات میرے رب کے لیے ہیں اور چار ہی میرے لیے ہیں۔“

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 356,353/4، سنن أبي داوٗد : 832، سنن النّسائي : 925، اس حدیث کوامام ابن خزیمہ ﷫ (۵۴۴)، امام ابن حبان ﷫ (۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰) نے ”صحیح“ کہا ہے، امام حاکم ﷫ (۲۴۱/۱) نے امام بخاری ﷫ کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے، حافظ ذہبی ﷫ نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام سفیان ثوری ﷫ نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔ ابراہیم سکسکی راوی ”حسن الحدیث“ ہے۔

190۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهٗ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ» .

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب قاری (امام) آمین کہے، تو آپ بھی آمین کہیں، کیوں کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی، اس کے پہلے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“

❁ صحيح البخاري : 780، صحيح مسلم : 410

191۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيَقُولُ : إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (نماز میں) جب بھی جھکتے یا اُٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور

فرماتے: میری نماز آپ سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مشابہ ہے۔

❁ صحيح البخاري : 785، صحيح مسلم : 392

192۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : أَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ، فِي عَشَرَةٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهِم قَالَ : إِنِّي لَأَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا : لِمَ، فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهٗ تَبَعًا وَّلَا أَبْعَدَ أَوْ قَالَ : أَطْوَلَ لَهٗ مِنَّا صُحْبَةً قَالَ : بَلٰى، قَالُوا : فَأَعْرِضْ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ حَتّٰى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مِفْصَلِهٖ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ وَلَا يُصَوِّبُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَيَقُولُ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا قَالَ أَبُو عَاصِمٍ : أَظُنُّهٗ قَالَ : حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَقُولُ : اللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ مُجَافِيًا يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَكَانَ يَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَعُودُ فَيَسْجُدُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَيَقُولُ : اللّٰهُ أَكْبَرُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا مُعْتَدِلًا حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا فَعَلَ عِنْدَ افْتِتَاحِ

الصَّلَاةِ ثُمَّ صَنَعَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الْقَعْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَجَلَسَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ قَالُوا : صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يَفْعَلُ .

''سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سمیت دس صحابہ کی موجودگی میں کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو میں آپ سب سے زیادہ جانتا ہوں، انہوں نے کہا: وہ کیسے؟ اللہ کی قسم! نہ تو آپ ہم سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنے والے تھے اور نہ ہی ہم سے زیادہ صحبت رکھنے والے تھے، سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے! انہوں نے کہا: اچھا پھر پیش کریں۔

سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے اور تکبیر کہتے، حتی کہ ہر ہڈی اعتدال کے ساتھ اپنی اپنی جگہ آ جاتی، پھر قرأت کرتے، پھر تکبیر کہتے اور کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے، حتی کہ ہر ہڈی اپنے جوڑ پر واپس آ جاتی، پھر رکوع کرتے اور ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ کر بالکل سیدھے ہو جاتے، نہ سر کو زیادہ جھکاتے، نہ اونچا کرتے، پھر سر اٹھاتے اور 'سمع اللہ لمن حمدہ' کہتے، پھر ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے، ابو عاصم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یوں کہا تھا: حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر واپس آ جاتی، پھر اللہ اکبر کہتے اور زمین کی طرف جھکتے، دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھ کر سجدہ کرتے، پھر سر اٹھاتے اور بایاں پاؤں موڑ کر اس کے اوپر بیٹھتے۔ جب سجدہ کرتے، تو دونوں پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھتے، پھر دوبارہ سجدہ کرتے، پھر اللہ اکبر کہتے اور اپنا سر اٹھاتے اور بایاں پاؤں موڑ کر اس پر اتنی دیر سیدھے بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آتی، پھر دوسری رکعت میں ایسے ہی کرتے، پھر جب دو رکعتوں سے اٹھتے، تو دونوں ہاتھ اسی طرح کندھوں کے برابر اٹھاتے، جیسا کہ نماز شروع کرتے وقت اٹھاتے تھے، پھر باقی نماز اسی طرح ادا کرتے، حتی کہ جب آخری قعدہ، جس میں سلام پھیرا جاتا ہے، میں ہوتے، تو بائیں پاؤں کو (سرین کے نیچے سے دائیں طرف) نکال کر بائیں کولہے پر بیٹھتے۔

ان سب نے کہا: آپ نے سچ کہا، آپ ﷺ ایسے ہی نماز پڑھتے تھے۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 424/5، سنن أبي داوٗد : 730، سنن التّرمذي : 304، سنن ابن ماجه : 862، 1062۔ **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۵۸۷) امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۸۶۵) حافظ خطابی رحمہ اللہ (معالم السنن : ۱/ ۱۹۴) حافظ نووی رحمہ اللہ (خلاصۃ الأحکام : ۱/ ۳۵۳) اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (تہذیب السنن : ۴۱۶/۲) نے ''صحیح'' کہا ہے، علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (نخب الافکار : ۱۵۰/۴) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے، امام محمد بن یحییٰ ذہلی ابوعبداللہ نیساپوری رحمہ اللہ (م : ۲۵۸ھ) فرماتے ہیں:** مَنْ سَمِعَ هٰذَا الْحَدِيثَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ يَعْنِي إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ فَصَلَاتُهٗ نَاقِصَةٌ . **''اس حدیث کو سن لینے کے بعد جو رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الدین نہ کرے، اس کی نماز نامکمل ہے۔''**(صحيح ابن خزيمة : ۲۹۸/۱، وسندهٗ صحيحٌ)

193۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ : وثَنَا بِهِ أَبُو عَاصِمٍ، مَرَّةً أُخْرٰى قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ، فِي عَشَرَةٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ : إِنِّي لَأَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ يَحْيٰى : وَسَاقَ الْحَدِيثَ .

''سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سمیت دس صحابہ کی موجودگی میں کہا : رسول اللہ ﷺ کی نماز کو میں آپ سب سے زیادہ جانتا ہوں۔

ابن یحییٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں: آگے انہوں نے ساری حدیث بیان کی۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : انظر الحديث السابق

194۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ : ثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا

عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «وَعَلَيْكَ، ارْجِعْ فَصَلِّهٖ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ»، قَالَ فَرَجَعَ فَصَلّٰى قَالَ فَجَعَلْنَا نَرْمُقُ صَلَاتَهٗ لَا نَدْرِي مَا يَعِيبُ مِنْهَا فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «وَعَلَيْكَ، ارْجِعْ فَصَلِّهٖ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ»، وَذَكَرَ ذٰلِكَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا، فَقَالَ الرَّجُلُ : مَا أَدْرِي مَا عِبْتَ عَلَيَّ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَيَغْسِلُ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهٖ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيُمَجِّدُهٗ وَيَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ فِيهِ وَتَيَسَّرَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ فَيَضَعُ كَفَّيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهٗ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يَقُولُ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ يَسْتَوِي قَائِمًا حَتّٰى يَأْخُذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهٗ وَيُقِيمُ صُلْبَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ فَيُمَكِّنُ جَبْهَتَهٗ» قَالَ هَمَّامٌ : وَرُبَّمَا قَالَ : «فَيُمَكِّنُ وَجْهَهٗ مِنَ الْأَرْضِ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهٗ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ رَأْسَهٗ وَيَسْتَوِي قَاعِدًا عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ وَيُقِيمُ صُلْبَهٗ»، فَوَصَفَ الصَّلَاةِ هٰكَذَا حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ قَالَ : «لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يَفْعَلَ ذٰلِكَ» .

''سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص

مسجد میں داخل ہوا، اس نے نماز پڑھی، جب نماز پوری ہوئی، تو آپ کے پاس آیا اور آپ سمیت سب لوگوں کو سلام کہا، رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب دیا اور فرمایا: واپس جا کر نماز پڑھیں، کیوں کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی۔ صحابی کہتے ہیں کہ اس نے واپس جا کر نماز پڑھی، تو ہم اس کی نماز کو دیکھنے لگے، ہمیں نہیں پتہ تھا کہ اس کی نماز میں کیا نقص ہے؟ جب نماز پوری ہوئی، تو آپ کے پاس آیا اور آپ سمیت سب لوگوں کو سلام کہا، رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب دیا اور فرمایا: واپس جا کر دوبارہ نماز پڑھیں، کیوں کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی۔ دو یا تین مرتبہ آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا، تو اس آدمی نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ آپ میری نماز میں کیا نقص پاتے ہیں؟ فرمایا: اس وقت تک کسی شخص کی نماز مکمل نہیں ہوتی، جب تک اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق اچھی طرح وضو نہ کر لے، اسے چاہیے کہ اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئے، سر کا مسح کرے اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے، پھر تکبیر کہے، اللہ کی حمد وثنا اور بزرگی بیان کرے، پھر جس قدر ہو سکے، اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق قرآن کی تلاوت کرے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے اور اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھے، یہاں تک کہ جوڑ اپنی جگہ پر پہنچ جائیں، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سیدھا کھڑا ہو جائے، یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جائے اور کمر سیدھی ہو جائے، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کرے، تو اپنی پیشانی اچھی طرح زمین پر لگائے (ہمام رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض اوقات پیشانی کی جگہ چہرے کا ذکر کیا ہے) یہاں تک کہ جوڑ اپنی جگہ پہنچ جائیں، پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھائے اور اپنی سرین پر سیدھا بیٹھ جائے اور اپنی کمر کو سیدھا کر لے، آپ نے پوری نماز اسی طرح بیان کی، یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے، پھر فرمایا: اس وقت تک کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی، جب تک اس طرح نماز نہ پڑھے۔''

❀ **إسنادهٔ صحيحٌ وللحديث طرق كثيرة**: مسند الإمام أحمد: 340/4، سنن أبي داوٗد: 858، سنن النّسائي: 1137، سنن ابن ماجه: 460، **اس حدیث امام ترمذی رحمہ اللہ (۳۰۲) نے ''حسن''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۵۴۵) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۷۸۷) نے ''صحیح'' کہا ہے، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۲۴۱/۱، ۲۴۲) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں**: إِسْنَادُهٗ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ. (نخب الافكار:

(۳۰۹/۱)۔

195 ـ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا تُجْزِي صَلَاةٌ لَّا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ» .

''سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی رکوع وسجود میں اپنی پشت سیدھی نہیں کرتا، اس کی نماز کفایت نہیں کرتی۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 119/4، سنن أبي داوٗد : 855، سنن النّسائي : 1027، سنن التّرمذي : 265، سنن ابن ماجه : 780، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ اور حافظ بغوی رحمہ اللہ (٦١٧) نے ''حسن صحیح''، امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (١٦١١) امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۵۹۲،۵۹۱) امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۸۹۲، ۱۸۹۳) نے ''صحیح'' کہا ہے۔امام دارقطنی رحمہ اللہ (۳۱۸/۱) فرماتے ہیں :** هٰذَا إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ، **امام بیہقی رحمہ اللہ (السنن الکبریٰ:۸۸/۲) نے اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے، حافظ ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** صَحِيحٌ ثَابِتٌ . (حلية الأولياء : ١١٦/٨)۔**اعمش نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔**

196 ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ : فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : صَدَقَ أَخِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْإِمْسَاكَ بِالرُّكَبِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ .

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز سکھائی، تو تکبیر کہہ کر

دونوں ہاتھ اٹھائے، جب رکوع میں گئے، تو ہتھیلیوں کو جوڑ کر گھٹنوں کے درمیان رکھا۔ علقمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب یہ بات سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو پہنچی، فرمایا: میرا بھائی سچ کہتا ہے، ہم ایسے ہی کیا کرتے تھے، پھر ہمیں گھٹنے پکڑنے اور اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا حکم دیا گیا۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 378/1، سنن أبي داوٗد : 747، سنن النّسائي : 1031،
اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۵۹۵) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۲۲۴) نے اسے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری: ۲/ ۲۷۴) نے ''قوی'' قرار دیا ہے۔

197۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ : «اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں دوسرے رکوع سے سر اٹھایا تو یہ دُعا پڑھی: ''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ربیعہ اور مکہ کے کمزور مسلمانوں کو نجات دلا اور قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت کر دے اور ان کو یوسف (علیہ السلام) کے دور جیسی قحط سالی میں مبتلا کر دے۔''

❁ صحيح البخاري : 804، صحيح مسلم : 675

198۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ وَلَقَبُهٗ عَارِمٌ، وَكَانَ بَعِيدًا مِّنَ الْعَرَامَةِ ثِقَةً صَدُوقًا مُّسْلِمًا قَالَ : ثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو زَيْدٍ الْأَحْوَلُ قَالَ : ثَنَا هِلَالٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُّتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُو عَلٰى حَيٍّ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ قَالَ : أَرْسَلَ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَقَتَلُوهُمْ، قَالَ عِكْرِمَةُ : هٰذَا مِفْتَاحُ الْقُنُوتِ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر پانچوں نمازوں کے بعد مسلسل قنوت (نازلہ) کیا، جب آخری رکعت کے رکوع سے اٹھ کر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، تو قبیلہ بنو سلیم (رعل، ذکوان) کے خلاف بددعا کرتے اور مقتدی آمین کہتے، راوی کہتے ہیں: آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دینے کے لیے (مبلغ) بھیجے تھے، جنہیں انہوں نے قتل کر دیا۔
عکرمہ کہتے ہیں: قنوت (نازلہ) کی ابتدا یہیں سے ہوئی۔''

❁ **حسنٌ وللحديث شواهد** : مسند الإمام أحمد : 302,301/1، سنن أبي داوٗد : 1443، اس حدیث کے بارے میں امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: «وَهٰذَا خَبَرٌ صَحِيحٌ عِنْدَنَا سَنَدُهٗ» (تهذيب الآثار : 318/1۔مسند ابن عباس)، نیز اسے امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (٦١٨) اور علامہ ابن القیم رحمہ اللہ (زاد المعاد: ۱/۲۷۱) نے ''صحیح'' کہا ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۲۲۵) نے امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: رَوَاهُ أَبُو دَاوٗدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ أَوْ صَحِيحٍ (خلاصة الاحكام : ٤٦١/١، المجموع شرح المهذب : ٥٠٢/٣) حافظ منذری رحمہ اللہ (البدر المنیر لابن الملقن : ٣/ ٦٢٨) حافظ حازمی رحمہ اللہ (الاعتبار، ص: ٨٥) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (نتائج الافکار: ٢/ ١٣٠) نے ''حسن'' کہا ہے۔

199۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعٍ وَّنَهٰى أَنْ يَكُفَّ شَعْرًا أَوْ ثَوْبًا، يَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ

وَجَبْهَتِهِ وَأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات (اعضا) دو ہاتھ، دو گھٹنے، دونوں پاؤں کی انگلیوں کے کنارے اور پیشانی پر سجدہ کرنے کا حکم دیا ہے، نیز بالوں اور کپڑوں کو سمیٹنے سے منع کیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 809، صحيح مسلم : 490

200ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ : ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : وَالَّذِي أَكْرَمَهُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا لَيْلَةً صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَإِنَّ جَبِينَهُ وَأَرْنَبَتَهُ لَفِي الْمَاءِ وَالطِّينِ .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس ذات کی قسم، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت دی اور آپ پر کتاب نازل کی! میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے اور آپ کی پیشانی اور ناک کی کونپل پانی اور مٹی (کیچڑ) میں تھی۔''

❁ صحيح البخاري : 2040، مسند الحميدى : 756، مسند الإمام أحمد : 24/3

201ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ : ثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی سجدہ کرے، تو اپنے ہاتھوں کو بھی رکھے اور جب (سر) اٹھائے، تو ہاتھ بھی اٹھائے، کیوں کہ چہرے کی طرح دونوں

ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں۔‘‘

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 6/2، سنن أبي داوٗد : 892، سنن النّسائي : 1093،

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۶۳۰) نے ’’صحیح‘‘ اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲۲۶/۱، ۲۲۷) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ’’صحیح‘‘ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، یہ روایت موطأ امام مالک (۱۶۳/۱) میں بسند صحیح موقوفاً بھی ثابت ہے۔

202۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ : لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَلَمَّا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَرَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِّنْ أُذُنَيْهِ . وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ : فَسَجَدَ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى مِثْلِ مِقْدَارِهِمَا حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ .

’’سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو ضرور دیکھوں گا، بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز شروع کی تو تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھائے، میں نے آپ کے انگوٹھوں کو کانوں کے قریب دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوری حدیث بیان کی۔ کہتے ہیں : آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا، تو اپنا سر دونوں ہاتھوں کے درمیان اتنے ہی فاصلے پر رکھا، جتنا کہ افتتاحی تکبیر (تحریمہ) کے دوران تھا۔‘‘

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : سنن النّسائي : 1102، سنن ابن ماجه : 912، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۶۹۱) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۹۴۵) نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

203۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَشَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ابْنُ الْمُقْرِئِ :

وَقَالَ مَرَّةً: فَأَرَادَ أَنْ يَنْكُصَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنِ امْكُثْ، فَمَكَثَ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرٰى لَهُ»، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ»، قَالَ ابْنُ الْمُقْرِئِ: وَقَالَ مَرَّةً: فَعَسٰى. الْحَدِيثُ لِابْنِ الْمُقْرِئِ.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیماری کے دوران) پردہ ہٹایا، تو لوگ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنائے کھڑے تھے، ابن مقرئ کی روایت میں ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکنے کا اشارہ کیا، تو وہ رُک گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی خوشخبریوں میں سے اب صرف نیک خواب ہی باقی رہ گئے ہیں، جو آدمی خود دیکھتا ہے یا اس کے متعلق کسی کو دکھایا جاتا ہے۔ پھر فرمایا: مجھے حالت رکوع وسجود میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کریں اور سجدے میں دعا کرنے کی کوشش کریں، کیوں کہ اس کا قبول ہونا بعید نہیں۔''

❁ صحيح مسلم: 479

204۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: ثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ نَا فِي مَسْجِدِنَا فَصَلّٰى بِنَا فَقَالَ: أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ: إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ.

''ابوقلابہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہماری مسجد میں آکر کہنے لگے: میں تمھیں دکھانا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز پڑھا کرتے تھے؟ چنانچہ بیان کرنے لگے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم

جب دوسرے سجدے سے سر اُٹھاتے، تو بیٹھ جاتے، پھر زمین کا سہارا لے کر اُٹھتے۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 824، صحيح مسلم : 391، مختصرًا

205ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا : السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلٰى إِسْرَافِيلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : «إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسْتُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقُولُوا : التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مَا شَاءَ» .

’’سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے، تو (تشہد میں) کہتے : جبرئیل پر سلام ہو، میکائیل پر سلام ہو، اسرافیل پر سلام ہو اور فلاں فلاں پر سلام ہو، ایک دن رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے : اللہ تعالیٰ تو خود ہی سلام ہے، چنانچہ جب آپ نماز میں (تشہد) بیٹھیں، تو یوں کہیں : «التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ» جب آپ یہ کلمات کہہ لیں، تو زمین و آسمان اور ان دونوں کے درمیان موجود ہر نیک آدمی کو اس کا سلام پہنچ جائے گا۔ پھر کہیں : « أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ» پھر جو (دعا) چاہیں، مانگیں۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 831، صحيح مسلم : 402

206۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ : ثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ : لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً أَوْ أَلَا أُحَدِّثُكَ؟ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْنَا أَوْ قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ؟ قَالَ : «قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ» .

''ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے، تو کہنے لگے: کیا میں تجھے تحفہ نہ دوں؟ یا یوں کہا: کیا میں آپ کو حدیث نہ بیان کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے، تو ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے، ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟، فرمایا: یوں کہیں: اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت نازل کر، جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت نازل کی ہے، بے شک تو تعریف اور بزرگی کے لائق ہے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر برکت نازل فرما، جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی، بے شک تو تعریف اور بزرگی کے لائق ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 6357، صحيح مسلم : 406

207۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : ثَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ أَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ

الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ثُمَّ لِيَدْعُ لِنَفْسِهِ بِمَا بَدَا لَهُ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی تشہد بیٹھے، تو چار چیزوں سے پناہ مانگے؛ جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کے شر سے، پھر اپنے لیے جو چاہے، دعا مانگے۔

❀ صحيح البخاري : 1377 ، صحيح مسلم : 588

208۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ قَالَ : قُلْتُ : لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ : فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ ثُمَّ رَكَعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحَذَاءِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَبَضَ ثِنْتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي زَمَنٍ فِيهِ بَرْدٌ فَرَأَيْتُ النَّاسَ وَعَلَيْهِمْ جُلُّ الثِّيَابِ تُحَرِّكُ أَيْدِيَهُمْ مِنْ تَحْتِ الثِّيَابِ .

''سیدنا ابو وائل رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں دیکھوں گا کہ رسول اللہ ﷺ کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ پھر میں نے دیکھا آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ کانوں کے برابر اٹھائے، پھر دائیں ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کی پشت، کلائی اور کلائی کے جوڑ پر رکھا، پھر رکوع کیا، تو اسی طرح ہاتھوں کو اٹھایا، پھر سجدے میں گئے، تو ہاتھ کانوں کے برابر رکھے، پھر جب بیٹھے، تو بائیں پاؤں کو بچھایا اور بائیں ہتھیلی

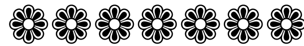
کو بائیں ران اور گھٹنے پر رکھا اور دائیں کہنی کا کنارہ دائیں ران سے اٹھا کر رکھا، پھر اپنی دو انگلیوں کو بند کر کے حلقہ بنایا، پھر انگلی کو اٹھایا، دیکھا کہ آپ ﷺ اسے حرکت دے رہے تھے اور دُعا پڑھ رہے تھے۔ پھر سردی کے موسم میں آنا ہوا، تو لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے کپڑے کی بڑی بڑی چادریں لی ہوئی ہیں اور نیچے سے ان کے ہاتھ (رفع الیدین کے لیے) حرکت کر رہے ہیں۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 318/4، سنن أبي داوٗد : 727، سنن النّسائي : 889، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۴۸۰، ۷۱۴) امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۸۶۰) اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (زاد المعاد: ۲۳۱/۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع: ۳/ ۳۱۲) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

209۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِينِهٖ : «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» وَعَنْ يَّسَارِهٖ : «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ مِنْ هَاهُنَا وَبَيَاضُ خَدِّهٖ مِنْ هَاهُنَا .

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر دائیں طرف سلام پھیرتے پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر بائیں طرف سلام پھیرتے، حتی کہ دونوں طرف سے رخساروں کی سفیدی نظر آتی۔''

❁ **صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 409,408/1، سنن أبي داوٗد : 996، سنن النّسائي : 1323-1326، سنن التّرمذي : 295، سنن ابن ماجه : 914، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۷۲۸) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۹۹۰) اور حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر : ۴/ ۴۷) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ سفیان ثوری کی متابعت ہوئی ہے، ابو اسحاق نے مسند احمد (۴۰۸/۱) میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔



بَابُ الْأَفْعَالِ الْجَائِزَةِ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِ الْجَائِزَةِ

نماز میں جائز اور ناجائز اُمور

210- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں امام کو کسی غلطی پر متنبہ کرنا ہو، تو مرد 'سبحان اللہ' کہیں اور خواتین تالی بجائیں (ہاتھ پر ہاتھ ماریں)۔''

❁ صحيح البخاري : 1203، صحيح مسلم : 422

211- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ صَفَّحْتُمْ إِنَّمَا هٰذَا لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ : سُبْحَانَ اللّٰهِ» .

''سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ کو کیا ہو گیا ہے، جب آپ کو نماز میں کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے، تو تالیاں بجانے لگتے ہیں؟ حالانکہ یہ حکم تو صرف خواتین کے لیے ہے، اگر کسی کو نماز میں کوئی مسئلہ درپیش ہو جائے تو وہ 'سبحان اللہ' کہے۔''

❁ صحيح البخاري : 684، صحيح مسلم : 421

212- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ ابْنُ عُلَيَّةَ، ح وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ ابْنَ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَهُمْ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلٰى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لٰكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي وَأُمِّي وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِّنْهُ وَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا شَتَمَنِي وَلَا ضَرَبَنِي قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ هٰذَا إِنَّمَا هِيَ لِلتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ»، أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَّأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ: «فَلَا تَأْتِهِمْ»، قُلْتُ: وَمِنَّا قَوْمٌ يَّتَطَيَّرُونَ فَقَالَ: «ذٰلِكَ شَيْءٌ يَّجِدُونَهٗ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ»، قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا قَوْمٌ يَّخُطُّونَ، قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ يَّخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ»، قَالَ: وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِّي فِي قِبَلِ أُحُدٍ وَّالْجَوَّانِيَّةِ فَأَطْلَعْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لٰكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ: أَفَلَا أُعْتِقُهَا؟ قَالَ:

ائْتِنِي بِهَا، فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَيْنَ اللّٰهُ؟» قَالَتْ : فِي السَّمَاءِ قَالَ : «مَنْ أَنَا؟» قَالَتْ : أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ : «هِيَ مُؤْمِنَةٌ فَأَعْتِقْهَا» .

''سیدنا معاویہ بن حکم سُلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک نمازی نے چھینک ماری، تو میں نے کہہ دیا «یَرْحَمُكَ اللّٰهُ» لوگ مجھے گھور کر دیکھنے لگے، میں نے کہا: تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں، مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے رانوں پر ہاتھ مارنا شروع کیے، جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے چپ کرا رہے ہیں، تو میں چپ کر گیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! میں نے آپ سے پہلے یا آپ کے بعد کوئی استاذ ایسا نہیں دیکھا، جو آپ سے بہتر تعلیم دینے والا ہو، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے، تو اللہ کی قسم! نہ آپ نے مجھے جھڑکا، نہ برا بھلا کہا، نہ مارا، صرف اتنا فرمایا: یہ نماز ہے، اس میں باتیں کرنا جائز نہیں۔ اس میں تو صرف تسبیح، تکبیر اور تلاوت قرآن ہوتی ہے۔ یا پھر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نیا نیا مسلمان ہوا ہوں، اللہ نے ہمیں اسلام کی نعمت سے نوازا ہے، ابھی بھی ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں (غیب کی خبریں بتانے والے) کے پاس جاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نہ جایا کریں۔ عرض کی: ہم میں سے کچھ لوگ پرندوں کے ذریعے فال لیتے ہیں؟، فرمایا: یہ محض ان کا وہم ہے۔ یہ فال وغیرہ انہیں (کسی کام سے) نہ روکے۔ عرض کی: ہم میں سے کچھ لوگ خط (لکیریں) کھینچتے ہیں؟، فرمایا: ایک نبی (ادریس علیہ السلام) خط کھینچا کرتے تھے، پس جس کا خط اس کے موافق ہو گیا، وہ تو درست ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: میری ایک لونڈی احد اور جوانیہ پہاڑ کی طرف بکریاں چرایا کرتی تھی، ایک دن میں اس کے پاس گیا، تو ایک بھیڑیا اس کی بکریوں میں سے ایک بکری لے کے جا چکا تھا، چونکہ میں بھی انسان ہوں، مجھے بھی ان کی طرح غصہ آ گیا، میں نے اس (لونڈی) کو زوردار تھپڑ مار دیا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے سامنے یہ واقعہ ذکر کیا، تو آپ نے اسے میرے حق میں بہت بڑا

گناہ خیال کیا۔عرض کی کہ میں اسے آزاد نہ کردوں؟،فرمایا:اسے میرے پاس لائیں۔میں اسے آپ کے پاس لے آیا،تو آپ نے اس سے پوچھا:اللہ کہاں ہے؟اس نے کہا:آسمان پر،آپ نے پوچھا:میں کون ہوں؟،اس نے کہا:آپ اللہ کے رسول ہیں،فرمایا:اسے آزاد کردیں،یہ مؤمنہ ہے۔''

❁ صحيح مسلم : 537

213۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں بھی دو کالی چیزوں (سانپ اور بچھو) کو مارنے کا حکم دیا ہے۔''

❁ **صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 473/2، سنن أبي داوٗد :921، سنن النّسائي : 1203، سنن التّرمذي : 390، سنن ابن ماجه : 1245، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۸۶۹)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۳۵۱) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲۵۶/۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر ۱۸۸/۴) نے بھی ''صحیح'' قرار دیا ہے، سفیان کی متابعت ہوئی ہے، مسند احمد (۴۷۳/۲) میں یحییٰ بن ابی کثیر نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔

214۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَعَلٰى عُنُقِهِ أُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا .

''سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمامہ بنت ابو العاص رضی اللہ عنہا کو کندھے پر اٹھا کر نماز پڑھی، جب رکوع کرتے، تو انہیں بٹھا دیتے، جب کھڑے ہوتے تو پھر اٹھا لیتے۔''

❁ صحيح البخاري : 516، صحيح مسلم : 543

215۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، قَال : ثَنَا نَافِعٌ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى قُبَاءٍ يُّصَلِّي فِيهِ قَالَ : فَجَاءَ تِ الْأَنْصَارُ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ : فَقُلْتُ : يَا بِلَالُ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي؟ قَالَ : يَقُولُ هٰكَذَا وَبَسَطَ كَفَّهٗ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ انصار نے آ کر سلام کہا، سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اے بلال! آپ نے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح سلام کا جواب دیتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے اپنی ہتھیلی کو پھیلا دیا اور کہا: اس طرح۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 12/6، سنن أبي داوٗد : 927، سنن التّرمذي : 368، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور نووی رحمہ اللہ (خلاصۃ الاحکام: ۱/ ۵۰۸) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

216۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ نَابِلٍ، صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ صُهَيْبٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً قَالَ : لَا أَعْلَمُهٗ إِلَّا قَالَ : إِشَارَةً بِإِصْبَعِهٖ .

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

''صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا، آپ نے اشارہ سے جواب دیا۔

نابل کہتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 332/4، سنن أبي داوٗد : 925، سنن النّسائي : 1187، سنن التّرمذي : 367، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' کہا ہے، جب کہ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۲۵۹) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ اس حدیث کا ایک شاہد ''صحیح'' سند کے ساتھ سنن نسائی (۱۱۸۸) سنن ابن ماجہ (۱۰۱۷) اور مسند حمیدی (۱۴۸) وغیرہ میں موجود ہے، اس کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۸۸۸) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۲۵۸) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱۲/۳) نے اسے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

217۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ شُعَيْبَ بْنَ اللَّيْثِ، أَخْبَرَهُمْ عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : اشْتَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ وَهُوَ قَاعِدٌ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَأَنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے، تو ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے، آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے، تو ہمیں کھڑا دیکھ کر (بیٹھنے کا) اشارہ کیا۔ ہم بیٹھ گئے۔''

❁ صحيح مسلم : 413

218۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ : ثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ : ثَنِي مُعَيْقِيبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ : «إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً» .

''سیدنا معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (دوران نماز) مسجد میں کنکریوں کو چھونے کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا: اگر ایسا کرنا ہی ہے، تو ایک بار کر سکتے ہو۔''

❁ صحيح البخاري : 1207، صحيح مسلم : 546

219ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ» .

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی نماز کے لیے کھڑا ہو، تو کنکریوں کو نہ چھیڑے، کیونکہ رحمت الٰہی اس کے سامنے ہوتی ہے۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 5/150ـ163ـ179، مسند الحميدي : 128، سنن أبي داوٗد : 945، سنن النّسائي : 1191، سنن التّرمذي : 379، سنن ابن ماجه : 1027، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۹۱۳، ۹۱۴) امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۲۷۳، ۲۲۷۴) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (بلوغ المرام: ۱۸۹) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، ان کی متابعات بھی ہیں، نیز امام زہری رحمہ اللہ نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔

220ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ .

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران کولھوں پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1220، صحيح مسلم : 545

221ـ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ غَلَبَهٗ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فِيهِ» .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کو نماز میں جمائی آئے، تو وہ اسے حسب استطاعت روکے، اگر نہ روک سکے، تو منہ پر ہاتھ رکھ لے۔''

❀ صحيح مسلم: 59/2995

222۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ».

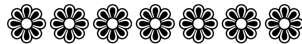
''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے، تو اپنی ناک پکڑ کر نکل آئے۔''

❀ **إسنادهُ صحيحٌ**: سنن أبي داوٗد: 1114، سنن ابن ماجه: 1222، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۰۱۹) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۲۳۹) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۱۸۴۔۲۶۰) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

223۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، وَيُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، وَابْنِ سَمْعَانَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ: ثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ».

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر رات کا کھانا آ جائے اور نماز کا وقت بھی ہو جائے، تو پہلے کھانا کھا لیں، بعد میں نماز مغرب ادا کریں۔''

❀ صحيح البخاري: 672، صحيح مسلم: 557



مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْمُسَافِرِ

مسافر کی نماز

224۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ: ثَنِي عُقْبَةُ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: قُلْتُ: كَمْ مَكَثْتُمْ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشَرَةَ أَيَّامٍ.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لیے نکلا، تو آپ مدینہ واپس آنے تک نماز دو دو رکعت ادا کرتے رہے۔

یحییٰ کہتے ہیں: میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے مکہ میں کتنے دن قیام کیا تھا؟ فرمایا: دس دن۔''

❁ صحيح البخاري: 1081، صحيح مسلم: 693

225 حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، يَسْأَلُ جُلَسَاءَهُ: أَيُّ شَيْءٍ سَمِعْتُمْ فِي الْمَقَامِ، بِمَكَّةَ قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ مُكْثَ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثٌ».

''سیدنا علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج مکمل کرنے کے بعد مہاجر

تین دن تک مکہ میں رہ سکتا ہے۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 3933 ، صحيح مسلم : 1352

226۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ .

’’سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر کے لیے جلدی نکلنا ہوتا، تو مغرب اور عشا کی اکٹھی کر لیتے۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 1106 ، صحيح مسلم : 703

227۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ : ثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ : ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ : ثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُّصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ .

’’سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز سواری پر ہی پڑھ لیا کرتے تھے، اس کا منہ خواہ جدھر بھی ہوتا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز پڑھنا چاہتے، تو (سواری سے) اتر کر قبلہ رخ ہوتے۔‘‘

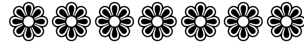
❁ صحيح البخاري : 1099

228۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ عَلٰى

رَاحِلَتِهِ النَّوَافِلَ فِي كُلِّ جِهَةٍ، وَلٰكِنْ يَّخْفِضُ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الرَّكْعَةِ يُومِيءُ إِيمَاءً.

”سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پر ہر طرف منہ کر کے نوافل پڑھتے دیکھا ہے، آپ اشارے سے نماز پڑھ رہے تھے اور سجدوں میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ سر جھکاتے تھے۔“

❀ **صحیحٌ** : مسند الإمام أحمد : 296/3، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 5/2، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۲۷۰) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۵۲۳) نے ”صحیح“ کہا ہے۔



مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْقَاعِدِ

بیٹھ کر نماز پڑھنا

229۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَقَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ».

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے پہلو پر خراشیں آ گئیں، ہم آپ کی عیادت کرنے گئے، تو نماز کا وقت ہو گیا، آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی، تو ہم نے بھی (آپ کے پیچھے) بیٹھ کر نماز پڑھی، نماز پوری کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام صرف اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، جب وہ تکبیر کہے، تو آپ بھی تکبیر کہیں، جب وہ رکوع کرے، تو آپ بھی رکوع کریں اور جب وہ رکوع سے سر اٹھائے، تو آپ بھی سر اٹھا لیں، جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ (اللہ نے اسے سن لیا، جس نے اس کی تعریف کی) کہے، تو آپ ربنا ولک الحمد (ہمارے پروردگار! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں) کہیں، جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے، تو آپ بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں۔''

❁ صحيح البخاري: 689، 805، صحيح مسلم: 411

230۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ، قَالَ: ثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، قَالَ: ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُكْتِبُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الْقَاعِدِ قَالَ: «مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ»، وَهٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنٍ.

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا، فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا افضل ہے، جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے، اسے کھڑا ہونے والے سے آدھا ثواب ملتا ہے اور جو لیٹ کر نماز پڑھتا ہے، اسے بیٹھنے والے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔

محمد بن یحییٰ نے بھی یزید بن ہارون سے اسی طرح بیان کیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري: 1115

231۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: ثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ بِيَ النَّاصُورُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: «صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ».

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ناسور (کینسر) تھا، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز (پڑھنے) کے بارے میں پوچھا، فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھا کریں، ہمت نہ ہو، تو بیٹھ کر پڑھ لیں، اگر اس کی ہمت بھی نہ ہو، تو لیٹ کر پڑھ لیں۔''

❁ صحيح البخاري: 1117

بَابٌ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

نمازخوف کا بیان

232۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ قَالَ : فَاسْتَقْبَلَنَا الْمُشْرِكُونَ وَعَلَيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَهُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ : فَصَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالُوا : قَدْ كَانُوا عَلٰى حَالٍ لَّوْ أَصَبْنَا غِرَّتَهُمْ ثُمَّ قَالُوا : تَأْتِي عَلَيْهِمُ الْآنَ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَبْنَائِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ قَالَ : فَنَزَلَ جِبْرِيلُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ﴿فَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ﴾(النساء : 102)، قَالَ : فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَرَهُمْ، قَالَ ابْنُ يَحْيٰى : النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَا : فَأَخَذُوا السِّلَاحَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ قَالَ : ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ، وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَّحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوا وَقَامُوا جَلَسَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا مَكَانَهُمْ ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ قَالَ : ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِي

يَلِيهِ، وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ قَالَ : فَلَمَّا جَلَسُوا جَلَسَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ انْصَرَفَ فَصَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بِعُسْفَانَ وَمَرَّةً فِي أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ . وَفِي هٰذَا النَّحْوِ رَوٰى عَطَاءٌ وَّأَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''سیدنا ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مقام عسفان پر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مشرکین کے مدمقابل تھے، ان کے سپہ سالار سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) تھے، وہ ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، تو مشرکین کہنے لگے: یہ (مسلمان) ایسی حالت میں تھے کہ ہم ان کی غفلت سے فائدہ اٹھا سکتے تھے، پھر کہنے لگے: ابھی ان پر ایک نماز آنے والی ہے، جو انہیں اپنی جانوں اور بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ جبریل علیہ السلام نماز ظہر اور عصر کے درمیان یہ آیت لے کر اترے: ﴿فَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ﴾ (جب آپ ان میں موجود ہوں اور انہیں نماز پڑھائیں......الخ) راوی کہتے ہیں: نماز کا وقت ہوا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہوں نے اسلحہ اٹھا لیا، پھر ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں، آپ نے رکوع کیا، تو ہم سب نے بھی رکوع کیا، آپ رکوع سے اٹھے، تو ہم بھی اٹھ گئے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی صف والوں نے سجدہ کیا اور دوسری صف والے کھڑے ہو کر ان کی حفاظت کرتے رہے، جب وہ سجدہ کر کے کھڑے ہو گئے، تو دوسری صف والوں نے ان کی جگہ بیٹھ کر سجدہ کیا، پھر پچھلی صف والے آگے اور اگلی صف والے پیچھے چلے گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب نے رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھایا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی صف والوں نے سجدہ کیا اور دوسری صف والے کھڑے ہو کر ان کی حفاظت کرنے لگے، جب وہ سجدہ کر کے بیٹھ گئے، تو دوسری صف والوں نے بھی سجدہ کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور چلے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دفعہ اس طرح نماز (خوف) پڑھی ہے، ایک دفعہ عسفان میں اور دوسری دفعہ بنی سلیم کے علاقے میں۔

عطاء اور ابوزبیر رحمہ اللہ نے بھی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نماز بیان کی ہے۔''

❁ **إسنادہٗ صحیحٌ** : مسند الإمام أحمد : 60,59/4، سنن أبي داوٗد : 1236، سنن النّسائي : 1551، اس حدیث کو امام دارقطنی رحمہ اللہ (۲/ ۶۰) امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۸۷۵) حافظ بغوی رحمہ اللہ (شرح السنۃ : ۱۰۹۶) اور حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع شرح المہذب: ۴/ ۴۲۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام بیہقی رحمہ اللہ (السنن الکبری: ۳/ ۲۵۷) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۳۳۷، ۳۳۸) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

233۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَّالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى مُوَاجِهَةٌ الْعَدُوَّ، ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَضٰى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَّهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو ایک رکعت نماز خوف پڑھائی، جب کہ دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل تھا، پھر پہلے والے جا کر اپنے ساتھیوں کی جگہ دشمن کے مدمقابل کھڑے ہوگئے اور وہ (نماز کے لیے) آ گئے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور دونوں گروہوں نے (باقی) ایک ایک رکعت پوری کر لی۔''

❁ صحيح البخاري : 942، صحيح مسلم : 839

234۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ الْوَرَّاقُ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ : يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْإِمَامُ رَكْعَةً وَّيَكُونُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوا فَإِذَا صَلَّى الَّذِينَ مَعَهٗ رَكْعَةً اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَلَا يُسَلِّمُوا، وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا

فَيُصَلُّوا مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّوا رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ كَانَ خَوْفًا أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا مُّسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ وَغَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا . قَالَ مَالِكٌ : قَالَ نَافِعٌ : مَا أَرَى ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ إِلَّا عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب نماز خوف کے متعلق پوچھا جاتا، تو فرماتے: لوگوں کا ایک گروہ امام کے ساتھ آگے بڑھے اور امام انہیں ایک رکعت نماز پڑھا دے، جب کہ دوسرا گروہ نماز نہ پڑھے، بل کہ ان کے اور دشمن کے درمیان کھڑا رہے، جب وہ لوگ ایک رکعت پڑھ لیں، جو امام کے ساتھ تھے، تو وہ ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی، سلام نہ پھیریں اور جن لوگوں نے نماز نہیں پڑھی، وہ آگے بڑھ کر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لیں، پھر امام جو کہ دو رکعتیں پڑھ چکا ہے، سلام پھیر دے، دونوں گروہ کھڑے ہو کر خود ہی ایک ایک رکعت ادا کر لیں، یوں دونوں گروہوں کی دو دو رکعتیں ادا ہو جائیں گی، اگر خوف بہت زیادہ ہو جائے، تو کھڑے کھڑے نماز پڑھ لیں یا سوار ہو کر پڑھ لیں، نیز منہ قبلہ کی جانب ہو یا کسی اور جانب۔

نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی بیان کیا ہے۔''

❀ صحيح البخاري : 4535

235۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَصَفَّتْ طَائِفَةٌ وِّجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ

الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِمْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا حَتّٰى أَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ .

''صالح بن خوات رحمہ اللہ اس آدمی سے بیان کرتے ہیں، جس نے غزوۃ ذات رقاع کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی تھی کہ ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف میں شامل ہوگیا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو ایک رکعت پڑھا کر سیدھے کھڑے ہوگئے، تو دوسری رکعت انہوں نے علیحدہ پڑھ لی، یہ دشمن کے سامنے صف میں کھڑے ہو گئے، تو دوسرا گروہ آ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی ایک رکعت ان کو پڑھائی اور سیدھے بیٹھ گئے، حتی کہ دوسری رکعت انہوں نے خود پڑھ لی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔''

❁ صحيح البخاري : 4129، صحيح مسلم : 842

236۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ : تَقَدَّمُ طَائِفَةٌ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ وَطَائِفَةٌ خَلْفَهٗ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ خَلْفَهٗ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقْعُدُ مَكَانَهٗ حَتّٰى يَقْضُوا رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَتَحَوَّلُونَ إِلٰى مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ أَصْحَابُهُمْ إِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَاءِ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقْعُدُ مَكَانَهٗ حَتّٰى يُصَلُّوا رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ .

''سیدنا سہل بن حثمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ ایک گروہ امام کے آگے کھڑا ہوگا اور ایک گروہ امام کے پیچھے کھڑا ہوگا، پھر امام نے پیچھے والوں کو ایک رکوع اور دو سجدے (ایک رکعت پڑھائے) کرائے اور اپنی جگہ پر بیٹھا رہے گا، حتی کہ وہ مزید ایک رکوع اور دو سجدے کرلیں (دوسری رکعت پڑلیں)، پھر یہ اپنے ساتھیوں کی جگہ اور وہ ان کی جگہ چلے جائیں گے، امام ان کو ایک رکوع

اور دوسجدے کرائے اور اپنی جگہ بیٹھا رہے، حتی کہ وہ مزید ایک رکوع اور دوسجدے کرلیں، پھر سلام پھیر دے۔''

❁ صحيح البخاري :4131، صحيح مسلم :841

237۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .

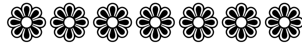
مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

❁ صحيح البخاري :4131، صحيح مسلم :841

238۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ : قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : أَنَا يَعْلٰى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : ﴿إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضٰى﴾ (النّساء : 102)، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ جَرِيحًا .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کریمہ کے متعلق فرماتے ہیں: 'اگر تمہیں بارش کی وجہ سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو (تو نماز جمع کرلو)، اس وقت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ زخمی تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 4599



بَابُ النَّائِمِ عَنِ الصَّلَاةِ وَقَضَاءِ الْفَوَائِتِ

جو شخص نماز سے سویا رہے اور فوت شدہ نمازوں کی قضا

239۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: ثَنَا عِيسٰى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ نَسِيَهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا».

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز پڑھنا بھول جائے یا سویا رہے، اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب اسے یاد آئے، نماز پڑھ لے۔''

❁ صحيح البخاري: 597، صحيح مسلم: 684

240۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَشِيرٍ أَبِي إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَرَّسْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى آذَتْنَا الشَّمْسُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهٖ ثُمَّ يَتَنَحَّ عَنْ هٰذَا الْمَنْزِلِ»، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رات کے آخری حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑاؤ کیا، سورج کی تپش نے ہی ہمیں بیدار کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص اپنے اونٹ کی نکیل پکڑ کر اس جگہ سے کوچ کر جائے۔ پھر آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا اور دو رکعت نماز (سنت) ادا کی، پھر اقامت کہی گئی اور فرض نماز ادا کی۔''

❁ صحيح مسلم: 310/680

بَابُ السَّهْوِ

سہو کے مسائل

241۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنَا الْمَاجِشُونُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فِي الثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً حَتّٰى يَكُونَ الشَّكُّ فِي الزِّيَادَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَإِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعَتَا لَهٗ وَإِنْ كَانَ أَرْبَعًا فَهُمَا تُرْغِمَانِ الشَّيْطَانَ».

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو نماز میں شک ہو جائے کہ تین (رکعتیں) ہوئی ہیں یا چار، تو وہ کھڑا ہو کر ایک رکعت اور پڑھ لے، تا کہ شک والی رکعت اضافی ہو جائے، پھر سلام سے پہلے دو سجدہ سہو کر لے، اگر اس نے پانچ رکعت پڑھ لی ہیں، تو یہ سجدے انہیں جفت بنا دیں گے اور اگر چار ہی پڑھی ہیں، تو شیطان کو ذلیل کر دیں گے۔''

❁ صحيح مسلم: 571

242۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَا: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ، أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ بُحَيْنَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحْنَا بِهٖ فَمَضٰى فِي صَلَاتِهٖ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ . الْحَدِيثُ لِلدَّارِمِيِّ .

''سیدنا عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی، تو دو رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے (تشہد نہ بیٹھے) ہم نے سبحان اللہ کہا، مگر آپ نے نماز جاری رکھی، پھر دو سجدے (سہو) کر کے سلام پھیر دیا۔ یہ الفاظ احمد بن سعید دارمی کے ہیں۔''

❁ صحيح البخاري : 1225 ، 1225 ، صحيح مسلم : 570

243۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ الْهِلَالِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ إِمَّا الظُّهْرَ وَإِمَّا الْعَصْرَ أَظُنُّ أَنَّهَا الْعَصْرُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَجَلَسَ إِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ كَالْمُغْضَبِ، فَذَهَبَ سَرَعَانُ النَّاسِ، قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ : «أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟» قَالُوا : نَعَمْ، قَالَ : فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَكَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں زوال آفتاب کے بعد والی نمازوں میں سے کوئی ایک ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، میرا خیال ہے کہ عصر کی نماز تھی، دو رکعتیں پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا، پھر غصے سے آگے بڑھے اور کھجور کے تنے کے پاس بیٹھ گئے، جلدی جانے والے لوگ یہ کہتے کہتے چلے گئے کہ نماز کم ہو گئی ہے، نماز کم ہو گئی ہے، ذوالیدین رضی اللہ عنہ آگے بڑھ کر پوچھنے لگے: اللہ کے رسول! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟، فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: آپ نے (مزید) دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا، پھر

تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھایا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھایا۔“

❀ صحيح البخاري : 1228، صحيح مسلم : 573

244۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ فِي الصَّلَاةِ أَوْ نَقَصَ، قَالَ مَنْصُورٌ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : النَّاسِيُّ ذٰلِكَ عَلْقَمَةُ أَوْ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ : «وَمَا ذَاكَ؟» فَأَخْبَرْنَاهُ بِالَّذِي صَنَعَ فَثَنٰى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ : «إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ وَلٰكِنِّي بَشَرٌ أَذْكَرُ كَمَا تَذْكُرُونَ وَأَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَأَيُّكُمْ مَا شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحْرٰى ذٰلِكَ إِلَى الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ» .

”سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، تو اس میں کمی یا بیشی کر دی، ابراہیم کہتے ہیں : یہ شبہ علقمہ کو ہوا یا علقمہ نے عبداللہ بن مسعود سے نقل کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کرنے کے بعد ہماری طرف منہ کیا تو ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا نماز کے متعلق کوئی نیا حکم آ گیا ہے؟، فرمایا: کیا ہوا؟، ہم نے بتایا، تو آپ نے پاؤں موڑا اور قبلہ رخ ہو کر دو سجدے کیے، پھر ہماری طرف رخ انور کر کے فرمایا: اگر نماز کے متعلق کوئی نیا حکم نازل ہوتا، تو میں آپ کو آگاہ کر دیتا، لیکن میں بھی انسان ہوں، آپ کی طرح یاد بھی رکھتا ہوں اور بھول بھی جاتا ہوں، جب میں بھول جاؤں، تو یاد کروا دیا کریں۔ جسے بھی نماز میں شک ہو جائے تو وہ زیادہ صحیح کا تعین

کرے، پھر اس کے مطابق نماز مکمل کر کے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کر لے۔''

❁ صحيح البخاري :401-1226، صحيح مسلم : 572

245۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ : ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةَ الْعَصْرِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ فَسَلَّمَ، فَقِيلَ لَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ .

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کی تین رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا، تو ایک رکعت مزید پڑھائی، پھر سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیر دیا۔''

❁ صحيح مسلم : 574

246۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ : صَلّٰى بِهِمْ عَلْقَمَةُ خَمْسًا قَالَ : فَقَالُوا : يَا أَبَا شِبْلٍ زِدْتَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ : فَقَالَ : لَمْ أَفْعَلْ قَالَ : قَالُوا : بَلٰى قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : فَقُلْتُ : بَلٰى مِنْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ قَالَ : فَقَالَ : وَأَنْتَ يَا أَعْوَرُ، تَقُولُ ذٰلِكَ قَالَ : فَانْفَتَلَ وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ خَمْسًا قَالَ : فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَّقَالَ : «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ» .

إِبْرَاهِيمُ هٰذَا هُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ النَّخَعِيُّ وَلَيْسَ بِإِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ .

''ابراہیم بن سوید رحمہ اللہ کہتے ہیں: علقمہ رحمہ اللہ نے انہیں پانچ رکعات نماز پڑھا دی، لوگوں نے کہا: اے ابو شبل! آپ نے نماز میں اضافہ کر دیا ہے، انہوں نے کہا: میں نے تو اضافہ نہیں کیا، لوگوں نے

کہا: آپ نے اضافہ کیا ہے، ابراہیم کہتے ہیں: میں نے بھی مسجد کی ایک طرف سے کہا: جی ہاں! (آپ نے اضافہ کیا ہے) علقمہ رحمہ اللہ کہنے لگے: او کانے! تو بھی یہی بات کہتا ہے؟ چنانچہ انہوں نے مڑ کر دو سجدے کیے۔ پھر انہیں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانچ رکعتیں پڑھا دی تھیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے، پھر فرمایا: میں بھی انسان ہوں، جس طرح آپ بھولتے ہیں، میں بھی بھول جاتا ہوں۔

اس سے ابراہیم بن سوید نخعی مراد ہیں نہ کہ ابراہیم بن یزید نخعی۔''

❁ صحیح مسلم: 572

247۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّى الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهٰى فِي صَلَاتِهٖ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ.

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی۔ نماز میں بھول گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے کیے، پھر تشہد پڑھی اور سلام پھیر دیا۔''

❁ **إسنادهٔ صحیحٌ**: سنن أبي داوٗد: 1039، سنن التّرمذي: 395، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۰۶۲) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۶۷۰، ۲۶۷۲) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۳۲۳) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، ''ثم تشہد'' کے الفاظ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے صرف اشعث بن عبدالملک حرانی رحمہ اللہ نے بیان کیے ہیں اور وہ ''ثقہ'' ہیں، لہٰذا یہ زیادت محفوظ ہے، باقی رہا محمد بن سیرین رحمہ اللہ کا یہ کہنا: «لَمْ أَسْمَعْ فِي التَّشَهُّدِ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تَشَهَّدَ» ''میں نے تشہد کے بارے میں کچھ نہیں سنا، تشہد بیٹھنا ہی مجھے محبوب ہے۔'' (سنن أبي داوٗد: ۱۰۱۰) تو یہ اس روایت کے لیے موجب ضعف نہیں، یہ ''نسی بعد ما حدث'' کے قبیل سے ہے، لہٰذا امام ابن منذر رحمہ اللہ (الاوسط: ۳/ ۳۱۷) امام بیہقی رحمہ اللہ (السنن الکبریٰ: ۲/ ۳۵۵) اور حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (التمہید: ۱۰/ ۲۰۹) وغیرہ کا ''ثم تشہد'' کے الفاظ کو خطأ اور غیر ثابت کہنا ''صحیح'' نہیں۔

مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

سورج گرہن کی نماز

248۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُطَرِّفٌ، وَّقَرَأْتُهٗ عَلَى ابْنِ نَافِعٍ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِّنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَّهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ . قَالَ ابْنُ يَحْيٰى : لَعَلَّهُمَا قَالَا : ثُمَّ رَفَعَ أَوْ لَمْ يَقُولَاهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَّهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَّهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَّهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَّهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ : «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ»، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ : «رَأَيْتُ الْجَنَّةَ» أَوْ «أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَّلَوْ أَخَذْتُهٗ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ

فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ» قَالُوا : بِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : «بِكُفْرِهِنَّ»، قِيلَ : يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ : «يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ» .

أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنَّ الشَّافِعِيَّ أَخْبَرَهُمْ قَالَ : وَأَنَا مَالِكٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي شَكَّ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى : ثُمَّ رَفَعَ .

’’سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگ گیا، تو آپ نے لوگوں کو نماز (کسوف) پڑھائی، چنانچہ آپ نے سورت بقرہ (کی تلاوت) کے بقدر لمبا قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا، رکوع سے سر اٹھا کر لمبا قیام کیا، جو پہلے قیام کی بہ نسبت چھوٹا تھا، پھر لمبا رکوع کیا، جو پہلے رکوع کی بہ نسبت چھوٹا تھا، پھر سجدہ کیا۔ ابن یحیٰی کہتے ہیں: شاید ان دونوں نے یہ بھی کہا تھا: پھر آپ اٹھے۔ پھر لمبا قیام کیا، جو پہلے قیام کی بہ نسبت چھوٹا تھا، پھر لمبا رکوع کیا، جو پہلے رکوع کی بہ نسبت چھوٹا تھا، رکوع سے سر اٹھا کر لمبا قیام کیا، جو پہلے کی بہ نسبت چھوٹا تھا، پھر لمبا رکوع کیا، جو پہلے رکوع کی بہ نسبت چھوٹا تھا، پھر سجدہ کیا، پھر آپ نے سلام پھیرا، تو سورج گرہن ختم ہو چکا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ عز وجل کی نشانیاں ہیں، ان کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، جب آپ ایسا منظر دیکھیں، تو اللہ کا ذکر کریں، صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس جگہ سے کچھ لیا ہے، پھر ہم نے آپ کو الٹے پاؤں پیچھے ہٹتے دیکھا، فرمایا: میں نے جنت دیکھی، یا مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہا، اگر میں وہ خوشہ لے لیتا، تو رہتی دنیا تک آپ اسے کھاتے رہتے، نیز میں نے جہنم کو بھی دیکھا، ایسا (برا) منظر میں نے (پہلے) کبھی نہیں دیکھا تھا، جیسا آج دیکھا ہے، میں نے اس میں عورتوں کی کثرت دیکھی۔ لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: ان کی

ناشکری۔ کسی نے پوچھا: کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ فرمایا: شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں، اگر آپ زندگی بھر کسی عورت (بیوی) سے احسان کرتے رہیں، پھر وہ آپ کی طرف سے کوئی بات مرضی کے خلاف دیکھ لے، تو کہتی ہے: میں نے تو تیرے اندر کبھی خیر دیکھی ہی نہیں۔ اس روایت کو ربیع بن سلیمان نے بھی امام شافعی رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے، مگر اس میں محمد بن یحییٰ کے شک والے الفاظ (ثم رفع) کا ذکر نہیں ہے۔''

❁ صحيح البخاري: 1052، صحيح مسلم: 907

249۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَّهُوَ أَدْنٰى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَّانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ».

''نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں سورج کو گرہن لگ گیا، تو آپ مسجد میں آئے، نماز کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ اکبر کہا اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بنائی، رسول اللہ ﷺ نے لمبی قرأت کی، پھر اللہ اکبر کہہ کر لمبا رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور یہ دعا پڑھی: سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد، پھر کھڑے ہو کر لمبی قرأت کی، جو پہلی کی بہ نسبت چھوٹی تھی، پھر اللہ اکبر کہہ کر لمبا رکوع کیا، جو پہلے کی بہ نسبت چھوٹا تھا، پھر یہ دعا پڑھی: سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد، پھر اسی طرح دوسری رکعت ادا کی، چنانچہ چار رکوع اور چار سجدے مکمل کیے، آپ ﷺ کے فارغ ہونے سے پہلے سورج صاف ہو گیا، پھر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان ستائش بیان کی، پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ عزوجل کی نشانیاں ہیں، ان کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، جب آپ گرہن دیکھیں، تو فوراً نماز پڑھنے لگ جائیں۔''

❁ صحيح البخاري : 1064، صحيح مسلم :901

250۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ وَقَدْ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ»، ثُمَّ قَالَ : «يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ

وَّاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهٗ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهٗ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَّوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج کو گرہن لگ گیا، تو آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور بہت لمبا قیام کیا، پھر بہت لمبا رکوع کیا، پھر اٹھے اور (دوبارہ) لمبا قیام کیا، جو پہلے قیام کی بہ نسبت چھوٹا تھا، پھر رکوع کیا، جو پہلے رکوع کی بہ نسبت چھوٹا تھا، پھر سجدہ کیا، پھر اٹھے اور لمبا قیام کیا، جو پہلے کی بہ نسبت چھوٹا تھا، پھر رکوع کیا، جو کہ پہلے کی بہ نسبت چھوٹا تھا، سر اٹھا کر (دوبارہ) لمبا قیام کیا، جو پہلے کی بہ نسبت چھوٹا تھا، پھر رکوع کیا، جو پہلے کی بہ نسبت چھوٹا تھا، پھر سجدہ کیا۔ نماز سے فارغ ہوئے، تو سورج گرہن ختم ہو چکا تھا، آپ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: سورج اور چاند اللہ عزوجل کی نشانیاں ہیں، ان کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، جب ایسا منظر دیکھو، تو نماز پڑھیں، صدقہ کریں اور اللہ کا ذکر کریں۔ پھر فرمایا: امت محمد! اللہ کی قسم! اللہ عزوجل سے بڑھ کر اس بات میں کوئی غیرت والا نہیں کہ اس کا غلام یا لونڈی (مرد یا عورت) زنا کرے، اے امت محمد! اگر آپ وہ باتیں جان لیں، جو میں جانتا ہوں، تو روتے زیادہ اور ہنستے کم۔''

❁ صحيح البخاري : 1044، صحيح مسلم :901

251۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ طَرْخَانَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ، قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ .

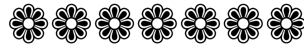
''سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند گرہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1054

252۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، عَنْ عَثَّامِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ .

''سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: چاند گرہن میں ہمیں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔''

❁ صحيح البخاري : 2519



مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْاسْتِسْقَاءِ

نماز استسقا

253۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي اسْتِسْقَاءٍ فَلَمْ يَخْطُبْ خُطَبَكُمْ هٰذِهِ خَرَجَ مُتَضَرِّعًا مُّتَبَذِّلًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي الْعِيدَ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش کی دعا کرنے کے لیے باہر تشریف لے گئے، چنانچہ آپ نے ایسا خطبہ نہیں پڑھا، جیسے یہ تمہارا خطبہ ہے، آپ گڑگڑاتے ہوئے سادہ کپڑوں میں نکلے اور نماز عید کی طرح دو رکعتیں ادا کیں۔''

❀ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 269/1، سنن أبي داوٗد : 1165، سنن النّسائي : 1506-1508-1521، سنن التّرمذي : 558، سنن ابن ماجه : 1266، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (۲۵۲۴) امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۴۰۵) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۸۶۲) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، نیز ان کے متابع بھی ہیں، ہشام بن اسحاق راوی ''حسن الحدیث'' ہے، ائمہ محدثین نے اس کی حدیث کی تصحیح کر کے اس کی توثیق ثابت کر دی ہے۔

254۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهٖ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهٗ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

''عباد بن تمیم رحمہ اللہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عیدگاہ تشریف لائے، آپ نے بارش کے لیے دُعا کی، قبلہ رُخ ہو کر اپنی چادر پلٹی اور دو رکعت نماز ادا کی۔''

❁ صحيح البخاري : 1005، صحيح مسلم : 894

255۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهٖ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَ ةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَ هٗ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا وَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ .

''عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز استسقا کے لیے لوگوں کو ساتھ لے کر باہر (میدان میں) نکلے، آپ نے جہری قرأت کے ساتھ انہیں دو رکعتیں پڑھائیں اور چادر کو پلٹ دیا (یعنی دائیں کو بائیں طرف کر لیا)، قبلہ رُخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر بارش کے لیے دعا کی۔''

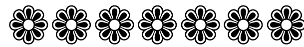
❁ صحيح البخاري : 1023، صحيح مسلم : 894

256۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ، أَنَّ أَبَاهُ، أَخْبَرَهٗ قَالَ : سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهُمَا حَتّٰى ثَارَ سَحَابٌ كَأَمْثَالِ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنِ الْمِنْبَرِ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ

قَالَ : رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ : «اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا»، قَالَ : فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰى صَارَتْ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا وَّلَمْ يَجِيءْ رَجُلٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ مِّنَ النَّوَاحِي إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قحط پڑ گیا، ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ جمعہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی کھڑا ہوکر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مال برباد ہو گئے اور بچے بھوکے مر گئے، لہٰذا اللہ تعالی سے ہمارے لیے دُعا کیجیے۔ راوی کہتے ہیں: آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے، تو (اس وقت) آسمان پر کوئی بدلی موجود نہیں تھی، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ابھی آپ نے ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ پہاڑوں جیسے بادل اُمڈ آئے اور ابھی منبر سے نیچے نہیں اترے تھے کہ میں نے بارش کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک پر گرتے دیکھا، اس دن سے لے کر اگلے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی، تو (اگلے جمعہ) وہی دیہاتی یا کوئی اور آدمی کھڑا ہوکر کہنے لگا: اللہ کے رسول! اب تو مکانات بھی گر گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے (کہ بارش روکے)۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے آس پاس بارش برسا اور ہم پر نہ برسا۔ غرض آپ مسجد کی جس جانب بھی ہاتھ سے اشارہ کرتے، ادھر سے ہی بدلی کھل جاتی، حتیٰ کہ مدینہ (کھل کر) آنگن کی طرح ہو گیا اور وادی قناۃ مہینہ بھر بہتی رہی، نیز مدینہ کے گرد و نواح سے ہر آنے والے نے بارش کی خبر دی۔''

❁ صحيح البخاري: 933-1033، صحيح مسلم: 897



مَا جَاءَ فِي الْعِيدَيْنِ

نمازعیدین

257۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمَسْجِدَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِحْدَاهُنَّ لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ: «لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا».

''سیدہ ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کنواری جوان لڑکیوں، حیض والی اور پردہ نشین عورتوں کو بھی (عیدگاہ میں) لے کر آئیں، حائضہ نماز کی جگہ سے دور رہیں، نیز خیر اور مسلمانوں کی دُعا میں شریک ہوں، میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو، تو (وہ کیا کرے)؟ فرمایا: اس کی بہن اسے اپنی چادر اوڑھا دے۔''

❁ صحيح البخاري: 974، صحيح مسلم: 936

258۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ

فِطْرٍ أَوْ أَضْحٰى فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن (عید گاہ کی طرف) نکلا۔ آپ نے (پہلے) نماز ادا کی، بعد میں خطبہ دیا، پھر عورتوں کے پاس آئے، انہیں وعظ ونصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا۔''

❁ صحيح البخاري : 975

259۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا عِيسٰى، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحٰى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن نماز عید پڑھی، تو آپ نے خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر نماز (عید) ادا کی۔''

❁ صحيح البخاري : 960، صحيح مسلم : 885

260۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ يُصَلِّي إِلَيْهَا يَوْمَ الْعِيدِ . وَحَدَّثَنَا بِهِ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ مَرَّةً أُخْرٰى وَلَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ الْعِيدِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (عید گاہ میں) نیزہ گاڑ دیا جاتا تھا، جس کی طرف منہ کر کے آپ نماز عید ادا کیا کرتے تھے۔ ابو سعید اشج نے ''یوم العید'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔''

❁ صحيح البخاري : 498، صحيح مسلم :501

261۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ يَعْنِي ابْنَ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن باہر تشریف لائے، دو رکعات (نماز عید) ادا کی، نہ ان سے پہلے کوئی نماز ادا کی اور نہ بعد میں۔''

❁ صحيح البخاري : 989، صحيح مسلم : 884

262۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَعْلَى الطَّائِفِيَّ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيدِ يَوْمَ الْفِطْرِ سَبْعًا فِي الْأُولٰى وَخَمْسًا فِي الْآخِرَةِ سِوٰى تَكْبِيرَةِ الصَّلَاةِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت پانچ تکبیرات کہیں۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 180/2، سنن أبي داوٗد :1151-1152، سنن ابن ماجه : 1278، اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ (العلل الکبیر للترمذی ص:۹۳،۹۴، ت:۱۵۴) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَصَحَّحَهٗ أَحْمَدُ وَعَلِيٌّ وَّالْبُخَارِيُّ . (التّلخيص الحبير : 84/2، ح :691)، حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهٗ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ سَبْعًا فِي الْأُولٰى وَخَمْسًا فِي الثَّانِيَةِ مِنْ طُرُقٍ كَثِيرَةٍ حِسَانٍ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حسن سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ آپ نے عیدین کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہی۔'' (التّمهيد : 37/16) عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''موثق، حسن الحدیث'' ہے، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں : وَأَنَا أَذْهَبُ إِلٰى هٰذَا. ''میرا بھی یہی مذہب ہے۔''(مسند الإمام أحمد : 180/2، ح : 6688)

263۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : شَهِدْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَّعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ، قَالَ : فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ أَجْلَسَ الرِّجَالَ بِيَدِهٖ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ مَعَهٗ بِلَالٌ فَقَالَ : ﴿يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَ كَ الْمُوْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا﴾ (الممتحنة : 12) فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا : «أَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ»، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ : نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، لَا يَدْرِي حَسَنٌ مَّنْ هِيَ، قَالَ : «فَتَصَدَّقْنَ» قَالَ : فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ ثُمَّ قَالَ : هَلُمَّ لَكُنَّ فِدَاكُنَّ أَبِي وَأُمِّي، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز فطر ادا کی، وہ سب پہلے نماز پڑھتے تھے، بعد میں خطبہ دیا کرتے تھے، فرماتے ہیں: گویا کہ اب بھی وہ نقشہ میرے سامنے ہے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ دے کر) اترے، تو لوگوں کو ہاتھ کے اشارے سے بٹھانے لگے، پھر ان کی صفیں چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس پہنچے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُوْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا......الخ﴾ آیت پڑھنے کے بعد آپ نے پوچھا: آپ اس پر قائم ہیں؟ صرف ایک عورت نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کے نبی! حسن بن مسلم کو معلوم نہیں کہ وہ عورت کون تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ کیا کریں۔ راوی کہتے ہیں: سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلا کر کہنے لگے: میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں صدقہ دیں،

چنانچہ وہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں بالیاں اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔''

❁ صحيح البخاري : 979، صحيح مسلم : 884

264۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا الْفَضْلُ يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى، قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : حَضَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَقَالَ : «قَدْ قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيَجْلِسْ لِلْخُطْبَةِ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ» .

''سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز میں شامل ہوا، فرمایا: نماز پوری ہو چکی ہے، جو خطبہ (سننے) کے لیے بیٹھنا چاہتا ہے، بیٹھا رہے اور جو جانا چاہتا ہے، چلا جائے۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : سنن أبي داوٗد : 1151، سنن النّسائي : 1572، سنن ابن ماجه : 1290، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۴۶۲) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۲۹۵) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

265۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدِ بِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾، وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ فَإِذَا اجْتَمَعَ عِيدٌ وَّيَوْمُ جُمُعَةٍ قَرَأَ بِهِمَا فِيهِمَا .

''سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید میں سورت اعلی اور سورت غاشیہ پڑھا کرتے تھے، اگر عید اور جمعہ اکٹھے آ جاتے تو دونوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔''

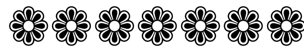
❁ صحيح مسلم : 878

266۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ أَبِي

عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُمُومَةٌ لِّي مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا : غُمَّ عَلَيْنَا هِلَالُ شَوَّالٍ فَأَصْبَحْنَا صِيَامًا فَجَاءَ رَكْبٌ مِّنْ آخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّفْطِرُوا مِنْ يَّوْمِهِمْ وَأَنْ يَّخْرُجُوا لِعِيدِهِمْ مِنَ الْغَدِ .

''ابوعمیر بن انس رحمہ اللہ کے چچا جو صحابی رسول ہیں، بیان کرتے ہیں کہ ہمیں شوال کا چاند نظر نہ آیا، تو ہم نے صبح کو روزہ رکھ لیا، پھر پچھلے پہر ایک قافلہ آیا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس دن روزہ افطار کرنے اور اگلے دن عیدگاہ جانے کا حکم دیا۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 86/5، سنن أبي داوٗد : 1157، سنن النّسائي : 1558، سنن ابن ماجه : 1653، **امام دارقطنی رحمہ اللہ (۲/ ۱۷۰) نے اس کی سند کو ''حسن'' اور امام بیہقی رحمہ اللہ (السنن الکبریٰ: ۳/ ۳۱۶) ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ابن منذر رحمہ اللہ (الأوسط: ۴/ ۲۹۴) فرماتے ہیں:** حَدِيثُ أَبِي عُمَيرِ بْنِ أَنَسٍ ثَابِتٌ، **علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (محلی: ۳/ ۳۰۷، مسئلہ: ۵۵۲) فرماتے ہیں:** هٰذَا مُسْنَدٌ صَحِيحٌ، **حافظ خطابی رحمہ اللہ (معالم السنن: ۱/ ۲۱۸)، حافظ نووی رحمہ اللہ (خلاصۃ الأحکام: ۲/ ۸۳۸) اور حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر: ۲/ ۹۵) نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔**



بَابُ الْوِتْرِ

نمازوتر

267۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ» . زَادَ مَحْمُودٌ «تُوتِرُ لَكَ مَا مَضٰى» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے، جب صبح ہونے کا اندیشہ ہو، تو ایک رکعت وتر ادا کر لیں۔ محمود کی روایت میں ہے: وہ آپ کی سابقہ نماز کو وتر بنا دے گی۔''

❁ صحيح البخاري : 1137 ، صحيح مسلم : 147/749

268۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری تک رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں۔''

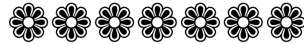
❁ صحيح البخاري : 996، صحيح مسلم : 745

269۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : ثَنَا عِيسٰى ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي

سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ خَافَ مِنْكُمْ أَنْ لَّا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ أَوَّلِهٖ وَلْيَرْقُدْ، وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِهٖ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ فَذٰلِكَ أَفْضَلُ» .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو خوف ہو کہ آخر رات نہ جاگ سکے گا، وہ شروع رات کو (عشا کے بعد) ہی وتر پڑھ کر سوئے اور جسے امید ہو کہ وہ آخر شب اٹھ جائے گا، تو وہ رات کے آخری حصے میں ہی وتر پڑھے، کیوں کہ آخری شب کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، لہٰذا یہی افضل ہے۔''

❀ صحيح مسلم : 755



بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر نماز

270۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر سمیت تمام نفل نماز سواری پر ہی پڑھ لیا کرتے تھے، اس کا منہ خواہ جدھر بھی ہوتا، البتہ فرض نماز سواری پر نہیں پڑھا کرتے تھے۔''

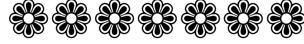
❁ صحيح البخاري: 1098، صحيح مسلم: 39/700

271۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَبُو شَيْبَةَ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾، وَ﴿قُلْ يَآ أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

''سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر میں سورت اعلیٰ، سورت کافرون اور سورت اخلاص پڑھا کرتے تھے اور سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ»

پڑھا کرتے تھے۔‘‘

❀ **صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 123/5، سنن أبي داوٗد : 1423-1430، سنن النّسائي : 1729، 1730، سنن ابن ماجه : 1171، **اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۴۳۶، ۲۴۵۰) نے ’’صحیح‘‘ اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲/ ۲۵۷) نے ’’صحیح الاسناد‘‘ قرار دیا ہے۔ اس کے طرق اور شواہد بھی ہیں: دیکھیں: المستدرک علی الصحیحین للحاکم (۱/ ۳۰۵، ۲/ ۵۲۰) وغیرہ۔**



بَابُ قُنُوتِ الْوِتْرِ

قنوت وتر کا بیان

272۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ : ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ : «اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَإِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ».

''سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند کلمات سکھائے ہیں، جنہیں میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں، وہ کلمات یہ ہیں: «اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَإِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ» (اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ان لوگوں میں شامل کر لے، جنہیں تو نے ہدایت دی ہے، مجھے عافیت دے کر ان لوگوں میں شامل کر لے، جنہیں تو نے عافیت دی ہے، جنہیں تو نے اپنا دوست قرار دیا ہے، مجھے بھی ان میں شامل کر کے اپنا دوست بنا لے، جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے، اس میں میرے لیے برکت ڈال دے، جس برائی کا تو نے فیصلہ کر دیا ہے، اس سے مجھے محفوظ رکھ، یقیناً تو ہی فیصلہ صادر کرتا ہے، تیرے

خلاف فیصلہ صادر نہیں کیا جا سکتا، جس کا تو والی بن جائے، وہ کبھی ذلیل نہیں ہوسکتا، اے ہمارے رب! تو ہی برکت والا اور بلند ہے)''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد :200,199/1، سنن أبي داوٗد : 1425، سنن النّسائي : 1746، سنن التّرمذي : 464، سنن ابن ماجه : 1178، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے ''حسن''، امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ **(۱۰۹۵،۱۰۹۶) اور امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(۹۴۵) نے ''صحیح'' کہا ہے۔**

273۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ لِيَقُولَ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ .

''سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما **بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **نے انہیں یہ کلمات سکھائے تھے تاکہ وہ انہیں قنوت وتر میں پڑھیں۔''**

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ والحديث صحيحٌ، وله طرق و شواهد** : انظر الحديث السابق . **اس میں ابو اسحاق (عمرو بن عبداللہ سبیعی) ''مختلط'' اور ''مدلس'' ہیں، زہیر بن معاویہ نے ان سے بعد از اختلاط روایت لی ہے۔**

274۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ : قَالَ ابْنَ جُرَيْجٍ : حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ : حَدَّثَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ : مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ إِذَا كَانَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَتْ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالْوِتْرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «أَوْتِرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما **فرمایا کرتے تھے : جو رات کو نماز پڑھے، وہ وتر کو سب سے آخر میں ادا**

کرے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہی حکم دیا ہے، جب فجر طلوع ہو جاتی ہے، تو وتر سمیت رات کی نماز کا وقت ختم ہو جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: فجر سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کریں۔''

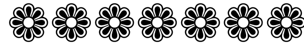
❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : سنن التّرمذي : 469، المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 302/1، شرح مشكل الآثار للطحاوی : 4498، اس حدیث کو امام ابوعوانہ ﷫ (۲۳۲۶) اور امام ابن خزیمہ ﷫ (۱۰۹۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم ﷫ (۱/۳۰۲) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی ﷫ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

275۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ : مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهٖ وِتْرًا قَبْلَ الصُّبْحِ كَذٰلِكَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُمْ، قَالَ ابْنُ يَحْيٰى : يَأْتِيهِ حَجَّاجٌ نَسَقًا وَّاحِدًا .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جو رات کو نماز پڑھے، وہ وتر کو سب سے آخر میں صبح ہونے سے پہلے ادا کرے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ انہیں یہی حکم دیا کرتے تھے۔

ابن یحییٰ کہتے ہیں: حجاج نے ان دونوں روایات کو ایک ہی انداز میں بیان کیا ہے۔

❁ صحیح مسلم :152/751



بَابٌ فِي رَكَعَاتِ السُّنَّةِ

سنن رواتبہ کا بیان

276۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ : ثنا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ . قَالَ : وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَّا يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِيهَا أَحَدٌ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِي بِالصَّلَاةِ قَالَ أَيُّوبُ : أَرَاهُ خَفِيفَتَيْنِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي بَيْتِهِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے اور بعد میں دو دو رکعتیں، مغرب کے بعد گھر میں دو رکعتیں اور عشا کے بعد گھر میں دو رکعتیں ادا کی ہیں۔ فرماتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا: جب فجر طلوع ہو جاتی اور مؤذن نماز فجر کے لیے اذان کہتا، تو اس وقت آپ دو رکعت پڑھا کرتے تھے اور یہ وہ وقت تھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی نہیں آیا کرتا تھا، ایوب کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ یہ دو رکعت ہلکی سی پڑھا کرتے تھے۔ اسی طرح جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 1172، صحيح مسلم : 729

277۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ :

أَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّطَوُّعِ فَقَالَتْ : كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بالنَّاسِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ .

''عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے متعلق پوچھا، فرمایا: آپ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے، پھر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے، پھر میرے گھر واپس آ کر دو رکعت ادا کرتے۔''

❀ صحيح مسلم : 730

278۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دن اور رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔''

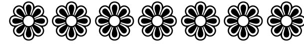
❀ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 51,26/2، سنن أبي داوٗد : 1295، سنن النّسائي : 677:، سنن التّرمذي : 597، سنن ابن ماجه : 1322، **اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ (السنن الکبریٰ للبیهقي :۲/ ۴۸۷)، امام نسائی رحمہ اللہ (السنن الکبریٰ :۲ ۴۷)، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۲۱۰)، امام بیہقی رحمہ اللہ (التلخیص الحبیر لابن حجر:۲/ ۲۲) اور حافظ خطابی رحمہ اللہ (معالم السنن :۱/ ۲۸۷) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔ (خلاصۃ الاحکام :553/1، شرح مسلم :۶/ ۳۰) حافظ عراقی رحمہ اللہ نے بھی اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔ (تقریب الاسانید:۳/ ۷۳)**

279۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : وفِيمَا قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ نَافِعٍ،

وَحَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُّوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُوَذِّنُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے، جن میں ایک وتر شامل ہوتا تھا، جب نماز سے فارغ ہوتے، تو دائیں کروٹ لیٹ جاتے، حتی کہ جب مؤذن (نماز کی اطلاع دینے) آتا، تو مختصر سی دو رکعت ادا کرتے۔''

❁ صحيح البخاري : 994، صحيح مسلم : 736



بَابُ الْأَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا

نماز (نفل) کے ممنوعہ اوقات

280۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا يَتَحَيَّنُ أَحَدُكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ تم میں سے کوئی سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز نہ پڑھے، کیوں کہ نبی کریم ﷺ اس سے منع کیا کرتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري: 583، صحيح مسلم: 828-829

281۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: ثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر کے بعد (نفل) نماز پڑھنے سے منع کیا ہے، سوائے یہ کہ سورج بلند ہو (تو پڑھنا جائز ہے)۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 1/81,80-129-141، سنن أبي داوُد: 1274، سنن النّسائي: 574، السّنن الكبرىٰ للبيهقي: 2/559، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۲۸۴) امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۵۴۷) حافظ ضیاء مقدسی رحمہ اللہ (المختارۃ: ۶۶۳، ۶۶۲) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ابن العراقی رحمہ اللہ**

(طرح التثریب:۲/ ۱۸۷) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ منذری رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''جید'' اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری:۲/۱۶۱) نے ''حسن'' کہا ہے، نیز (فتح الباری:۲/ ۱۶۳) ''صحیح قوی'' قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حزم رحمہ اللہ (المحلی:۳/۳۱) کہتے ہیں: هٰذِهٖ زِيَادَةُ عَدْلٍ، لَّا يَجُوزُ تَرْكُهَا .



بَابُ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے مسائل

282۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ يُّصَلِّي فَيَدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو شخص بھی اس وقت نماز پڑھتا ہو اور اللہ تعالیٰ سے کوئی بھلائی مانگے، تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتے ہیں۔''

❁ صحيح البخاري: 935، صحيح مسلم: 852

283۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ».

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جمعہ کے لیے آنے والا غسل کر کے آئے۔''

❁ صحيح البخاري: 877، صحيح مسلم: 844

284۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رِوَايَةً: «الْغُسْلُ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ».

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔''

❁ صحيح البخاري: 858، صحيح مسلم: 845

285۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ».

''سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جمعہ کے دن (صرف) وضو کرے، وہ بھی درست ہے، لیکن جو غسل کرے، تو غسل کرنا افضل ہے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ**: مسند علي بن الجعد: 986، مسند الإمام أحمد: 5/11-22، سنن أبي داوٗد: 354، سنن النّسائي: 1381، سنن التّرمذي: 497، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۷۵۷) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هُوَ صَحِيحٌ مِّنْ طَرِيقَيْهِ (تحفة المحتاج لابن الملقن: 1/514، ح: 644)، حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر: ۴/ ۶۵۵) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ قتادہ سے شعبہ بیان کریں، تو تدلیس کا مسئلہ رفع ہو جاتا ہے، نیز حسن بصری رحمہ اللہ کی سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کتاب سے ہوتی ہے، لہٰذا سماع کا مسئلہ بھی حل ہو گیا۔

286۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةً يَكْتُبُونَ النَّاسَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا قَعَدَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ، فَالْمُهَجِّرُ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي كَبْشًا»، حَتّٰى ذَكَرَ

الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جمعہ کے دن) مسجد کے تمام دروازوں پر فرشتے موجود ہوتے ہیں، جو پہلے آنے والوں کے نام ترتیب سے لکھتے ہیں، پھر جب امام (منبر) پر بیٹھ جاتا ہے، تو وہ رجسٹر بند کر کے خطبہ سننے لگتے ہیں، سب سے پہلے آنے والوں کو اونٹ کے صدقے کے برابر ثواب ملتا ہے، اس کے بعد آنے والوں کو گائے کے صدقے کے برابر ثواب ملتا ہے، اس کے بعد آنے والوں کو مینڈھے کے صدقے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ حتی کہ آپ نے مرغی اور انڈے (کے صدقے) کا ذکر بھی کیا۔''

❁ صحيح مسلم : 850

287ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ : ثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ حَفْصَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَعَلٰى مَنْ رَاحَ الْجُمُعَةَ الْغُسْلُ» .

''سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بالغ پر جمعہ (ادا کرنے) کے لیے جانا واجب ہے اور ہر جمعہ ادا کرنے والے پر غسل واجب ہے۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : سنن أبي داوٗد : 342، سنن النّسائي : 1372، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۷۲۱) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۲۲۰) نے ''صحیح'' کہا ہے۔**

288ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ : ثَنِي عَبِيدَةُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الْجَعْدِ عَمْرِو بْنِ بَكْرٍ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا طُبِعَ عَلٰى قَلْبِهٖ».

''صحابیِ رسول ﷺ سیدنا ابو الجعد عمرو بن بکر ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو سستی کی وجہ سے تین جمعے (مسلسل) چھوڑ دیتا ہے، اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 424/3، سنن أبي داوٗد : 1052، سنن النّسائي : 1370، سنن التّرمذي : 500، سنن ابن ماجه : 1125، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۸۵۸) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۷۸۶) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۲۸۰/۱) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

289۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ فُلَيْحٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ، سَمِعَ أَنَسًا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں سورج ڈھل جانے کے بعد جمعہ پڑھایا کرتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 904

290۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو الْعَقَدِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ وَإِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَتّٰى كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَثُرَتِ الْمَنَازِلُ فَأَمَرَ بِالنِّدَاءِ الثَّالِثِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ حَتَّى السَّاعَةِ.

''سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ، سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام (مسجد میں) آتا تھا اور دوسری اذان تب ہوتی، جب

جماعت کھڑی ہوتی تھی (یعنی اقامت) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جب آبادی بڑھ گئی، تو انہوں نے مقام زوراء پر تیسری اذان کہنے کا حکم دیا، چنانچہ وہ اب تک جاری ہے۔''

❁ صحیح البخاري : 912-913-915-916

291۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ، وَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كُنْتُ قَائِدًا لِّأَبِي بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ فَكَانَ لَا يَسْمَعُ الْأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا قَالَ : رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى أَبِي أُمَامَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي : إِنِّي لَيُعْجِبُنِي صَلَاتُكَ عَلٰى أَبِي أُمَامَةَ كُلَّمَا سَمِعْتَ الْأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ : أَيْ بُنَيَّ كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ بِنَا الْجُمُعَةَ فِي الْمَدِينَةِ فِي هَزْمِ النَّبِيتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ فِي رَوْضَةٍ يُّقَالُ لَهَا : نَقِيعُ الْخَضَبَاتِ، قَالَ : قُلْتُ : كَمْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ : أَرْبَعُونَ رَجُلًا .

''عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کی بصارت ختم ہونے کے بعد ان کا رہنما تھا، چنانچہ وہ جب بھی جمعہ کی اذان سنتے، تو فرماتے: اللہ! ابوامامہ پر رحم کرے۔ میں نے اپنے والد سے کہا: مجھے اس بات پر حیرانی ہوتی ہے کہ آپ جب بھی جمعہ کی اذان سنتے ہیں، تو ابو امامہ کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ فرمایا: بیٹا! یہ پہلے شخص ہیں، جنہوں نے ہمیں ہزم النبیت نامی بستی کے ایک باغ میں جمعہ پڑھایا، جسے نقیع الخضمات کہا جاتا ہے، یہ مدینہ کے اندر حرہ بنی بیاضہ میں واقع ہے۔ عرض کیا: اس دن آپ کتنے آدمی تھے؟ فرمایا: چالیس۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : سنن أبي داوٗد : 1069، سنن ابن ماجه : 1082، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۷۲۴) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۷۰۱۳) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۲۸۱/۱) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنُ الْإِسْنَادِ صَحِيحٌ (السّنن الکبرٰی : 177/3)، **حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التلخیص الحبیر :**

۵٦/٢، ح:٦٤٤) نے اس کی سند کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

292۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَقْبَلَتْ عِيرٌ وَّنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصَلِّي الْجُمُعَةَ فَانْفَضَّ النَّاسُ، مَا بَقِيَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ : ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ (الجمعة : 11).

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ ادا کر رہے تھے کہ ایک (تجارتی) قافلہ آیا، بارہ آدمیوں کے علاوہ سب لوگ اس کی طرف بھاگ گئے، تو یہ آیت اتری :﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ (الجمعة : 11) **(جب کوئی تجارت یا کھیل دیکھتے ہیں، تو اس طرف دوڑ جاتے ہیں۔)''**

❁ صحيح البخاري : 2064، صحيح مسلم : 863

293۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ يَّوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَالَ : «صَلَّيْتَ؟» قَالَ : لَا، قَالَ : «فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ» .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی (مسجد میں) داخل ہوا، آپ نے پوچھا: نماز پڑھی ہے؟ کہا: نہیں! فرمایا: اٹھ کر دو رکعت ادا کریں۔''

❁ صحيح البخاري : 930-931، صحيح مسلم : 975

294۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : وَسَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا إِلٰى جَانِبِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يَّتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ»، قَالَ أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ : وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ مَعَهُ حَتّٰى يَخْرُجَ الْإِمَامُ .

''ابوزاہریہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن میں سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہ کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: بیٹھ جائیں! آپ نے لوگوں کو تکلیف اور دکھ پہنچایا ہے۔
ابوزاہریہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام کے آنے تک ہم باتیں کرتے رہے۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 188/4، سنن أبي داوٗد : 1118، سنن النّسائي : 1400، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۸۱۱) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۷۹۰) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (۲۸۸/۱) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ نووی رحمہ اللہ (خلاصۃ الاحکام: ۷۸۵/۲) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ لکھتے ہیں: كُلُّ رِجَالِهٖ ثِقَاتٌ لَّا نَعْلَمُ فِيهِمْ جَرْحًا . (البدر المنير : 680/4)۔

295۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خُطْبَتَيْنِ بَيْنَهُمَا جَلْسَةٌ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن دو خطبے دیا کرتے تھے، جن کے درمیان (تھوڑی دیر کے لیے) بیٹھتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 920، صحيح مسلم : 861

296۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَيَقْرَأُ آيَاتٍ وَّيَذْكُرُ اللّٰهَ وَكَانَتْ خُطْبَتُهٗ قَصْدًا وَّصَلَاتُهٗ قَصْدًا .

''سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہو کر آیات تلاوت کرتے اور اللہ کا ذکر کرتے۔ آپ کا خطبہ اور نماز درمیانہ ہوا کرتا تھا۔''

❁ صحيح مسلم : 866

297۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ يُنْذِرُ جَيْشًا يَقُولُ : «صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ» وَيَقُولُ : «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ» وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى، وَيَقُولُ : «أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَّشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ»، ثُمَّ يَقُولُ : «أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ».

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے، تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور غصہ بڑھ جاتا، گویا کہ آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ ابھی صبح یا شام وہ تم پر حملہ آور ہونے والا ہے، آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کو ملا کر فرمایا: مجھے اور قیامت کو یوں (اکٹھا) بھیجا گیا ہے۔ نیز فرماتے: حمد وثنا کے بعد! بہترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے، سب سے برے کام (دین میں) نئے کام ہیں، ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر فرماتے: میں ہر مؤمن کا اس کی جان سے بھی زیادہ دوست ہوں۔ جو مؤمن مال چھوڑ کر فوت ہو، تو وہ مال اس کے گھر والوں کا ہے اور جو قرض

یا بچے چھوڑ جائے، تو وہ میرے حوالے ہیں اور قرض میرے ذمہ ہے۔“

❁ صحيح مسلم: 867/43-45

298۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: ثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ قَالَ: ثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كَانَتْ خُطْبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ عَلٰى إِثْرِ ذٰلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

”سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ یوں ہوا کرتا تھا کہ آپ اللہ کی حمد وثنا کرنے کے بعد بلند آواز سے کہتے۔ آگے وہی الفاظ مذکور ہیں۔“

❁ صحيح مسلم: 867/43

299۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ: «إِذَا قُلْتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ: أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَوْتَ».

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں: خطبہ جمعہ کے دوران جب آپ نے (کسی سے) کہا: چپ کر جا! تو آپ نے لغو (فضول) کام کیا۔“

❁ صحيح مسلم: 851

300۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ: ثَنِي عُقْبَةُ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، مَوْلَى النُّعْمَانِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾،

وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ .

''سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سورت اعلیٰ اور غاشیہ پڑھتے تھے۔''

❀ صحیح مسلم : 878

301۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، اسْتَخْلَفَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمَدِينَةِ فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ بِهِمْ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى وَفِي الثَّانِيَةِ ﴿إِذَا جَاءَ كَ الْمُنَافِقُونَ﴾ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ : فَلَمَّا انْصَرَفَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَشَيْتُ إِلٰى جَنْبِهٖ فَقُلْتُ : لَقَدْ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْرَأُ بِهِمَا فِي الْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا .

''عبیداللہ بن رافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مروان نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا گورنر بنایا، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نماز جمعہ پڑھائی، تو پہلی رکعت میں سورت جمعہ اور دوسری میں سورت منافقون پڑھی، عبیداللہ کہتے ہیں : جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ واپس جانے لگے، تو میں نے ان کے ہمراہ چلتے چلتے کہا: آپ نے تو وہ سورتیں پڑھی ہیں، جو میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں پڑھتے سنا تھا، فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سورتیں پڑھتے سنا ہے۔''

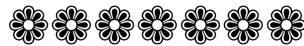
❀ صحیح مسلم : 877

302۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ، قَالَ : ثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ الضَّبِّيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي

صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : «قَدِ اجْتَمَعَ فِي يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيدَانِ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجَمِّعُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن دو عیدیں (عید اور جمعہ) اکٹھی ہو گئی ہیں۔ جو چاہے، تو اسے خطبہ عید ہی (خطبہ جمعہ سے) کفایت کر جائے گا، لیکن ہم تو ان شاءاللہ دونوں ہی ادا کریں گے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ والحديث حسنٌ** : سنن أبي داوٗد : 1073، سنن ابن ماجه : 1311، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۲۸۸) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''غریب صحیح'' کہا ہے، سنن ابی داوٗد (۱۰۷۰) سنن نسائی (۱۵۹۲) اور سنن ابن ماجہ (۱۳۱۰) میں اس کا ''حسن'' سند کے ساتھ شاہد موجود ہے، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۴۶۴) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۲۸۸) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع شرح المہذب: ۴/ ۳۲۰) نے اس کی سند کو ''جید'' قرار دیا ہے، مغیرہ بن مقسم الضبی ''مدلس'' ہیں، ان سے امام شعبہ رحمہ اللہ بیان کر رہے ہیں، لہٰذا سماع پر محمول ہے، شعبہ کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: بِأَنَّ شُعْبَةَ لَا يَرْوِي عَنْ شُيُوخِهِ الْمُدَلِّسِينَ إِلَّا مَا هُوَ مَسْمُوعٌ . (فتح الباری: ۴/ ۳۸)، بقیہ بن ولید جمہور محدثین کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہیں۔



بَابُ الْجَمَاعَةِ وَالْإِمَامَةِ

جماعت اور امامت کا بیان

303۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ : ثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ خَمْسَةٌ وَّعِشْرُونَ جُزْءًا» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، اکیلے نماز پڑھنے سے (۲۵) پچیس گنا افضل ہے۔''

❀ صحيح البخاري : 648، صحيح مسلم : 649

304۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رِجَالًا فَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ ثُمَّ آمُرُ فِتْيَانِي فَيَخْلُفُونَ إِلٰى قَوْمٍ لَّا يَأْتُونَهَا فَيُحَرِّقُونَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ، وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ لوگوں کو حکم دے کر جماعت کھڑی کروا دوں، پھر میں اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ وہ ان لوگوں کے پاس جائیں، جو جماعت میں شامل نہیں ہوتے اور لکڑیوں کے گٹھے سے ان کے گھر جلا دوں، اگر کسی کو

معلوم ہو جائے کہ اسے موٹی تازی ہڈی یا دو عمدہ پائے ملیں گے، تو وہ عشا کی نماز میں بھی حاضر ہو جائے گا۔‘‘

❁ صحيح البخاري: 644، صحيح مسلم: 651

305۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَونَ وَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوا».

’’سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آپ نماز کے لیے آئیں، تو دوڑیں نہ، بل کہ سکون کے ساتھ چل کر آئیں، نماز کا جو حصہ پالیں، پڑھ لیں اور جو چوک جائے، اسے پورا کرلیں۔‘‘

❁ صحيح البخاري: 636، صحيح مسلم: 602

306۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ»، نَحْوَهُ وَقَالَ: «فَأَتِمُّوا»، وَقَالَ شُعَيْبٌ وَّعُقَيْلٌ وَّابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَغَيْرُهُمْ فِي هٰذَا: «فَأَتِمُّوا».

’’سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اقامت ہو جائے ......الخ، شعیب عقیل اور ابن ابی ذئب وغیرہ کی روایات میں «فَأَتِمُّوا» کے الفاظ ہیں۔‘‘

❁ صحيح البخاري: 636، صحيح مسلم: 602

307۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ، حِينَ أَقْبَلُوا

مِنْ مَّكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ نَزَلُوا الْعُصَبَةَ إِلٰى جَنْبِ قُبَاءٍ فَأَمَّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ لِأَنَّهٗ كَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا، فِيهِمْ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین جب مکہ سے مدینہ آئے، تو انہوں نے قباء کے ساتھ عصبہ کے مقام پر پڑاؤ کیا، تو سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کی امامت کروائی، کیوں کہ وہ سب سے زیادہ قرآن جانتے تھے۔ ان میں سیدنا ابوسلمہ بن عبدالاسد اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔''

❀ صحيح البخاري: 692

308۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، قَالَ: ثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا، وَّلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهٖ، وَلَا يُقْعَدُ فِي بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ إِلَّا بِإِذْنِهٖ».

''سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کی امامت وہ کرائے، جو سب سے زیادہ کتاب اللہ (قرآن) کو پڑھنے والا ہو، اگر قرأت میں سب برابر ہوں، تو پھر امامت وہ کرائے، جو سنت کو زیادہ جانتا ہو، اگر سنت میں سب برابر ہوں، تو پھر وہ کرائے، جس نے پہلے ہجرت کی ہو، اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں، تو وہ کرائے، جو سب سے زیادہ عمر رسیدہ ہو، کوئی کسی کی سلطنت میں اس کی اجازت کے بغیر امامت نہ کرائے اور نہ ہی بغیر اجازت اس کی

عزت کی جگہ پر بیٹھے۔“

❁ صحيح مسلم: 673

309۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ سَلِمَةَ أَبُو يَزِيدَ الْجَرْمِيُّ، قَالَ: كُنَّا بِحَضْرَةِ مَاءٍ مَّمَرِّ النَّاسِ فَكُنَّا نَسْأَلُهُمْ مَا هٰذَا الْأَمْرُ؟ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ قَالَ: انْطَلَقَ أَبِي بِإِسْلَامِ أَهْلِ حِوَانَا قَالَ: فَأَقَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يُقِيمَ قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ تَلَقَّيْنَاهُ فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قَالَ: جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ يَأْمُرُكُمْ بِكَذَا وَكَذَا وَيَنْهَاكُمْ عَنْ كَذَا وَكَذَا وَأَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا وَكَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَنَظَرَ أَهْلُ حِوَانَا فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا أَكْثَرَ مِنِّي قُرْآنًا لِلَّذِي كُنْتُ أَحْفَظُ مِنَ الرُّكْبَانِ قَالَ: فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَكُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتِّ سِنِينَ.

”سیدنا ابو یزید جرمی عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کی گزرگاہ پر موجود پانی کے پاس رہتے تھے، چنانچہ ہم ان سے پوچھتے رہتے تھے کہ یہ دین کیسا ہے؟ انہوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: میرے والد اپنے محلے کے لوگوں کی طرف سے اسلام کی معلومات لینے گئے، تو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے، پھر جب واپس آئے، تو ہم نے ان کا استقبال کیا۔ وہ ہمیں دیکھ کر کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں ایک سچے رسول کے پاس سے آ رہا ہوں۔ پھر فرمایا: وہ آپ کو فلاں فلاں کاموں کا حکم دیتے ہیں اور فلاں فلاں کاموں سے روکتے ہیں، نیز یہ حکم دیتے ہیں کہ آپ فلاں نماز فلاں وقت پڑھیں اور فلاں نماز فلاں وقت پڑھیں، جب نماز کا وقت ہو، تو ایک

آدمی اذان کہے، پھر وہ امامت کرائے، جو آپ میں سے قرآن زیادہ جانتا ہو، ہمارے محلے والوں نے غور کیا، تو مجھ سے زیادہ قرآن جاننے والا کسی کو نہ پایا، کیوں کہ میں قافلے والوں سے قرآن یاد کرتا رہتا تھا، چنانچہ انہوں نے مجھے آگے (کھڑا) کر دیا، میں چھ برس کی عمر میں انہیں نماز پڑھاتا رہا۔''

❁ صحيح البخاري : 4302

310۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ مَرَّتَيْنِ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ وَمَعَهُ رَايَةٌ سَوْدَاءُ .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو دو مرتبہ مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا، میں نے جنگ قادسیہ کے دن ان کو دیکھا، ان کے پاس کالا جھنڈا تھا۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 3/132-192، سنن أبي داوٗد : 595، **اس روایت کا سند ''حسن'' شاہد بھی ہے، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں** : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ. (مسند أبي يعلٰى : 4456، المعجم الأوسط للطّبراني : 2723، معرفة السنن والآثار للبيهقي : 5768) **اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۱۳۵) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں** : وَرِجَالُ أَبِي يَعْلٰى رِجَالُ الصَّحِيحِ (مجمع الزوائد : ٦٥/٢)، **حافظ بوصیری رحمہ اللہ کہتے ہیں** : هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ . (إتحاف الخيرة المهرة : ١٠٩٦)

فائدہ : سیدنا عبداللہ بن عمر خطمی رضی اللہ عنہ کے بارے روایت ہے : أَنَّهُ كَانَ إِمَامَ بَنِي خَطْمَةَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْمٰى وَجَاهَدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْمٰى . (معجم الصّحابة للبغوي : 1625، معرفة الصّحابة لأبى نعيم الأصبهانى : 4392، وسندهُ حسنٌ) **حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد : ۲/ ۶۵) فرماتے ہیں** : رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ . **حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ : ۴/ ۱۷۱) لکھتے ہیں** : وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ .

311۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : وَقَعَ بَيْنَ حَيَّيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَلَامٌ فِي شَيْءٍ كَانَ بَيْنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى نَزَعَ الشَّيْطَانُ بَيْنَهُمْ، وَقَالَ مَرَّةً : حَتّٰى تَنَاوَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُمْ فَاحْتُبِسَ فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَلَمَّا أَبْطَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِیءْ فَأَقَامَ بِلَالٌ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا تَقَدَّمَ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَتَخَلَّلَ الصُّفُوفَ حَتَّى انْتَهٰى إِلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَصَفَّحَ النَّاسُ هٰكَذَا بِأَيْدِيهِمْ فَلَمَّا سَمِعَ التَّصْفِيحَ الْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ وَقَالَ مَرَّةً : فَرَفَعَ رَأْسَهٗ إِلَى السَّمَاءِ وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ الْقَهْقَرٰى فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ : «مَا مَنَعَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَنْ تَثْبُتَ؟» قَالَ : مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَرَى ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ بَيْنَ يَدَيْ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں پائے جانے والے اختلاف کی بنا پر دو انصاری قبائل میں تلخ کلامی ہوگئی، حتی کہ شیطان حائل ہوگیا (یعنی جھگڑ پڑے) اور ایک روایت میں ہے: حتی کہ انہوں نے ایک دوسرے کو پکڑ لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا، تو ان کی صلح کرانے آئے، آپ کو کچھ دیر (نماز تک) ٹھہرنا پڑ گیا، تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہہ دی، آپ مزید لیٹ ہوئے اور آنہ سکے، تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہہ دی اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ (نماز پڑھانے کے لیے) آگے ہو گئے، امامت شروع کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں میں سے گزرتے ہوئے، پہلی صف میں کھڑے ہو گئے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوا

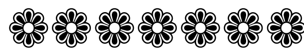
کرتے تھے، لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دیں، جب تالیوں کی آواز سنی، تو اس طرف متوجہ ہوئے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اسی جگہ کھڑا رہنے کا اشارہ کیا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے۔ نبی کریم ﷺ آگے ہو گئے، نماز پوری کرنے کے بعد پوچھا: ابوبکر! نماز کی امامت جاری کیوں نہ رکھی؟ عرض کیا: اللہ تعالیٰ ابوقحافہ کے بیٹے کو اپنے نبی کریم ﷺ کے آگے (کھڑا) نہیں دیکھنا چاہتا۔''

❁ صحيح البخاري: 684، صحيح مسلم: 421

312- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمًا وَّالنَّاسُ وَرَاءَهُ فَجَعَلَ يُصَلِّي فَيَرْكَعُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَرْجِعُ الْقَهْقَرٰى وَيَسْجُدُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَرْتَقِي عَلَيْهِ كُلَّمَا سَجَدَ نَزَلَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِنَّمَا صَلَّيْتُ لَكُمْ هٰكَذَا كَمَا تَرَوْنِي فَتَأْتَمُّونَ بِي».

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے منبر پر نماز پڑھائی، جب کہ لوگ آپ کے پیچھے تھے، آپ جب رکوع سے اٹھے، تو الٹے پاؤں چل کر زمین پر سجدہ کیا، پھر دوبارہ منبر پر چڑھ گئے اور سجدہ کرنے کے لیے اتر گئے، فارغ ہو کر فرمایا: لوگو! میں نے آپ کو یہ نماز اس لیے پڑھائی ہے کہ جیسے آپ نے مجھے دیکھا، اسی طرح میری اقتدا کریں۔''

❁ صحيح البخاري: 917، صحيح مسلم: 544



بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلٰى دُكَّانٍ

امام کا چبوترے پر نماز پڑھنا

313۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَنَا عِيسٰى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: صَلّٰى حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى دُكَّانٍ بِالْمَدِينَةِ وَخَلْفَهُ أَبُو مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِثَوْبِهٖ فَاجْتَذَبَهُ فَلَمَّا صَلّٰى، قَالَ لَهُ أَبُو مَسْعُودٍ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ هٰذَا يُكْرَهُ؟ قَالَ: بَلٰى أَلَا تَرَانِي قَدْ ذَكَرْتُهُ.

''ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں چبوترے پر نماز پڑھائی، سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بھی ان کے پیچھے تھے، انہوں نے ان کا کپڑا پکڑ کر کھینچا، جب نماز سے فارغ ہوئے، تو سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ایسے نماز پڑھنا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ مجھے یاد آ گیا ہے۔''

❁ **إسنادہٗ ضعيفٌ له شاهدٌ ضعيفٌ**: سنن أبي داوٗد: 597، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۵۲۳) امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۱۴۳) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲۱۰/۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ اعمش ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

314۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهٖ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ، خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مِنْ وَّرَاءِ نَا.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ایک یتیم بچے نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے

(کھڑے ہوکر) نماز پڑھی اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ہمارے پیچھے (کھڑے ہوکر) نماز پڑھی۔''

❀ صحيح البخاري : 727، صحيح مسلم : 658

315۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ : «اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ».

''سیدنا عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (کھڑے ہوتے وقت) ہمارے کندھوں کو پکڑ کر فرمایا کرتے تھے: برابر ہو جائیں اور صف میں اختلاف نہ کریں (آگے پیچھے کھڑے نہ ہو) اس طرح تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔''

❀ صحيح مسلم : 432

316۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَانَ يَأْتِينَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَيَمْسَحُ صُدُورَنَا وَعَوَاتِقَنَا وَيَقُولُ : «لَا تَخْتَلِفُ صُفُوفُكُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ»، وَكَانَ يَقُولُ : «إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ» أَوْ قَالَ : «الصُّفُوفِ الْأُوَلِ».

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سینے اور کندھے پکڑ پکڑ کر فرماتے: صفوں میں آگے پیچھے نہ ہوا کریں، ورنہ دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ نیز فرماتے: اللہ تعالیٰ اور فرشتے پہلی صف والوں یا پہلی صفوں والوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔''

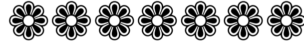
❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 285/4، سنن أبي داوٗد : 664، سنن النّسائي : 812، سنن ابن ماجه : 997، مختصراً، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ **(۱۵۵۶) اور امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(۲۱۶۱)** نے ''صحیح'' کہا ہے۔

317۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ أَخبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ فِي الصَّلَاةِ مُقَدَّمُهَا وَشَرُّهَا مُؤَخَّرُهَا»، ولَعَلَّهُ قَالَ : «وَشَرُّ صُفُوفِ النِّسَاءِ فِي الصَّلَاةِ مُقَدَّمُهَا، وَخَيْرُهَا مُؤَخَّرُهَا»، الشَّكُّ مِنْ أَبِي مُحَمَّدٍ.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں مردوں کی بہترین صف پہلی اور بری صف آخری ہے۔

ابو محمد کہتے ہیں کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: عورتوں کی سب سے بری صف پہلی اور بہترین صف آخری ہے۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : لهٗ شواهد كثيرة عند مسلم (440) وغيره



بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي خَلْفَ الْقَوْمِ وَحْدَهٗ

جولوگوں کے پیچھے اکیلا (کھڑا ہوکر) نماز پڑھے

318۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ»

''سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی رکوع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی آپ رغبت میں اضافہ فرمائے، آئندہ ایسے نہ کرنا۔''

❁ صحيح البخاري: 783

319۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ وَّابِصَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّصَلِّي خَلْفَ الْقَوْمِ وَحْدَهٗ فَأَمَرَهٗ فَأَعَادَ الصَّلَاةَ.

''سیدنا وابصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو (دوران جماعت) لوگوں کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا، تو اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ**: مسند الإمام أحمد: 228/4، سنن أبي داوٗد: 682، سنن التّرمذي: 230، سنن ابن ماجه: 1004، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' جب کہ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۱۹۹) نے ''صحیح'' کہا ہے۔**

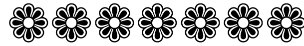
بَابُ السُّكُوتِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

تکبیر اور قرأت کے درمیان سکوت کرنا

320۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ فَقُلْتُ لَهُ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ؟ أَخْبِرْنِي مَا تَقُولُ قَالَ : «أَقُولُ : اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر (تحریمہ) اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے، میں نے آپ سے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے یہ بتائیں کہ تکبیر اور قرأت کے درمیان آپ جو سکوت فرماتے ہیں، اس میں کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا: میں یہ دُعا پڑھتا ہوں: اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری ڈال دے، جتنی تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان ڈالی ہے، اللہ! مجھے گناہوں سے یوں صاف کر دے، جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے، اللہ! میرے گناہوں کو برف، پانی اور اولوں سے دھو دے۔''

❁ صحيح البخاري : 744، صحيح مسلم : 598



بَابُ الْقِرَاءَ ةِ وَرَاءَ الْإِمَامِ

امام کے پیچھے قرأت کرنا

321۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَ ةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «إِنِّي أَرَاكُمْ تَقْرَءُ ونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ»، قَالَ: قُلْنَا: أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذًّا قَالَ: «فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا».

''سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، تو آپ پر قرأت گراں ہوگئی، جب سلام پھیرا، تو فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ آپ اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! اللہ کے رسول!، ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں، فرمایا: ام القرآن (سورت فاتحہ) کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کریں، کیوں کہ جو اسے نہیں پڑھتا، اس کی نماز نہیں ہوتی۔''

❁ **إسنادهٔ حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 322/5، سنن أبي داوٗد: 823، سنن التّرمذي: 311،
اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۵۸۱) امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۸۴۸) اور امام بیہقی رحمہ اللہ (السنن الکبریٰ: ۱۶۶/۲) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، جب کہ امام دارقطنی رحمہ اللہ (سنن الدّارقطني: ۳۱۹/۱) نے سند کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔ حافظ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: إِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ لَّا مَطْعَنَ فِيهِ. (معالم السّنن: ۲۰۵/۱) حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر: ۵۴۷/۳) نے بھی اس کی سند کو ''جید'' کہا ہے، اس حدیث کے راوی

محمد بن اسحاق جمہور محدثین کرام کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہیں، انہوں نے مسند احمد، صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے، علاء بن حارث نے ان کی متابعت بھی کی ہے۔ (کتاب القراءۃ: ۱۱۵، وسندہ حسن)

322۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَيُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: امام جب آمین کہے، تو آپ بھی آمین کہیں، کیوں کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو گئی، اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

❁ صحيح البخاري: 780، صحيح مسلم: 410

323۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت (وقت پر) پالی، اس نے نماز پالی۔''

❁ صحيح البخاري: 580، صحيح مسلم: 607

324۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ

مُّعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا تُبَادِرُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ فَإِنَّهٗ مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهٖ إِذَا رَكَعْتُ تُدْرِكُونِي بِهٖ إِذَا رَفَعْتُ وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهٖ إِذَا سَجَدْتُ تُدْرِكُونِي بِهٖ إِذَا رَفَعْتُ فَإِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ» .

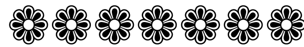
''سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رکوع وسجود میں مجھ سے آگے نہ نکلو، کیوں کہ میں جس قدر آپ سے پہلے رکوع کروں گا، اتنا وقت آپ کو میرے رکوع سے اٹھتے وقت مل جائے گا اور جس قدر آپ سے پہلے سجدہ کروں گا، اتنا وقت آپ کو میرے سجدہ سے اٹھتے وقت مل جائے گا، کیوں کہ میرا جسم بھاری ہو گیا ہے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ والحديث صحيحٌ** : مسند الحميدي : 613، مسند الإمام أحمد : 4/92-98، سنن أبي داوٗد : 619، سنن ابن ماجه : 963، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ **(۱۵۹۴)** اور ابن حبان رحمہ اللہ (۲۲۲۹) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

325۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ : ثَنَا النَّضْرُ، قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَمَا يَخْشٰى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ وَالْإِمَامُ سَاجِدٌ أَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ صُورَتَهٗ صُورَةَ حِمَارٍ؟» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھاتا ہے، کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر جیسا کر دے یا اس کی شکل گدھے کی شکل میں تبدیل کر دے؟''

❁ صحيح البخاري :691، صحيح مسلم : 427



بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ بِالنَّاسِ

لوگوں کو ہلکی نماز پڑھانا

326۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: ثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِّمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ: «يَآ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ لَمُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيُجَوِّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ».

''سیدنا عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: فلاں شخص کی وجہ سے میں فجر کی جماعت میں نہیں آتا، کیوں کہ وہ لمبی قرأت کرتا ہے۔ میں نے آپ کو دوران وعظ کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا جتنا کہ اس دن دیکھا، فرمایا: لوگو! تم میں سے کچھ لوگ نفرتیں پھیلاتے ہیں، جو امامت کرائے، تو مختصر نماز پڑھائے، کیوں کہ اس کے پیچھے ناتواں، بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔''

❁ صحيح البخاري: 702، صحيح مسلم: 466

327۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَجَاءَ مُعَاذٌ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ رَجُلٌ تَأَخَّرَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَرَجَ فَلَمَّا فَرَغُوا قَالُوا : يَا فُلَانُ نَافَقْتَ؟ قَالَ : لَا وَلٰكِنِّي سَآتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرُهُ قَالَ : فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الصَّلَاةَ الْبَارِحَةَ فَجَاءَ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ تَنَحَّيْتُ فَصَلَّيْتُ وَإِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ وَعُمَّالُ أَيْدِينَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَفَتَّانٌ أَنْتَ، اقْرَأْ بِسُورَةِ كَذَا وَسُورَةِ كَذَا»، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ : «اقْرَأْ بِسُورَةِ سَبِّحِ وَهَلْ أَتَاكَ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَنَحْوِهَا» .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھتے، پھر واپس آ کر ہمیں امامت کراتے تھے، ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں تاخیر کر دی، چنانچہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے آ کر سورت بقرہ شروع کر دی، یہ دیکھ کر ایک آدمی جماعت سے ہٹ گیا اور اپنی نماز پڑھ کر چلا گیا، جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے، تو اسے کہنے لگے: اے فلاں! تو منافق ہو گیا ہے۔ اس نے کہا: میں منافق تو نہیں ہوا، البتہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر بتاؤں گا، چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس آ کر ہمیں امامت کرواتے ہیں، گزشتہ رات آپ نے نماز میں تاخیر کر دی، تو انہوں نے آ کر سورت بقرہ کی تلاوت شروع کر دی، میں نے جب یہ دیکھا، تو الگ نماز پڑھ لی، کیوں کہ ہم اونٹوں کے ذریعے آبیاری کرتے ہیں اور ہاتھوں سے محنت مزدوری کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (معاذ سے) فرمایا: آپ تو لوگوں کو فتنہ میں ڈال دو گے، فلاں فلاں سورت پڑھا لیا کریں۔ ابوزبیر کی روایت میں ہے: سورت اعلیٰ، غاشیہ اور واللیل وغیرہ پڑھ لیا کریں۔''

❁ صحيح البخاري :701، صحيح مسلم : 465

328۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : أَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ : فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَاعِدًا وَّأَبُو بَكْرٍ يُّصَلِّي خَلْفَهٗ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْها أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ الْمُقَدَّمَ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت کا حکم دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے بیٹھے ہوئے تھے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔

ابوداؤد میں الفاظ یوں ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 687، صحيح مسلم : 418

329۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْها الْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَتْ : لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرَجُ بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ اثْنَيْنِ تَخُطُّ قَدَمَاهُ الْأَرْضَ فَانْتُهِيَ بِهٖ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ وَّهُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُجْلِسَ عَنْ يَّسَارِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ . قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ : وَهٰكَذَا رَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ

الْأَعْمَشِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فَجَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِي حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَرْقَمَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأْتَمَّ أَبُو بَكْرٍ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأْتَمَّ النَّاسُ بِأَبِي بَكْرٍ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس نمازوں کی حفاظت کا تذکرہ کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو آدمیوں کے سہارے اس طرح (مسجد میں) لایا جا رہا تھا کہ آپ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے، چنانچہ آپ کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچایا گیا جو لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب بٹھا دیا گیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ابومحمد کہتے ہیں: ابو معاویہ نے بھی ایسے ہی بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب بیٹھ گئے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا کر رہے تھے۔''

❀ صحيح البخاري : 664، صحيح مسلم : 95/418

330۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَسْوَدُ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ : «أَلَا رَجُلٌ يَتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّي مَعَهٗ» .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مسجد میں (تنہا) نماز پڑھتے دیکھا، تو فرمایا: کوئی ہے، جو اس کے ساتھ تجارت کرے اور اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے۔''

❀ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 3/5-45-64-85، سنن أبي داوٗد : 574، سنن التّرمذي : 220، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۶۳۲) امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۳۹۷) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲۰۹/۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ حافظ**

ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری: ۲/ ۱۴۲) نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ ثَابِتٌ (الاوسط: ۴/ ۲۱۸) حافظ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ (مجمع الزوائد: ۲/ ۴۵)، اس کا بسند حسن شاہد المعجم الأوسط للطّبراني(۷۲۸۲) اور سنن الدارقطني (۱/ ۲۷۶) میں موجود ہے، حافظ زیلعی حنفی رحمہ اللہ (نصب الرایۃ: ۲/ ۵۸) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (الدرایۃ: ۱/ ۱۷۳) نے اس کی سند کو ''جید'' قرار دیا ہے، اس کا راوی محمد بن حسن بن زبیر اسدی کی جمہور محدثین نے توثیق کر رکھی ہے، لہٰذا یہ ''حسن الحدیث'' ہے۔

331۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُونَ أَقْوَامًا يُّصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتُمُوهُمْ فَصَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ لِلْوَقْتِ الَّذِي تَعْرِفُونَ ثُمَّ صَلُّوا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوهَا سُبْحَةً».

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ممکن ہے تمہاری ملاقات ایسی اقوام سے ہو، جو بے وقت نماز ادا کرتے ہوں، اگر ان سے ملاقات ہو، تو گھر میں بر وقت نماز پڑھ لینا، جو تم جانتے ہی ہو، پھر ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لینا اور اسے نفل بنا لینا۔''

❀ **إسنادهٗ حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 379/1، سنن ابن ماجه: 1255، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۶۴۰) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

332۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ، وَإِذَا خَرَجْنَ فَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے منع نہ کریں، وہ جب نکلیں، تو سادگی سے آئیں۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 438/2، سنن أبي داوٗد : 565، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ (۱۶۷۹)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۲۱۴) اور حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر : ۴۶/۵) نے ''صحیح'' کہا ہے، اس روایت کا پہلا حصہ صحیح بخاری (۹۰۰) اور صحیح مسلم (۴۴۲) میں موجود ہے۔

333۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ جَدَّتِهٖ، وَعَنِ ابْنِ خَلَّادٍ، عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا غَزَا بَدْرًا قَالَتْ لَهٗ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغْزُو مَعَكَ فَأُمَرِّضُ مَرْضَاكُمْ وَأُدَاوِي جَرْحَاكُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقَنِي شَهَادَةً قَالَ : «قَرِّي فِي بَيْتِكِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَيَرْزُقُكِ شَهَادَةً»، قَالَ : وَكَانَتْ تُسَمَّى الشَّهِيدَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فِي الْجُمَعِ فَكَانَ يَقُولُ : «اذْهَبُوا بِنَا إِلَى الشَّهِيدَةِ»، وَكَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ الْقُرْآنَ وَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنْ يَجْعَلَ فِي دَارِهَا مُؤَذِّنًا فَتُصَلِّي فَأَذِنَ لَهَا .

''سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ بدر کے لیے جانے لگے، تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی : اللہ کے رسول ! میں بھی آپ کے ساتھ جنگ میں جاؤں گی، مریضوں کا علاج ومعالجہ اور زخمیوں کی مرہم پٹی کروں گی، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی مجھے بھی شہادت نصیب فرما دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : آپ اپنے گھر میں ہی رہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو شہادت (کا اجر) عطا فرما دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کا نام ہی شہیدہ پڑ گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ان سے ملنے جایا کرتے تھے، فرماتے : چلو شہیدہ کے پاس چلیں۔ وہ قرآن جانتی تھیں، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گھر میں مؤذن مقرر کرنے کی اجازت مانگی تا کہ نماز پڑھیں، آپ نے انہیں اجازت دے دی۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 405/6، سنن أبي داوٗد : 592، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ** (۱۶۷۶) نے ''صحیح'' کہا ہے، کسی امام کا کسی راوی کی منفرد روایت کی تصحیح کرنا اس کی توثیق ہوتی ہے، اس کا راوی ولید بن عبداللہ بن جمیع زہری جمہور محدثین کے نزدیک ''ثقہ'' ہے۔

كِتَابُ الزَّكَاةِ

أَوَّلُ كِتَابِ الزَّكَاةِ

زکاۃ کا بیان

334۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ .

''سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ بھلائی کرنے کی بیعت (عہد) کی۔''

❁ صحيح البخاري :1401، صحيح مسلم : 56

335۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَّا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ تْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطُّ وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا، وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَّا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ تْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا، وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَّا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ

تْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا، لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةٌ قُرُونُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَّا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ : خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَّأْتَهُ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ، فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ يَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ» قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ : وَسَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ هٰذَا الْقَوْلَ ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ : وَسَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ؟ قَالَ : «حَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنْحُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ» .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اونٹوں کا جو مالک ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا، قیامت کے روز وہ اونٹ زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں گے اور اس شخص کو ان کے سامنے ایک چٹیل میدان میں بٹھا دیا جائے گا، وہ اپنے کھروں اور پاؤں سمیت اس کو روندیں گے، گائیوں کا جو مالک ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا، قیامت کے روز وہ گائیاں زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں گی اور اس شخص کو ان کے سامنے ایک چٹیل میدان میں بٹھا دیا جائے گا، وہ اپنے سینگوں سے اسے ماریں گی اور اپنے پاؤں سے اس کو روندیں گی، بکریوں کا جو مالک ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا، قیامت کے روز وہ بکریاں زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں گی، اس شخص کو ان کے سامنے ایک چٹیل میدان میں بٹھا دیا جائے گا، وہ اپنے سینگوں سے اسے ماریں گی اور کھروں سے اس کو روندیں گی، ان میں ایک بکری بھی بغیر سینگوں کے یا ٹوٹے ہوئے سینگوں والی نہ ہوگی، جو مال دار آدمی مال کا حق ادا نہیں کرتا، قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور منہ کھول کر اس کا پیچھا کرے گا، جب وہ (سانپ) اس کے پاس آئے

گا،تو وہ آدمی اس سے بھاگ جائے گا۔ سانپ اسے آواز دے گا کہ اپنا مال لے جا، جسے تو چھپا چھپا کر رکھتا تھا، مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں، جب وہ کوئی چارہ نہیں پائے گا، تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں داخل کر دے گا، وہ اسے اونٹ کی طرح چبا دے گا۔

ابوزبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ الفاظ میں نے عبید بن عمیر سے سنے ہیں، پھر میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے بھی عبید بن عمیر کی طرح ہی بیان کیا۔ نیز عبید بن عمیر کہتے ہیں: ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اونٹوں کا حق کیا ہے؟ فرمایا: گھاٹ پر اس کا دودھ دوہ کر دینا، پانی پلانا، جفتی کے لیے مستعار دینا، تحفے میں دینا اور اللہ کے راستے میں اس پر سوار کرنا۔''

❁ صحیح مسلم: 27/988

336۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ وَمَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا فَتَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ وَّكَانَ إِصْرُهُ عَلَيْهِ».

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آپ نے اپنے مال کی زکاۃ ادا کر دی، تو آپ نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی، نیز جس نے حرام مال اکٹھا کر کے اس میں سے صدقہ دیا، تو اسے صدقے کا اجر، تو نہیں ملے گا، البتہ گناہ اسی کے ذمہ ہوگا۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ**: سنن الترمذي: 618، سنن ابن ماجه: 1788، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ (۲۴۷۱) امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۲۱۶) امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۳۹۰) ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، راوی دراج ابو السمح جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

337۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ، قَالَ: ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: ثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهٖ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمِّرْنِي عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّا لَا نُوَلِّي هٰذَا الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ» .

''سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو چچا زاد بھائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے جو کام آپ کے سپرد کیے ہیں، ان میں سے کسی کا مجھے امیر مقرر کر دیجیے، دوسرے نے بھی یہی کہا، فرمایا: ہم یہ کام کسی ایسے شخص کے سپرد نہیں کرتے، جو اس کا مطالبہ کرے یا اس کی خواہش رکھتا ہو۔''

❁ صحيح البخاري : 7149، صحيح مسلم : 1732

338۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ، قَالَ : أَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا» .

''سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مانگ کر امارت نہ لینا۔ اگر بغیر مانگے آپ کو امارت دی گئی، تو آپ کی مدد کی جائے گی اور اگر آپ نے مانگ کر امارت لی، تو آپ کو اس کے حوالے کر دیا جائے گا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال نہ ہوگی)''

❁ صحيح البخاري : 6722، صحيح مسلم : 1652

339۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ : أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ» يَّعْنِي الْعَشَّارَ .

''سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کوئی ٹیکس خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یعنی دسواں حصہ وصول کرنے والا آدمی۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 4/143-150، سنن أبي داوٗد : 2937، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۳۳۳) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۴۰۴) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔ محمد بن اسحاق ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

340۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنَ الْمُقْرِئُ وَقَالَ مَرَّةَ : رِوَايَةً : «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَّلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَّلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ» .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ اوقیہ (چاندی)، پانچ وسق (غلہ) اور پانچ اونٹوں سے کم مقدار پر صدقہ (زکوٰۃ) فرض نہیں ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1447، صحيح مسلم : 979

341۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ : ثَنِي أَبِي، عَن جَدِّي، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِي الْأَرْبَعِينَ مِنَ الْإِبِلِ بِنْتُ لَبُونٍ لَا تُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا بِهَا فَلَهٗ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنْعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ إِبِلِهٖ عَزْمَةً مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِّنْهَا

شَيْءٌ» .

''بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چالیس چرنے والے اونٹوں پر بنت لبون ہے، اونٹوں کو ان کی جگہ سے نہ ہٹائیں (ان میں تفریق نہ کریں)، جو حصول اجر کی نیت سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے، اسے اجر ملے گا اور جو شخص زکوٰۃ نہیں دے گا، ہم اس کی زکوٰۃ کے ساتھ آدھا مال بھی لے لیں گے، یہ تو ہمارے رب کی طرف سے مقرر کردہ حصے ہیں اور ان (صدقات) میں سے آل محمد (ﷺ) کے لیے کچھ بھی جائز نہیں ہے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 5/2-4، سنن أبي داوٗد : 1575، سنن النّسائي : 2446، اس حدیث کو امام خزیمہ رحمہ اللہ (۲۲۶۶) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۳۹۸/۱) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

342۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّهٗ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ لِي هٰذَا الْكِتَابَ : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذِهٖ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُولَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلٰى وجُوهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهٗ فَلَا يُعْطِهٖ فِي أَرْبَعٍ وَّعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثٰى فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثٰى فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنْ بَلَغَتْ سِتَّةً وَثَلَاثِينَ إِلٰى خَمْسٍ وَّأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَّأَرْبَعِينَ إِلٰى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ

طَرُوقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدٰى وَسِتِّينَ إِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَّسَبْعِينَ إِلٰى تِسْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَّفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَتُهُ مِنَ الْإِبِلِ الْجَذَعَةَ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَّعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا فَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ الْحِقَّةَ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ الْحِقَّةَ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَّيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا فَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ ابْنُ اللَّبُونِ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِّنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِّنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَّفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ شَاةً فَفِيهَا شَاةٌ إِلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا

زَادَتْ عَلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى الْمِائَتَيْنِ إِلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ شَاةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَّلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعْ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقْ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مَّالُهٗ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةَ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا .

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بحرین بھیجا، تو یہ خط لکھ کر دیا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ زکوٰۃ کا فریضہ ہے، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مسلمانوں پر فرض کیا ہے، جس مسلمان سے اس میں مذکور نصاب کے مطابق زکوٰۃ کا مطالبہ کیا جائے، تو وہ ادا کرے اور جس سے اس نصاب سے زائد مطالبہ کیا جائے، تو وہ صاف انکار کردے۔ چوبیس سے کم اونٹوں کی زکوٰۃ بکریوں کی شکل میں ہوگی، یعنی ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری ہوگی، جب اونٹ پچیس ہو جائیں، تو پھر پینتیس تک ان کی زکوٰۃ ایک بنت مخاض (ایک سال کی اونٹنی) ہوگی، اگر بنت مخاض میسر نہ ہو، تو ایک ابن لبون (دو سالہ نر اونٹ) ہے، چھتیس سے پینتالیس تک ایک بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) ہے، چھیالیس سے ساٹھ تک حِقّہ (تین سالہ اونٹنی) ہے، جو اونٹ کی جفتی کے قابل ہو، اکسٹھ سے پچھتر تک جذعہ (چار سالہ اونٹنی) ہے، چھہتر سے نوے تک دو بنت لبون ہیں، اکانوے سے ایک سو بیس تک دو حقے ہیں جو اونٹ کی جفتی کے قابل ہوں، جب اونٹ ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو پھر ہر چالیس پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس پر ایک حقہ ہے، اگر فریضہ زکوٰۃ (کی ادائیگی) میں اونٹوں کی عمریں مختلف ہوں، مثلاً کسی کے ذمے اونٹوں کی

زکوٰۃ میں جذعہ واجب ہے،لیکن اس کے پاس جذعہ نہیں بل کہ حقہ ہے تو اس سے حقہ قبول کرلیا جائے گا اور ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم لیے جائیں گے،اگر کسی کے ذمے حقہ ہے لیکن اس کے پاس حقہ نہیں بل کہ جذعہ ہے تو وہ جذعہ ہی اس سے قبول کرلیا جائیگا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اپنی طرف سے اسے دو بکریاں یا بیس درہم واپس کرے گا۔اسی طرح اگر کسی کے ذمہ حقہ ہے اور وہ اس کے پاس نہیں ہے،بل کہ اس کے پاس بنت لبون ہے،تو وہ اس سے قبول کر لی جائے گی نیز وہ دو بکریاں یا بیس درہم بھی ساتھ دے گا،اگر کسی کے ذمے بنت لبون ہے،لیکن اس کے پاس بنت لبون نہیں،بل کہ حقہ ہے،تو وہ حقہ ہی اس سے قبول کرلیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اپنی طرف سے اسے دو بکریاں یا بیس درہم واپس کرے گا۔اسی طرح اگر کسی کے ذمہ بنت لبون ہے اور وہ اس کے پاس نہیں ہے بل کہ اس کے پاس بنت مخاض ہے تو وہ اس سے قبول کر لی جائے گی نیز وہ دو بکریاں یا بیس درہم بھی ساتھ دے گا،اگر کسی کے ذمے بنت مخاض ہے،لیکن اس کے پاس بنت مخاض نہیں،بل کہ بنت لبون ہے،تو وہ بنت لبون ہی اس سے قبول کرلیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اپنی طرف سے اسے دو بکریاں یا بیس درہم واپس کرے گا۔اگر کسی کے پاس بنت مخاض نہ ہو،بل کہ ابن لبون (دو سالہ نر اونٹ) ہو تو اس سے صرف یہی قبول کیا جائے گا ساتھ کچھ نہ لیا جائے گا۔اگر کسی کے پاس صرف چار اونٹ ہیں،تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔اگر اس کا مالک اپنی مرضی سے نفلی صدقہ کرنا چاہتا ہے تو کرسکتا ہے،اگر پانچ اونٹ ہوں،تو ایک بکری واجب ہے۔

بکریوں کی زکوٰۃ یوں ہے کہ چالیس سے لے کر ایک سو بیس چرنے والی بکریوں پر ایک بکری واجب ہے،ایک سو بیس سے بڑھ جائیں،تو دو سو تک دو بکریاں واجب ہیں،دو سو سے بڑھ جائیں،تو تین سو تک تین بکریاں واجب ہیں،جب تین سو سے بھی بڑھ جائیں تو پھر ہر سو پر ایک بکری واجب ہے،بوڑھی یا عیب دار بکری زکوٰۃ میں قبول نہیں کی جائے گی،نہ ہی بکرا قبول کیا جائے گا،ہاں اگر زکوٰۃ وصول کرنے والے کی مرضی ہو تو ٹھیک ہے۔اسی طرح زکوٰۃ کے ڈر سے الگ الگ چرنے والی بکریوں کو اکٹھا کیا جائے نہ اکٹھی چرنے والیوں کو الگ الگ کیا جائے اور جو جانور دو آدمیوں کے

مشترکہ ہوں تو وہ مساوی طور پر زکوٰۃ کا حصہ نکالیں گے، اگر کسی شخص کی چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہو، تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، اگر مالک دینا چاہے تو اس کی مرضی۔ چاندی میں چالیسواں حصہ واجب ہے، اگر کسی کے پاس ایک سو نوے درہم ہوں، تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، اگر مالک دینا چاہے، تو اس کی مرضی۔''

❁ صحيح البخاري : 1448-1450-1455

343- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ : ثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُعَاذٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً، وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً . وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ : قَالَ : بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ .

''سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (زکوٰۃ لینے کے لیے) یمن بھیجا، تو چالیس گائیوں سے ایک مسنہ (دو سال کا بچہ) اور تیس گائیوں سے ایک تبیعہ (ایک سالہ بچہ) لینے کا حکم دیا۔''

❁ **إسنادہٗ حسنٌ** : سنن أبي داوٗد : 1578، سنن النّسائي : 2454، سنن التّرمذي : 623، سنن ابن ماجه : 1803، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۲۶۸) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۸۸۶) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۳۹۸) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ (التمہید : ۲/۱۳۰)، نیز فرماتے ہیں : وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاذٍ هٰذَا الْخَبَرُ بِإِسْنَادٍ مُّتَّصِلٌ وَّصَحِيْحٌ ثَابِتٌ (التّمهيد : ۲/۲۷۵) اعمش مدلس ہیں، مسند الشاشی (۱۳۴۸) میں ان سے شعبہ بیان کر رہے ہیں، لہٰذا یہ روایت سماع پر محمول ہے، سنن الدارمی (۱۶۶۴، ۱۷۰۹) اور المعجم الكبير للطّبراني (۲۰/۱۲۹، ح:۲۶۲) میں اعمش کی متابعت عاصم بن بہدلہ نے کر رکھی ہے، رہا مسروق کا سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع کا مسئلہ تو یہ سب

سے پہلے علامہ ابن حزم اندلسی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے، ان سے اس کا رجوع بھی ثابت ہے۔(المحلی :١٦/٦) حافظ ابن القطان فاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هُوَ الَّذِي كَانَ رَمَاهَا بِالْاِنْقِطَاعِ ثُمَّ رَجَعَ (بیان الوہم والایہام : ٥٧٤/٢) ابن القطان رحمہ اللہ نے بھی انقطاع کا ردّ کیا ہے، ان سے پہلے یہ ردّ امام اندلس ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے کیا ہے، نیز ائمہ محدثین نے اس حدیث کی تصحیح کر کے انقطاع کا ردّ کر دیا ہے۔

344۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ، قَالَ: أَنَا خُصَيْفٌ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فِي ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ وَفِي أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ».

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیس گائیوں میں ایک تبیعہ (ایک سالہ بچہ) اور چالیس گائیوں میں ایک مسنہ (دوسال کا بچہ) واجب ہے۔''

❁ **إسنادهٔ ضعيفٌ والحديث حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 411/1، سنن التّرمذي: 622، سنن ابن ماجه: 1804، خصیف بن عبدالرحمٰن (حسن الحدیث عند الجمہور) کے اختلاط کا مسئلہ ہے، نیز ابوعبیدہ نے اپنے باپ سے نہیں سنا۔ اوپر والی حدیث اس کا شاہد ہے۔

345۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَقَالَ: «لَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ».

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: زکوٰۃ لوگوں کے گھروں میں جا کر وصول کی جائے۔''

❁ **إسنادهٔ حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 80/2، سنن أبي داوٗد: 1591، حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج: ٩١٤) نے اس کی سند کو ''حسن'' قرار دیا ہے، محمد بن اسحاق نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، نیز مسند احمد

(۲/ ۲۱۵، وسندہ حسن) میں ان کی متابعت عبدالرحمٰن بن حارث نے کر رکھی ہے۔

346۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ الْعِجْلِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «تُؤْخَذُ صَدَقَاتُ أَهْلِ الْبَادِيَةِ عَلٰى مِيَاهِهِمْ وَأَفْنِيَتِهِمْ»

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیہاتی لوگوں سے پانی پر جا کر (جہاں جانور پانی پینے جاتے ہیں) یا گھروں میں جا کر زکوۃ وصول کی جائے۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : المعجم الأوسط للطّبراني : 346، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 110/4، عبدالملک بن محمد بن ابی بکر ابو طاہر ''ثقہ'' ہیں، امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات'' (۱۱۰/۷) میں ذکر کیا ہے، امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ (تاریخ بغداد: ۴۱۰/۱۰) نے ''ثقہ'' کہا ہے۔

347۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ : أَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشُورُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ» .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہروں اور چشموں سے سیراب ہونے والی زراعت پر عشر (دسواں حصہ) اور رہٹ (کنواں) سے سیراب ہونے والی زراعت پر نصف عشر (بیسواں حصہ) لازم ہے۔''

❁ صحيح مسلم :981

348۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ : أَخْبَرَنَا

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : ثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ سَنَّ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش اور چشموں سے سیراب ہونے والی زمین اور اس زمین پر، جسے آبپاشی کی ضرورت نہ ہو (پیداوار کا) دسواں حصہ مقرر کیا ہے اور جو زمین ڈول سے سیراب ہوتی ہو، اس پر بیسواں حصہ مقرر کیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1483

349۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ مِّنْ حَبٍّ وَّلَا تَمْرٍ» .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ وسق سے کم غلے اور کھجوروں پر زکوۃ نہیں ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1447، صحيح مسلم : 979

350۔ أَخْبَرَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ، أَنَّ بَنِي سَبَابَةَ، بَطْنٌ مِّنْ فَهْمٍ كَانُوا يُؤَدُّونَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْلٍ كَانَ عَلَيْهِمُ الْعُشْرَ مِنْ كُلِّ

عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةً وَّكَانَ يَحْمِي لَهُمْ وَادِيَيْنِ لَهُمْ، ثُمَّ أَدُّوا إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا يُؤَدُّونَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمٰى لَهُمْ وَادِيَيْهِمْ .

''سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنی شبابہ قبیلہ فہم کا حصہ تھا، وہ رسول اللہ ﷺ کو شہد میں سے دسواں حصہ یعنی دس مشکیزوں میں سے ایک مشکیزہ ادا کیا کرتے تھے، جو ان پر واجب تھا، آپ نے انہیں دو وادیوں کا مکمل تصرف دے رکھا تھا، پھر یہی عشر جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ادا کرتے رہے اور انہوں نے بھی انہیں ان دو وادیوں کا تصرف دیے رکھا۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : سنن أبي داوٗد : 1601، سنن ابن ماجه : 1824، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ (۲۳۲۴) نے ''صحیح'' کہا ہے، عبدالرحمٰن بن حارث مخزومی کی سنن ابی داود: (۱۶۰۰، وسندہ حسن) اور سنن نسائی (۲۵۰۱) میں عمرو بن حارث نے متابعت کر رکھی ہے۔

351۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ وَأَمَرَهٗ أَنْ يَّخْرُصَ الْعِنَبَ كَمَا يَخْرُصُ النَّخْلَ وَأَنْ يَّأْخُذَ زَكَاةَ الْعِنَبِ زَبِيبًا كَمَا يَأْخُذُ زَكَاةَ النَّخْلِ تَمْرًا .

''سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ حکم دے کر بھیجا کہ جیسے کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے، ویسے ہی انگوروں کا بھی اندازہ لگا لیا جائے، نیز جب وہ خشک ہو جائیں، تب ان کی زکوٰۃ (منقی کی صورت میں) لی جائے، جیسے کھجوروں کی زکوٰۃ ان کے خشک ہونے کے بعد لی جاتی ہے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : سنن أبي داوٗد : 1603، سنن النّسائي : 2619، سنن التّرمذي : 644، سنن

ابن ماجه : 2619، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۳۱۷) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۲۷۹) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام ابوداؤد رحمہ اللہ (۱۶۰۴) فرماتے ہیں کہ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے سیدنا عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔

352۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُودِ بْنِ نِيَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا، دَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ» .

''سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آپ اندازہ لگائیں، تو (اس کے مطابق) زکوٰۃ لیں اور تیسرا حصہ چھوڑ دیں، اگر تیسرا نہیں چھوڑ سکتے، تو چوتھا حصہ چھوڑ دیں۔''

❁ **إسنادهٔ حسنٌ وللحديث شواهد** : مسند الإمام أحمد : 448/3، سنن أبي داوٗد : 1605، سنن النّسائي : 2493، سنن التّرمذي : 643، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۳۱۹) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۲۸۰) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۴۰۲/۱) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

353۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرٍو الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ عَظِيمٌ فَقَالَ : «أَتُؤَدِّي زَكَاةَ هٰذَا؟» قَالَ : وَمَا زَكَاتُهُ؟ قَالَ : فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ : «جَمْرَةٌ عَظِيمَةٌ»، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ : قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ فِي هٰذَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيِّ .

''عمرو ثقفی اپنے باپ دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس کے

ہاتھ میں سونے کی بڑی سی انگوٹھی تھی، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا آپ اس کی زکوۃ ادا کرتے ہیں؟، کہا: اس کی کونسی زکوۃ ہے؟ جب وہ واپس جانے لگا، تو آپ نے فرمایا: یہ بہت بڑا انگارہ ہے۔ ولید بن مسلم نے اس کو سفیان سے اور انہوں نے آگے عمرو بن یعلی طائفی سے روایت کیا ہے۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 171/4، المعجم الكبير للطّبراني : 263/22، ح : 677، عمرو بن یعلی ثقفی یہ عمرو بن عثمان بن یعلی بن مرہ ثقفی ہے، عمرو بن یعلی راوی مجہول ہے، حافظ ابن القطان فاسی رحمہ اللہ کہتے ہیں: لَاتُعْرَفُ حَالُهٗ (بيان الوهم والايهام الواقعين فی كتاب الأحكام : 1648) اسی طرح اس کا باپ عثمان بن یعلی مجہول ہے، حافظ ابن القطان فاسی رحمہ اللہ کہتے ہیں: لَا تُعْرَفُ حَالُهٗ . (أيضًا) المعجم الكبير للطّبراني (٢٦٤/٢٢، ح : ٦٧٨) اور السنن الکبریٰ للبیهقي (١٤٥/٤) میں عمرو بن یعلی ہے، اگر یہ واقعی عمرو بن یعلی ہے، تو یہ اور اس کا باپ دونوں ''ضعیف'' ہیں، ایک وجہ ضعف امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس بھی ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ اس سند کے بارے میں کہتے ہیں : هذا بعيد من الصحة۔(اختصار السنن الكبير : 86/4)

354۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهٖ وَلَا عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے (ذاتی) گھوڑے اور غلام پر زکوۃ نہیں ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1463، صحيح مسلم : 982

355۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَيْسَ عَلَى

الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے (ذاتی) غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1463 ، صحيح مسلم : 982

356۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ : ثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ومَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ عَلَى النَّاسِ زَكَاةَ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر رمضان میں صدقہ فطر فرض کیا ہے، جو ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد اور غلام پر کھجور یا جو کا ایک صاع ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1504 ، صحيح مسلم : 984

357۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ : ثَنَا عِيَاضٌ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمْ نَزَلْ نُخْرِجُ الصَّدَقَةَ زَمَنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ زَبِيبٍ أَوْ أَقِطٍ أَوْ سُلْتٍ أَوْ شَعِيرٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى كَانَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ : مَا أَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ قَالَ : فَأَخَذَ النَّاسُ بِهِ .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک صاع کھجور، منقی، پنیر یا جو صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے، جب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور آیا، تو انہوں نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ ملک شام کی گیہوں کے دو مد، جو کے ایک صاع کے برابر ہیں، تو لوگوں نے اس کے مطابق عمل شروع کر دیا۔''

❁ صحيح البخاري : 1508 ، صحيح مسلم : 985

358ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ : أَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهٗ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهٗ أَبَدًا .

''مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔اتنا مزید ہے کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اسی طرح (ایک صاع) ادا کرتا رہوں گا، جیسے اب تک ادا کرتا آ رہا ہوں۔''

❁ صحيح البخاري : 1508 ، صحيح مسلم : 985

359ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الْمُصَلّٰى .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1509 ، صحيح مسلم : 986

360ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا الْأَسَدِيُّ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِي ذٰلِكَ . قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ : إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا الْخَلْقَانِيُّ ثِقَةٌ ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ الْوَاسِطِيُّ ثِقَةٌ .

’’سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وجوب زکوٰۃ سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے انہیں اس کی اجازت دے دی۔

یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: اسماعیل بن زکریا خلقانی اور حجاج بن دینار واسطی دونوں ثقہ ہیں۔‘‘

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 104/1، سنن أبي داوٗد : 1624، سنن التّرمذي : 678، سنن ابن ماجه : 1795، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۳۳۱) نے ’’صحیح‘‘ اور امام حاکم رحمہ اللہ (۳/ ۳۳۲) نے ’’صحیح الاسناد‘‘ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے، حکم بن عتیبہ ’’مدلس‘‘ ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

361۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : أَنْبَأَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَ إِلَيْهِ أَهْلُ بَيْتٍ بِصَدَقَةٍ صَلّٰى عَلَيْهِمْ فَتَصَدَّقَ أَبِي بِصَدَقَةٍ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى» .

’’سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کسی گھر سے کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لے کر آتا، تو آپ اسے دُعا دیتے۔ میرے والد آپ کے پاس صدقہ لے کر آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ! ابو اوفی کی آل پر رحمت فرما۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 1497، صحيح مسلم : 1078

362۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا، فَوَقَّفَهُ الرَّجُلُ يَبِيعُهٗ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ : أَبْتَاعُ الْفَرَسَ الَّذِي حَمَلْتُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَرْجِعْ فِي صَدَقَتِكَ» .

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالی کی راہ میں سواری کے لیے ایک گھوڑا دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گھوڑا ایک آدمی کو دے دیا، اس آدمی نے گھوڑا بیچنے کے لیے کھڑا کر دیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر پوچھنے لگے: کیا وہ گھوڑا بیچا جا رہا ہے، جو میں نے اللہ کی راہ میں سوار ہونے کے لیے دیا تھا؟ (یعنی اسے خریدنے کا ارادہ کیا)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ اس کو خریدنا اور نہ اپنے صدقے میں رجوع کرنا۔''

❁ صحيح البخاري : 2775، صحيح مسلم : 1620

363۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ الْعَامِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غنی اور کام کرنے والے صحت مند شخص کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں۔''

❁ **حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 164/2، سنن أبي داوٗد : 1634، سنن التّرمذي : 658، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' کہا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔ (التّلخيص الحبير : ۱۰۸/۳)

364۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ» .

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غنی اور کام کرنے والے صحت مند شخص کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں۔“

❁ **إسنادهٗ حسنٌ، وللحديث شواهد بأسانيد صحيحة** : مسند الإمام أحمد : 389,377/2، سنن النّسائي : 2597، سنن ابن ماجه : 1839، **اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۲۹۰) نے ”صحیح“ کہا ہے۔**

365۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِّعَامِلٍ عَلَيْهَا وَلِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ أَوْ غَارِمٍ أَوْ غَازٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ مِسْكِينٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ مِنْهَا فَأَهْدٰى مِنْهَا لِغَنِيٍّ» .

”سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ قسم کے لوگ غنی ہونے کے باوجود صدقہ لے سکتے ہیں: (۱) زکوٰۃ وصول کنندہ (۲) وہ شخص، جو صدقہ کو اپنے مال سے خریدے (۳) مقروض (۴) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۵) کسی مسکین کے پاس صدقہ آیا، تو اس نے بطور تحفہ کسی غنی کو دے دیا۔“

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مصنّف عبدالرزاق : 7151، مسند الإمام أحمد : 56/3، سنن أبي داوٗد : 1636، سنن ابن ماجه : 1841، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۳۷۴) نے ”صحیح“ کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۴۰۷، ۴۰۸) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔**

366۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : وَفِيمَا قَرَأْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ

وَحَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ: نَزَلْتُ أَنَا وَأَهْلِي بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ لِي أَهْلِي: اذْهَبْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَأْكُلُهُ وَجَعَلُوا يَذْكُرُونَ مِنْ حَاجَتِهِمْ فَذَهَبْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَّسْأَلُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ»، فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ عَنْهُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَّهُوَ يَقُولُ: لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهُ لَيَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَّا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ مَنْ يَّسْأَلْ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا»، قَالَ الْأَسَدِيُّ: فَقُلْتُ: لِقْحَتُنَا خَيْرٌ مِّنْ أُوقِيَّةٍ، قَالَ مَالِكٌ: وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا، فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْ فَقَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَعِيرٌ وَّزَبِيبٌ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتّٰى أَغْنَانَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ.

''بنو اسد (قبیلہ) کے ایک شخص کا کہنا ہے: میں نے اپنے گھر والوں سمیت بقیع غرقد میں پڑاؤ کیا، تو میرے گھر والے کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں اور ہمارے کھانے کے لیے کوئی چیز مانگ کر لائیں، نیز وہ اپنی ضروریات بیان کرنے لگے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، تو آپ کے پاس ایک آدمی موجود پایا، جو آپ سے سوال کر رہا تھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: میرے پاس دینے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے، چنانچہ وہ آدمی غصے میں یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا کہ یقیناً آپ (اپنی مرضی سے) جسے چاہتے ہیں، دے دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے: یہ مجھ پر اس لیے ناراض ہو رہا ہے کہ میرے پاس اسے دینے کے لیے کچھ نہیں ہے، جس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) یا اس کے مساوی مال ہو اور وہ پھر بھی مانگے، اس کا یہ مانگنا الحاف (غیر اضطراری) ہے۔

وہی اسدی بیان کرتے ہیں: میں نے دل میں کہا: ہماری اونٹنی تو ایک اوقیہ سے بہتر (قیمتی) ہے۔

مالک کہتے ہیں کہ اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہے، چنانچہ میں سوال کیے بغیر واپس آ گیا، بعد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ جو اور کشمش آئے، تو آپ نے ان میں سے ہمارا حصہ بھی نکالا، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ** : موطأ امام مالك : 999/2، مسند الإمام أحمد : 36/4، سنن أبي داوٗد : 1627، سنن النّسائي : 2592

367۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ، قَالَ : تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : «نُوَدِّيهَا عَنْكَ نُخْرِجُهَا إِذَا جَاءَ نَعَمُ الصَّدَقَةِ»، قَالَ : قَالَ : «يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ حَرُمَتْ إِلَّا فِي إِحْدٰى ثَلَاثٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُوَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَهُوَ يَسْأَلُ حَتّٰى يُصِيبَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ أَوْ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ وَّفَاقَةٌ حَتّٰى يَشْهَدَ ثَلَاثَةٌ مِّنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ أَوْ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْمَسْأَلَةِ فَهُوَ سُحْتٌ» .

''سیدنا قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک ضمانت کی ذمہ داری قبول کی، تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: جب ہمارے پاس صدقہ کے اونٹ آئیں گے، تو ہم آپ کی طرف سے (ضمانت) چکا دیں گے، نیز فرمایا: اے قبیصہ! صرف تین قسم کے لوگوں کے لیے مانگنا جائز ہے (۱) جس نے کسی کی ضمانت کی ذمہ داری قبول کی، تو اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے حتی کہ اسے ادا کرنے کے بعد چھوڑ دے۔ (۲) جس پر ایسی مصیبت آ پڑے،

جس سے اس کا سارا مال تباہ ہو جائے ، تو اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے حتی کہ وہ ضروریات زندگی پوری کرنے کے قابل ہو جائے ، پھر مانگنا چھوڑ دے۔(۳) جس کو بہت شدید فاقہ اور حاجت ہو، حتی کہ اس کی قوم کے تین عقلمند آدمی گواہی دے دیں، تو اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے، حتی کہ وہ ضروریات زندگی پوری کرنے کے قابل ہو جائے پھر مانگنا چھوڑ دے۔ان کے سوا مانگنا حرام ہے۔‘‘

❁ صحيح مسلم : 1044

368۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فِيهَا فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا أَنْفَسَ مِنْهُ قَالَ : «إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا» قَالَ : فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا تُوهَبُ وَلَا تُوَرَّثُ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْغُرَمَاءِ وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ .

’’سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر کے علاقہ میں زمین ملی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشورہ کرنے آئے اور کہنے لگے: اللہ کے رسول! مجھے خیبر میں ایسی زمین ملی ہے کہ اس سے عمدہ مال میں نے کبھی حاصل نہیں کیا (میں اس کو صدقہ نہ کر دوں)، فرمایا: آپ چاہتے ہیں، تو اس زمین کو اپنی ملکیت میں رکھیں اور پیداوار صدقہ کر دیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فقرا، مقروضوں، غلام آزاد کرنے، جہاد، مسافروں اور مہمانوں کے لیے صدقہ کر دیا اور فرمایا: اسے نہ بیچا جائے، نہ ہبہ کیا جائے اور نہ ہی وراثت بنایا جائے، جو اس زمین کا والی بنے، اگر وہ معروف طریقے سے اس سے کھا لے یا اپنے ایسے دوست کو کھلا دے جو اس میں سے مال جمع کرنے والا نہ ہو، تو اس

پر کوئی حرج نہیں۔''

❁ صحيح البخاري: 2772-7273، صحيح مسلم: 1632

369- حَدَّثَنَا زِيَادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَالَ يَلِيهَا ذُو الرَّأْيِ مِنْ آلِ عُمَرَ.

''ایوب نے بھی نافع سے ابن عون کی طرح کی حدیث بیان کی ہے اور یوں فرمایا ہے: آل عمر میں سے اس کا والی وہ ہوگا، جو اہل رائے ہو۔''

❁ صحيح البخاري: 2772-7273، صحيح مسلم: 1632

370- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ: عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ، أَوْ عِلْمٌ يُّنْتَفَعُ بِهٖ، أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهٗ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی فوت ہو جاتا ہے، تو اس کا عمل رک جاتا ہے، مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے (۱) صدقہ جاریہ (۲) وہ علم، جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں (۳) نیک اولاد، جو اس کے لیے دعا کرے۔''

❁ صحيح مسلم: 1631

371- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ مِنْ مَّعَادِنِ الْقَبَلِيَّةِ الصَّدَقَةَ.

''سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلیّہ کی کانوں سے زکوۃ وصول

کی۔‘‘

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 149,148/6، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۳۲۳) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۴۰۴) نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ سند کے سارے کے سارے راوی جمہور کے نزدیک ’’حسن الحدیث‘‘ ہیں۔

372۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : أَوَّلُ مَا رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ سَأَلْتُهٗ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي قَالَ : ثَنِي سَعِيدٌ وَّأَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ : «الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ» .

’’سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانور کا زخم معاف ہے، اگر کوئی کان میں گر کر مر جائے، تو اس کا خون معاف ہے اور مال دفینہ میں خمس (پانچواں حصہ زکوٰۃ) ہے۔‘‘

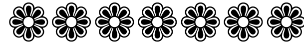
❁ صحيح البخاري : 1499، صحيح مسلم : 1710

373۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُونَ أَرَقَّ لِقُلُوبِهِمْ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَّا يُحْشَرُوا وَلَا يُعْشَرُوا وَلَا يُجَبُّوا وَلَا يُسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا تُحْشَرُونَ وَلَا تُعْشَرُونَ وَلَا يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ غَيْرُكُمْ وَلَا خَيْرَ فِي دِينٍ لَّيْسَ فِيهِ رُكُوعٌ» .

’’عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو ثقیف کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے انہیں مسجد میں ٹھہرایا تا کہ ان کے دل نرم ہوں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر شرط عائد

کی کہ انہیں جہاد، عشر اور نماز سے مستثنیٰ قرار دیا جائے، نیز ان پر ان کے علاوہ کوئی اور عامل (حکمران) مقرر نہ کیا جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں جہاد اور عشر سے مستثنیٰ کرنے کا حق تو دیا جا سکتا ہے، نیز تم پر کوئی غیر آدمی حاکم بھی نہیں بنایا جائے گا، لیکن جس دین میں رکوع (نماز) نہیں، وہ خیر سے خالی ہے۔''

❁ **إسنادہٗ ضعیفٌ** : مسند الإمام أحمد : 218/4، سنن أبي داوٗد : 3026، حمید طویل اور حسن بصری دونوں ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔



كِتَابُ الصِّيَامِ

بَابُ الصِّيَامِ

روزوں کا بیان

374۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَا : ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُقْعِدُنِي عَلٰى سَرِيرِهٖ قَالَ : إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنِ الْقَوْمُ» أَوْ «مَنِ الْوَفْدُ؟» قَالُوا : مِنْ رَبِيعَةَ قَالَ : «فَمَرْحَبًا بِالْوَفْدِ» أَوْ «بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِمِينَ»، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ إِتْيَانَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَإِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَأَخْبِرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَرَاءَ نَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ : وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ قَالَ : فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ : قَالَ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ : «تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ؟» قَالُوا : اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ، قَالَ : «شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ»، وَنَهَاهُمْ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ : «وَالْمُقَيَّرِ

وَالْمُزَفَّتِ» وَقَالَ: «احْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَ كُمْ».

''ابو جمرہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مجھے چار پائی پر بٹھایا کرتے تھے، فرمانے لگے: قبیلہ عبدالقیس کا وفد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے پوچھا: آپ کس قوم کے لوگ ہیں، یا کہاں کا وفد ہیں؟ انہوں نے کہا: ربیعہ خاندان کے لوگ ہیں۔ فرمایا: اس قوم کو یا اس وفد کو مرحبا ہو، نہ ذلیل ہونے والے، نہ شرمندہ ہونے والے (یعنی ان کا آنا بہت خوب ہے۔) وہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! ہم آپ کے پاس صرف ان حرمت والے مہینوں میں ہی آسکتے ہیں، کیوں کہ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر کے کافروں کا قبیلہ آباد ہے، لہٰذا ہمیں قطعی بات بتلا دیں کہ جس کی خبر ہم اپنے پچھلے لوگوں کو بھی کر دیں اور اس پر عمل پیرا ہو کر جنت میں داخل ہو جائیں، چنانچہ انہوں نے آپ سے برتنوں کے متعلق بھی پوچھا۔ آپ نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار قسم کے برتنوں کو استعمال میں لانے سے منع کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا، پھر پوچھا: جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں، فرمایا: گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے سچے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے خمس (پانچواں حصہ) ادا کرنا۔ چار برتنوں کے استعمال سے ان کو منع فرمایا، سبز لاکھی مرتبان سے، کدو کے بنے ہوئے برتن سے، لکڑی کے کھودے ہوئے برتن سے اور روغنی برتن سے اور فرمایا: ان باتوں کو یاد کر لیں اور پچھلوں کو بھی خبر دے دینا۔''

❀ صحيح البخاري: 53، صحيح مسلم: 17

375- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ حُنَيْنٍ، يَقُولُ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُنْكِرُ أَنْ يَتَقَدَّمَ فِي صِيَامِ رَمَضَانَ إِذَا لَمْ يُرَ هِلَالُ شَهْرِ رَمَضَانَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا لَمْ تَرَوُا

الْهِلَالَ فَاسْتَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ لَيْلَةً» .

''محمد بن حنین کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کو برا جانتے تھے کہ ماہ رمضان کا چاند دکھائی دینے سے پہلے کوئی روزہ رکھ لے، فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اگر چاند نظر نہ آئے، تو (موجودہ ماہ کی) تیس راتیں پوری کر لیں۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ والحديث صحيحٌ له شواهد** : مسند الإمام أحمد : 367/1، سنن النّسائي : 2127، محمد بن حنین ''مجہول الحال'' ہے۔

376۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ : قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَّ شُعْبَةُ : «صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزے رکھیں اور چاند دیکھ کر روزے چھوڑیں، پھر اگر مطلع ابر آلود ہو، تو تیس دن گن (کر پورے کر) لیں۔''

❁ صحيح البخاري : 1909، صحيح مسلم : 1081

377۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ : ثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ، قَالَ : بُعِثْتُ إِلٰى عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ إِذَا خَفِيَ الْهِلَالُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ : إِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، بَعَثَنِي إِلَيْكِ أَسْأَلُكِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَعَنْ الْوِصَالِ، وَعَنْ الصِّيَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ قَالَ : قَالَتْ : وَكَانَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ، ثُمَّ

يَصُومُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ، ثُمَّ صَامَ، تَعْنِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''عبداللہ بن ابی قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا گیا کہ میں ان سے چاند نظر نہ آنے کی صورت میں رمضان کا روزہ رکھنے اور نماز عصر کے بعد (نفل) نماز پڑھنے کے متعلق پوچھوں۔ چنانچہ میں نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: فلاں آپ کو سلام کہتا ہے، انہوں نے مجھے آپ کے پاس نماز عصر کے بعد (نفل) نماز پڑھنے، روزوں میں وصال کرنے اور ماہ رمضان میں روزوں کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا ہے۔ انہوں نے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا، کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ باقی مہینوں کے ایام اس قدر نہیں گنا کرتے تھے، جس قدر شعبان کے ایام گنا کرتے تھے، پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے، اگر چاند نظر نہ آتا، تو (شعبان) کے تیس دن شمار کرتے، پھر روزہ رکھتے۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 149/6، سنن أبي داوٗد : 2325، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۹۱۰) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۴۴۴) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۴۲۳) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے (سنن الدّارقطني : ۲/ ۱۵۷) نے اس کی سند کو ''حسن صحیح'' قرار دیا ہے۔

378۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا لَا تَقَدَّمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سن لیں! رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھیں، ہاں روٹین کا روزہ ہو، تو رکھ لے۔''

❁ صحيح البخاري : 1914، صحيح مسلم : 1082

379۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا الْفَضْلُ يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ : أَتَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : فَنَادٰى أَنْ صُومُوا.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں؟، عرض کیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: آپ نے اعلان کر دیا کہ (کل) روزہ رکھیں۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : سنن أبي داوٗد : 2340، سنن النّسائي : 2115، سنن التّرمذي : 691، سنن ابن ماجه : 1652، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۹۲۳) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۴۴۶) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۲۹۷) فرماتے ہیں: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ مُتَدَاوِلٌ بَيْنَ الْفُقَهَاءِ، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ سماک بن حرب کی عکرمہ سے بیان کردہ روایت ''ضعیف'' اور ''مضطرب'' ہوتی ہے، جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وَرِوَايَتُهٗ عَنْ عِكْرِمَةَ خَاصَّةً مُضْطَرِبَةٌ (تقريب التّهذيب : 2624)

380۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الذُّهْلِيُّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ : «أَتَشْهَدُ أَنَّ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟» قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : «يَا بِلَالُ نَادِ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا».

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا:

میں نے چاند دیکھا ہے۔فرمایا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟، کہا: جی ہاں! فرمایا: بلال! لوگوں میں اعلان کر دیں کہ کل روزہ رکھیں۔‘‘

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ** : انظر الحديث السابق .

381۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : رُخِّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْعَجُوزِ الْكَبِيرَةِ فِي ذٰلِكَ وَهُمَا يُطِيقَانِ الصَّوْمَ أَنْ يُفْطِرَا إِنْ شَاءَ ا أَوْ يُطْعِمَا كُلَّ يَوْمٍ مِّسْكِينًا وَّلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فِي هٰذِهِ الْـآيَةِ : ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (البقرة : 185)، وَثَبَتَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْعَجُوزِ الْكَبِيرَةِ إِذَا كَانَا لَا يُطِيقَانِ الصَّوْمَ وَالْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ إِذَا خَافَتَا أَفْطَرَتَا وَأَطْعَمَتَا كُلَّ يَوْمٍ مِّسْكِينًا .

’’سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر رسیدہ مرد اور عمر رسیدہ عورت کو آیت میں رخصت دی گئی تھی کہ وہ طاقت کے باوجود اگر چاہیں، تو روزہ نہ رکھیں اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں اور ان پر کوئی قضا نہ ہوگی، پھر ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (البقرة : 185) سے اس آیت کا مذکورہ حکم منسوخ ہو گیا، صرف ان عمر رسیدہ مرد اور عورتوں کے لیے باقی رہ گیا، جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں، نیز حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو اگر (اپنے بچے کا) اندیشہ ہو، تو وہ بھی روزہ نہ رکھیں اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔‘‘

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ** : سنن أبي داوٗد : 2318، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 230/4، قتادہ ’’مدلس‘‘ ہیں، جو کہ لفظ ’’عن‘‘ سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

382۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا يَمْنَعُكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُورِكُمْ فَإِنَّ بِلَالًا يُّؤَذِّنُ لِيُوقِظَ نَائِمَكُمْ وَلِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ، وَلَيْسَ مَا يَكُونُ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا حَتّٰى يَكُونَ هَكَذَا وَهَكَذَا» يَعْنِي الْفَجْرَ.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال (رضی اللہ عنہ) کی اذان تمہیں سحری کھانے سے منع نہ کرے، بلال (رضی اللہ عنہ) تو اس لیے اذان کہتے ہیں کہ سوئے ہوئے کو بیدار کر دیں اور قیام کرنے والا لوٹ جائے، فجر وہ نہیں ہوتی جو اس اس طرح (یعنی اوپر سے نیچے) ہو، بلکہ وہ تو اس اس طرح (یعنی دائیں بائیں) ہوتی ہے۔''

❁ صحيح البخاري :621، صحيح مسلم : 1093

383۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَحْرٍ الْقَرَاطِيسِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً».

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کیا کریں، کیوں کہ سحری میں برکت ہوتی ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1923، صحيح مسلم : 1095

384۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : قَدْ هَلَكْتُ قَالَ : «وَمَا شَأْنُكَ؟» قَالَ : وَقَعْتُ عَلٰى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ فَقَالَ : «أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً؟» قَالَ : لَا قَالَ : «أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» قَالَ : لَا قَالَ : «أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟» قَالَ : لَا، قَالَ : «اجْلِسْ»، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَّالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ فَقَالَ : «خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ»، قَالَ : عَلٰى أَفْقَرِ مِنَّا فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرَ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ : «خُذْ هٰذَا وَأَطْعِمْهُ عِيَالَكَ»، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ : وَقَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَّمَعْمَرٌ، وَّإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، وَالْأَوْزَاعِيُّ، وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، وَعُقَيْلٌ، وَّعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ، وَّابْنُ أَبِي حَفْصَةَ، وَمَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : وَقَعْتُ عَلٰى أَهْلِي، أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً؟، أَوْ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى، وَقَالَ مَالِكٌ، وَّابْنُ جُرَيْجٍ، وَّيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ : إِنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامٍ أَوْ إِطْعَامٍ.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: میں ہلاک ہو گیا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں رمضان (روزہ کی حالت) میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا آپ غلام آزاد کرنے کی طاقت رکھتے ہیں؟ عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا آپ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہیں؟ عرض کیا: نہیں! پوچھا: کیا آپ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں؟ عرض کیا: نہیں، فرمایا: بیٹھ جایئے، اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لے لیں اور صدقہ کر دیں۔ اس نے کہا: کیا ایسے گھرانے پر صدقہ کروں، جو ہم سے زیادہ ضرورت مند ہے؟ ان دو سیاہ پہاڑوں کے درمیان (یعنی مدینہ میں) ہمارے گھر سے زیادہ کوئی محتاج نہیں۔ (یہ سن کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر مسکرائے کہ آپ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں اور فرمایا: اسے لے جائیں اور اپنے اہل وعیال کو کھلا دے۔

کچھ راویوں نے تھوڑے سے لفظی اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1936، صحيح مسلم : 1111

385۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَّإِنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو روزے کی حالت میں خود بخود قے آ جائے، اس پر قضا نہیں ہے (یعنی اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا) اور جو قصداً قے کرے، اس پر قضا لازم ہے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 498/2، سنن أبي داوٗد : 2380، سنن التّرمذي : 720، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۹۶۰، ۱۹۶۱) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۱۸) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۴۲۶/۱، ۴۲۷) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ ہشام بن حسان کی محمد بن سیرین سے روایت سماع پر محمول ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے: مَنْ قَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيُفْطِرْ .(السّنن الكبرٰى للنّسائي : 3118، وسندهٗ صحيحٌ)

386۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي بِالْبَقِيعِ فِي رَمَضَانَ إِذَا رَجُلٌ يَحْتَجِمُ فَقَالَ : «أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ» .

''سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رمضان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع (مدینہ کا قبرستان) سے گزر رہے تھے اور ایک آدمی پچھنے لگوا رہا تھا، فرمایا: پچھنے لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 5/277-280-282-283، سنن أبي داوٗد : 2367، سنن ابن ماجه : 1680، **اس حدیث کوامام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ **(۱۹۶۳) اور امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(۳۵۳۲) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم** رحمہ اللہ **(۱/۴۲۷) نے امام بخاری** رحمہ اللہ **اور امام مسلم** رحمہ اللہ **کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔**

387۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى أَبِي مُوسٰى وَهُوَ يَحْتَجِمُ لَيْلًا فَقُلْتُ : لَوْلَا كَانَ هٰذَا نَهَارًا فَقَالَ : أَتَأْمُرُنِي أَنْ أُهَرِيقَ دَمِي وَأَنَا صَائِمٌ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ» .

''ابو رافع رحمہ اللہ **کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابو موسیٰ** رضی اللہ عنہ **کے پاس گیا، تو وہ رات کے وقت پچھنے لگوا رہے تھے، میں نے کہا: آپ نے دن کو کیوں نہ لگوا لیے؟ فرمایا: کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں روزے کی حالت میں اپنا خون بہاؤں جب کہ میں نے رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **کو فرماتے ہوئے سنا: پچھنے لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔''**

❁ **إسنادهٔ ضعيفٌ** : السّنن الكبرٰى للنّسائي : 3208، شرح معاني الآثار للطّحاوي : 2/98، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 4/266، **اس حدیث کو امام حاکم** رحمہ اللہ **(۱/۴۳۰) نے امام بخاری** رحمہ اللہ **اور امام مسلم** رحمہ اللہ **کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ سعید بن اَبی عروبہ ''مدلس'' اور ''مختلط'' ہیں۔**

388۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِالْقَاحَةِ وَهُوَ صَائِمٌ، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ : وَهُوَ فِي سَفَرٍ .

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما **بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم** صلی اللہ علیہ وسلم **نے قاحہ کے مقام پر روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے، ابو محمد کہتے ہیں: آپ سفر میں تھے۔''**

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ، والحديث صحيحٌ** : له شواهد كثيرة، صحيح البخاري (1835) وغيره، مسند الإمام أحمد :444/1، *حکم بن عتیبہ نے مقسم سے یہ حدیث نہیں سنی، اس کی متابعت یزید بن ابی زیاد ''ضعیف'' راوی نے کر رکھی ہے، دیکھیں:* سنن أبي داوٗد : 2373، سنن التّرمذي : 777، وقال : حسنٌ صحيحٌ.

389۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بھول کر کھا لیا یا پی لیا، وہ اپنا روزہ مکمل کرے، کیوں کہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا، پلایا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 6669

390۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا صَامَ أَحَدُكُمْ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی روزہ رکھے اور بھول کر کھا پی لے، وہ اپنا روزہ مکمل کرے، کیوں کہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا، پلایا ہے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ والحديث صحيحٌ** : *قتادہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، صحیح بخاری (۱۹۳۳) اور صحیح مسلم (۱۱۵۵) کی حدیث اس سے مستغنی کر دیتی ہے۔*

391۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں (اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا) بوسہ بھی لے لیتے تھے اور جسم کے ساتھ جسم بھی ملا لیتے تھے، حالاں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بہ نسبت خواہش پر زیادہ کنٹرول رکھنے والے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 1106

392۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُمَيٍّ، أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ وَهُوَ جُنُبٌ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت میں صبح ہو جاتی، تو غسل کر کے روزہ رکھ لیتے۔''

❁ صحيح البخاري : 1925، صحيح مسلم : 76/1109

393۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ : ثنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْتَ».

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات آجائے، دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے، تو افطار کا وقت ہو گیا۔''

❁ صحيح البخاري : 1954، صحيح مسلم : 1100

394۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى هُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ فَقِيلَ : إِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ فَقَالَ : «إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ أُطْعَمُ وَأُسْقٰى» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال (افطاری کیے بغیر پہلے روزے کو جاری رکھنا) سے منع فرمایا ہے۔کسی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ تو وصال کرتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہاری طرح تو نہیں ہوں، مجھے رات کو کھلا پلا دیا جاتا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1922 ، صحيح مسلم : 1102

395۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَأَبِي سَلَمَةَ أَوْ أَحَدِهِمَا ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنَّ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب چاند نظر آئے، تو روزہ رکھو اور جب چاند نظر آئے، تو روزہ چھوڑ دو، اگر مطلع ابر آلود ہو، تو تیس دن روزے رکھو۔''

❁ صحيح مسلم : 1081

396۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَصْبَحَ النَّاسُ صِيَامًا تَمَامَ الثَّلَاثِينَ فَجَاءَ أَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا أَنَّهُمَا أَهَلَّا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ ، فَأَفْطَرُوا .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے مروی ہے کہ لوگوں (صحابہ) نے تیسواں روزہ رکھا، دو اعرابیوں نے آکر گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا، تو انہوں نے روزہ افطار کر دیا۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 314/5، سنن أبي داوٗد : 2339، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 248/4، **امام دارقطنی** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں** : هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ ثَابِتٌ . (سنن الدّارقطني : 169/2، ح : 2182)

397۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَأَلَ حَمْزَةُ الْأَسْلَمِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ : «إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوران سفر روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا،فرمایا:مرضی ہے،روزہ رکھنا چاہیں،رکھ لیں،چھوڑنا چاہیں،چھوڑ دیں۔''

❁ صحيح البخاري : 1943، صحيح مسلم : 1121

398۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ عَامَ الْفَتْحِ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ : قَوْلُهٗ : وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ، هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَعْمَرٌ، حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال (سفر میں) روزہ رکھا، جب کدید نامی جگہ پر پہنچے،تو روزہ توڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل ہی قابل حجت ہوتا ہے۔

ابومحمد کہتے ہیں: معمر نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ «إِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ» زہری کا قول ہے۔

❁ صحيح البخاري : 1944، صحيح مسلم : 1113

399۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَرَأٰى رَجُلًا عَلَيْهِ زِحَامٌ وَّقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ : «مَا هٰذَا؟» قَالُوا : صَائِمٌ قَالَ : «لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ» أَوِ «الْبِرُّ، أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ».

''سیدنا جابر بن عبداللہ ﷠ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر پر تھے، آپ نے ایک آدمی کو دیکھا، جس کے پاس بہت سے لوگ جمع تھے اور اس پر سایہ کیا گیا تھا، آپ ﷺ نے اس کی وجہ پوچھی؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ روزہ دار ہے۔ فرمایا: یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم سفر میں روزہ رکھو۔''

❁ صحيح البخاري : 1946، صحيح مسلم : 1115

400۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ : ثَنِي ابْنُ الْهَادِ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَهٗ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَمَا تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ تَقْضِيَ حَتّٰى يَدْخُلَ شَعْبَانُ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرٍ مَّا يَصُومُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهٗ كُلَّهٗ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهٗ كُلَّهٗ.

''سیدہ عائشہ ﷝ بیان کرتی ہیں کہ ہم (ازواج رسول ﷺ بیماری کی وجہ سے) رمضان کے روزے چھوڑ تیں، تو شعبان کا مہینہ آنے تک ان کی قضا نہ دے سکتیں، رسول اللہ ﷺ جتنے روزے شعبان میں رکھا کرتے تھے، اتنے کسی اور مہینے میں نہ رکھتے تھے، چند دن چھوڑ کر آپ شعبان کا پورا مہینہ ہی روزے رکھتے تھے، بل کہ پورا شعبان ہی روزے رکھتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 1950، صحيح مسلم : 1146

401۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ : شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ صِيَامَ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرٰى : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحٰى، أَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ، فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَأَمَّا الْأَضْحٰى فَتَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ .

''ابو عبید کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید پڑھی، تو انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) میں روزہ رکھنا حرام قرار دیا ہے، سفیان کی ایک روایت میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ رہا عید الفطر کا دن، تو یہ روزوں سے افطار کا دن ہے اور عید الاضحیٰ کے دن آپ اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہیں۔''

❁ صحيح البخاري : 1990، صحيح مسلم : 1137

402۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ أُنَاسٌ ثُمَّ صَلَّى الثَّانِيَةَ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَكْثَرَ مِنَ الْأُولٰى فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ أَوِ الرَّابِعَةُ امْتَلَأَ الْمَسْجِدُ حَتَّى اغْتَصَّ الْمَسْجِدُ بِأَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّاسُ يُنَادُونَهُ الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَا زَالَ النَّاسُ يَنْتَظِرُونَكَ الْبَارِحَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ : «أَمَا إِنِّي لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ أَمْرُهُمْ

وَلٰكِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهِمْ» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ماہ رمضان میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی، لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر دوسری رات آپ نے نماز پڑھی، تو اس رات پہلی رات سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے، تیسری یا چوتھی رات مسجد لوگوں سے کھچا کھچ بھر گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہ لائے، لوگ آپ کو نماز کے لیے بلاتے رہے، مگر آپ ان کے پاس تشریف نہ لائے، صبح ہوئی، تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! گزشتہ رات لوگ آپ کا انتظار کرتے رہے (مگر آپ باہر تشریف نہیں لائے)، فرمایا: ان کا معاملہ مجھ پر پوشیدہ نہیں، لیکن مجھے اندیشہ تھا کہ یہ نماز ان پر فرض کر دی جائے گی۔''

❁ صحيح البخاري: 2012، صحيح مسلم: 761

403۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا مِنَ الشَّهْرِ شَيْئًا حَتّٰى إِذَا بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا اللَّيْلَةَ الرَّابِعَةَ وَقَامَ بِنَا الَّتِي تَلِيهَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَتْ لَهٗ بَقِيَّةُ لَيْلَتِهِ»، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا السَّادِسَةَ وَقَامَ بِنَا السَّابِعَةَ وَبَعَثَ إِلٰى أَهْلِهِ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السَّحُورُ.

''سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے، آپ نے اس مہینے ہمیں کوئی قیام (رمضان) نہیں کروایا، حتی کہ جب سات راتیں باقی رہ گئیں، تو

ایک تہائی رات تک نماز (تراویح) پڑھائی، پھر چوتھی (چوبیسویں) رات قیام نہیں کروایا، اگلی رات قیام کروایا، حتی کہ تقریبا آدھی رات گزر گئی، ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! کاش آپ ساری رات نوافل پڑھاتے، فرمایا: جب کوئی امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے، یہاں تک کہ امام فارغ ہو جائے، اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں چھٹی (چھبیسویں) رات قیام نہیں کروایا، بل کہ ساتویں (ستائیسویں) رات قیام کروایا، اپنے گھر والوں کو بھی پیغام بھیجا اور لوگ بھی جمع ہو گئے، تو آپ نے ہمیں اتنا لمبا قیام کروایا کہ ہمیں فلاح کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو گیا، (داود بن ابی ہند کہتے ہیں) میں نے (اپنے استاذ سے) پوچھا: فلاح کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد سحری کا کھانا ہے۔''

❀ **صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 5/159-163، سنن أبي داوٗد : 1375، سنن النّسائي : 1395، سنن التّرمذي : 806، سنن ابن ماجه : 1327، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۲۰۶) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۵۴۷) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی متابعت ہوئی ہے۔**

404۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ الْمُقْرِئُ : وَقَالَ مَرَّةً : يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان سمجھتے ہوئے اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس نے ایمان سمجھتے ہوئے اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر میں قیام کیا، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

❁ صحيح البخاري : 2014، صحيح مسلم : 760

405- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «اطْلُبُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ مِنْهَا» يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کریں۔''

❁ صحيح البخاري : 2015، صحيح مسلم : 1165

406- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ يَزِيد بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ : سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ، يَقُولُ : لَوْلَا سُفَهَاؤُكُمْ لَوَضَعْتُ يَدِي فِي أُذُنِي ثُمَّ نَادَيْتُ : أَلَا إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ قَبْلَهَا ثَلَاثٌ وَّبَعْدَهَا ثَلَاثٌ نَبَأُ مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِي عَنْ نَبَأِ مَنْ لَمْ يَكْذِبْهُ يَعْنِي أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''سیدنا زر بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر آپ میں کم فہم لوگ نہ ہوتے، تو میں اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر یہ آواز لگاتا کہ، سن لو! لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے کی آخری سات راتوں میں ہے، تین راتیں اس سے پہلے ہیں اور تین راتیں اس کے بعد ہیں۔ مجھے یہ خبر ایک سچے آدمی نے سچے آدمی کے حوالے سے، یعنی ابی بن کعب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دی ہے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : زوائد مسند الإمام أحمد : 131/5، السّنن الكبرٰى للنّسائي : 11690، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۱۸۷) نے ''صحیح'' کہا ہے، یزید بن ابی سلیمان راوی ''حسن الحدیث'' ہے۔

407- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَّابْنِ

جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا زَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے رہے، حتی کہ آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔''

❁ صحيح البخاري : 2026، صحيح مسلم : 1172

408- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَكَانَ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يَّعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمَرَ فَضُرِبَ لَهُ خِبَاءٌ وَّأَمَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ وَ أَمَرَتْ حَفْصَةُ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا خِبَاءَ هُمَا أَمَرَتْ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ قَالَ : «الْبِرَّ تَرَوْنَ؟»، فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے، تو نماز فجر پڑھنے کے بعد اعتکاف والی جگہ داخل ہو جاتے، آپ نے (ایک مرتبہ) رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا ارادہ فرمایا، تو خیمہ لگانے کا حکم دیا، چنانچہ وہ لگا دیا گیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا، تو ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا، تو ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کے خیمے دیکھے، تو حکم دیا اور ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صورت حال دیکھی، تو فرمایا : کیا آپ اسے نیکی سمجھ رہی ہیں؟ چنانچہ آپ نے

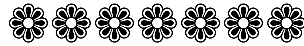
رمضان کے بجائے، شوال میں دس دن کا اعتکاف کیا۔''

❁ صحيح البخاري : 2033، صحيح مسلم : 1173

409۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: ثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعُمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ كُنْتُ لَآتِي الْبَيْتَ وَفِيهِ الْمَرِيضُ فَمَا أَسْأَلُ عَنْهُ إِلَّا وَأَنَا مَارَّةٌ وَّهِيَ مُعْتَكِفَةٌ وَّإِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهٗ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ وَّكَانَ لَا يَأْتِي الْبَيْتَ لِحَاجَةٍ إِلَّا إِذَا أَرَادَ الْوُضُوءَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اعتکاف کی حالت میں وہ مریض کے گھر کے پاس سے گزرتی ہیں، تو چلتے چلتے ان کا حال پوچھتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں مسجد سے اپنا سر میری طرف نکالتے، تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں کنگھی کر دیتی، نیز آپ اعتکاف کی حالت میں صرف وضو کرنے کے لیے گھر تشریف لاتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 2029، صحيح مسلم : 297



كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

حج کا بیان

410۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْحَجُّ كُلَّ عَامٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لا، بَلْ حَجَّةٌ ثُمَّ مَنْ شَاءَ أَنْ يَّتَطَوَّعَ فَلْيَتَطَوَّعْ بَعْدُ، وَلَوْ قُلْتُ كُلَّ عَامٍ كَانَ كُلَّ عَامٍ».

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا: اللہ کے رسول! کیا حج ہر سال فرض ہے؟، فرمایا: نہیں، بل کہ (زندگی میں) ایک مرتبہ فرض ہے، پھر اس کے بعد جو نفلی حج کرنا چاہے، تو کرسکتا ہے، اگر میں کہہ دیتا کہ حج ہر سال فرض ہے، تو ہر سال فرض ہوجاتا۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ والحديث صحيحٌ**: مسند الإمام أحمد: 1/92-301-323، مسند الطّيالسي: 2269، سنن الدّارقطني: 281/2، صحيح مسلم (١٣٣٧) **وغیرہ میں اس کے شواہد بھی** ہیں، سماک بن حرب کی روایت عکرمہ سے ''ضعیف'' ہوتی ہے۔

411۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا لَّهَا مِنْ مِحَفَّةٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لِهٰذَا حَجٌّ قَالَ: «نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ».

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے محفہ (عورتوں کی سواری کی پالکی) سے اپنا بچہ نکال کر کہا: اللہ کے رسول! کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ فرمایا: جی ہاں! اور اجر آپ کو ملے گا۔''

❁ صحيح مسلم : 1336

412۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، وَّذُكِرَ لِي وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَّهٗ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن کو میقات مقرر کیا اور میں نے سنا نہیں، بل کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1527، صحيح مسلم : 1182

413۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَا : وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، وَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ : قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، قَالَ عَمْرٌو : وَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ : أَلَمْلَمَ قَالَ : «فَهُنَّ لِأَهْلِهِنَّ وَلِمَنْ أَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ وَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ» قَالَ عَمْرٌو : «فَمِنْ أَهْلِهٖ» وَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ : «فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ كَذَاكَ، فَكَذَاكَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا» .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے

لیے ذوالحلیفہ ، اہل شام کے لیے جحفہ ، اہل نجد کے لیے قرن منازل ، اہل یمن کے لیے یلملم ۔ عمرو کہتے ہیں : ابن طاؤس نے الملم کہا ہے۔ کو میقات مقرر کیا ہے ، آپ ﷺ نے فرمایا : یہ میقات وہاں کے باشندوں کے لیے بھی ہیں اور دیگر علاقوں کے ان لوگوں کے لیے بھی ، جو وہاں سے گزر کر آئیں اور جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہوں ان کا میقات ان کے گھر سے ہی شروع ہو گا ، حتی کہ مکہ والے مکہ ہی سے احرام باندھیں گے ۔ ''

❁ صحيح البخاري : 1529 ، صحيح مسلم : 1181

414 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ .

'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کے احرام باندھنے سے پہلے اور طواف (افاضہ) کرنے سے پہلے احرام کھولنے کے بعد خوشبو لگائی ۔ ''

❁ صحيح البخاري : 1539 ، صحيح مسلم : 1189

415 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُبَيْدَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ (سر کے درمیان سے کنگھی) میں لگی ہوئی خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ ﷺ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے ۔ ''

❁ صحيح البخاري : 271 ، صحيح مسلم : 1190

416 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا نَادٰى

فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ : «لَا يَلْبَسُ السَّرَاوِيلَ وَلَا الْقَمِيصَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا ثَوْبًا مَّسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ وَّلْيُحْرِمْ أَحَدُكُمْ فِي إِزَارٍ وَّرِدَاءٍ وَّنَعْلَيْنِ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُونَا إِلَى الْكَعْبَيْنِ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے بآواز بلند پوچھا: اللہ کے رسول! محرم کون سا لباس نہیں پہن سکتا؟، فرمایا: محرم شلوار، قمیص، ٹوپی (جو سر کے ساتھ چپکی ہو) اور عمامہ نہیں پہن سکتا، نہ ہی ایسا کپڑا پہن سکتا ہے، جسے زعفران یا ورس (ایک قسم کی گھاس جو رنگنے کے کام آتی ہے) سے رنگا گیا ہو، احرام میں تہبند، چادر اور جوتے پہن سکتے ہو، اگر جوتے میسر نہ ہوں، تو موزوں کو ایڑیوں کے نیچے تک کاٹ کر پہن لو۔''

❁ صحيح البخاري : 1842، صحيح مسلم : 1177

417۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ : «السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ»، فَلَا أَدْرِي أَيُّ الْحَدِيثَيْنِ نَسَخَ الْآخَرَ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شلوار پہننے کی اجازت اس کو ہے، جس کے پاس ازار (تہبند) نہ ہو اور موزے پہننے کی اجازت اس کو ہے، جس کے پاس جوتے نہ ہوں۔

راوی کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ ان میں سے کون سی روایت ناسخ ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 5404، صحيح مسلم : 1178

418۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ : ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَإِذَا مَرَّ بِنَا الرَّكْبُ سَدَلْنَا الثَّوْبَ مِنْ خَلْفِنَا عَلٰى وجُوهِنَا وَلَا يَجِيءُ بِهٖ مِنْ هٰهُنَا يَعْنِي مِنْ قِبَلَ خَدَّيْهَا فَإِذَا جَاوَزُوا نَزَعْنَاهَا وَقَالَتْ : تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ مَا شَاءَتْ إِلَّا الْبُرْقُعَ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم حالت احرام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں، جب کوئی سوار ہمارے پاس سے گزرتا، تو ہم پیچھے سے کپڑا اپنے چہرے پر ڈال لیتیں، نیز وہ کپڑا رخساروں کی جانب نہیں آتا تھا، جب وہ گزر جاتے، تو ہم کپڑا چہرے سے ہٹا لیتیں، فرماتی ہیں: محرم عورت برقع کے علاوہ جو چاہے پہن سکتی ہے۔''

❀ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 30/6، سنن أبي داوٗد : 1833، سنن ابن ماجه : 2935، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۶۹۱) نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، یزید بن ابی زیاد راوی جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔ موطأ امام مالک (۱/ ۳۲۸) میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ''صحیح'' سند کے ساتھ اس کا ایک شاہد بھی آیا ہے: كُنَّا نُغَطِّي وُجُوهَنَا مِنَ الرِّجَالِ . اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۶۹۰) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۴۵۴) نے اسے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

419۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَحُجَّ أَفَأَشْتَرِطُ، قَالَ : «نَعَمْ»، قَالَتْ : كَيْفَ أَقُولُ؟، قَالَ : «قُولِي لَبَّيْكَ أَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ مَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ حَبَسْتَنِي» .

''سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگیں: اللہ کے رسول! میں حج کرنا چاہتی ہوں، کیا میں شرط قائم کر سکتی ہوں؟ فرمایا: جی ہاں!، انہوں نے عرض کیا: پھر میں کیسے کہوں؟ فرمایا:

یوں کہیے: أَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ مَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ حَبَسْتَنِي (اللہ! میں حاضر ہوں، جس مقام پر تو مجھے روک لے، میں وہیں احرام کھول دوں گی)۔“

❁ **صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 360/6، سنن أبي داوٗد : 1776، سنن النّسائي : 2767، سنن التّرمذي : 941، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن صحیح“ کہا ہے، اسے امام مسلم رحمہ اللہ (۱۲۰۸) نے بھی روایت کیا ہے، مسند الإمام أحمد (۳۵۲/۱) وغیرہ میں ہلال کی متابعت جعفر بن ایاس نے عکرمہ سے کر رکھی ہے۔

420۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ : إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَأَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي» حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى : حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عِنْدَنَا مَحْفُوظٌ فِي قِصَّةِ ضُبَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مُحْتَجٌّ بِهِ لِمَنْ أَرَادَ الشَّرْطَ فِي الْحَجِّ.

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضباعة بنت زبیر بن عبد المطلب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، تو انہوں نے پوچھا: میں حج کرنا چاہتی ہوں اور بیمار ہوں (میں کیا کروں)؟ فرمایا: حج کر لیں اور شرط لگا لیں کہ میں وہاں احرام کھول دوں گی جہاں تو (اللہ تعالیٰ) نے مجھے روک لیا۔
محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: عبد الرزاق کی حدیث ہمارے نزدیک محفوظ ہے، جو ضباعة بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے متعلق ہے، جو آدمی حج میں شرط لگانا چاہتا ہو، وہ اس سے دلیل لے سکتا ہے۔“

❁ صحيح البخاري : 5089، صحيح مسلم : 1207

421۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ

وَأَهَلَّ بِهِ نَاسٌ وَّأَهَلَّ نَاسٌ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا، تو کچھ لوگوں نے حج کا احرام باندھا اور کچھ لوگوں نے حج اور عمرہ (دونوں) کا احرام باندھا، میں ان میں شامل تھی، جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔''

❁ صحيح مسلم : 114/1211

422۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ عُمَرَ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَا عِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس جانور ہے، وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھے اور جب تک ان دونوں (حج اور عمرہ) سے فارغ نہ ہو جائے احرام نہ کھولے۔''

❁ صحيح البخاري : 1562، صحيح مسلم : 113/1211

423۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ : وَلَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَّلَا يَتْرُكُهٗ، قَالَتْ : وَلا نَعْلَمُ الْحَاجَّ مَحِلَّهٗ شَيْءٌ إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے جانوروں کے قلادے اپنے

ان دونوں ہاتھوں سے بٹا کرتی تھی، پھر آپ ان چیزوں سے اجتناب نہیں کرتے تھے، جن سے احرام والا اجتناب کرتا ہے۔

عبدالرحمٰن کی روایت میں ہے: آپ نہ کسی چیز سے جدا ہوتے تھے اور نہ چھوڑتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم نہیں جانتے کہ حاجی کے حلال ہونے کا وقت طواف بیت اللہ کے علاوہ کوئی اور ہو۔''

❁ صحیح مسلم: 1321

424۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أُتِيَ بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا مِنْ جَانِبِ صَفْحَتِهَا الْأَيْمَنِ ثُمَّ سَلَتِ الدَّمَ عَنْهَا ثُمَّ قَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِرَاحِلَتِهِ فَرَكِبَهَا فَلَمَّا اسْتَقَرَّتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے مقام پر نماز ظہر ادا کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی لائی گئی، جس کی کوہان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں جانب سے چیر دیا (جب خون بہہ نکلا تو) پھر اسے صاف کر دیا اور اس کے گلے میں دو جوتے ڈال دیے، پھر آپ کے پاس سواری لائی گئی، جس پر آپ سوار ہوئے، جب سواری بیداء مقام پر پہنچی، تو آپ نے تلبیہ پڑھا۔''

❁ صحیح مسلم: 1243

425۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِثَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَّعَ رَجُلٍ فَأَمَرَهُ فِيهَا بِأَمْرِهِ فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ أُزْحِفَ عَلَيَّ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ:

«انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ رِفْقَتِكَ».

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ساتھ قربانی کے اٹھارہ اونٹ بھیجے اور اسے ان کے متعلق احکامات دیے، اس نے واپس آ کر آپ سے پوچھا: اگر ان میں سے کوئی چلنے کے قابل نہ رہے، تو پھر کیا حکم ہے؟ فرمایا: اسے ذبح کر دینا، پھر اس کے قلادے کو اس کے خون سے رنگین کر کے اس کے پہلو پر لگانا (تا کہ نشان لگ جائے) اس میں سے تم اور تمہارے رفقا میں سے کوئی نہ کھائے۔''

❁ صحيح مسلم : 1325

426۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدٰى غَنَمًا مُّقَلَّدَةً.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قلادے والی بکری قربانی کے لیے (بیت اللہ) بھیجی۔''

❁ صحيح البخاري :1701، صحيح مسلم :367/1321

427۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا وَّمَعَهُ بَدَنَةٌ فَقَالَ: «ارْكَبْهَا»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ: «وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ ارْكَبْهَا».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے پاس قربانی کی اونٹنی دیکھی، تو فرمایا: اس پر سوار ہو جائیں۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ قربانی کی اونٹنی ہے۔ فرمایا: افسوس! اس پر

سوار ہو جائیں۔‘‘

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 2/245-264، مسند الحميدي : 1003، **اس حدیث کو امام ابن حبان** رحمہ اللہ (۴۰۱۶) **نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔**

428۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا يَّسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ : «ارْكَبْهَا»، فَقَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ : «ارْكَبْهَا وَيْلَكَ» فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ .

’’سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم** صلی اللہ علیہ وسلم **نے ایک آدمی کو دیکھا، جو قربانی کی اونٹنی ہانک کر لے جا رہا تھا، فرمایا: اس پر سوار ہو جائیں۔ اس نے کہا: یہ قربانی کی اونٹنی ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا: افسوس! اس پر سوار ہو جائیں۔‘‘**

❁ صحيح البخاري : 1689، صحيح مسلم : 1322

429۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْأَلُ عَنْ رُكُوبِ الْبُدْنِ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا» .

’’سیدنا جابر رضی اللہ عنہ **سے قربانی کی اونٹنی پر سوار ہونے کے متعلق پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **کو فرماتے ہوئے سنا: بوقت مجبوری (جب کوئی اور سواری نہ ہو تو) آپ احسن انداز سے اس پر سوار ہو سکتے ہیں، یہاں تک کہ کوئی اور سواری مل جائے۔‘‘**

❁ صحيح مسلم : 1324

430۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ مَّعًا .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حج وعمرے کا تلبیہ ایک ساتھ کہتے ہوئے سنا۔''

❁ صحیح مسلم :1251

431۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : ذَكَرْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّحَجٍّ فَقَالَ : وَهَلَ أَنَسٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ، إِنَّمَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَهْلَلْنَا بِهٖ مَعَهٗ .

''بکر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے ذکر کیا، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے (دونوں) کا احرام باندھا تھا، انہوں نے فرمایا: انس (رضی اللہ عنہ) پر اللہ رحم کرے، وہ بھول گئے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ حج کا احرام باندھا تھا۔''

❁ صحيح البخاري : 4353، صحيح مسلم : 1322

432۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسٍ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِي : «أَحَجَجْتَ»، قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : «كَيْفَ صَنَعْتَ» قَالَ : قُلْتُ : لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : «قَدْ أَحْسَنْتَ، اذْهَبْ فَطُفْ

بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ» ثُمَّ أَحَلَّ قَالَ : فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

''سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، جب کہ آپ بطحاء میں (حج کے لیے جاتے ہوئے) اترے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ کا حج ہی کا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: احرام کس کا باندھا ہے؟ میں نے کہا: میں نے وہی احرام باندھا ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہوا ہے۔ فرمایا: آپ نے اچھا کیا، جا کر بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کیجیے، پھر احرام کھول دیں۔

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کی۔''

❀ صحيح البخاري : 1559 ، صحيح مسلم : 1221

433۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، قَالَ : وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ تلبیہ پڑھتے تھے: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ **(میں حاضر ہوں الٰہی! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ہر قسم کی بادشاہت تیرے لیے ہے تیرا کوئی شریک نہیں)**

نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے تلبیہ میں یہ الفاظ زیادہ کرتے تھے: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ **(میں حاضر ہوں، تیری اطاعت میں سعادت ہے، تمام بھلائیاں تیرے ہاتھوں میں ہیں، آپ ہی مطلوب ہیں اور تمام عمل آپ پر منتہی ہیں۔)''**

❁ صحيح البخاري : 1549، صحيح مسلم : 1184

434۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئَ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يُخْبِرُ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهٖ قَالَ ابْنُ الْمُقْرِئَ وَقَالَ مَرَّةً : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَرَّةً : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَّرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ» أَوْ قَالَ : «بِالتَّلْبِيَةِ» .

”سیدنا سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل میرے پاس تشریف لائے، توانھوں نے مجھے کہا: میں اپنے اصحاب کو یہ حکم دوں کہ وہ احرام باندھتے وقت یا تلبیہ پڑھتے وقت اپنی آوازیں بلند کریں۔“

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 56,55/4، سنن أبي داوٗد : 1814، سنن النّسائي : 2754، سنن التّرمذي : 829، سنن ابن ماجه : 2922، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے ”حسن صحیح“، امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ **(۲۶۲۷) اور امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(۳۸۰۲) نے ”صحیح“ کہا ہے، امام حاکم** رحمہ اللہ **(۱/۴۵۰) نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے، حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔**

435۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهٗ كَانَ مَعَ أُنَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَبُو قَتَادَةَ لَيْسَ بِمُحْرِمٍ فَرَكِبَ فَرَسًا فَصَرَعَ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَكَلَ مِنْ لَحْمِهٖ وَأَبٰى أَصْحَابُهٗ أَنْ يَّأْكُلُوا وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : «أَشَرْتُمْ أَوْ قَتَلْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ»

قَالُوا : لَا، قَالَ : «لَا بَأْسَ بِهِ كُلُوهُ» .

''سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند محرم صحابہ کے ساتھ تھے، جب کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ خود حالت احرام میں نہیں تھے، انہوں نے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ایک جنگلی گدھے کو مار گرایا، آپ نے اس کا گوشت کھایا، مگر آپ کے ساتھیوں نے کھانے سے انکار کر دیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کو کھانے کے متعلق)، پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا: آپ نے اشارہ کیا ہو، یا قتل کیا ہو، یا شکار کیا ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں! فرمایا: تو اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1824، صحيح مسلم : 1196

436۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (ح) وَأَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَاللَّيْثُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَهْدٰى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ قَالَ : فَلَمَّا رَأٰى مَا فِي وَجْهِي قَالَ : «إِنَّمَا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ إِلا أَنَّا حُرُمٌ»، وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ : فِي هٰذَا لَحْمُ حِمَارٍ وَّقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَجُزُ حِمَارٍ .

''سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگلی گدھے کا گوشت تحفہ بھیجا، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) ابواء یا ودان میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا، سیدنا صعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر ناراضی کے آثار دیکھے، تو فرمایا: ہم نے آپ کا

ہدیہ صرف اس لیے لوٹایا ہے کہ ہم محرم ہیں۔ ابن عیینہ کی روایت میں لحم حمار اور سعید بن جبیر کی روایت میں عجز حمار کے الفاظ ہیں۔''

❁ صحيح البخاري : 1825، صحيح مسلم : 1193

437۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ وَّيَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَمْرًا مَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُمَا عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَحْمُ صَيْدِ الْبَرِّ لَكُمْ حَلالٌ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ مَّا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ» .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حالت احرام میں خشکی کا وہ شکار تمہارے لیے حلال ہے، جسے تم نے نہ شکار کیا ہو اور نہ وہ تمہارے لیے شکار کیا گیا ہو۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 362/3، سنن أبي داوٗد : 1851، سنن النّسائي : 2830، سنن التّرمذي : 846، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۶۴۱) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۹۷۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۴۵۲) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ مطلب بن عبداللہ ''مدلس'' ہیں جو کہ لفظ ''عن'' سے بیان کر رہے ہیں، ان کا سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے، امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ (المراسیل لابن ابی حاتم، ص: ۲۱۰) امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَالْمُطَّلِبُ لَا نَعْرِفُ لَهٗ سَمَاعًا مِّنْ جَابِرٍ (سنن ترمذی، تحت حدیث: ۸۴۶)

438۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئَ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ : كُلْهَا قَالَ : قُلْتُ : آكُلُهَا قَالَ : نَعَمْ، كُلْهَا بِأَمْرِي قُلْتُ : صَيْدٌ هِيَ قَالَ : نَعَمْ، قُلْتُ : سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ : نَعَمْ .

''عبدالرحمٰن بن ابوعمار کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بجو (کھانے) کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: کھالیں، میں نے (پھر) پوچھا: کیا میں اسے کھالوں؟ فرمایا: جی ہاں! میں حکم دیتا ہوں کہ اسے کھالیں، میں نے پوچھا: کیا یہ شکار ہے؟ فرمایا: جی ہاں! میں نے پوچھا: آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں!''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 3/297-318-322، سنن أبي داوٗد : 3801، سنن النّسائي : 2839، سنن التّرمذي : 851، سنن ابن ماجه : 3236، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ **(۲۶۴۵، ۲۶۴۶) اور امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(۳۹۶۵) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم** رحمہ اللہ **(۱/۴۵۲) نے امام بخاری** رحمہ اللہ **اور امام مسلم** رحمہ اللہ **کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، ابن جریج نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، نیز متابعت بھی ہوئی ہے، ابن جریج تک بہت سارے طرق ہیں۔**

439- أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ : أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ : «هِيَ صَيْدٌ وَّفِيهَا كَبْشٌ» .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے متعلق پوچھا گیا، فرمایا: وہ شکار ہے اور (حالت احرام میں) اس کا شکار کرنے والے پر ایک مینڈھا (فدیہ) ہے۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : انظر الحديث السابق

440- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئَ وَابْنُ هَاشِمٍ قَالَا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِهِنَّ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ»، وَقَالَ ابْنُ هَاشِمٍ : «فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ

وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں، جنہیں قتل کرنے میں کوئی گناہ نہیں، خواہ انہیں قتل کرنے والا حرم کے اندر ہو یا حالت احرام میں ہو۔ (۱) چوہیا (۲) چیل (۳) کوا (۴) بچھو (۵) کاٹنے والا کتا۔

ابن ہاشم کی روایت میں احرام کی جگہ حل کے الفاظ ہیں۔''

❁ صحيح البخاري : 1828، صحيح مسلم : 1199

441۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ امْتَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهٗ وَهُمَا بِالْعَرْجِ فَأَرْسَلُونِي إِلٰى أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَتَيْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ بَيْنَ قَرْنَيْ بِئْرٍ فَسَلَّمْتُ فَضَمَّ الثَّوْبَ إِلٰى صَدْرِهٖ فَقُلْتُ : أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ ابْنُ أَخِيكَ أَسْأَلُكَ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهٗ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهٗ هٰكَذَا فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ عَلٰى رَأْسِهٖ مُقْبِلًا وَّمُدْبِرًا قَالَ : هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهٗ .

''عبداللہ بن حنین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مقام عرج پر سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم کے درمیان محرم کے سر دھونے پر اختلاف ہو گیا، چنانچہ انہوں نے مجھے سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، میں ان کے پاس آیا، تو انہیں کنویں پر گاڑی ہوئی دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے پایا، میں نے سلام کیا، تو انہوں نے سینے تک کپڑا لپیٹ لیا، میں نے کہا: مجھے آپ کے بھتیجے نے یہ پوچھنے کے لیے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (حالت احرام میں) کیسے سر دھوتے دیکھا ہے؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح سر دھوتے ہوئے

دیکھا ہے، وہ سر پر اپنے ہاتھوں کو آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے لائے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح سر دھوتے ہوئے دیکھا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1840 ، صحيح مسلم : 1205

442۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ وَّطَاوُوْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں سینگی لگوائی تھی۔''

❁ صحيح البخاري : 1835 ، صحيح مسلم : 1202

443۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى عَنْ نُبَيْهٍ قَالَ : اشْتَكٰى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا أَتَى الرَّوْحَاءَ اشْتَدَّ بِهٖ فَأَرْسَلَ إِلٰى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ فَأَرْسَلَ أَبَانُ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ : «يُضَمِّدُهُمَا بِالصَّبِرِ» .

''نبیہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبیداللہ بن معمر کی آنکھوں میں کچھ تکلیف ہوئی، جب مقام روحاء پر پہنچے، تو ان کی تکلیف بڑھ گئی، انہوں نے ابان بن عثمان کے ہاں پیغام بھیجا، تو انہوں نے جواب بھیجا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں (آنکھوں) پر ایلوے کی لیپ کریں۔''

❁ صحيح مسلم : 1204

444۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ

بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلا يُنْكِحُ وَلا يَخْطُبُ» .

''سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم اپنا نکاح کرسکتا ہے، نہ کسی دوسرے کا نکاح کرواسکتا ہے اور نہ ہی منگنی کا پیغام بھیج سکتا ہے۔''

❁ صحيح مسلم : 1409

445۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أُخْتِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَنَحْنُ حَلالَانِ .

''سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام سرف پر مجھ سے نکاح کیا اور ہم دونوں حالت احرام میں نہیں تھے۔''

❁ صحيح مسلم : 1411

446۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَالْحَدِيثُ لِابْنِ الْمُقْرِئُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَخْبَرْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ وَهِيَ خَالَتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَّهِيَ حَلَالٌ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا، عمرو کہتے ہیں: میں نے یہ بات زہری کو بتائی، وہ کہنے لگے: مجھے یزید بن اصم رحمہ اللہ نے بتایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا، تو وہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں احرام میں نہیں تھے۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا یزید بن اصم رحمہ اللہ کی خالہ ہیں۔

❁ صحيح البخاري : 1837، صحيح مسلم : 1410

447۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلٰى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لَيْتَنِي أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ ظُلِّلَ بِهِ عَلَيْهِ مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ مِنْهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُّتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِيَدِهِ إِلٰى يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ تَعَالَ قَالَ : فَجَاءَ يَعْلٰى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ : «أَيْنَ السَّائِلُ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا» فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَّأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ» .

''سیدنا یعلی رضی اللہ عنہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے : کاش! میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتی دیکھ سکوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ میں تھے اور آپ پر ایک کپڑے سے سایہ کیا گیا تھا، جس میں آپ کے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سمیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ بھی تھے، ایک آدمی آیا، جس نے کوٹ

پہنا ہوا تھا اور خوشبو بھی لگا رکھی تھی، پوچھا: اللہ کے رسول! اس شخص کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے، جو خوشبو لگانے کے بعد عمرہ کا احرام باندھ لے؟ نبی کریم ﷺ نے لمحہ بھر اس کی طرف خاموشی سے دیکھا، تو آپ پر وحی آ گئی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے سیدنا یعلی رضی اللہ عنہ کو آنے کا اشارہ کیا، چنانچہ سیدنا یعلی رضی اللہ عنہ آئے اور اپنا سر (کپڑے کے) اندر داخل کیا، نبی کریم ﷺ کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا اور آپ خراٹے لے رہے تھے، پھر آپ سے وحی کی کیفیت دور ہوئی، تو فرمایا: وہ شخص کہاں ہے، جس نے ابھی مجھ سے عمرہ کے متعلق پوچھا تھا؟ چنانچہ اس شخص کو تلاش کر کے لایا گیا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خوشبو کو تین مرتبہ دھو ڈالو اور جبہ اتار دو، پھر جس طرح حج میں کرتے ہو، ویسے ہی عمرہ میں بھی کرلو۔''

❁ صحيح البخاري: 1789، صحيح مسلم: 1180

448۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: وَكَانَ عَطَاءٌ يَأْخُذُ بِشَأْنِ صَاحِبِ الْجُبَّةِ وَكَانَ صَاحِبُ الْجُبَّةِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْآخِرُ فَالْآخِرُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ وَكَانَ مِنْ شَأْنِ صَاحِبِ الْجُبَّةِ أَنَّ عَطَاءً أَخْبَرَنِي أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ نَحْوَهُ.

''ابن جریج رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کوٹ والے آدمی کے واقعے کو حجۃ الوداع سے پہلے کے حکم پر محمول کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے آخری عمل کو اپنانا زیادہ بہتر ہے، حالاں کہ کوٹ والے آدمی کے معاملہ میں عطاء نے ہی مجھے بتایا ہے کہ صفوان بن یعلی بن امیہ رحمہ اللہ نے انہیں بتایا کہ سیدنا یعلی رضی اللہ عنہ اسی کے قائل تھے۔''

❁ صحيح البخاري: 1789، صحيح مسلم: 1180

449۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ مُقَطَّعَةٌ يَّعْنِي جُبَّةً وَّهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هٰذِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَا كُنْتَ تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ؟» قَالَ كُنْتُ أَنْزِعُ هٰذِهِ الْمُقَطَّعَةَ وَأَغْسِلُ هٰذَا الْخَلُوقَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ» .

''سیدنا یعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جعرانہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا، جس نے کوٹ پہن رکھا تھا اور خوشبو بھی لگائی ہوئی تھی، اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے عمرے کا احرام باندھ رکھا ہے اور یہ چیزیں (کوٹ اور خوشبو) بھی مجھ پر ہیں (لہٰذا میں کیا کروں؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: حج کے دوران آپ کیا کرتے ہیں؟ عرض کیا: میں یہ کوٹ اتار دیتا ہوں اور خوشبو دھوڈالتا ہوں، فرمایا: جیسے آپ حج میں کرتے ہو، ویسے ہی عمرے میں کریں۔''

❁ صحيح البخاري : 1789 ، صحيح مسلم : 1180

450۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَآذَاهُ الْقَمْلُ فَأَمَرَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّحْلِقَ رَأْسَهٗ وَقَالَ : «صُمْ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ أَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ أَيَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ أَجْزَأَ عَنْكَ» .

''سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ احرام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے،

جوئیں ان کو تنگ کر رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں سر منڈوانے کا حکم دیا اور فرمایا: تین روزے رکھیں، یا چھ مسکینوں کو دو دو مد (کھجور) کھلا دیں، یا بکری ذبح کر دیں، ان میں سے جو بھی کریں گے، کفایت کر جائے گا۔''

❀ صحيح البخاري : 1814، صحيح مسلم :1201

451۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ میں حجر اسود کو چھونے کے بعد تلبیہ بند کر دیتے تھے۔''

❀ **إسنادهٔ ضعيفٌ** : سنن أبي داوٗد : 1817، سنن الترمذي : 919، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے ''حسن صحیح'' کہا ہے، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ راوی جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' اور ''سیء الحفظ'' ہے، اس روایت کے بارے میں امام بیہقی** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں** : رَفْعُهٗ خَطَأٌ وَّكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى هٰذَا كَثِيرُ الْوَهْمِ وَخَاصَّةً إِذَا رَوٰى عَنْ عَطَاءٍ فَيُخْطِىءُ كَثِيرًا ضَعَّفَهٗ أَهْلُ النَّقْلِ مَعَ كِبَرِ مَحَلِّهٖ فِي الْفِقْهِ .(السّنن الكبرٰى : 105/5) المعجم الكبير للطّبراني (۳۷/۱، ح : ۱۰۹۶۷) **میں اس کا ایک دوسرا طریق ہے، جو لیث بن ابی سلیم ''ضعیف عند الجمہور'' کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔ یہ روایت سیدنا عبداللہ بن عباس** رضی اللہ عنہما **سے باسند صحیح موقوفاً ثابت ہے۔(السنن الکبریٰ: ۵/ ۱۰۴)**

452۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ : أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَّلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ، قَالَ عَمْرٌو : وَّحَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ .

''سالم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان کے والد سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا پھر فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہے کہ تو ایک پتھر ہے، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا، تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

عمرو رحمہ اللہ کہتے ہیں: زید بن اسلم نے بھی مجھے اپنے باپ کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے۔''

❁ صحيح مسلم : 1270

453۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ فَقَالَ: مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

''نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، انہوں نے اپنے ہاتھوں سے حجر اسود کو چھوا، پھر ہاتھ کو بوسہ دے کر فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے، ایسا کرنا نہیں چھوڑا۔''

❁ صحيح مسلم : 1268، و أخرجه البخاري (1606) ومسلم (1268)

454۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَّمَشٰى أَرْبَعًا.

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آئے، تو حجر اسود کے پاس آ کر اسے بوسہ دیا، پھر دائیں طرف چلتے ہوئے تین چکروں میں رمل (تیز تیز چلنا) کیا اور چار چکروں میں معمول کے مطابق چلے۔''

❁ صحيح مسلم : 1218

455۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ

بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَّمَشٰى أَرْبَعًا .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے لے کر (واپس) حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں معمول کے مطابق چلے۔''

❁ صحيح مسلم : 1218

456۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى السَّائِبِ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّائِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيمَا بَيْنَ رُكْنِ بَنِي جُمَحٍ وَّالرُّكْنِ الْأَسْوَدِ : ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ .

''سیدنا عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن بنی جمح (رکن یمانی) اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔)''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 411/3، سنن أبي داوٗد : 1892، السّنن الكبرٰى للنّسائي : 3934، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۷۲۱) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۸۲۶) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۴۵۵/۱) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔**

457۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا

وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيُ الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت اللہ کا طواف کرنا، صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا اور جمرات کو کنکریاں مارنا اللہ تعالیٰ کی یاد (ذکر) قائم کرنے کے لیے ہے۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 6/64-75-139، سنن أبي داوٗد : 1888، سنن التّرمذي : 902، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۸۸۲، ۲۹۷۰) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۴۵۹/۱) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

458- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ورَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : أَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَّاحِدًا .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ ادا کیے تھے، انہوں نے ایک ہی طواف کیا تھا۔''

❁ صحيح البخاري : 1638، صحيح مسلم : 1211

459- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافُوا طَوَافًا وَّاحِدًا لِّحَجِّهِمْ وَعُمْرَتِهِمْ وَسَعَوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، قَالَ أَبُو عَاصِمٍ مَرَّةً : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهٗ طَافُوا بِالْبَيْتِ طَوَافًا وَّاحِدًا لِّحَجِّهِمْ وَعُمْرَتِهِمْ وَسَعَوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے حج اور عمرے کا ایک ہی طواف کیا اور

صفامروہ کے درمیان سعی کی۔ ابو عاصم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ نے حج اور عمرے کے لیے بیت اللہ کا ایک ہی طواف کیا اور صفامروہ کے درمیان سعی کی۔''

❁ صحيح مسلم : 1215

460۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ لَهُمَا طَوَافٌ وَّاحِدٌ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا».

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا، اسے (دونوں کے لیے) ایک ہی طواف کافی ہے، پھر وہ دونوں احرام اکٹھے کھولے گا۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : سنن التّرمذي : 948، سنن ابن ماجه : 2975، شرح معاني الآثار للطحاوي : 197/2، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 107/5، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۷۴۵، ۲۷۴۶) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۹۱۵) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ عبدالعزیز بن محمد دراوردی جمہور محدثین کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہے، اس کی روایت عبیداللہ بن عمر سے منکر ہوتی ہے۔

461۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسٰى (ح) قَالَ : وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُوسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ أَحَلَّ لَكُمْ فِيهِ النُّطْقَ فَمَنْ نَطَقَ فَلَا يَنْطِقْ إِلَّا بِخَيْرٍ».

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ کا طواف (ایک قسم کی) نماز ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہارے لیے بولنا جائز رکھا ہے، چنانچہ جو بولے، وہ اچھی بات ہی کرے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : سنن التّرمذي : 960، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 85/5، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ **(۲۷۳۹) اور امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(۳۸۳۶) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم** رحمہ اللہ **(۱/ ۴۶۰، ۴۶۱) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **نے ''صحیح'' کہا ہے۔عطاء بن سائب مختلط ہیں، جریر بن عبدالحمید، موسیٰ بن اعین اور فضیل بن عیاض نے ان سے بعد از اختلاط سنا ہے، امام سفیان ثوری** رحمہ اللہ **نے قبل از اختلاط سماع کیا ہے، لیکن اس سند میں امام سفیان ثوری** رحمہ اللہ **نے سماع کی تصریح نہیں کی، لہٰذا سند ''ضعیف'' ہے، اس کا ایک شاہد بسند حسن المستدرک للحاکم (۲/ ۲۶۷) میں آتا ہے:** اَلطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ أَحَلَّ لَكُمْ فِيهِ الْكَلَامَ فَمَنْ يَّتَكَلَّمْ فَلَا يَتَكَلَّمْ إِلَّا بِخَيْرٍ **امام حاکم** رحمہ اللہ **نے اسے امام مسلم** رحمہ اللہ **کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ ابن حجر** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں:** وَصَحَّحَ إِسْنَادَهٗ وَهُوَ كَمَا قَالَ فَأَنَّهُمْ ثِقَاتٌ . (التّلخيص الحبير :130/1، ح : 174)

462۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَدِمَتْ وَهِيَ مَرِيضَةٌ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : «طُوفِي مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ» قَالَتْ : وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ .

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا **بیان کرتی ہیں کہ وہ مکہ آئیں، تو بیمار تھیں، انہوں نے نبی کریم** ﷺ **کے سامنے ذکر کیا، تو فرمایا: آپ سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کریں۔سیدہ ام سلمہ** رضی اللہ عنہا **فرماتی ہیں: میں نے سنا نبی کریم** ﷺ **کعبہ کے پاس سورت طور تلاوت فرما رہے تھے۔''**

❁ صحيح البخاري : 1619، صحيح مسلم : 1276

463۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَا عِ

عَلٰی بَعِیرٍ یَّسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا، آپ ٹیڑھے سرے والی لکڑی سے حجر اسود کو چھوتے تھے۔''

❁ صحیح البخاري : 1607 ، صحیح مسلم : 1272

464۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْهَرَوِيُّ سَكَنَ الرَّيَّ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَعْرُوفٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ بِمِحْجَنِهٖ وَيُقَبِّلُ طَرَفَ الْمِحْجَنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا فَطَافَ سَبْعًا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ .

''سیدنا ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر بیٹھ کر طواف کرتے دیکھا، آپ اپنی ٹیڑھے سرے والی لکڑی سے حجر اسود کو چھوتے اور اس کے کنارے کو بوسہ دیتے، پھر آپ صفا کی طرف تشریف لے گئے اور اونٹ پر سوار ہو کر سات چکر لگائے۔''

❁ صحیح مسلم : 1275

465۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ فِي بَنِي سَلَمَةَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أُذِّنَ فِي النَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ هٰذَا الْعَامَ فَنَزَلَ بِالْمَدِينَةِ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَّأْتَمَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْعَلَ مَا يَفْعَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى إِذَا أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ نَفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ

بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ «اغْتَسِلِي» ثُمَّ اسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ ثُمَّ أَهِلِّي فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَلَبَّى النَّاسُ وَالنَّاسُ يَزِيدُونَ ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحْوَهٗ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ فَلَا يَقُولُ لَهُمْ شَيْئًا فَنَظَرْتُ مَدَّ بَصَرِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ رَاكِبٍ وَّمَاشٍ وَّمِنْ خَلْفِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ وَعَنْ يَّمِينِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ وَعَنْ شِمَالِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ قَالَ جَابِرٌ : وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهٗ فَمَا عَمِلَ بِهٖ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا الْكَعْبَةَ اسْتَلَمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثَةً وَّمَشٰى أَرْبَعَةً حَتّٰى إِذَا فَرَغَ عَمَدَ إِلٰى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى خَلْفَهٗ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ قَالَ أَبِي : فَقَرَأَ فِيهِ بِالتَّوْحِيدِ وَقُلْ يَأَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَخَرَجَ إِلَى الصَّفَا ثُمَّ قَرَأَ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ ثُمَّ قَالَ : «نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ» فَرَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ : «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَنْجزَ وَعْدَهٗ وَنَصرَ عَبْدَهٗ وَهزَمَ» أَوْ «غَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ» ثُمَّ دَعَا ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى هٰذَا الْكَلَامِ ثُمَّ نَزَلَ حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِي رَمَلَ حَتّٰى إِذَا صَعِدَ مَشٰى

حَتّٰى إِذَا أَتَى الْمَرْوَةَ فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتّٰى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ فَقَالَ عَلَيْهَا كَمَا قَالَ عَلَى الصَّفَا فَلَمَّا كَانَ السَّابِعُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ قَالَ : «يَآ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عَمْرَةً» قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ وَهُوَ فِي أَسْفَلِ الْمَرْوَةِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ قَالَ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ قَالَ لِلْأَبَدِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِى الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ فَقَدِمَ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ مِنَ الْمَدِينَةِ هَدْيًا فَإِذَا فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ حَلَّتْ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَمَرَنِي بِهٖ أَبِي قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبِي : هٰذَا الْحَرْفُ لَمْ يَذْكُرْهُ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَهَبْتُ مُحَرِّشًا أَسْتَفْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِى ذَكَرَتْ فَاطِمَةُ قُلْتُ إِنَّ فَاطِمَةَ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ وَقَالَتْ أَمَرَنِي بِهٖ أَبِي فَقَالَ : «صَدَقَتْ صَدَقَتْ صَدَقَتْ» أَنَا أَمَرْتُهَا بِهٖ قَالَ جَابِرٌ : وَقَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ : قُلْتُ : اللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَمَعِيَ الْهَدْيُ قَالَ : «فَلا تَحِلَّ» قَالَ وَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي أَتٰى بِهٖ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً فَنَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثَلاثًا وَّسِتِّينَ وَأَعْطٰى عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهٗ فِي هَدْيِهٖ ثُمَّ أَمَرَ

مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «قَدْ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنٰى كُلُّهَا مَنْحَرٌ» وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ وَقَالَ : «قَدْ وَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ» وَوَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ : «قَدْ وَقَفْتُ هٰهُنَا وَالْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ» .

''جعفر بن محمد کے والد محمد باقر فرماتے ہیں کہ ہم سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، وہ بنی سلمہ کے محلّہ میں تھے، ہم نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے ہمیں بتایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں نو سال رہے، لیکن (اس عرصہ میں) آپ نے حج نہیں کیا، پھر لوگوں میں اعلان کرایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج کرنے جا رہے ہیں، یہ سن کر بہت سے لوگ مدینہ آ گئے اور ان میں سے ہر ایک کی یہ حسرت تھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرے اور وہی کچھ کرے جو آپ کریں گے، ذیقعدہ کے پانچ دن باقی تھے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (حج کے لیے) روانہ ہوئے، جب ہم ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے، تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکر کو جنم دے دیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیغام بھیجا کہ اب میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غسل کریں اور (شرمگاہ پر) مضبوطی سے کپڑا باندھ کر احرام باندھ لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ کی طرف) نکلے، حتی کہ جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر بیداء پر چڑھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کا اعلان کیا: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ (میں حاضر ہوں الٰہی! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ہر قسم کی بادشاہت تیرے لیے ہے تیرا کوئی شریک نہیں) لوگ اس میں ذا المعارج وغیرہ کا اضافہ کرتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سننے کے باوجود انہیں کچھ نہیں کہہ رہے تھے۔ میں نے تا حد نگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں سوار اور پیادہ لوگوں کا جم غفیر دیکھا۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے، آپ پر قرآن کا نزول ہوتا تھا، آپ اس کی تاویل و تفسیر جانتے تھے، آپ جو جو عمل کرتے، ہم بھی ویسے ہی کرتے

جاتے۔ ہم حج ہی کے ارادے سے نکلے تھے، جب ہم کعبہ پہنچے، تو نبی کریم ﷺ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں معمول کے مطابق چلے، (طواف سے) فارغ ہو کر آپ مقام ابراہیم کے پاس آئے اور اس کے پیچھے دو رکعت ادا کیں، پھر یہ آیت تلاوت کی ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ (مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ) میرے والد کہتے ہیں: آپ نے نماز میں سورت اخلاص اور سورت کافرون کی تلاوت کی، پھر حجر اسود کا بوسہ لیا اور صفا کی طرف تشریف لے گئے، پھر یہ آیت تلاوت کی ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ (صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں) پھر فرمایا: 'ہم وہیں سے شروع کریں گے جہاں سے اللہ تعالی نے شروع کیا ہے۔' آپ صفا پہاڑی پر چڑھ گئے، جب بیت اللہ پر نظر پڑی، تو اللہ اکبر کہہ کر یہ دُعا پڑھی: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ» أَوْ «غَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ» (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں اسی کو زیبا ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تمام جماعتوں کو اکیلے ہی شکست دے دی)، پھر دعا مانگی، یہی کلمات دہرائے، پھر دعا مانگی، یہی کلمات دہرائے، پھر آپ اترے یہاں تک کہ جب آپ کے قدم نشیب (اترائی) پر پڑے تو دوڑنے لگے، جب چڑھائی آئی تو معمول کے مطابق چلنے لگے، حتیٰ کہ جب مروہ کے پاس آئے، تو اس پر چڑھ گئے جب بیت اللہ پر نظر پڑی، تو آپ نے مروہ پر بھی وہی کلمات ادا کیے جو صفا پر ادا کیے تھے۔ جب ساتویں چکر میں مروہ پر چڑھے تو فرمایا: لوگو! اگر وہ حالات جو مجھے بعد میں معلوم ہوئے پہلے معلوم ہو جاتے، تو میں ہدی (قربانی) کا جانور ساتھ نہ لاتا اور اسے (حج کو) عمرہ میں تبدیل کر دیتا، چنانچہ جس کے پاس ہدی نہیں ہے، وہ احرام کھول دے اور اس (حج) کو عمرہ میں تبدیل کر لے۔ راوی کہتے ہیں: سب لوگوں نے احرام کھول دیا۔ سراقہ بن جعشم جو کہ مروہ پہاڑی سے نیچے کھڑے تھے، کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ (حکم) اسی سال کے

لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر تین مرتبہ فرمایا: یہ حکم ہمیشہ کے لیے ہے۔ پھر فرمایا: قیامت کے روز تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے قربانی کے جانور لے کر آئے، رسول اللہ ﷺ بھی مدینہ سے اپنے ساتھ قربانی لائے تھے، اچانک (انہوں نے دیکھا کہ) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے احرام کھول کر رنگ دار کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سرمہ بھی لگایا ہوا ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس پر اعتراض کیا، تو وہ کہنے لگیں: میرے والد محترم نے مجھے یہ حکم دیا ہے۔ جعفر کہتے ہیں: میرے والد کہتے تھے: یہ (اگلے) الفاظ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے بیان نہیں کیے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں کہا کرتے تھے: میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بات پر اکسانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس مسئلہ پوچھنے گیا، میں نے کہا: فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رنگ دار کپڑے پہن لیے ہیں اور سرمہ بھی لگا لیا ہے اور کہتی ہے: میرے والد نے مجھے یہ حکم دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سچ کہتی ہے، وہ سچ کہتی ہے، وہ سچ کہتی ہے، اسے میں نے ہی حکم دیا تھا۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے کیا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے گزارش کی تھی: الٰہی! میں بھی اس چیز کا احرام باندھتا ہوں، جس کا رسول اللہ ﷺ نے باندھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس تو قربانی کا جانور ہے، لہٰذا آپ بھی احرام نہ کھول دیں۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہدی کے جتنے جانور سیدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے اور نبی کریم ﷺ (اپنے ساتھ) لائے تھے، وہ سو تھے، تریسٹھ جانور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیے اور باقی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیے، چنانچہ وہ انہوں نے ذبح کیے اور آپ نے ان کو اپنی ہدی میں شریک کیا، پھر آپ نے ہر اونٹ میں سے کچھ حصہ لینے کا حکم دیا، وہ گوشت ایک ہنڈیا میں ڈالا گیا پھر ان دونوں نے اس کا گوشت کھایا اور شوربہ پیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہاں قربانی کی ہے اور منیٰ پورے کا پورا منحر (قربان گاہ) ہے۔ آپ ﷺ نے عرفہ میں وقوف کیا، تو فرمایا: میں اس جگہ ٹھہرا ہوں اور عرفہ کا سارا میدان موقف ہے۔ آپ ﷺ نے مزدلفہ میں وقوف کیا، تو فرمایا: میں اس جگہ ٹھہرا ہوں اور مزدلفہ سارا ہی موقف ہے۔"

❁ صحيح مسلم : 1218

466۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : خَرَجْنَا لا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ : «أَحِضْتِ» قُلْتُ : نَعَمْ، فَقَالَ : «إِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْمُحْرِمُ غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم صرف حج کے ارادے سے نکلے تھے، جب ہم مقام سرف پہنچے، تو میں حائضہ ہوگئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، تو میں رو رہی تھی، آپ نے پوچھا: آپ حائضہ ہوگئی ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: یہ ایسی چیز ہے۔ جسے اللہ تعالی نے بنات آدم (عورتوں) کے لیے مقدر کر رکھا ہے، چنانچہ آپ وہ سب کچھ کریں، جو ایک محرم کرتا ہے، صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔''

❁ صحيح البخاري : 1650، صحيح مسلم : 119/1211

467۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقُلْتُ : أَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ وَقَدْ أَكْلَلْتُ رَاحِلَتِي وَلَمْ أَدَعْ جَبَلًا إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ : «مَنْ شَهِدَ بِالصَّلَاةِ مَعَنَا وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَقَدْ قَضٰى تَفَثَهٗ وَتَمَّ حَجُّهٗ» .

''سیدنا عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں تھے، عرض کیا: میں آپ کے پاس طے کے پہاڑوں سے آیا ہوں، میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا ہے اور ہر پہاڑ پر وقوف کیا ہے (کیا میرا حج ہو گیا ہے) فرمایا: جس نے ہمارے ساتھ (مغرب اور عشا کی)

نماز ادا کی اور رات یا دن کو عرفہ میں قیام کرلیا، اس نے اپنی میل کچیل دور کر لی اور حج مکمل ہو گیا۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 15/4، سنن أبي داوٗد : 1950، سنن النّسائي : 3042، سنن التّرمذي : 891، سنن ابن ماجه : 3016، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۸۲۰) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۸۵۰، ۳۸۵۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۴۶۳) فرماتے ہیں: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ كَافَّةِ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ وَ هِيَ قَاعِدَةٌ مِّنْ قَوَاعِدِ الْإِسْلَامِ. حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

468۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : ثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «الْحَجُّ عَرَفَاتٌ» ثَلَاثًا «فَمَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ» .

''سیدنا عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: وقوفِ عرفات ہی حج ہے، جس نے طلوع فجر سے پہلے پہلے وقوف عرفات پالیا، اس نے حج پالیا۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 309/4، سنن أبي داوٗد : 1949، سنن النّسائي : 3019، سنن التّرمذي : 889-890، سنن ابن ماجه : 3015، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ (۲۸۲۲) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲/ ۲۷۸، ۴۶۳، ۴۶۴) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، نیز ان کی متابعت بھی ہوئی ہے۔

469۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِيَدِهٖ فَعَقَدَ تِسْعًا ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أُذِّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ : «اغْتَسِلِي وَاسْتَذْفِرِي بِثَوْبٍ وَّأَحْرِمِي» فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ نَظَرْتُ إِلٰى مَدِّ بَصَرِي مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَّمَاشٍ وَّعَنْ يَمِينِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ وَعَنْ يَّسَارِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ وَمِنْ خَلْفِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهٗ فَمَا عَمِلَ بِهٖ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهٖ فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ» قَالَ : وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهٖ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِّنْهُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهٗ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَّمَشٰى أَرْبَعًا ثُمَّ نَفَذَ إِلٰى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ : ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ : وَكَانَ أَبِي يَقُولُ : وَلَا أَعْلَمُهٗ ذَكَرَهٗ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهِ الرَّكْعَتَيْنِ بِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ﴿قُلْ يَأَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ: «إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ» فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ فَكَبَّرَ اللّٰهَ وَوَحَّدَهُ وَقَالَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ» ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَقَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ رَمَلَ فِي بَطْنِ الْوَادِي حَتّٰى إِذَا صَعِدْنَا مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَنَعَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا صَنَعَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرَ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ: «لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً» فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرٰى ثُمَّ قَالَ: «دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ» هٰكَذَا مَرَّتَيْنِ، «لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ» قَالَ: وَقَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَرَجَّلَتْ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: أَبِي أَمَرَنِي بِهٰذَا قَالَ: فَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : ذَهَبْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ فِي الَّذِي صَنَعَتْ مُسْتَفْتِيًا لِّرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي ذَكَرَتْ عَنْهُ وَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ : «صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ» قَالَ : قُلْتُ : اللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهٖ رَسُولُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيُ فَلا تَحْلِلْ» فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ مِنَ الَّذِي قَدِمَ بِهٖ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ مِائَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَوَجَّهُوا إِلٰى مِنًى أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِقُبَّةٍ لَّهٗ مِنْ شَعْرٍ فَضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلا تَشُكُّ قُرَيْشٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَرَكِبَ حَتّٰى أَتٰى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ : «إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا وَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَأَوَّلُ

دَمٍ أَضَعُهُ دِمَاؤُنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَّأَوَّلُ رِبًا أَضَعُهُ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ اتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَلَّا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟» قَالُوا : نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ وَقَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكِبُهَا إِلَى النَّاسِ : «اللّٰهُمَّ اشْهَدِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ» ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَلْفَهُ فَدَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتّٰى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى : «السَّكِينَةَ» كُلَّمَا أَتٰى جَبَلًا مِّنَ الْجِبَالِ أَرْخٰى لَهَا قَلِيلًا حَتّٰى تَصْعَدَ حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِأَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّإِقَامَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حَتّٰى تَبَيَّنَ الصُّبْحُ قَالَ ابْنُ يَحْيٰى : قَالَ لَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ حَاتِمٍ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ بِأَذَانٍ وَّإِقَامَةٍ وَّلَمْ يَقُلْهُ النُّفَيْلِيُّ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَرَقِيَ عَلَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهٗ وَهَلَّلَهٗ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى أَسْفَرَ جِدًّا ثُمَّ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظُّعُنُ يَجْرِينَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ وَيَصْرِفُ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتّٰى إِذَا أَتٰى مُحَسِّرًا حَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوسْطَى الَّتِي تُخْرِجُكَ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُّكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ بِيَدِهٖ ثَلَاثًا وَّسِتِّينَ وَأَمَرَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَنَحَرَ مَا غَبَرَ يَقُولُ : مَا بَقِيَ وَأَشْرَكَهٗ فِي الْهَدْيِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ أَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتٰى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَسْقُونَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ : «انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ» فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ .

''ابوجعفر محمد بن علی باقر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آ کر کہا:

مجھے نبی کریم ﷺ کے حج کے متعلق بتائیں، تو انہوں نے انگلیوں پر نو (۹) تک گنا، پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ (مدینہ میں) نو سال رہے، لیکن (اس عرصہ میں) حج نہیں کیا، پھر دسویں سال لوگوں میں اعلان کرایا کہ رسول اللہ ﷺ حج کرنے جا رہے ہیں، یہ سن کر بہت سے لوگ مدینہ میں جمع ہو گئے اور ہر ایک کی یہ حسرت تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کرے اور آپ کے عمل کے مطابق عمل کرے، رسول اللہ ﷺ (حج کے لیے) نکلے، تو ہم بھی آپ کے ہمراہ روانہ ہوئے، جب ہم ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے، تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکر کو جنم دے دیا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس پیغام بھیجا کہ اب میں کیا کروں؟ فرمایا: غسل کریں اور (شرمگاہ پر) مضبوطی سے کپڑا باندھ کر احرام باندھ لیں، رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی پھر قصواء (اونٹنی) پر سوار ہوئے، حتیٰ کہ جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر بیداء پر چڑھی، تو میں نے تاحد نگاہ رسول اللہ ﷺ کے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں سوار اور پیادہ لوگوں کا جم غفیر دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان میں تھے، آپ پر قرآن کا نزول ہوتا تھا، آپ اس کی تأویل وتفسیر جانتے تھے، آپ جو جو عمل کرتے ہم بھی ویسے ہی کرتے جاتے۔ آپ ﷺ نے توحید کا اعلان کیا: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ» (میں حاضر ہوں الٰہی! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ہر قسم کی بادشاہت تیرے لیے ہے تیرا کوئی شریک نہیں) اور لوگوں نے بھی تلبیہ کہا، وہ بھی تلبیہ کہتے تھے (یعنی لوگوں نے کچھ الفاظ کا اضافہ کیا) لیکن رسول اللہ ﷺ نے کسی کا انکار نہیں کیا (منع نہیں کیا) اور رسول اللہ ﷺ تلبیہ کہتے رہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حج ہی کے ارادے سے نکلے تھے، ہمیں عمرے کے متعلق کچھ معلوم نہیں تھا، یہاں تک کہ جب ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ میں آئے، تو آپ ﷺ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، تین چکروں میں رمل کیا اور چار میں معمول کے مطابق چلے، پھر مقام ابراہیم کی طرف تشریف لائے، تو یہ آیت تلاوت کی ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ (مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ) آپ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور

بیت اللہ کے درمیان کیا، جعفر بن محمد کہتے ہیں: میرے والد بیان کرتے تھے: مجھے تو یہی معلوم ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ہی بیان کیا ہے کہ آپ دو رکعتوں میں سورت اخلاص اور سورت کا فرون پڑھتے تھے، پھر بیت اللہ کی طرف پلٹے اور حجر اسود کا بوسہ لیا پھر دروازے سے صفا کی طرف نکل گئے، جب صفا کے قریب پہنچے، تو یہ دعا پڑھی «إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ» (صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، میں وہیں سے (سعی) شروع کرتا ہوں، جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے۔)، آپ نے صفا سے ابتدا کی اور اس پر چڑھ گئے، جب بیت اللہ پر نظر پڑی، تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور توحید بیان کی اور فرمایا: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ أَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ» (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں اسی کو زیبا ہیں، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تمام جماعتوں کو اکیلے ہی شکست دے دی) پھر اس (سعی) کے درمیان دعا مانگی اور یہی کلمات تین مرتبہ دہرائے، پھر آپ مروہ کی طرف اتر گئے، یہاں تک کہ جب آپ کے قدم نشیب (اترائی) پر پڑے، تو وادی کے درمیان تیز دوڑنے لگے، جب ہم چڑھائی پر آتے، تو معمول کے مطابق چلنے لگتے، حتیٰ کہ مروہ پر چڑھ کر بھی آپ نے ویسے ہی کیا جیسے صفا پر کیا تھا، حتیٰ کہ جب (سعی کے) آخری چکر میں مروہ پر چڑھے تو فرمایا: اگر وہ حالات جو مجھے بعد میں معلوم ہوئے، پہلے معلوم ہو جاتے، تو میں ہدی (قربانی) کا جانور ساتھ نہ لاتا اور اسے (حج کو) عمرہ میں تبدیل کر دیتا، چنانچہ آپ میں سے جس کے پاس ہدی نہیں ہے وہ احرام کھول دے اور اس (حج) کو عمرہ میں تبدیل کر لے۔ نبی کریم ﷺ اور جن کے پاس ہدی کے جانور تھے ان کے سوا سب لوگوں نے احرام کھول دیا اور بال کترائے۔ سیدنا سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے: اللہ کے رسول! یہ (حکم) اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی

انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دو مرتبہ فرمایا: عمرہ حج میں اس طرح داخل ہو گیا ہے، یہ حکم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ راوی کہتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹ لے کر آئے، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے کنگھی کی ہوئی ہے، رنگ دار کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سرمہ بھی لگا رکھا ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان پر اعتراض کیا، تو کہنے لگیں: میرے والد محترم نے مجھے یہ حکم دیا ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس فعل پر اکسانے کے لیے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ وہ بات دریافت کر سکوں، جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی ہے اور میں نے اس پر اعتراض کیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سچ کہتی ہیں، وہ سچ کہتی ہیں۔ آپ نے جب احرام باندھا تھا، کیا نیت کی تھی؟ عرض کیا: میں نے التجا کی تھی: الٰہی! میں بھی اسی کا احرام باندھتا ہوں جس کا تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس تو قربانی کا جانور ہے، آپ بھی احرام نہ کھولیں۔ ہدی کے جتنے جانور سیدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے لائے تھے ان کی تعداد سو تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جن کے پاس ہدی کے جانور تھے، ان کے سوا سب لوگوں نے احرام کھول دیے اور بال کترائے۔ جب ترویہ (آٹھ ذوالحج) کا دن تھا، تو وہ منیٰ کی طرف متوجہ ہوئے (منی کا رخ کیا) اور حج کا احرام باندھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی نماز پڑھی (اگلے روز) نماز فجر پڑھ کر تھوڑی دیر انتظار کیا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا، آپ نے نمرہ میں بالوں سے بنا ہوا خیمہ لگانے کا حکم دیا، لگا دیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منی سے چلنا شروع کر دیا، قریش کو یقین تھا کہ جس طرح دور جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مزدلفہ میں مشعر حرام کے پاس قیام فرمائیں گے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزر کر عرفات کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ نمرہ کے مقام پر ایک خیمہ نصب کیا ہوا ہے، آپ نے وہیں پڑاؤ کیا، یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا، تو آپ نے قصواء نامی اونٹنی منگوائی، اس پر زین سجائی گئی تو آپ اس پر سوار ہو کر بطن وادی میں تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لوگوں سے خطاب فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر ایسے ہی حرام ہیں جس طرح تمہارے آج کے دن کی، اس ماہ اور اس شہر میں حرمت ہے۔ سن لیں! زمانہ جاہلیت کے تمام امور میرے ان قدموں تلے ہیں (یعنی آج سے معطل ہیں) جاہلیت کے خون بھی میرے ان قدموں تلے ہیں، سب سے پہلا خون جسے میں معاف کرتا ہوں وہ ہمارے خاندان کے ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے، وہ بنوسعد میں دودھ پیتا بچہ تھا، ہذیل (قبیلہ) نے اسے قتل کر دیا۔ زمانہ جاہلیت کا سود موقوف کر دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے عباس بن عبدالمطلب کا سود ختم کرتا ہوں چنانچہ وہ سب ختم کر دیا گیا ہے۔ خواتین کے (حقوق کے) متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، کیوں کہ تم نے اللہ کی امانت کے طور پر انہیں (اپنے عقد میں) لیا ہے، اللہ کے کلمہ (نکاح) کے ذریعے تم نے ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے (یعنی انہیں بیویاں بنایا ہے) تمہارے ان پر حقوق یہ ہیں کہ وہ آپ کے کسی بھی ناپسندیدہ شخص کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دیں، اگر وہ حکم عدولی کریں، تو پھر اس انداز میں مارو کہ نشان نہ پڑیں اور دستور کے مطابق ان کے نان ونفقہ (اخراجات) کی ذمہ داری تمہارے ذمہ ہے۔ میں تمہیں کتاب اللہ دے کر جا رہا ہوں اگر تم اس کو تھامے رکھو گے (اس پر عمل پیرا ہو گے) تو اس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ آپ سے میرے متعلق پوچھا جائے گا، تو آپ کیا جواب دیں گے؟ انہوں نے کہا: ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے تھے، اپنی امت کی خیر خواہی کی تھی اور اپنی ذمہ داری سے عہدہ برا ہو گئے۔ آپ نے شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: الٰہی! گواہ رہنا، الٰہی! گواہ رہنا۔ پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، اقامت (تکبیر) کہی، آپ نے نماز ظہر ادا کی پھر اقامت کہی تو نماز عصر ادا کی اور آپ نے ان دونوں (نمازوں) کے درمیان کچھ (نفل وغیرہ) نہیں پڑھا۔ پھر قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر میدان عرفات میں آئے تو اپنی قصواء اونٹنی کے پیٹ کو چٹانوں کی طرف کیا اور حبل مشاۃ (ایک جگہ کا نام یا ٹیلہ وغیرہ) کو اپنے سامنے رکھا اور سورج غروب ہونے تک قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے رہے حتی کہ زردی بھی تھوڑی سی غائب ہونے لگی، جب سورج مکمل

طور پر غروب ہوگیا تو آپ ﷺ نے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور سفر شروع کر دیا، آپ ﷺ نے اونٹ کی نکیل کو اس طرح کھینچا کہ اس (اونٹنی) کا سر پالان کے اگلے سرے سے آلگا۔ آپ اپنے داہنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے: آرام سے چلیں۔ جہاں کہیں ریت کا ٹیلہ یا پہاڑ (چڑھائی) آتا تو آپ نکیل ڈھیلی کر دیتے تاکہ وہ چڑھ جائے۔ (اسی طرح) آپ مزدلفہ پہنچ گئے تو آپ نے ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ مغرب اور عشا کو جمع کیا، پھر طلوع فجر تک رسول اللہ ﷺ لیٹے رہے جب فجر طلوع ہوئی، تو آپ نے فجر کی نماز پڑھی۔ ابن یحییٰ کہتے ہیں: حسن بن بشیر نے جابر کی روایت میں اس جگہ کہا تھا: اذان اور اقامت کے ساتھ، جب کہ نفیلی نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے۔ پھر آپ قصواء پر سوار ہو کر مشعر حرام تشریف لائے، تو اس پر چڑھے اور الحمد للہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ پڑھا، خوب روشنی ہونے تک آپ نے وہیں وقوف کیا۔ پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے رسول اللہ ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے، فضل بن عباس کو پیچھے سوار کر لیا، جو حسین بالوں، سفید رنگت اور خوبصورت چہرے والے شخص تھے، جب رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے، تو فضل ان عورتوں کو دیکھنے لگے جو ہودجوں میں بیٹھی جا رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فضل کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور فضل نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس طرف اپنا ہاتھ رکھا، تو فضل نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا، وہ انہیں دیکھے جا رہے تھے، یہاں تک کہ جب وادی محسر میں پہنچے، تو آپ نے سواری کو تھوڑا سا تیز کیا۔ پھر اس درمیانی راستہ کو اختیار کیا جو جمرہ کبریٰ تک پہنچا تا ہے۔ درخت کے پاس والے جمرے پر پہنچ کر آپ نے سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ آپ نے ایسی کنکریاں ماریں جو انگلی کے سرے پر رکھ کر پھینکی جاتی ہیں، آپ نے وادی کے وسط سے کنکریاں ماریں، پھر قربان گاہ کی طرف آئے اور تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے ذبح کیے، باقی اونٹ ذبح کرنے کے لیے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، تو انہوں نے ذبح کیے، آپ نے انہیں (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) اپنی ہدی میں شریک کیا، پھر ہر اونٹ میں سے کچھ حصہ لینے کا حکم دیا، چنانچہ وہ ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا، تو دونوں نے اس کا گوشت کھایا اور شوربہ پیا۔ پھر رسول

اللہ ﷺ بیت اللہ کی طرف پلٹے اور مکہ میں ظہر کی نماز ادا کی۔ پھر آپ بنوعبدالمطلب کے پاس تشریف لائے، جو آب زمزم پلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بنوعبدالمطلب! پانی نکالیں، اگر مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ پانی پلانے کے سلسلہ میں آپ پر غالب آ جائیں گے، تو میں بھی آپ کے ساتھ پانی نکالتا۔ انہوں نے آپ کو پانی پیش کیا، تو آپ نے نوش فرمایا۔''

❀ صحيح مسلم : 1218

470۔ كَتَبَ إِلَيَّ جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَسَنِ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ فَلَمَّا قَالَ : «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ» قَالَ : «إِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْآخِرَةِ» .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مقام) عرفات میں وقوف کیا، جب لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ کہا، تو (ساتھ) إِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْآخِرَةِ (بھلائی تو صرف آخرت ہی کی ہے) بھی کہا۔''

❀ **إسنادهٗ حسنٌ** : السّنن الكبرٰى للبيهقي : 45/5، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۸۳۱) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۴۶۵/۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، محبوب بن حسن راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''ثقہ'' کہا ہے۔ (تاریخ الاسلام: ۱۹۲/۵، ت: بشار)

471۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَتٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْقِفَ بِعَرَفَةَ فَوَقَفَ فَقَالَ : «هٰذَا الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ» ثُمَّ أَفَاضَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں موقف کے مقام پر وقوف کیا، پھر فرمایا: یہ مقام موقف ہے، لیکن عرفہ سارا ہی موقف ہے۔ پھر سورج غروب ہونے کے بعد آپ (وہاں سے) واپس لوٹے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الحميدي : 925، مسند الإمام أحمد : 157,156/1، سنن أبي داوٗد : 1922-1935، سنن الترمذي : 885، سنن ابن ماجه : 3010، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۸۳۷، ۲۸۸۹) نے ''صحیح'' کہا ہے، سفیان ثوری مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، فائدہ: زوائد مسند الإمام احمد (۷۶/۱، ح: ۵۶۴، وسندہ حسن) والی حدیث اس سے مستغنی کر دیتی ہے۔

472- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنْتُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ کے ان ناتواں لوگوں میں شامل تھا، جنہیں آپ نے پہلے ہی مزدلفہ سے بھیج دیا تھا۔ (تاکہ تکلیف سے محفوظ رہ سکیں)''

❁ صحيح مسلم : 302/1293

473- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنْ عَوْفٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ : «هَاتِ الْقُطْ» فَلَقَطْتُ لَهٗ حَصَيَاتٍ نَحْوًا مِّنْ حَصَى الْخَذْفِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِي يَدِهِ قَالَ مِثْلُ هٰؤُلَاءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : «وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ» .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عقبہ کی صبح رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا جب کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے، کہ کنکریاں لے کر آؤ چنانچہ میں نے آپ کے لیے (چھوٹی، چھوٹی) انگلی

پر رکھ کر پھینکنے کے برابر کنکریاں اکٹھی کیں، جب میں نے آپ کے ہاتھ پر رکھیں، تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: (ان کے برابر کنکریاں ماریں) اور دین میں غلو سے بچیں، کیوں کہ آپ سے پہلے لوگ دین میں غلو کرنے کی وجہ سے ہی تباہ ہوئے۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد :1/215-347، سنن النّسائي : 3059، سنن ابن ماجه : 3029، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۸۶۸) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۸۷۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۴۶۶/۱) نے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

474- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَّأَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قربانی کے روز چاشت کے وقت کنکریاں مارا کرتے تھے، اس کے بعد (کے ایام میں) سورج ڈھل جانے کے بعد (کنکریاں مارا کرتے تھے)۔''

❁ صحيح مسلم : 1299، وعلقه البخاري قبل الحديث : 1746

475- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ : رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَّجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهِ وَعَرَفَةَ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ : هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ .

''عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کو بائیں جانب اور

عرفہ کو دائیں جانب رکھ کر سات کنکریاں ماریں اور فرمایا: یہاں وہ ہستی کھڑی ہوئی تھی، جس پر سورت بقرہ نازل ہوئی۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 1748، صحيح مسلم : 1296

476۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ : فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَخْبَرَهٗ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ .

’’سیدنا فضل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کو رمی کرنے تک تلبیہ کہتے رہے۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 1685، صحيح مسلم :1281

477۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَّرْمُوا يَوْمًا وَّيَدَعُوا يَوْمًا .

’’سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اونٹوں کے) چرواہوں کو ایک دن کنکریاں مارنے اور ایک دن نہ مارنے کی اجازت دی تھی۔‘‘

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : سنن أبي داوٗد : 1976، سنن النّسائي : 3070، سنن ابن ماجه : 3036،

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۹۷۷) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۸۸۸) نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے، امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے مسند الحمیدی (۸۷۷) میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے، اس کے صحیح شواہد بھی ہیں، ان میں سے ایک اگلی حدیث ہے، اسی طرح مسند الإمام احمد: (۴۵۰/۵) میں بھی اس کا ایک شاہد ہے۔

478۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ أَنْ يَّرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ النَّحْرِ

فَيَرْمُونَهُ فِي أَحَدِهِمَا، قَالَ مَالِكٌ : ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ : فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا، ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ .

''سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے چرواہوں کو بیتوتہ (منی کی راتوں) کے مسئلہ میں اجازت دی تھی کہ وہ (یوم النحر) قربانی کے دن کنکریاں ماریں، پھر قربانی کے بعد والے دو دن کی کنکریاں اکٹھی ایک ہی دن مار لیں۔ مالک کہتے ہیں : میرا خیال ہے کہ انہوں نے پہلے دن (مارنے) کا کہا تھا۔ پھر منی سے لوٹتے وقت ماریں۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ** : مؤطّأ الإمام مالك : 408/1، مسند الإمام أحمد : 450/5، سنن أبي داوٗد : 1975، سنن النّسائي : 3070، سنن التّرمذي : 955، سنن ابن ماجه : 3036، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۹۷۵) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۴۲۰/۳) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔**

479۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : اشْتَرَكْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج وعمرہ کے دوران ہم سات آدمی ایک اونٹ (کی قربانی) میں شریک ہوتے رہے۔''

❁ صحيح مسلم : 1318

480۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيَّةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْهَا تَقُولُ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ : مَا هٰذَا فَقِيلَ ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ، قَالَ يَحْيٰى : فَذَكَرْتُهُ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ : أَتَتْكَ وَاللّٰهِ

بِالْحَدِيثِ عَلٰى وَجْهِهِ .

’’سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج کے لیے) نکلیں، قربانی کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، تو میں نے پوچھا: یہ گوشت کیسا ہے؟ تو بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی کی ہے۔

یحییٰ کہتے ہیں: میں نے یہ بات قاسم کے سامنے کی، تو کہنے لگے: اللہ کی قسم! آپ کو درست حدیث پہنچی ہے۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 1720، صحيح مسلم : 125/1211

481- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : وثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ قَالَ : سَأَلْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ : حَدِّثْنِي مَا نَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَا كَانَ يَكْرَهُ مِنَ الْأَضَاحِي فَقَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ فَقَالَ : «أَرْبَعٌ لَّا يَجُزْنَ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ضَلْعُهَا وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي» قَالَ : قُلْتُ : فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ أَوْ فِي الْأُذُنِ أَوْ فِي الْقَرْنِ قَالَ : مَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ وَلا تُحَرِّمْهُ عَلٰى أَحَدٍ .

’’عبید بن فیروز رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ مجھے بتائیے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کن جانوروں (کی قربانی) سے روکا ہے یا آپ کس قربانی کو ناپسند کیا کرتے تھے؟ کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطاب فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے، میرے ہاتھ آپ کے ہاتھوں سے چھوٹے ہیں، فرمایا: چار جانور (قربانی کے لیے) جائز نہیں ہیں: ① جس کا کانا پن واضح ہو ② جس کی بیماری واضح ہو ③ جس کا لنگڑا پن واضح ہو ④ وہ لاغر جو چل پھر نہ سکتا ہو اور جس کی ہڈیوں

میں گودا نہ ہو۔ عبید بن فیروز رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے (سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: میں تو دانت، کان اور سینگ میں نقص کو بھی ناپسند کرتا ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو جو ناپسند ہے، اسے چھوڑ دیں اور دوسروں کے لیے حرام قرار نہ دیں۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 284/4، سنن أبي داوٗد : 2802، سنن النّسائي : 4374، سنن التّرمذي : 1497، سنن ابن ماجه : 3144، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۹۱۲) امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۹۱۹، ۵۹۲۲) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۱۶۷، ۱۶۸) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

482۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى أَخْبَرَهٗ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهٗ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهٗ أَنْ يَّقُومَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَأَنْ يَّقْسِمَ لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا وَلَّا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ آپ کے قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کریں، ان کے گوشت، چمڑے اور جلیں تقسیم کر دیں اور قصاب کی اجرت ان میں سے ادا نہ کریں۔''

❁ صحيح البخاري : 1717، صحيح مسلم : 1317

483۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَأَنْ أَقْسِمَ لُحُومَهَا وَجِلَالَهَا وَأَمَرَنِي أَنْ لَّا أُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئًا، وَّقَالَ : نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدَنَا.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ کے قربانی کے

اونٹوں کی نگرانی کروں، ان کے گوشت اور جھول تقسیم کردوں اور قصاب کی اجرت ان میں سے ادا نہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی اجرت ہم اپنے پاس سے دیں گے۔"

❁ صحيح البخاري : 1716، صحيح مسلم : 1317

484۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ قَالَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ حَلَقَ شَقَّ رَأْسِهِ الْأَيْسَرِ فَقَسَمَهُ بَيْنَ النَّاسِ .

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سر مونڈھا، تو سر کے دائیں طرف کے بال سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیے، پھر سر کی بائیں طرف کے بال مونڈھ کر لوگوں میں تقسیم کر دیے۔"

❁ صحيح البخاري : 171، صحيح مسلم : 323/1305

485۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا : وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ : «رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا : وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ : «يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا : وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ : «وَالْمُقَصِّرِينَ» .

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بال کتروانے والوں کے لیے بھی دُعا کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے۔ لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! بال

کتروانے والوں کے لیے بھی دُعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بال کتروانے والوں کے لیے بھی دُعا کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بال کتروانے والوں پر بھی اللہ رحم فرمائے۔''

❁ صحيح البخاري: 1727، صحيح مسلم: 1301

486۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى، قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى وَّيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا پھر (بیت اللہ سے) واپس آکر منیٰ میں نماز ظہر ادا کی۔ نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی قربانی کے دن طواف افاضہ کرتے اور واپس آکر منیٰ میں نماز ظہر ادا کیا کرتے تھے اور فرماتے: نبی کریم ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔''

❁ صحيح مسلم: 1308

487۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ: «احْلِقْ وَلَا حَرَجَ» فَسَأَلَهٗ آخَرُ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ: «اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ» قَالَ آخَرُ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ».

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے ایک آدمی نے پوچھا: میں نے سر

منڈوانے سے پہلے قربانی کر لی ہے (کوئی حرج تو نہیں)؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں، اب سر منڈوا لیں۔ ایک اور آدمی نے سوال کیا: میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے (کوئی حرج تو نہیں)؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں، اب ذبح کر لیں۔ ایک اور آدمی نے کہا: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ذبح کر دیا ہے (کوئی حرج تو نہیں)؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں، اب کنکریاں مار لیں۔''

❁ صحيح البخاري: 1737، صحيح مسلم: 1306

488۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهِ بِمِنًى فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ النَّحْرِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، قَالَ: «انْحَرْ وَلَا حَرَجَ» قَالَ: وَجَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ الرَّمْيِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ» قَالَ: فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَهُ رَجُلٌ وَّأَخَّرَهُ إِلَّا قَالَ: «افْعَلْ وَلَا حَرَجَ».

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منیٰ میں دیکھا آپ اونٹنی پر سوار تھے، ایک آدمی آ کر پوچھنے لگا: اللہ کے رسول! میرا خیال تھا کہ قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوایا جاتا ہے، چنانچہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے (کوئی حرج تو نہیں)؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں! اب قربانی کر لیں۔ ایک اور آدمی آ کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! میرا خیال تھا کہ کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈوایا جاتا ہے، چنانچہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے (کوئی حرج تو نہیں)؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں! اب کنکریاں مار لیں۔ اس دن آپ ﷺ سے جس چیز کے متعلق بھی پوچھا گیا جس میں کسی شخص نے تقدیم وتاخیر کر دی، تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا: کر لیں، کوئی حرج نہیں۔''

❁ صحيح البخاري : 83، صحيح مسلم : 1306

489۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ : حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : مَا كُنْتُ أَحْسَبُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ : وَفِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَنُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس ذوالحجہ کو خطبہ دے رہے تھے، ایک آدمی نے کھڑے ہو کر آپ سے سوال کیا: میرا خیال تھا......الخ۔ ابو محمد کہتے ہیں: اس موضوع پر ابو بکرہ، نبیط بن شریک اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔''

❁ صحيح البخاري : 1737، صحيح مسلم : 1306

490۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ (ح) وَحَدَّثَنَا الْأَشَجُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُقْبَةُ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ : حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِّنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ . الْحَدِيثُ لِلْأَشَجِّ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی پلانے کی غرض سے منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنے کی اجازت طلب کی، تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ یہ الفاظ اشج کی روایت کے ہیں۔''

❁ صحيح البخاري : 1634-1745، صحيح مسلم : 1315

491۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ

عُبَيْدِ اللّٰهِ، أَخبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِّنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی ہے، اسی طرح سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ بھی ان کی شروع خلافت میں دو رکعات نماز ادا کی ہے، بعد میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پوری نماز پڑھنے لگے۔''

❁ صحيح البخاري : 1082، صحيح مسلم : 694

492۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ فَمَكَثَ بِمِنًى اللَّيَالِيَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُّكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَّيَقِفُ عِنْدَ الْأُولٰى وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ ثُمَّ يَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلا يَقِفُ عِنْدَهَا .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (منیٰ میں) نماز ظہر ادا کی، تو آپ نے دن کے آخر میں طواف افاضہ کیا، پھر منیٰ تشریف لے آئے اور ایام تشریق کی راتیں وہیں بسر کیں، جب سورج ڈھل جاتا، تو آپ ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر تکبیر کہتے۔ آپ جمرہ اولیٰ اور ثانیہ پر وقوف کرتے، تو وہاں لمبا قیام کرتے اور عاجزی و تضرع کا اظہار کرتے، پھر تیسرے جمرے کو کنکریاں مارتے، تو وہاں وقوف نہ کرتے تھے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 90/6، سنن أبي داوٗد : 1973، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۹۵۶، ۲۹۷۱) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۸۶۳) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۴۷۷، ۴۷۸) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ محمد بن اسحاق**

نے صحیح ابن حبان (۳۸۶۳) میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے، ابو خالد احمر کا متابع موجود ہے۔

493۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی نمازیں محصب میں ادا کیں، پھر تھوڑی دیر کے لیے (وہیں) لیٹ گئے، پھر سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف گئے اور طواف کیا۔''

❁ صحيح البخاري: 1756

494۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ الْأَزْرَقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حَدِّثْنِي عَنْ شَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ: بِمِنًى قُلْتُ: فَأَيْنَ الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ: بِالْأَبْطَحِ، ثُمَّ قَالَ: افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ.

''عبد العزیز بن رُفیع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے وہ بات بتائیں، جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے۔ (یہ بتائیں کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھویں ذوالحجہ کی نماز ظہر کہاں ادا کی تھی؟ فرمایا: منیٰ میں، میں نے کہا: منیٰ سے لوٹتے وقت نماز عصر کہاں ادا کی؟ فرمایا: ابطح میں، پھر فرمایا: آپ بھی ویسے ہی کریں، جیسے تمہارے امرا کرتے ہیں۔''

❁ صحيح البخاري: 1653، صحيح مسلم: 1309

495۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ هُوَ الْأَحْوَلُ عَنْ طَاوُوسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ (مناسک حج کے بعد) مختلف راستوں سے چلے جاتے تھے، چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی بیت اللہ کا طواف (وداع) کیے بغیر نہ جائے۔''

❀ صحيح مسلم : 1327

496۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : «أَحَابِسَتُنَا هِيَ» قُلْتُ : إِنَّهَا حَاضَتْ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ قَالَ : «فَلَا إِذًا» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ طواف افاضہ کرنے کے بعد سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا، تو فرمایا: کیا وہ (حیض کی وجہ سے) ہمیں روک لے گی؟ میں نے کہا: وہ طواف افاضہ کرنے کے بعد حائضہ ہوئی ہیں، فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں۔''

❀ **صحيحٌ** : مؤطأ الإمام مالك : 413/1، مسند الإمام أحمد : 202/6، سنن أبي داوٗد : 2003، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۰۰۲) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ اور امام زہری رحمہ اللہ کی متابعت موجود ہے، ان الفاظ کے علاوہ اس روایت کی اصل صحیح بخاری (۴۴۰۱) اور صحیح مسلم (۱۲۱۱) میں موجود ہے۔

497۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ (ح) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ

بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ خَثْعَمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، زَادَ ابْنُ خَشْرَمٍ وَابْنُ هَاشِمٍ غَدَاةَ النَّحْرِ قَالُوا : وَالْفَضْلُ رَدِيفُهُ فَقَالَتْ : إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ أَدْرَكَتْ أَبِي وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَّا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَمْسِكَ عَلَى الرَّحْلِ فَهَلْ تَرٰى أَنْ يُّحَجَّ عَنْهُ قَالَ : «نَعَمْ» .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے (ابن خشرم اور ابن ھاشم کی روایت میں یوم النحر کی صبح کے الفاظ زائد ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، جب کہ سیدنا فضل رضی اللہ عنہ (سواری پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے، تو وہ میرے بوڑھے باپ پر بھی فرض ہو چکا ہے، لیکن وہ سواری پر صحیح طور پر نہیں بیٹھ سکتے، کیا اس کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا: جی ہاں!۔''

❁ صحيح البخاري : 1513، صحيح مسلم : 1334

498۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُّوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ فُلَانًا الْجُهَنِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ مَّاتَ وَلَمْ يَحُجَّ أَوْ قَالَ : لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ، قَالَ : «فَحُجَّ عَنْهُ» .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلے کے فلاں آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میرا بوڑھا باپ حج کیے بغیر فوت ہو گیا ہے، یا یوں کہا ہے کہ حج کی استطاعت نہیں رکھتا، (کیا اس کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی طرف سے آپ حج کر لیں۔''

❁ صحيح مسلم : 1325، مختصراً، مسند الإمام أحمد : 1/244-279

499۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَّقُولُ : لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ، قَالَ : «مَنْ شُبْرُمَةُ» قَالَ : أَخٌ لِّي أَوْ قَرَابَةٌ لِّي قَالَ : «هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ» قَالَ : لَا قَالَ : «فَاجْعَلْ هٰذِهِ عَنْكَ ثُمَّ لَبِّ عَنْ شُبْرُمَةَ» .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی 'لبیک عن شبرمۃ' (اللہ میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں) کہتے سنا، پوچھا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا: وہ میرا بھائی ہے یا میرا رشتہ دار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ نے کبھی حج کیا؟ کہا: نہیں! فرمایا: یہ حج اپنی طرف سے کرلیں، پھر شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہنا (یعنی حج کرنا)۔''

❀ **إسنادهٗ ضعيفٌ والحديث حسنٌ** : سنن أبي داوٗد : 1811، سنن ابن ماجه : 2903، سنن الدّارقطني : 370/2، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۰۳۹) امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۹۸۸) اور حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج : ۱۰۶۵) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ لَّيْسَ فِي هٰذَا الْبَابِ أَصَحُّ مِنْهُ . (السّنن الكبرٰى : 336/4) قتادہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔ البتہ المعجم الأوسط للطّبراني (٤٤٩٥) اور المعجم الصغير للطّبراني (٦٣٠) میں اس کا ایک بسند ''حسن'' شاہد آتا ہے، باقی شواہد ''ضعیف'' ہیں۔

500۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَوْدِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَا : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ زَادَ ابْنُ هَاشِمٍ وَّكَانَ ثِقَةً عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَّا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ : «حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ» .

''سیدنا ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور پوچھنے لگے: میرے والد ضعیف العمر ہیں وہ حج، عمرہ اور سفر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ فرمایا: اپنے والد کی طرف سے حج بھی کرلیں اور

عمرہ بھی۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 10/4، سنن أبي داوٗد : 1810، سنن النّسائي : 2622، سنن التّرمذي : 930، سنن ابن ماجه : 2906، **اس حدیث کے سب راویوں کو امام دارقطنی رحمہ اللہ (سنن الدّارقطني : ۲/ ۱۸۳) نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۰۴۰) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۹۹۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۴۸۱/۱) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** لَا أَعْلَمُ فِي إِيْجَابِ الْعُمْرَةِ حَدِيثًا أَجْوَدَ مِنْ هٰذَا وَلَا أَصَحَّ مِنْهُ وَلَمْ يُجَوِّدْهُ أَحَدٌ كَمَا جَوَّدَهٗ شُعْبَةُ . (السّنن الكبرٰى للبيهقي : 329/4، وسندهٗ صحيحٌ)

501۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسَ قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُّحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ : «لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهٗ» قَالَ : نَعَمْ قَالَ : «فَاقْضُوا اللّٰهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ» .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی اور وہ (حج کیے بغیر) فوت ہوگئی ہے (کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اگر اس کے ذمہ قرض ہوتا، تو آپ اسے ادا کرتے؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا: اللہ کا حق ادا کیجیے، کیوں کہ وہ ادائیگی کا زیادہ حق دار ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1852

502۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «الْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ، وَالْعُمْرَةُ إِلَى

الْعُمْرَةِ يُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج مبرور (مقبول) کا جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں ہے اور ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیانی گناہوں کو مٹا دیتا۔''

❀ صحيح البخاري: 1773، صحيح مسلم: 1349

503۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِنَحْوِهِ.

''ابن مقرئ سے بھی یہ روایت منقول ہے۔''

❀ صحيح البخاري: 1773، صحيح مسلم: 1349

504۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيتُ اسْمَهَا: «مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّي مَعَنَا الْعَامَ» قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهٗ كَانَ لِي نَاضِحَانِ فَرَكِبَ أَبُو فُلانٍ وَّابْنُهٗ لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا نَاضِحًا وَّتَرَكَ نَاضِحًا يَّنْضَحُ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فِيهِ، فَإِنَّ عَمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً» أَوْ قَالَ: «بِحَجَّةٍ».

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاریہ عورت (اُم سنان) سے کہا تھا: (سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اس کا نام بھی بتایا تھا، لیکن میں بھول گیا ہوں) اس سال ہمارے ساتھ حج پر جانے کے لیے تمہیں کون سی چیز مانع تھی؟ کہنی لگی: اللہ کے نبی! میرے پاس دو اونٹ تھے، ایک اونٹ پر ابوفلاں اور اس کا بیٹا (یعنی میرا خاوند اور بیٹا) سوار ہو (کر چلے) گئے اور ایک اونٹ پانی لانے کے لیے چھوڑ گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان آئے، تو عمرہ کر لینا، کیوں کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر (ثواب) ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1782، صحيح مسلم : 1256

505۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيمَا حَدَّثَنَا مِنَ الْمَغَازِي قَالَ : قَالَ مَعْمَرٌ : قَالَ الزُّهْرِيُّ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهٖ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ أَصْحَابِهٖ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهٗ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ وَبَعَثَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَيْنًا لَّهٗ مِنْ خُزَاعَةَ يُخْبِرُهٗ عَنْ قُرَيْشٍ وَّسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِغَدِيرِ الْأَشْطَاطِ قَرِيبًا مِّنْ عُسْفَانَ أَتَاهُ عَيْنُهُ الْخُزَاعِيُّ فَقَالَ : إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُوَيٍّ وَّعَامِرَ بْنَ لُوَيٍّ قَدْ جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ وَجَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَّهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَشِيرُوا عَلَيَّ» فَذَكَرَ ابْنُ يَحْيَى الْحَدِيثَ بِطُولِهٖ فِي صَدِّ الْمُشْرِكِينَ إِيَّاهُمْ عَنِ الْبَيْتِ وَقَالَ فِي آخِرِهٖ بَعْدَ ذِكْرِ الْقَضِيَّةِ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهٖ : «قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا»، وَذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ .

''سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم رحمہ اللہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صلح) حدیبیہ کے سال ایک ہزار سے زائد صحابہ کو ساتھ لے کر نکلے، جب ذوالحلیفہ پہنچے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کو قلادہ (ہار) ڈالا، اشعار کیا، عمرے کا احرام باندھا اور بنوخزاعہ کے ایک آدمی کو اپنا جاسوس بنا کر آگے بھیجا تا کہ وہ قریش کے حالات بتا تا رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے عسفان (نامی جگہ) کے قریب غدیر اشطاط کے مقام پر پہنچے، تو آپ کے خزاعی جاسوس نے آکر اطلاع دی کہ میں کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو چھوڑ کر آیا ہوں، وہ آپ کے

خلاف لشکر اور جماعتیں اکٹھی کر چکے ہیں۔ وہ آپ سے لڑیں گے اور آپ کو بیت اللہ سے روکیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے مشورہ دیں (کیا کرنا چاہیے)۔ ابن یحییٰ نے مشرکوں کا آپ کو بیت اللہ سے روکنے کا سارا واقعہ بیان کیا ہے اور فیصلے کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں کہا ہے: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اٹھیں قربانیاں کر دیں اور سر منڈوا دیں۔ انہوں نے باقی حدیث بھی بیان کی ہے۔''

❁ صحيح البخاري: 2731-2732

506۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُهِلُّ».

''سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی احرام کی حالت میں اپنے اونٹ سے گرا اور گردن ٹوٹنے کی وجہ سے مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے پانی میں بیری کے پتے ڈال کر غسل دیں اور اس کی اسی دو چادروں میں کفن دے دیں، لیکن اس کا سر نہ ڈھانپنا، کیوں کہ اللہ تعالی اسے قیامت کے دن اٹھائے گا، تو یہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔''

❁ صحيح البخاري: 1267، صحيح مسلم: 1206

507۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَقَصَتْ بِرَجُلٍ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكَفَّنَ فِي ثَوْبَيْهِ وَيُغَسَّلَ وَلَا

يُغَطَّى وَجْهُهُ وَلَا يَمَسَّ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی احرام کی حالت میں تھا، اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی، وہ مر گیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے انہی دو کپڑوں میں کفن دیا جائے، غسل بھی دیا جائے، لیکن سر نہ ڈھانپا جائے اور نہ ہی خوشبو لگائی جائے، کیوں کہ اسے قیامت کے دن اٹھایا جائے گا، تو یہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔''

❁ صحيح البخاري : 1839

508ـ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَّهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَقَالَ : «إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْقَتْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ وَّإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَّا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ وَّمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يُقَادَ وَإِمَّا أَنْ يُّفَادٰى» فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْتُبْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ» فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخَرَ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي مَسَاكِنِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِلَّا الْإِذْخَرَ إِلَّا الْإِذْخَرَ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہوا، تو بنو ہذیل اپنے ایک مقتول کی وجہ سے بنو لیث کے ایک آدمی سے لڑ پڑے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطاب فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ میں قتال منع فرما دیا ہے اور اپنے رسول اور مؤمنین کو اس پر قابض بنا دیا، مجھ سے پہلے کسی کے لیے (اس میں قتال) حلال نہیں کیا گیا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے (اس میں قتال) حلال ہے، میرے لیے بھی دن کے کچھ حصے میں (قتال) حلال کیا گیا ہے، اس وقت اس کی حرمت برقرار ہے، چنانچہ اس کا درخت کاٹا جائے، نہ ہی اس کے کانٹے توڑے جائیں، نہ ہی اس کی گمشدہ چیز اٹھائی جائے، صرف وہ اٹھا سکتا ہے جس نے اعلان کرنا ہو، جس کا کوئی (آدمی) قتل کر دیا جائے، تو اسے دیت یا قصاص میں سے ایک بہتر چیز اختیار کرنے کی اجازت ہے۔ یمن کا ایک ابوشاہ نامی شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! مجھے (یہ باتیں) لکھ دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ کر دیں۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! اذخر گھاس کو مستثنیٰ کر دیجئے، کیوں کہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں پر ڈالتے ہیں۔ فرمایا: اذخر (گھاس) مستثنیٰ ہے، اذخر (گھاس) مستثنیٰ ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2434، صحيح مسلم : 1355

509۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُوسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : «إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا أُحِلَّ لِأَحَدٍ فِيهِ الْقَتْلُ غَيْرِي وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ وَمَا أُحِلَّ لِي فِيهَا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ وَّهُوَ حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ إِلٰى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شہر

(مکہ) حرمت والا ہے، جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا تھا، اسی دن اس کو حرمت والا قرار دیا تھا، چنانچہ اس کو اللہ تعالیٰ نے روز قیامت تک حرمت والا قرار دیا ہے، میرے علاوہ اور میرے بعد کسی کے لیے اس کے اندر لڑائی کرنا قیامت تک جائز نہیں، میرے لیے بھی دن کے کچھ حصے میں حلال کیا گیا ہے، اس کو اللہ تعالیٰ نے قیامت آنے تک حرمت والا قرار دیا ہے، نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں، نہ اس کی گھاس کاٹی جائے اور نہ ہی اس کا شکار بھگایا جائے۔''

❁ صحيح البخاري: 1834، صحيح مسلم: 1353

510۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ» قَالَ مَالِكٌ: حَرَمُ الْمَدِينَةِ بَرِيدٌ فِي بَرِيدٍ وَّاللَّابَتَانِ مِنَ الشَّجَرِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر میں مدینہ میں ہرن دیکھوں، تو انہیں کبھی نہ چھیڑوں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کی درمیانی زمین حرم ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں: حرم مدینہ، مدینہ کے چاروں طرف ایک ایک برید (بارہ بارہ میل) ہے۔ لابتان سے مراد حرتان ہی ہیں۔''

❁ صحيح البخاري: 1873، صحيح مسلم: 1372

511۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کی

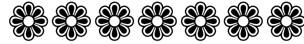
درمیانی زمین کوحرم قرار دیا ہے، نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 1873، صحيح مسلم : 1372

512۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ قَالَا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَحْمُودٌ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَمَسْجِدِي هٰذَا» .

’’سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ثواب کی نیت سے) تین مساجد کے علاوہ سفر نہ کیا جائے (۱) مسجد حرام (۲) مسجد اقصیٰ (۳) میری مسجد (مسجد نبوی)۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 1189، صحيح مسلم : 1397



كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازے کا بیان

513۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے قریب المرگ کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کریں۔''

❁ صحیح مسلم: 917

514۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ يَعْنِي ابْنَ شُمَيْلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ مِمَّا أُخِذَ عَلَيْنَا فِي الْبَيْعَةِ أَلَّا تَنُحْنَ.

''سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم سے جو عہد لیا گیا تھا اس میں ایک بات یہ بھی تھی کہ تم نوحہ (ماتم) نہیں کرو گی۔''

❁ صحیح مسلم: 936

515۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «شُعْبَتَانِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ

وَالنِّيَاحَةُ» . قَالَ ابْنُ يَحْيٰى وَقَالَ مَرَّةً : «لَنْ يَدَعَهَا النَّاسُ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو چیزیں جاہلیت کے کاموں میں سے ہیں، نسب میں طعن کرنا اور نوحہ کرنا۔

ابن یحیٰی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ انہیں چھوڑیں گے نہیں۔''

❁ **صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 431/2، صحيح مسلم : 121/67، *محمد بن عجلان نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔*

516۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ (ح) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَّسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ» وَفِي حَدِيثِ ابْنِ هَاشِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي زُبَيْدٌ .

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی آوازیں نکالے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1294 صحيح مسلم : 103

517۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا أَرَادُوا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِيهِ فَقَالُوا : وَاللّٰهِ مَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَوْ نُغَسِّلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ قَالَتْ : فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقَنُهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ

مُكَلِّمٌ مِّنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ أَنِ اغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ قَالَتْ : فَقَامُوا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَسِّلُونَهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيُدَلِّكُونَهُ بِالْقَمِيصِ دُونَ أَيْدِيهِمْ قَالَ : وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ : لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَهُ إِلَّا نِسَاؤُهُ فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ غُسْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ صَحَارِيِّينَ وَبُرْدٍ حِبَرَةٍ .

أُدْرِجَ فِيهِنَّ إِدْرَاجًا كَمَا حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَالزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب انہوں (صحابہ کرام) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا، تو ان میں اختلاف ہو گیا، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں تو معلوم نہیں کہ جس طرح غسل کے وقت ہم اپنے فوت شدگان کے کپڑے اتار دیتے ہیں، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے بھی اتارے جائیں یا ہم آپ کو کپڑوں سمیت ہی غسل دیں؟ فرماتی ہیں: جب ان (صحابہ) میں اختلاف ہوا، تو اللہ تعالیٰ نے ان سب پر نیند طاری کر دی، حتی کہ ان میں سے ہر آدمی کی ٹھوڑی سینے سے جا لگی، پھر گھر کے ایک کونے سے کسی نے بات کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص سمیت ہی غسل دو، لیکن انہیں پتہ نہ چل سکا کہ وہ کون ہے، چنانچہ (یہ سن کر) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے اور آپ کو قمیص سمیت ہی غسل دینے لگے، وہ قمیص کے اوپر پانی انڈیلتے اور آپ کے جسم کو قمیص کے اوپر سے مَلتے تھے، ہاتھ نہیں لگاتے تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: جس چیز کا مجھے بعد میں پتہ چلا، اگر پہلے پتہ چل جاتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہی آپ کو غسل دیتیں۔ غسل سے فارغ ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحار کے بنے ہوئے تین کپڑوں اور حبرہ (یمن کی دھاری دار) چادر میں کفن دیا گیا، آپ کو ان میں لپیٹا گیا۔

جعفر بن محمد نے مجھے علی بن حسین اور زہری سے ایسے ہی بیان کیا ہے۔“

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : السيرة لابن إسحاق : 178/4؛ مسند الإمام أحمد : 267/6؛ سنن أبي داوٗد :3141؛ سنن ابن ماجه : 1464 مختصرًا، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (٦٦٢٧۔٦٦٢٨) نے ”صحیح“ کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (٥٩/٣) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . (دلائل النّبوة : 242/7) حافظ نووی رحمہ اللہ (خلاصۃ الاحکام : ٩٣٥/٢) اور حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج : ٧٦٨) نے اس کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔ حافظ بوصیری رحمہ اللہ کہتے ہیں: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ (مصباح الزّجاجة في زوائد ابن ماجه : 25/2؛ ح : 524)

518۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ : «اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي آخِرِهٖ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنُونِّي» فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حَقْوَهٗ وَقَالَ : «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ» .

”سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، ہم آپ کی بیٹی (زینب) کو غسل دے رہی تھیں، فرمایا: انہیں تین یا پانچ یا اگر ضرورت محسوس کرو، تو اس سے زائد بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا، آخری مرتبہ کافور یا کافور کی کوئی چیز شامل کر لینا، جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے مطلع کر دینا۔ ہم نے فارغ ہو کر آپ کو اطلاع دی، تو آپ نے اپنا ازار ہمیں دیا اور فرمایا: اسے ان (زینب) کے جسم کے ساتھ لگا دیں۔“

❁ صحيح البخاري : 1253، صحيح مسلم : 939

519۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَابْنُ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ» .

''سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (انہیں غسل دیتے وقت) دائیں طرف اور وضو والے اعضا سے شروع کرنا۔''

❁ صحيح البخاري : 1255 ، صحيح مسلم : 939

520۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : وَضَفَّرْنَا رَأْسَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَّأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا .

''سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے (سر کے) بالوں کی تین مینڈھیاں بنائیں، پھر انہیں پیچھے ڈال دیا۔''

❁ صحيح البخاري : 1263 ، صحيح مسلم : 939

521۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا عِيسٰى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ يَّمَانِيَةٍ لَّيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا، جن میں قمیص تھی، نہ عمامہ۔''

❁ صحيح البخاري : 1264 ، صحيح مسلم : 939

522۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا

مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُّكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا إِذَا وَضَعْنَاهَا عَلٰى رَأْسِهٖ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا وَضَعْنَاهَا عَلٰى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «ضَعُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخَرِ»، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا .

''سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی راہ میں رضائے الٰہی کے حصول کے لیے ہجرت کی، چنانچہ ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ واجب ہو گیا، ہم میں سے کچھ تو اس طرح فوت ہو گئے کہ انہوں نے (دنیا میں) اپنے اجر کا کچھ بھی حصہ حاصل نہیں کیا، سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی انہی میں شامل ہیں، جو جنگ احد میں شہید ہوئے، تو انہیں کفن دینے کے لیے ایک دھاری دار چادر کے علاوہ کوئی چیز نہ ملی، اگر ہم وہ چادر آپ کے سر پر ڈالتے، تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر پاؤں پر ڈالتے، تو سر ننگا ہو جاتا۔ (یہ صورت حال دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چادر سر کی طرف ڈال دو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔ ہم میں سے کچھ ایسے ہیں، جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ اسے کاٹ رہے ہیں۔''

❁ صحيح البخاري : 1276، صحيح مسلم : 940

523۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الثِّيَابِ الْبِيضِ لِيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ» .

''سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید کپڑوں کو لازم پکڑو، تمہارے زندہ لوگ انہیں پہنا کریں اور اپنے فوت شدگان کو ان میں کفن دیا کرو۔''

❁ إسنادهٗ ضعيفٌ لانقطاعه والحديث صحيحٌ : ابو قلابہ نے سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا، المستدرک للحاکم (۱۸۵/۴) میں ابو مطلب کا واسطہ ذکر ہے، جس کی بنیاد پر یہ سند ''حسن'' ہے، امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کی سند کو امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح

الباری:۳/ ۱۳۵) نے بھی اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (تفسیر ابن کثیر :۳/ ۴۰۶، ت : سلامۃ) نے اس کی سند کو ''جید'' کہا ہے، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۸۱۰) نے ''حسن صحیح'' کہا ہے، اس حدیث کا بسند ''حسن'' شاہد سنن أبی داود (۳۸۷۸، ۴۰۶۱) سنن ترمذی (۹۹۴) اور سنن ابن ماجہ (۳۵۶۶) میں بھی آتا ہے، اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۴۲۳) اور حافظ ابن القطان فاسی رحمہ اللہ (بیان والوہم والایہام:۲/ ۱۸۰) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هٰذَا حَدِيثٌ جَيِّدُ الْإِسْنَادِ، رِجَالُهٗ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ . (تفسير ابن كثير : 406/3، ت : سلامة)

524۔ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : أَتٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَأَمَرَ بِهٖ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ أَوْ فَخِذَيْهِ فَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهٖ وَأَلْبَسَهٗ قَمِيصَهٗ، فَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی کو قبر کے گڑھے میں ڈال دیا گیا، تو بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ کے حکم سے اسے (قبر سے) باہر نکالا گیا، تو آپ نے اسے اپنے گھٹنوں یا رانوں پر رکھ کر اس کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور اسے اپنا قمیص پہنایا، واللہ اعلم۔''

❁ صحيح البخاري : 1270، صحيح مسلم : 2773

525۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «خَمْسٌ يَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان کے اپنے بھائی پر پانچ

حقوق واجب ہیں۔ ① سلام کا جواب دینا ② چھینک کا جواب دینا ③ بیمار پرسی کرنا ④ جنازے کے ساتھ جانا ⑤ دعوت قبول کرنا۔''

❁ صحيح البخاري: 1240، تعليقا من حديث عبدالرزاق به، صحيح مسلم: 2162

526۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِيرَاطٌ وَّمَنْ مَّشٰى مَعَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيرَاطَانِ أَحَدُهُمَا أَوْ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ» وَقَالَ ابْنُ الْمُقْرِئِ: «وَمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰى يُفْرَغَ مِنْهَا».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی میت کا جنازہ پڑھا، اسے ایک قیراط (ثواب) ملے گا اور جو دفن کرنے تک اس کے ساتھ (چلتا) رہا، اسے (ثواب کے) دو قیراط ملیں گے، ایک قیراط یا چھوٹا قیراط احد (پہاڑ) کے برابر ہے۔
ابن مقرئ کے الفاظ یہ ہیں: جو دفن سے فارغ ہونے تک ساتھ رہا۔''

❁ صحيح مسلم: 45/945

527۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ يَّكُ خَيْرًا فَخَيْرًا تُقَدِّمُونَهٗ وَإِنْ يَّكُ شَرًّا فَشَرًّا تُلْقُونَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازہ کو جلدی لے کر چلو، کیوں کہ اگر تو وہ نیک ہے، تو تم اسے بہتر مقام کی طرف پہنچا رہے ہو اور اگر وہ بد ہے، تو وہ شر ہے، جسے تم اپنے کندھوں سے اتار رہے ہو۔''

❁ صحيح البخاري : 1315، صحيح مسلم : 944

528- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ قَالَا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ مَحْمُودٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجِنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ» .

''عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنازہ دیکھیں، تو (موت کے خوف کی وجہ سے) اس کے لیے کھڑے ہو جائیں، حتی کہ وہ آپ سے آگے گزر جائے یا (نیچے) رکھ دیا جائے۔''

❁ صحيح البخاري : 1307، صحيح مسلم : 958

529- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، قَالَ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ : سَمِعْتُ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ يَقُولُ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي جِنَازَةٍ فَقُمْنَا وَرَأَيْتُهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جنازے کے لیے کھڑے ہوئے، تو ہم بھی کھڑے ہو گئے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم (جنازہ دیکھ کر) بیٹھے رہے، تو ہم بھی بیٹھے رہے۔''

❁ صحيح مسلم : 84/962

530- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا رَأَيْتَ جِنَازَةً فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ مَعَهَا مَاشِيًا فَقُمْ لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكَ أَوْ تُوضَعَ» قَالَ : فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رُبَّمَا تَقَدَّمَ الْجِنَازَةَ فَقَعَدَ فَإِذَا

رَآهَا قَدْ أَشْرَفَتْ قَامَ حَتّٰى تُوضَعَ قَالَ : وَرُبَّمَا سَتَرَ بِهٖ .

''سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آپ جنازہ دیکھیں اور اس کے ساتھ جا نہ سکیں، تو اس کے لیے کھڑے ہو جائیں، حتی کہ وہ آپ سے آگے گزر جائے یا (نیچے) رکھ دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بسا اوقات جنازے سے آگے نکل جاتے، تو بیٹھ جاتے پھر جب سامنے دیکھتے، تو کھڑے ہو جاتے، حتی کہ اسے نیچے رکھ دیا جاتا اور بسا اوقات اوٹ میں چلے جاتے۔''

❁ صحيح البخاري : 1307، صحيح مسلم : 958

531۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا .

''سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا جاتا تھا، لیکن سختی نہیں کی جاتی تھی۔''

❁ صحيح مسلم : 938، و أخرجه البخاري (1278)

532۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُلٌّ قَدْ كَانَ خَمْسًا وَّأَرْبَعًا فَأَمَرَ بِأَرْبَعٍ .

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چار تکبیرات بھی ثابت ہیں اور پانچ بھی ثابت ہیں، پھر آپ نے چار (تکبیرات) کا حکم دیا۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند علي ابن الجعد : 95، شرح معاني الآثار للطّحاوي : 495/1، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 37/4، جمہور ائمہ کے نزدیک امام سعید بن میسب رحمہ اللہ کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔ (المستدرک للحاکم: 126/1)

533۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَّأَنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلُوهُ فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا أَوْ كَبَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیرات کہا کرتے تھے، ایک جنازے پر انہوں نے پانچ تکبیرات کہیں، لوگوں نے ان سے پوچھا: تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پانچ تکبیرات کہا کرتے تھے، یا یوں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ تکبیرات کہی ہیں۔''

❁ صحيح مسلم : 957

534۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ : سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَأَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَقُلْتُ : تَقْرَأُ بِهَا قَالَ : إِنَّهَا سُنَّةٌ وَّحَقٌّ .

''طلحہ بن عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، انہوں نے اس میں سورت فاتحہ کی قرأت کی، فارغ ہونے پر میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا: آپ سورت فاتحہ (کیوں) پڑھ رہے ہیں؟ فرمایا: یہ سنت اور حق ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1335

535۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِهٰذَا .

یہ روایت ایک اور سند سے بھی مذکور ہے۔

❁ صحيح البخاري : 1335

536۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَرَأَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً وَّجَهَرَ بِالْقِرَاءَ ةِ وَقَالَ : إِنَّمَا جَهَرْتُ لِأُعْلِمَكُمْ أَنَّهَا سُنَّةٌ وَّالْإِمَامُ كَفَّهَا .

''زید بن طلحہ تیمی کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے جنازہ میں سورت فاتحہ اور ایک اور سورت پڑھی اور جہری قرأت کی، پھر فرمایا: میں نے تمہیں یہ بتانے کے لیے جہری قرأت کی ہے کہ یہ بھی سنت ہے اور امام سری بھی پڑھا سکتا ہے۔''

❁ صحیحٌ، کما مر

537۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ : ثَنِي أَبِي، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، أَخِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ فَجَهَرَ حَتّٰى سَمِعْنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ : سُنَّةٌ وَّحَقٌّ .

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ : وَسُورَةٍ .

''سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بھتیجے طلحہ بن عبداللہ بن عوف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، انہوں نے اس میں سورت فاتحہ کے ساتھ ایک اور سورت پڑھی، نیز جہری قرأت کی، جب انہوں نے سلام پھیرا، تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ

کراس کی وجہ پوچھی، تو فرمایا: یہ سنت اور حق ہے۔

محمد بن یحییٰ کی سند سے بھی یہ روایت مذکور ہے۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ كالشّمس** : سنن النّسائي : 1987، **اس حدیث کو امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(۳۰۷۱)** نے ''صحیح'' کہا ہے، **امام حاکم** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں** : قَدْ أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ قَوْلَ الصَّحَابِيِّ : سُنَّةً حَدِيثٌ مُّسْنَدٌ (المستدرك على الصّحيحين :358/1)

538۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ سَمِعَ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيَّ يَقُولُ : سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ : صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُولُ : «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ» حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ لَّوْ كُنْتُ أَنَا ذٰلِكَ الْمَيْتَ.

''سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کی نماز جنازہ پڑھائی، تو میں نے آپ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یاد کر لی، آپ دُعا کر رہے تھے: اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے عذاب سے بچا، اس سے درگزر فرما، اس کی مہمانی اچھی طرح کر اور اس کی قبر فراخ کر دے، اس کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں سے ایسے پاک صاف کر دے، جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا ہے، اسے اس کے گھر سے بہتر گھر عطا فرما، اس کے اہل سے بہتر اہل عطا فرما، اس کے ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرما، اسے جنت میں داخل کر دے اور عذاب قبر سے بچا لے۔

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے خواہش ہوئی کاش کہ یہ میت میری ہوتی!''

❁ صحيح مسلم: 963

539۔ حَدَّثَنَا بَحْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا.

یہ روایت ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔

❁ صحيح مسلم: 963

540۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، يُحَدِّثُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: السُّنَّةُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يُكَبِّرَ ثُمَّ يَقْرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثُمَّ يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُخْلِصَ الدُّعَاءَ لِلْمَيِّتِ وَلَا يَقْرَأُ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى ثُمَّ يُسَلِّمَ فِي نَفْسِهِ عَنْ يَمِينِهِ.

''سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ آدمی تکبیر کہے، پھر سورت فاتحہ پڑھے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے، پھر میت کے لیے اخلاص کے ساتھ دعا کرے، پہلی تکبیر کے علاوہ قرأت نہ کرے، پھر اپنے دل میں اپنی دائیں طرف سلام پھیر دے۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ**

541۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى مَيْتٍ، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا».

''ابوابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک میت کی نماز جنازہ میں شریک ہوئے، آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی: اللہ! ہمارے زندوں اور فوت شدگان کو بخش دے، حاضرین اور غائبین، چھوٹوں اور بڑوں، مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ والحديث صحيحٌ له شواهد** : مسند الإمام أحمد : 170/4، سنن النّسائي : 1988، سنن التّرمذي : 1024، **ابوابراہیم اشہلی مدنی ''مجہول'' ہے۔اس حدیث کا ایک بسند ''حسن'' شاہد سنن اُبی داوٗد (۳۲۰۱) وغیرہ میں آتا ہے، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۰۷۰) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۳۵۸/۱) نے بخاری رحمہ اللہ اور مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔**

542۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَزَعَمَ أَنَّهُ شَهِدَ ذٰلِكَ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ : «مَنْ هٰذَا» فَقَالُوا : هٰذَا قَبْرُ فُلَانٍ تُوُفِّيَ الْبَارِحَةَ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوْذِيَكَ لَيْلًا فَيُصِيبَكَ بِشَيْءٍ أَوْ يَشُقَّ عَلَيْكَ فَدَفَنَّاهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں موقع پر موجود تھا کہ جب نبی ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے، جس میں اسی رات میت دفن کی گئی تھی، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کس کی قبر ہے؟ صحابہ نے کہا: یہ فلاں آدمی کی قبر ہے، جو گزشتہ رات فوت ہوگیا تھا، ہم نے رات کے وقت آپ کو تکلیف دینا پسند نہ کیا کہ کہیں آپ پر گراں نہ گزرے، یا آپ تنگ نہ ہوں، چنانچہ ہم نے اسے دفن کردیا۔ نبی ﷺ کھڑے ہوئے، ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔''

❁ صحيح البخاري : 1247، صحيح مسلم : 954

543۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی وفات کے دن لوگوں کو اس کی وفات کی خبر دی، پھر انہیں لے کر جنازہ گاہ کی طرف گئے، ان کی صفیں بنوائیں اور اس پر چار تکبیرات کہیں۔''

❁ صحيح البخاري : 1245، صحيح مسلم :951

544۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى أُمِّ فُلانٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسَطَهَا .

''سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام فلاں کی نماز جناز پڑھی، جو زچگی کے وقت فوت ہوگئی تھیں، آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔''

❁ صحيح البخاري :1331، صحيح مسلم : 964

545۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا يَزْعُمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَلّٰى عَلٰى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيعًا جَعَلَ الرِّجَالَ يَلُونَ الْإِمَامَ وَالنِّسَاءَ يَلُونَ الْقِبْلَةَ فَصَفَّهُمْ صَفًّا وَّوُضِعَتْ جِنَازَةُ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَّهَا يُقَالُ لَهٗ زَيْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَضُفَّا جَمِيعًا وَّالإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَّأَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَوُضِعَ الْغُلامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ فَقَالَ رَجُلٌ : فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ

فَنَظَرْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَّأَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقُلْتُ : مَا هٰذَا فَقَالُوا : هِيَ السُّنَّةُ .

''نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نو (۹) آدمیوں کی نماز جنازہ اکٹھی ادا کی، مردوں کو امام کی طرف اور عورتوں کو قبلہ کی طرف رکھا، لوگوں کی صفیں بنوائیں۔ (اسی طرح) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیوی اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے بیٹے زید کا جنازہ رکھا گیا اور دونوں پر اکٹھی صفیں بنائی گئیں، اس دن امامت کے فرائض سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے سرانجام دیے، (جنازہ پڑھنے والے) لوگوں میں سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا ابوسعید، سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے۔ بچے کو امام کی جانب رکھا گیا۔ ایک آدمی (عمار مولیٰ حارث) کہتا ہے: میں نے اسے غلط قرار دیتے ہوئے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ، ابوسعید اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھ کر کہا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : سنن النّسائي : 1980، سنن الدّارقطني : 79/2، سنن الدّارقطني : 80,79/2، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 33/4، اس کی سند کو حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع شرح المہذب : ۵/ ۲۲۴) نے ''حسن'' اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التلخیص الحبیر : ۱۴۶/۲) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

546۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِهٖ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَّقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُّضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلٰى ذٰلِكَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهٗ» .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ میں اپنے ایک صحابی کا تذکرہ کیا، جو فوت ہو گیا، تو اسے چھوٹے سے کفن میں رات کو ہی دفن کر دیا گیا، چنانچہ نبی

کریم ﷺ نے رات کو دفنانے پر زجر وتوبیخ فرمائی حتی کہ اس پر نماز جنازہ پڑھ لی گئی ہو، (یعنی دن کے وقت جنازہ میں زیادہ لوگ شامل ہو سکتے ہیں) بجز اس کے کہ انسان ایسا کرنے پر مجبور ہو جائے، نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی اپنے بھائی کو کفن دے، تو بہترین کفن دے۔''

❁ صحيح مسلم : 943

547۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: ثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: ثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ السُّدِّيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ قَبْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ وَالْفَضْلُ وَشَقَّ لَحْدَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ الَّذِي يَشُقُّ لُحُودَ قُبُورِ الشُّهَدَاءِ.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (کو قبر میں اتارنے کے لیے آپ) کی قبر مبارک میں سیدنا عباس، سیدنا علی اور سیدنا فضل رضی اللہ عنہم داخل ہوئے تھے، جو انصاری آدمی شہدا کی بغلی قبریں (لحد) کھودا کرتا تھا، اسی نے آپ ﷺ کی بغلی قبر (لحد) کھودی تھی۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : شرح مشكل الآثار للطّحاوي : 2843، مسندالبزّار : 855، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (٦٦٣٣) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

548۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَوْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي قُبُورِهِمْ فَقُولُوا: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ».

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آپ اپنے فوت شدگان کو ان کی قبروں میں رکھیں، تو یہ دعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ (اللہ کے

نام پراور اللہ کے رسول کی شریعت پر اسے قبر میں رکھ رہے ہیں)''

❁ **صحيحٌ وللحديث شواهد صحيحة** : مسند الإمام أحمد : 27/2، سنن أبي داوٗد : 3213،
اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۱۱۰) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۳٦٦/۱) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ ہمام کی متابعت شعبہ نے کر رکھی ہے، شعبہ قتادہ سے بیان کریں، تو تدلیس کا اعتراض رفع ہو جاتا ہے۔

549۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ : ثَنِي عُقْبَةُ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : وُضِعَتْ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں ایک سرخ چادر رکھی گئی تھی۔''

❁ صحيح مسلم : 967

550۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَمَّكَ قَدْ مَاتَ أَوْ أَبِي قَدْ مَاتَ قَالَ : «اذْهِبْ فَوَارِهِ» قُلْتُ : إِنَّهٗ مَاتَ مُشْرِكًا قَالَ : «اذْهَبْ فَوَارِهِ» فَوَارَيْتُهٗ ثُمَّ أَتَيْتُهٗ قَالَ : «اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ» .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کے چچا فوت ہو گئے ہیں یا یوں کہا کہ میرے والد فوت ہو گئے ہیں، فرمایا: جائیں اور انہیں دفن کر دیں۔ میں نے کہا: وہ شرک کی حالت میں فوت ہوا ہے۔ فرمایا: جائیں اور انہیں دفن کر دیں۔ چنانچہ میں انہیں دفن کر کے آپ کے پاس آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جائیں اور غسل کریں۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 97/1، سنن أبي داوٗد : 3214، سنن النّسائي : 190-2008، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (کمافی الاصابۃ لابن حجر : ۱۱۴/۷) نے ''صحیح'' کہا ہے، اس کا

بسند ''حسن متصل''، شاہد مسند الطیالسی (ص:۱۹، ح:۱۲۰) میں آتا ہے۔

551۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ : أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «كَسْرُ عَظْمِ الْمُؤْمِنِ مَيْتًا مِثْلُ كَسْرِهٖ حَيًّا».

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فوت شدہ مؤمن کی ہڈی توڑنا ایسے ہی (گناہ) ہے، جیسے زندہ آدمی کی ہڈی توڑنا (گناہ ہے)۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ له شواهد** : مسند الإمام أحمد : 58/6، سنن أبي داوٗد : 3207، سنن ابن ماجه : 1616، **اس حدیث کو امام ابن حبان** رحمہ اللہ (۳۱۶۷) **نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ نووی** رحمہ اللہ **کہتے ہیں**: رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ إِلَّا رَجُلًا وَّاحِدًا وَّهُوَ سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ فَضَعَّفَهٗ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّوَثَّقَهُ الْأَكْثَرُونَ وَرَوٰى لَهٗ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهٖ وَهُوَ كَافٍ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهٖ وَلَمْ يُضَعِّفْهُ أَبُو دَاوٗدَ. (المجموع شرح المهذّب : 300/5) **حافظ ابن القطان فاسی** رحمہ اللہ **(بیان الوہم والایہام: ۴/ ۲۱۲) نے ''حسن'' کہا ہے۔**

552۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهٗ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ : أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِّلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهٗ إِلٰى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ : «أَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا».

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ احد کے شہیدوں میں سے دو دو آدمیوں کو ایک ہی کفن میں اکٹھا کرتے تھے، پھر پوچھتے: ان میں سے زیادہ قرآن کس کو یاد تھا؟ جب کسی ایک کی

طرف اشارہ کیا جاتا، تو آپ اسے لحد میں پہلے اتارتے اور آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز میں ان لوگوں پر گواہ بنوں گا۔ آپ نے انہیں خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا، نہ ان کا جنازہ پڑھایا اور نہ ہی انہیں غسل دیا۔''

❁ صحيح البخاري : 1343

553۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ قَالَا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ سَمِعَ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ يَقُولُ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰى أُحُدٍ بَعْدَ مَا نُقِلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ أَنْ يُرَدُّوا إِلٰى مَصَارِعِهِمْ .

الْحَدِيثُ لِمَحْمُودٍ وَّقَالَ ابْنُ الْمُقْرِئُ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

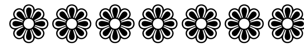
''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ احد کے شہدا کو جب (دفن کے لیے) مدینہ منتقل کیا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ انہیں وہیں واپس لایا جائے، جہاں شہید ہوئے ہیں۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 308/3، سنن أبي داوٗد : 3165، سنن النّسائي : 2006، سنن التّرمذي : 1717، سنن ابن ماجه : 1516، اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۱۸۳) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ سفیان بن عیینہ نے سماع کی تصریح کی ہے، ان کا متابع بھی ہے۔

554۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں (اور وہ صبر کرے) تو وہ صرف قسم پوری کرنے کے لیے ہی آگ میں جائے گا۔''

❁ صحيح البخاري : 1251، صحيح مسلم : 2663



بَابُ فِي التِّجَارَاتِ

تجارتوں کا بیان

555۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَلَا وَاللّٰهِ لَا أَسْمَعُ بَعْدَهُ أَحَدًا يَّقُولُ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَّإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَّإِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ أُمُورًا مُّشْتَبِهَاتٍ» قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ: «مُشْتَبِهَةً وَّسَأَضْرِبُ لَكُمْ فِي ذٰلِكَ مَثَلًا إِنَّ اللّٰهَ حَمٰى حِمًى وَّإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ وَإِنَّهُ مَنْ يَّرْعَ حَوْلَ الْحِمٰى يُوشِكُ أَنْ يَّرْتَعَ وَإِنَّ مَنْ يُّخَالِطِ الرِّيبَةَ يُوشِكُ أَنْ يَّجْسُرَ»، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَلَا أَدْرِي هٰذَا مَا سَمِعَ مِنَ النُّعْمَانِ أَوْ قَالَ بِرَأْيِهِ.

''سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (شعبی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ان کے بعد میں نے کسی سے نہیں سنا کہ اس نے کہا ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے) حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، لیکن ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں، میں تمہارے سامنے اس کی مثال بیان کرتا ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک چراگاہ مقرر کی ہے اور اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ اشیا ہیں، جو (جانور بھی) چراگاہ کے اردگرد چرے گا، اس کا چراگاہ میں داخل ہو جانا عین ممکن ہے، جو مشکوک چیزوں سے میل ملاپ رکھے گا، قریب ہے کہ وہ ان (کو

کرنے) پر دلیر ہو جائے۔

ابن عون کہتے ہیں: معلوم نہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے یہ بات سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کی ہے۔"

❁ صحيح البخاري :2051، صحيح مسلم : 1599

556۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عِيسٰى وَهِشَامُ بْنُ الْجُنَيْدِ قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ هُوَ ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّهٗ لَنْ يَّمُوتَ أَحَدٌ حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهٗ فَلَا تَسْتَبْطِئُوا الرِّزْقَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ أَيُّهَا النَّاسُ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَخُذُوا مَا حَلَّ وَدَعُوا مَا حُرِّمَ».

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں مرے گا، لہٰذا آپ رزق طلب کرنے میں سستی نہ کریں، لوگو! اللہ سے ڈرو، (رزق) اچھے طریقے سے تلاش کرو، حلال لے لو اور حرام چھوڑ دو۔"

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ والحديث صحيحٌ** : سنن ابن ماجه : 2144، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 265/5، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۳۲۶/۴) نے "صحیح الاسناد" اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے "صحیح" کہا ہے۔ ابن جریج اور ابو الزبیر "مدلس" ہیں، لیکن اس کا ایک شاہد بسند "صحیح"، السنن الکبری للبیهقي (۵/ ۲۶۴) میں آتا ہے، اسے امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۲۳۹) نے "صحیح" کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۲/ ۴) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر "صحیح" کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، سعید بن ابی ہلال کی متابعت شعبہ نے حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الأصبہانی (۱۵۸/۳) میں کر رکھی ہے۔

557۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَّجَامِعٍ وَّعَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نَبِيعُ بِالْبَقِيعِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ

فَقَالَ : «يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ» فَسَمَّانَا بِاسْمٍ أَحْسَنَ مِنِ اسْمِنَا ثُمَّ قَالَ : «إِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ» .

''سیدنا قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بقیع کے پاس (سامان) بیچا کرتے تھے اور ہمیں سماسرہ (دلال) کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا: اے تاجروں کی جماعت۔ آپ نے ہمارا بہترین نام لیا، پھر فرمایا: اس بیع میں قسم اور جھوٹ شامل ہو جاتا ہے، چنانچہ اس کے ساتھ صدقہ کو ملا لیا کرو (یعنی صدقہ کے ذریعے اس کمی کو پورا کر لیا کرو۔)''

❁ **صحيحٌ، له طرقٌ كثيرة** : مسند الحميدي : 442، مسند الإمام أحمد : 16/4، سنن أبي داوٗد : 3327، سنن النّسائي : 3829، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۵/۲) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

558۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْإِبِلِ فَجَعَلَ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ : «أَعْطُوهُ»، فَلَمْ يَجِدُوا لَهٗ إِلَّا سِنًّا فَوْقَ سِنِّهٖ فَقَالَ : «أَعْطُوهُ» فَقَالَ : أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ایک آدمی کا اونٹ (ادھار) تھا، وہ آپ سے مانگنے آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اونٹ دے دیں۔ صحابہ کرام کو اس عمر کا اونٹ نہ ملا، بل کہ اس سے بڑی عمر کا اونٹ ملا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی دے دیں، اس نے کہا: آپ نے مجھے پورا ادا کیا ہے، اللہ بھی آپ کو پورا پورا بدلہ دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ میں سے بہتر وہ ہے، جو اچھے طریقے سے ادئیگی کرتا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2393، صحيح مسلم : 1601

559۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِّنْ هَجَرَ فَجَاءَ نَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ وَعِنْدَنَا وَزَّانٌ يَّزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ : «زِنْ وَأَرْجِحْ» .

''سوید بن قیس بیان کرتے ہیں کہ میں اور مخرمہ عبدی ہجر سے کپڑا لے کر آئے، رسول اللہ ﷺ نے چند شلواروں (کے کپڑے) کا سودا کیا، ہمارے پاس ایک آدمی تھا، جو مزدوری پہ تولا کرتا تھا، نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: جھکا کر تولا کیجیے (یعنی زیادہ دیا کریں۔)''

❁ **صحیحٌ وللحديث شواهد** : مسند الإمام أحمد : 352/4، سنن أبي داوٗد : 3336، سنن النّسائي : 4596، سنن التّرمذي : 1305، سنن ابن ماجه : 2220-2222-3579، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۱۴۷) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۴) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

560۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ وَالظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کا قرض کسی مال دار کے حوالہ کیا جائے، تو وہ اسے قبول کر لے، مال دار کی طرف سے (قرض ادا کرنے میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2288، صحيح مسلم : 1564

561۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُّبَا عَ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ يُشْتَرٰى فِيهِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید وفروخت کرنے سے منع فرمایا۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 179/2، سنن أبي داوٗد : 1079، سنن النّسائي : 715، سنن التّرمذي : 322، سنن ابن ماجه : 766-1133، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۳۰۴، ۱۳۰۶، ۱۸۱۶) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ ابن عجلان نے مسند الامام احمد (۱۷۹/۲) میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔ نیز مسند الامام احمد (۲/ ۲۱۲) میں ان کی متابعت اسامہ بن زید نے کر رکھی ہے۔

562۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَّبِيعُ أَوْ يَبْتَا عُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا : لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَّنْشُدُ فِيهِ الضَّالَّةَ، فَقُولُوا : لَا أَدَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مسجد میں کسی کو خرید وفروخت کرتے دیکھو، تو کہو: اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ ڈالے، جب مسجد میں کسی کو کسی گم شدہ جاندار چیز کا اعلان کرتے دیکھو، تو کہو: اللہ تجھے واپس نہ کرے۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : سنن التّرمذي : 1321، عمل اليوم واللّيلة للنسائي : 176، سنن الدّارمي : 1401، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۳۰۵) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۶۵۰) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۵۶/۲) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، صحیح مسلم (۵۶۸) میں اس کا شاہد بھی ہے۔

563۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ (ح) وَحَدَّثَنَا ابْنُ

الْمُقْرِئُ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ عَلِيٌّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّلَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبِ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نجش (دھوکہ یعنی قیمت بڑھانے کے لیے بولی لگانا) مت کریں، کوئی شہری دیہاتی کا سامان نہ بیچے، کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے، کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے اور کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے۔''

❁ صحيح البخاري : 2140، صحيح مسلم : 1413

564۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا فَأُوحِيَ إِلَيْهِ أَدْخِلْ يَدَكَ مِنْ أَسْفَلِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَوَجَدَهُ مُخَالِفًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے، جو غلہ بیچ رہا تھا، آپ کو وحی کی گئی کہ اپنا ہاتھ اس میں داخل کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ داخل کیا، تو اس کو (اوپر سے) مختلف پایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہم سے دھوکہ کرتا ہے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

❁ صحيح مسلم : 102

565۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً أَوْ مُحَفَّلَةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَنْ يُّمْسِكَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَّرُدَّهَا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعُ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے 'مصراۃ' (وہ جانور، جس کے تھنوں میں دودھ روک لیا جائے) خریدی، تو اسے اختیار ہے، اگر رکھنا چاہتا ہے تو رکھ لے اور اگر واپس کرنا چاہتا ہے، تو واپس کر دے اور کھجوروں کا ایک صاع ساتھ دے، نہ کہ گندم کا۔''

❁ صحیح مسلم : 26/1524

566۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ أَنْ يُّمْسِكَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَّرُدَّهَا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ»، قَالَ وَهْبٌ : يَعْنِي الْبُرَّ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے 'مصراۃ' (وہ جانور جس کے تھنوں میں دودھ روک لیا جائے) خریدی، تو اسے تین دن تک اختیار ہے، اگر رکھنا چاہتا ہے، تو رکھ لے اور اگر واپس کرنا چاہتا ہے، تو واپس کر دے اور کھجوروں کا ایک صاع بھی ساتھ دے، گندم نہ دے۔

وہب کہتے ہیں: سمرا سے گندم مراد ہے۔''

❁ صحیح مسلم : 1524

567۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ حَبَّانَ بْنَ مُنْقِذٍ كَانَ سُفِعَ فِي رَأْسِهٖ

مَأْمُومَةٌ فَثَقُلَتْ لِسَانُهُ وَكَانَ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا ابْتَاعَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بِعْ وَقُلْ لَّا خِلَابَةَ» سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا خِذَابَةَ لَا خِذَابَةَ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حبان منقذ کے سر میں زخم تھا (جس کی وجہ سے) ان کی زبان اٹکتی تھی اور وہ اکثر خرید وفروخت میں دھوکہ کھا جاتے تھے، تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خریداری میں تین دن کا اختیار دے دیا، نیز فرمایا: خریدتے وقت کہہ دیا کیجیے، بھائی دھوکہ اور فریب کا کام نہیں۔ میں نے سنا: وہ 'لا خذابۃ، لا خذابۃ' کہا کرتے تھے۔ (یعنی 'لا خلابۃ' نہیں کہہ سکتے تھے۔)''

❁ **حسنٌ**: مسند الحميدي: 662، مسند الإمام أحمد: 129/2، سنن الدّارقطني: 55,54/3، السّنن الكبرٰى للبيهقي: 273/5، اس حدیث کو امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (۴۹۳۴) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک: ۲۲/۲) نے ''صحیح'' کہا ہے، سفیان بن عیینہ کی متابعت ہوئی ہے، مسند الإمام احمد (۱۲۹/۲) میں محمد بن اسحاق نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔

568۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يُبَايِعُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فِي عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ فَأَتٰى قَوْمُهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ احْجُرْ عَلٰى فُلَانٍ فَإِنَّهُ يُبَايِعُ وَفِي عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكٍ الْبَيْعَ فَقُلْ: هَا وَهَا وَلَا خِلَابَةَ».

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک انصاری آدمی تجارت کرتا تھا، لیکن اس کی بات کمزور ہوتی تھی، اس کی قوم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے: اللہ

کے رسول! فلاں شخص پر پابندی لگا دیجئے، کیوں کہ وہ تجارت تو کرتا ہے، مگر اس کی بات کمزور ہوتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا کر بیع کرنے سے منع کر دیا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں بیع کرنے سے باز نہیں رہ سکتا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ چھوڑ نہیں سکتے، تو یوں کہہ دیا کریں کہ (سودا) نقد ہوگا اور دھوکہ نہیں دینا۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ والحديث صحيحٌ بشواهده** : مسند الإمام أحمد : 217/3، سنن أبي داوٗد :3501، سنن النّسائي : 4490، سنن التّرمذي : 1250، سنن ابن ماجه : 2354، **اس حدیث کو امام** ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۰۴۹) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱۰۱/۴) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے، اس سند میں سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ کی تدلیس ہے۔ البتہ صحیح بخاری (۲۱۱۷) اور صحیح مسلم (۱۵۳۳) میں اس کا ایک شاہد ہے۔

569۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ أَنَّ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ حَدَّثَهٗ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْأَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ التَّيْمِيُّ أَنَّهٗ سَمِعَ شَيْخًا مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهٗ أَبُو بَكْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ يَشْتَرِي هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ»، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ يَزِيدُ عَلٰى دِرْهَمٍ» قَالَ أَنَسٌ : فَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ : «مَنْ يَزِيدُ عَلٰى دِرْهَمٍ» فَقَالَ رَجُلٌ : أَنَا آخُذُهُمَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاثْنَتَيْنِ قَالَ : «هُمَا لَكَ» .

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کمبل اور پیالہ کون خریدے گا؟ ایک آدمی نے کہا: اللہ کے نبی! میں یہ دونوں چیزیں ایک درھم میں خریدتا ہوں، فرمایا: درھم سے زائد کون دے گا؟ لوگ خاموش رہے، نبی کریم ﷺ نے دوبارہ فرمایا: درھم سے زائد کون دے گا؟ ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے نبی! میں یہ دونوں چیزیں دو درھم میں خریدتا ہوں، فرمایا: یہ آپ کی ہو گئیں۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 114/3 ، سنن ابی داود : 1641 ، سنن التّرمذي : 1218 ، سنن ابن ماجه : 2198 ، **اس حدیث کوامام ترمذی** رحمہ اللہ **نے ''حسن'' کہا ہے، حافظ ضیاء مقدسی** رحمہ اللہ **نے المختارة (۲۲۶۵، ۲۲۶۶) میں ذکر کیا ہے۔ ابوبکر حنفی ''حسن الحدیث'' ہیں، ان کے بارے میں امام بخاری** رحمہ اللہ **کا** (لَایَصِحُّ حَدِیثُهٗ) **قول ثابت نہیں، امام ابن حبان** رحمہ اللہ **نے الثقات (۵۶٦/۵) میں ذکر کیا ہے، امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے اس کی حدیث کی تحسین کی ہے، جو کہ ضمنی توثیق ہے۔**

570۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلًا يُّقَالُ لَهٗ شَهْرٌ كَانَ تَاجِرًا وَّهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ فَقَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ أَحَدٍ حَتّٰى يَذَرَ إِلَّا الْغَنَائِمَ وَالْمَوَارِيثَ .

''زید بن اسلم رحمہ اللہ **کہتے ہیں کہ میں نے شہر نامی شخص سے سنا ہے جو کہ تاجر تھا، اس نے سیدنا عبداللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما **سے بیع مزایدہ (بولی لگانے) کے متعلق پوچھا، تو آپ** رضی اللہ عنہ **نے فرمایا: رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی دوسرے کے سودے پر سودا کرے، حتی کہ وہ اسے چھوڑ دے، غنائم اور وراثتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔''**

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : سنن الدّارقطني : 11/3

571۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نُهِيَ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ فَمَنْ تَلَقّٰى جَلْبًا فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَالْبَائِعُ بِالْخِيَارِ إِذَا وَقَعَ السُّوقَ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں: آگے بڑھ کر قافلے والوں سے مال خریدنے سے منع کیا گیا ہے، اگر کوئی آدمی آگے بڑھ کر قافلے والوں سے مال خرید لیتا ہے، تو بازار میں آنے کے بعد بیچنے والے کو (بیع توڑنے کا) اختیار ہے۔''**

❁ إسنادهٔ ضعيفٌ : معمر بن راشد کی اہل بصرہ سے روایت میں کلام ہے۔

572۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تُلَقَّى السِّلَعُ حَتّٰى تَدْخُلَ الْأَسْوَاقَ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار پہنچنے سے پہلے تجارتی قافلے سے سامان خریدنا ممنوع قرار دیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2165، صحيح مسلم : 1412-1514

573۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ» .

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے۔''

❁ صحيح البخاري : 2160-2162، صحيح مسلم : 1520

574۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يُصِيبُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ» .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے، لوگوں کو چھوڑ دو کہ وہ ایک دوسرے سے (فائدہ) حاصل کریں۔''

❁ صحيح مسلم : 1522

575۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ

بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ غُلامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُهُمَا وَفَرَّقْتُ بَيْنَهُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : «أَدْرِكْهُمَا فَارْتَجِعْهُمَا وَلَا تَبِعْهُمَا إِلَّا جَمِيعًا» .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام بیچنے کا حکم دیا جو کہ بھائی تھے، چنانچہ میں نے انہیں الگ الگ بیچ دیا، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو واپس لیں اور ایک ہی جگہ (اکٹھا) فروخت کیجیے۔''

❁ حسنٌ : اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲/۵۵) نے امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، سلیمان بن عبداللہ انصاری جمہور کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہے۔

576۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا أُنْزِلَ آخِرُ الْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الرِّبَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سورت بقرہ کی آخری آیات اتریں، جن میں سود کا بیان ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور لوگوں کے سامنے ان آیات کی تلاوت کی، پھر آپ نے شراب کی خرید وفروخت کو حرام قرار دیا۔''

❁ صحيح البخاري : 459، صحيح مسلم : 1580

577۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ قَالَا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُوسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ يَقُولُ : وَبَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ : قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَأَجْمَلُوهَا فَبَاعُوهَا» زَادَ مَحْمُودٌ «وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا» وَقَالَ مَحْمُودٌ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : قَالَ عُمَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ فلاں آدمی نے شراب بیچی ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فلاں شخص کو اللہ تباہ کرے، اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے، ان پر چربی حرام کی گئی، تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا۔

محمود کی روایت میں یہ زیادتی بھی ہے کہ انہوں نے اس کی قیمت کھانی شروع کر دی۔''

❁ صحيح البخاري : 2223، صحيح مسلم : 1582

578۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْأَصْنَامِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ» فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ فَكَيْفَ تَرٰى فِي شُحُومِ الْمَيْتَةِ تُدْهَنُ بِهِ الْجُلُودُ وَالسُّفُنُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ : «حَرَامٌ، قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ لَمَّا حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ أَجْمَلُوهَا فَبَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ» .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی نے شراب، بت، مردار اور خنزیر کی خرید وفروخت کو حرام قرار دیا ہے۔ مسلمانوں میں سے کسی نے پوچھا: مردار کی چربی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ اس سے چمڑے اور کشتیوں کو رنگا جاتا ہے، نیز لوگ اس سے چراغ بھی جلاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حرام ہے، اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت کرے، جب ان پر

چربی حرام ہوئی، تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچ دیا اور اس کی قیمت کھالی۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 2236، صحيح مسلم :1581

579۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «قَالَ رَبُّكُمْ : ثَلاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كُنْتُ خَصْمَهٗ خَصَمْتُهٗ : رَجُلٌ أَعْطٰى بِي ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُوَفِّهٖ أَجْرَهٗ» .

وَقَالَ ابْنُ الطَّبَّاعِ وَنُعَيْمٌ وَّإِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ عَنْ يَحْيٰى كَمَا قَالَ مَحْمُودٌ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

’’سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا رب کہتا ہے: قیامت والے دن میں تین آدمیوں کے مدمقابل ہوں گا اور میں جس کے مدمقابل ہوں گا اس سے جھگڑوں گا۔ ① وہ آدمی جس نے میرے نام پر (عہد) دے کر دھوکہ کیا۔ ② وہ آدمی جس نے کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھالی۔ ③ وہ آدمی جس نے کسی کو مزدوری پر لگایا، اس سے کام تو پورا لیا، لیکن اجرت پوری نہ دی۔

ابن طباع، نعیم اور ابراہیم نے بھی محمود بن آدم سے اسی طرح بیان کیا ہے اور نفیلی سے بھی یہ روایت مروی ہے۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 2227

580۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي

سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت (لینے) سے منع کیا ہے۔''

❁ إسنادهٗ ضعيفٌ والحديث صحيحٌ بشواهده : اس حدیث کو امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (۵۲۷۱، ۵۲۷۲) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۳۱/۲) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ (السّنن الكبرٰى : 11/6) اس سند میں اعمش کی تدلیس ہے، شرح معانی الآثار للطحاری (۵۲/۴) کی جس سند میں سماع کی تصریح ہے، وہ حفص بن غیاث کی تدلیس کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے، اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمہ اللہ (۱۲۷۹) فرماتے ہیں: هٰذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ . صحیح مسلم (۱۵۶۹) میں اس حدیث کا ایک شاہد موجود ہے۔

581۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ .

''سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی شیرینی (اجرت) سے منع کیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2237، صحيح مسلم : 1567

582۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ عَسِيبِ الْفَحْلِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کی جفتی کی قیمت لینے سے منع کیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2284

583۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهُ فَشَكٰى مِنْ حَاجَتِهِمْ فَقَالَ : «اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ» .

''حرام بن محیصہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے حجام (سینگی لگانے والے) کی کمائی کے متعلق پوچھا، تو آپ نے اس سے منع فرما دیا، انہوں نے اپنی ضروریات کی شکایت کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے اونٹ یا غلام کو کھلا دے۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ** : موطأ الإمام مالك : 974/2، مسند الإمام أحمد : 436/5، سنن أبي داوٗد : 3422، سنن الترمذي : 1277، سنن ابن ماجه : 2166، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے، مسند الحمیدی (۹۰۲) میں امام زہری رحمہ اللہ نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔

584۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ وَّهِشَامٌ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهٗ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے (حجام) کو اجرت بھی دی۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 1/241-250، یہ روایت صحیح بخاری (۲۲۷۸،۲۲۷۹) اور صحیح مسلم (۱۲۰۲) میں ثابت ہے۔

585۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رشوت دینے اور لینے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔''

❁ **إسنادہُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 387/2، سنن التّرمذي : 1336، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۰۷٦) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

586۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ».

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشوت دینے والے اور لینے والے (دونوں) پر اللہ کی لعنت ہو۔''

❁ **إسنادہُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 2/164-190-194، سنن أبي داوٗد : 3580، سنن التّرمذي : 1337، سنن ابن ماجه : 2313، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، ابن حبان رحمہ اللہ (۵۰۷۷) نے ''صحیح''، حاکم رحمہ اللہ (۱۰۳،۱۰۲/۴) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

587۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی (ناجائز) کمائی سے منع کیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري: 2283

588۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلُوا بِحَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ وَلَمْ

يُضَيِّفُوهُمْ قَالَ : فَاشْتَكٰى سَيِّدُهُمْ فَأَتَوْنَا فَقَالُوا : عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ فَقُلْنَا : نَعَمْ وَلٰكِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا وَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَلَا نَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَطِيعًا مِّنَ الْغَنَمِ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنَّا يَقْرَأُ عَلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ : «مَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ» وَّلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِنْهُ فَقَالَ : «كُلُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ فِي الْجُعْلِ» .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ عرب کے کسی قبیلے کے ہاں مہمان ٹھہرے، انہوں نے ان کی مہمان نوازی اور تواضع نہ کی۔ اس قبیلے کا سردار بیمار ہو گیا، تو وہ ہمارے پاس آ کر کہنے لگے: کیا تمہارے پاس کوئی علاج ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں! مگر تم نے چونکہ ہماری کوئی مہمان نوازی نہیں کی، اس لیے ہم مزدوری طے کیے بغیر علاج نہیں کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے ان کے لیے بکریوں کا ایک ریوڑ مختص کر دیا، ہم میں سے ایک آدمی نے اس پر سورت فاتحہ پڑھنا شروع کر دی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو ہم نے آپ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم والی سورت ہے؟۔ آپ نے اس سے منع نہیں کیا۔ نیز فرمایا: خود بھی کھاؤ اور اجرت میں سے میرا حصہ بھی نکالو۔''

❁ صحيح البخاري : 2276، صحيح مسلم :2201

589۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اشْتَرٰى مِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فَوَزَنَ لِي ثَمَنَهٗ وَأَرْجَحَ لِي .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اونٹ خریدا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی قیمت تول کو جھکا کر ادا کی۔''

❁ صحيح البخاري : 2604، صحيح مسلم : 715

بَابُ الْمُبَايَعَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْغَرَرِ وَغَيْرِهِ

ممنوعہ خرید وفروخت کا بیان

590۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیع غرر) دھوکے کی بیع اور (بیع حصاۃ) کنکری والی بیع سے منع کیا ہے۔''

❁ صحیح مسلم : 1513

591۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کی بیع سے منع کیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2143، صحيح مسلم : 1514

592۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ فَأَمَّا الْبَيْعَتَانِ

فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَأَمَّا اللِّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوطرح کی بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ہے اور دوطرح کے لباس اشتمال صما اور ایک کپڑے سے اس طرح گوٹھ مارنے سے منع کیا ہے کہ شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو۔

❁ صحيح البخاري : 6284، صحيح مسلم : 1512

593۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا تَبَايَعُوا بِإِلْقَاءِ الْحَصٰى وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَايَعُوا بِالْمُلَامَسَةِ وَمَنِ اشْتَرٰى مِنْكُمْ مُحَفَّلَةً فَكَرِهَهَا فَلْيَرُدَّهَا وَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنکری پھینک کر بیع (سودا) نہ کریں، دھوکہ نہ دیں (یعنی دھوکہ دینے کے لیے قیمت نہ بڑھائیں) اور بیع ملامسہ (محض چھوکر بیع) نہ کریں۔ جو ایسا جانور خریدے، جس کا دودھ (دھوکہ دینے کے لیے) روکا گیا ہو اور وہ اسے ناپسند کرتا ہے، تو اسے واپس کردے اور ساتھ غلے کا ایک صاع بھی دے۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 460/2

594۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ : سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ عَبْدٍ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ : لَا تَبِيعُوا الْمَاءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ لَا أَدْرِي أَيَّ مَاءٍ هُوَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرٰى : أَخْبَرَهٗ أَبُو الْمِنْهَالِ.

''سیدنا ایاس بن عبد مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پانی نہ بیچا کریں، کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی بیچنے سے منع فرما رہے تھے، معلوم نہیں کہ کون سا پانی مراد ہے؟
ابوسفیان کی ایک روایت میں 'سمع' کی جگہ 'اخبرہ' کے الفاظ ہیں۔''

❀ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الحميدي : 936، مسند الإمام أحمد : 417/3، 138/4، سنن أبي داوٗد : 3478، سنن النّسائي : 4666، سنن التّرمذي : 1271، سنن ابن ماجه : 2476، **اس حدیث** کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۹۵۲) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک: ۲/ ۴۴) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، ان کے متابع بھی ہیں۔

595۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ .

''سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زائد پانی بیچنے سے منع فرمایا ہے۔''

❀ صحيح مسلم : 1565

596۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ»، قَالَ سُفْيَانُ : وَثَلَاثٌ لَّا يُمْنَعُهُنَّ الْمَاءُ وَالْكَلَأُ وَالنَّارُ .

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھاس (کی پیداوار) روکنے کے لیے زائد پانی نہ روکا جائے۔
سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: پانی، گھاس اور آگ تین چیزوں سے (کسی کو) نہ روکا جائے۔''

❁ صحيح البخاري : 2353، صحيح مسلم : 1566

597۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ سِنِينَ .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کے لیے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔''

❁ صحيح مسلم : 1554

598۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ وَمُسَدَّدٌ قَالَا : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَقَالَ الْآخَرُ : بَيْعِ السِّنِينَ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور معاومہ (کئی سالوں کی بیع) سے منع فرمایا ہے۔ایک راوی کے الفاظ ہیں: کئی سالوں کی بیع اور بیع میں استثنا سے منع فرمایا ہے، البتہ 'عرایا' (اندازہ کرنے) کی رخصت دی ہے۔''

❁ صحيح مسلم : 1536

599۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُحِلْتَ عَلٰى مَلِيءٍ فَاتَّبِعْهُ وَلَا تَبِعْ بَيْعَتَيْنِ فِي وَاحِدَةٍ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مالدار کی طرف سے (قرض

ادا کرنے میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے، جب آپ کو (قرض لینے کے لیے) کسی مالدار کے حوالے کیا جائے، تو قبول کیجیے اور ایک بیع میں دو سودے مت کیجیے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 71/2، سنن التّرمذي : 1309، سنن ابن ماجه : 2404، شرح مشکل الآثار للطحاوی (۲۷۵۵) میں ہشیم بن بشیر نے یونس بن عبید سے اور یونس بن عبید نے نافع سے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، اس حدیث کا شاہد صحیح بخاری (۲۲۸۷) اور صحیح مسلم (۱۵۶۴) میں بھی آتا ہے۔

600۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو سودے کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 2/432-475-503، سنن النّسائي : 4636، سنن التّرمذي : 1231، السّنن الکبریٰ للبيهقي : 343/5، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۹۷۳) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ سنن ابوداود (۳۴۶۱، وسندہ حسن) میں الفاظ ہیں: مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهٗ أَوْكَسُهُمَا أَوِ الرِّبَا . اس روایت کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۹۷۴) اور حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر : ۴۹۶/۶) نے ''صحیح''، اور امام حاکم رحمہ اللہ (۴۵/۲) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

601۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عُلَيَّةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتّٰى ذَكَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَّلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرض اور بیع جائز نہیں، نہ

ہی ایک بیع میں دو شرطیں جائز ہیں، جس چیز کے نقصان کا آدمی ضامن نہ ہو، اس کا نفع لینا بھی جائز نہیں، جو چیز آپ کے پاس موجود نہیں، اس کی بیع بھی جائز نہیں۔‘‘

❁ **إسنادهٗ حسنٌ والحديث صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 2/174-179، سنن أبي داوٗد : 3504، سنن النّسائي : 4615، سنن التّرمذي : 1234، سنن ابن ماجه : 2188، **امام ترمذی** رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ’’حسن صحیح‘‘ کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۲/۱۷) فرماتے ہیں: هٰذَا حَدِيثٌ عَلٰى شَرْطِ جُمْلَةِ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ صَحِيحٌ . حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

602۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ الطُّفَاوِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعْلٰى هُوَ ابْنُ حَكِيمٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ أَشْتَرِي بُيُوعًا فَمَا يَحِلُّ مِنْهَا وَمَا يَحْرُمُ فَقَالَ : «يَا ابْنَ أَخِي إِذَا اشْتَرَيْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ» .

وَهٰكَذَا قَالَ شَيْبَانُ وَهَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ يَعْلٰى عَنْ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ عَنْ حَكِيمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ شَيْبَانَ وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَبَّانُ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ .

’’سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کئی طرح کے سامان خریدتا ہوں، ان میں سے کیا حلال اور کیا حرام ہے؟ فرمایا: بھتیجے! جب آپ کوئی سامان خریدیں، تو اسے قبضہ میں لینے سے پہلے مت بیچنا۔

اس کی اور بھی سندیں ہیں، جن میں لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔‘‘

❁ **إسنادهٗ حسنٌ والحديث صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 3/401,402، سنن أبي داوٗد : 3503، سنن النّسائي : 4617، سنن التّرمذي : 1232، سنن ابن ماجه : 2187، **اس حدیث کو امام**

ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۹۸۳) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ مُّتَّصِلٌ . (السّنن الكبرٰى : 313/5)، علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: جَيِّدٌ حَسَنٌ بَلْ صَحِيحٌ . (نخب الأفكار : 39/2) یحییٰ بن ابی کثیر نے صحیح ابن حبان (۴۹۸۳) میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔

603۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَر عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلاحُهٗ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکنے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2183، صحيح مسلم : 1539

604۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَصْلُحُ بَيْعُ النَّخْلِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلاحُهٗ» قَالُوا : وَمَا صَلاحُهٗ؟ قَالَ : «تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ» .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پکنے سے پہلے کھجوروں کو بیچنا جائز نہیں۔ صحابہ کرام نے پوچھا: پکنے کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: سرخ یا زرد ہو جانا۔''

❁ صحيح البخاري : 2195، صحيح مسلم : 1555

605۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهٰى الْبَايِعَ وَالْمُشْتَرِيَ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکنے (سرخ ہونے) سے پہلے کھجوریں بیچنے سے منع فرمایا ہے اور سفید ہونے سے پہلے بالیاں (سٹے) بیچنے سے منع فرمایا ہے، حتی کہ وہ آفات سے محفوظ ہو جائیں، آپ نے بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو منع فرمایا ہے۔''

❁ صحيح مسلم : 1535

606۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُوسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَمَّا الَّذِي نَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَلَا أَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهٗ.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کو قبضہ میں لیے بغیر (آگے) بیچنے سے منع کیا ہے، وہ تو غلہ ہے، لیکن میرا خیال ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2135، صحيح مسلم : 1525

607۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ جُزَافًا فَنَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَهٗ حَتّٰى نَنْقُلَهٗ مِنْ مَّكَانِهٖ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم قافلے والوں سے غلے کا ڈھیر (اندازہ سے) خرید لیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کر دیا کہ ہم اس کی جگہ سے منتقل کیے بغیر اسے فروخت نہ کریں۔''

❁ صحيح مسلم : 1527

608۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ،

قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَمْ يُعْلَمْ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کا ایسا ڈھیر بیچنے سے منع فرمایا، جس کا معین ماپ معلوم نہ ہو۔''

❁ صحيح مسلم : 1530

609۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً .

''سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : یحییٰ بن ابی کثیر ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، عکرمہ تابعی براہ راست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر رہے ہیں، لہٰذا یہ مرسل ہے اور مرسل روایت ''ضعیف'' ہوتی ہے۔

610۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ : ثَنَا شِهَابٌ يَّعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ، قَالَ : ثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي الْعَطَّارَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُّبَاعَ الْحَيَوَانُ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : سنن الدّارقطني : 71/3، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 289,288/5، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۰۲۸) نے ''صحیح'' کہا ہے، یحییٰ بن ابی کثیر ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

611۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : ثَنَا عِيسٰى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً .

''سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔''

❁ **صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 12/5، سنن أبي داوٗد : 3356، سنن النّسائي : 4624، سنن التّرمذي : 1237، سنن ابن ماجه : 2270، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔ سنن نسائی میں قتادہ سے شعبہ بیان کر رہے ہیں، لہٰذا تدلیس کا اعتراض رفع ہوا۔**

612۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَقَعَتْ فِي سَهْمِ دِحْيَةِ الْكَلْبِيِّ، فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا، سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سات آدمیوں کے عوض (سیدنا دحیہ رضی اللہ عنہ سے) خرید لیا۔''

❁ صحيح مسلم : 1365

613۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى عَبْدًا بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کالے (حبشی) غلاموں کے بدلے ایک غلام خریدا۔''

❁ صحيح مسلم : 1602

بَابٌ فِي السَّلَمِ

بیع سلم (ادھار) کا بیان

614۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ فِي السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَسْلِفُوا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ»

”سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، تو وہاں کے لوگ پھلوں میں دو سال اور تین سال کے لیے ادھار بیع کرتے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھلوں میں ماپ اور مدت مقرر کر کے بیع سلف (سلم) کر لیا کریں۔“

❁ صحيح البخاري: 2240، صحيح مسلم: 1604

615۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ فِي سَنَتَيْنِ وَثَلَاثٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَلِّفُوا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُومٍ».

”سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، تو وہ پھلوں

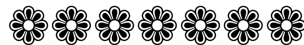
میں دوسال اور تین سال کے لیے بیع سلم (ادھار) کرتے تھے،تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھلوں میں ماپ اور وزن مقرر کر کے بیع سلف (سلم) کرلیا کریں۔''

❁ صحيح البخاري : 2240، صحيح مسلم : 1604

616۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِد، قَالَ : امْتَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ، وَّأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَمِ فَأَرْسَلُونِي إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى فَسَأَلْتُهٗ فَقَالَ : كُنَّا نُسْلِمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَهْدِ أَبِي بَكْرٍ، وَّعَهْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ إِلٰى قَوْمٍ مَّا هُوَ عِنْدَهُمْ قَالَ : ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنَ أَبْزٰى فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

''ابن ابی مجالد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ کا بیع سلم (کے جواز) میں اختلاف ہو گیا، انہوں نے مجھے سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے پاس (پوچھنے کے لیے) بھیجا، میں نے ان سے پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں گندم، جو، منقیٰ اور کھجور کی بیع سلم ان لوگوں کے ساتھ کیا کرتے تھے، جن کے پاس یہ چیزیں موجود نہیں ہوتی تھیں۔ پھر میں نے ابن ابزیٰ سے پوچھا، تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔''

❁ صحيح البخاري : 2242۔2243



أَبْوَابُ الْقَضَاءِ فِي الْبُيُوعِ

تجارتی فیصلوں کا بیان

617۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ».

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرید نے اور بیچنے والے جب تک ایک دوسرے سے الگ الگ نہ ہو جائیں، انہیں اختیار باقی رہتا ہے، الا یہ کہ ان کی بیع خیار والی ہو۔''

❁ صحيح البخاري: 2113، صحيح مسلم: 1531

618۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهٗ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا وَ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ».

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو آدمیوں نے خرید وفروخت کی، تو جب تک وہ دونوں جدا نہ ہو جائیں، انہیں (بیع توڑنے کا) اختیار باقی رہتا ہے، یہ

اس صورت میں ہے کہ دونوں ایک ہی جگہ رہیں یا وہ ایک دوسرے کو (بیع توڑنے کا) اختیار دے دیں، اگر وہ ایک دوسرے کو اختیار دے دیں اور اس شرط پر بیع کریں، تو بیع منعقد ہو جائے گی، (اسی طرح) اگر بیع کرنے کے بعد دونوں الگ الگ ہو جائیں اور کوئی بھی بیع سے انکار نہ کرے، تو بھی بیع لازم ہو جاتی ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2112، صحيح مسلم : 44/1531

619۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا جَمِيلُ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْوَضِيِّ، قَالَ : غَزَوْنَا غَزَاةً لَّنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَبَاعَ صَاحِبٌ لَّنَا فَرَسًا مِّنْ رَجُلٍ بِعَبْدٍ فَلَبِثَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا حَتّٰى أَصْبَحَا قَالَ : فَلَمَّا حَضَرَ الرَّحْلُ قَامَ الرَّجُلُ إِلٰى فَرَسِهٖ لِيُسْرِجَهٗ وَنَدِمَ قَالَ : فَأَخَذَهُ الرَّجُلُ بِالْبَيْعَةِ فَأَتَيَا أَبَا بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَصَّا عَلَيْهِ قِصَّتَهُمَا فَقَالَ : أَتَرْضَيَانِ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا» .

''سیدنا ابوالوضی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں شریک تھے، تو ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، (اس دوران) ہمارے ایک ساتھی نے غلام کے عوض گھوڑا فروخت کر دیا، پھر صبح تک دن اور رات کا باقی حصہ انہوں نے وہیں گزارا، جب کوچ کرنے کا وقت آیا، تو وہ آدمی اپنے گھوڑے پر زین کسنے کے لیے اٹھا، تو نادم ہوا (کہ گھوڑا کیوں فروخت کیا) دوسرے آدمی نے چونکہ گھوڑا خرید لیا تھا، لہٰذا اس نے گھوڑا پکڑ لیا، چنانچہ وہ دونوں ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں یہ قصہ سنایا، انہوں نے فرمایا: اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق تمہارے درمیان فیصلہ کر دوں تو منظور ہو گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خریدنے اور بیچنے والے جب تک ایک دوسرے سے الگ الگ نہ ہو جائیں، انہیں (بیع توڑنے کا) اختیار باقی رہتا ہے۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند أحمد : 425/4، سنن أبي داوٗد : 3457، سنن ابن ماجه : 2181

620۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ مَسْعَدَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْبَائِعُ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ أَنْ يُّفَارِقَهٗ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهٗ».

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خریدنے اور بیچنے والے جب تک ایک دوسرے سے الگ الگ نہ ہو جائیں، انہیں اختیار باقی رہتا ہے، الا یہ کہ بیع خیار ہو (یعنی بیع توڑنے کا اختیار دیا گیا ہو) اور سودا واپس کرنے کے اندیشے کے پیش نظر جلدی سے الگ ہو جانا جائز نہیں۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 183/2، سنن أبي داوٗد: 3456، سنن النّسائي: 4488، سنن التّرمذي: 1247، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' کہا ہے، سنن دارقطنی (۵۰/۳) میں ابن عجلان کی متابعت بکیر بن عبداللہ اشج نے سماع مسلسل کے ساتھ کر رکھی ہے۔

621۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: ثَنَا قُرَّةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَّا سَمْرَاءَ».

قَالَ أَبُو عَامِرٍ: يَقُولُ: لَيْسَ بُرًّا.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مصراۃ (وہ جانور جس کے تھنوں میں دودھ روک لیا جائے) خریدی، تو اسے تین دن تک اختیار ہے، اگر واپس کرنا چاہتا ہے، تو واپس کر دے اور غلے کا ایک صاع بھی ساتھ دے، گندم نہ دے۔

ابو عامر نے کہا: گندم نہ ہو۔''

❁ صحيح مسلم : 1524

622۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ، فَأَيُّمَا رَجُلٌ بَاعَ بَيْعًا مِّنْ رَجُلَيْنِ فَالْبَيْعُ لِلْأَوَّلِ» .

''سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کی شادی دو ولی کر دیں، تو پہلی شادی معتبر ہو گی اور جو آدمی دو آدمیوں کے ساتھ سودا کر دے، تو پہلا سودا معتبر ہو گا۔''

❁ **حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 8/5، سنن أبي داوٗد : 2088، سنن النّسائي : 4686، سنن التّرمذي : 1110، سنن ابن ماجه : 2190، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۲/۳۵) نے امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، سنن نسائی (۴۶۸۶) میں قتادہ ''مدلس'' سے شعبہ بیان کر رہے ہیں، نیز المستدرک للحاکم (۱۷۵/۵) میں قتادہ کی متابعت اشعث بن عبدالملک حمرانی نے کر رکھی ہے۔

623۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا بَاعَ الْمُجِيزَانِ فَالْبَيْعُ لِلْأَوَّلِ وَإِذَا نَكَحَ الْوَلِيَّانِ فَالنِّكَاحُ لِلْأَوَّلِ» .

''سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو حصہ دار (کوئی چیز) بیچ دیں، تو پہلے کا کیا ہوا سودا معتبر ہو گا اور اگر دو ولی (کسی عورت کا) نکاح کر دیں، تو پہلے کا کیا ہوا نکاح معتبر ہو گا۔''

❁ **حسنٌ** : انظر الحديث السّابق

624۔ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو

بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ الْمَاصِرِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : بَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْإِمَارَةِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا، فَجَاءَهُ بِعَشَرَةِ آلَافٍ، فَقَالَ : إِنَّمَا بِعْتُكَ بِعِشْرِينَ أَلْفًا قَالَ : إِنَّمَا أَخَذْتُهَا بِعَشَرَةِ آلَافٍ قَالَ : فَإِنِّي أَرْضٰى فِي ذٰلِكَ بِرَأْيِكَ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلْتُ، قَالَ : أَجَلْ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بَيْعًا لَّيْسَ بَيْنَهُمَا شُهُودٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ» قَالَ الْأَشْعَثُ : فَإِنِّي قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ.

''عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کو ایک سرکاری غلام بیس ہزار کا بیچ دیا، وہ دس ہزار لے کر آئے، تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں نے آپ کو یہ غلام بیس ہزار کا فروخت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے تو دس ہزار کا لیا ہے۔ اشعث کہنے لگے: میں اس مسئلہ میں آپ کی رائے پر راضی ہوں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ چاہیں، تو میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتا ہوں۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے (سنائیں) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو آدمی سودا کریں اور ان کے مابین گواہ نہ ہو، تو (اختلاف کی صورت میں) بیچنے والے کی بات معتبر ہوگی یا پھر دونوں بیع توڑ دیں گے۔ اشعث رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں آپ کو سودا واپس کرتا ہوں۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ** : سنن الدّارقطني : 20/3، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کا اپنے والد سے اس روایت کی سماعت کا مسئلہ ہے، اس کی اور بھی ''ضعیف'' سندیں ہیں۔

625۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ

الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اشْتَرَى الْأَشْعَثُ رَقِيقًا مِّنْ رَقِيقِ الْخُمُسِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعِشْرِينَ أَلْفًا، فَأَرْسَلَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَيْهِ فِي ثَمَنِهِمْ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ آلَافٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَاخْتَرْ رَجُلًا يَّكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ، قَالَ الْأَشْعَثُ: أَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِكَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُولُ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَتَارَكَا».

''محمد بن اشعث رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے خمس کے غلاموں میں سے ایک غلام بیس ہزار کا خریدا، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس قیمت کے لیے آدمی بھیجا، تو وہ کہنے لگے: میں نے تو دس ہزار کا خریدا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے: کوئی آدمی منتخب کر لیں، جو میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ کر دے۔ اشعث رضی اللہ عنہ کہنے لگے: آپ ہی میرے اور اپنے درمیان فیصلہ کر دیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: جب دو سودا کرنے والے آدمی آپس میں جھگڑ پڑیں اور ان کے پاس دلیل نہ ہو، تو سامان کے مالک کی بات معتبر ہوگی یا پھر دونوں بیع چھوڑ دیں گے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ**: سنن أبي داوٗد: 3511، سنن النّسائي: 4652، **اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۴۲/۲) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں**: هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ مَّوْصُولٌ. (السّنن الكبرٰى: ٣٣٢/٥) **حافظ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ کہتے ہیں**: وَالَّذِي يَظْهَرُ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُودٍ بِمَجْمُوعِ طُرُقِهٖ لَهٗ أَصْلٌ بَلْ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ يُّحْتَجُّ بِهٖ لٰكِنْ فِي لَفْظِهٖ اخْتِلَافٌ. (نصب الرّأية للزيلعي: 107/4)**۔ حفص بن غیاث ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔**

626۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ الشَّافِعِيِّ، قَالَ: ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَجُلًا اشْتَرٰى عَبْدًا

فَاسْتَغَلَّهُ ثُمَّ ظَهَرَ مِنْهُ عَلٰى عَيْبٍ، فَخَاصَمَ فِيهِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضٰى لَهُ بِرَدِّهِ فَقَالَ الْبَائِعُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدْ أَخَذَ خَرَاجَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے غلام خریدا اور اس سے خراج (نفع) کا مطالبہ کیا، پھر اسے اس (غلام) کا کوئی عیب پتہ چل گیا، وہ آدمی جھگڑا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، تو آپ نے وہ غلام واپس کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ بیچنے والا شخص کہنے لگا: اللہ کے رسول! اس نے (غلام سے) خراج وصول کیا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خراج (نفع) لینے کا حقدار وہ ہے، جو نقصان کا ذمہ دار بنے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ والحديث حسنٌ إن شاء اللّٰه** : سنن أبي داوٗد : 3510، سنن ابن ماجه : 2243، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (۵۴۹۴) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۹۲۷) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱۵/۲) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ مسلم بن خالد ابو خالد زنجی جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے، اس کے بارے میں حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَالْجُمْهُورُ ضَعَّفَهُ . (مجمع الزّوائد : ٤٥/٥) تاريخ بغداد للخطيب (٢٩٧/٨، ٢٩٨، وسندهٗ حسنٌ) میں مسلم بن خالد کی متابعت خالد بن مہران نے کر رکھی ہے۔

627۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ : ثَنِي مَخْلَدُ بْنُ خُفَافٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خراج (نفع) کا حقدار وہ ہے، جو نقصان کا ذمہ دار بنے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 49/6-161، سنن أبي داوٗد : 3808، سنن النّسائي : 4495، سنن التّرمذي : 1285، سنن ابن ماجه : 2242، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (۵۴۹۵) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۹۲۸) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

628۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پیوند شدہ کھجور کا درخت بیچے،تو پھل کا حقدار بیچنے والا ہے،الا یہ کہ خریدار کوئی شرط طے کرلے۔''

❁ صحيح البخاري : 2379، صحيح مسلم : 1543

629۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَّلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلَّذِي بَاعَ إِلَّا أَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ایسا غلام فروخت کرے، جس کے پاس مال ہے،تو مال کا حقدار فروخت کنندہ ہوگا الا یہ کہ خریدار کوئی شرط طے کرلے۔''

❁ صحيح البخاري : 2379، صحيح مسلم : 1543

630۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، يُحَدِّثُ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، يُحَدِّثُ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ أَفْلَسَ بِمَالِ قَوْمٍ فَوَجَدَ رَجُلٌ مَتَاعَهٗ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ أَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس لوگوں کا مال تھا اور وہ مفلس ہوگیا،کسی نے اس کے پاس بعینہ اپنا مال پالیا،تو باقیوں کی بہ نسبت وہ اس مال (کو لینے) کا

زیادہ حقدار ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2402، صحيح مسلم : 1559

631۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الْحِمْصِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْخَبَايِرِيُّ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً فَأَدْرَكَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا عِنْدَ رَجُلٍ أَفْلَسَ وَلَمْ يَقْبِضْ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهِيَ لَهُ، فَإِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی سامان (ادھار) بیچا اور اپنا وہی سامان کسی ایسے شخص کے پاس پالیا، جو مفلس ہو چکا ہے، نیز اس نے سامان کی کچھ بھی قیمت وصول نہیں کی، تو وہ سامان اسی کا ہی ہوگا۔ اگر اس نے (خریدار) سے کچھ رقم وصول کر لی ہے، تو باقی ماندہ قیمت میں وہ باقی قرض خواہوں کی طرح ہی ہوگا۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : سنن ابن ماجه : 2359، جمہور محدثین کے نزدیک اسماعیل بن عیاش کی حجازیوں سے روایت ''ضعیف'' ہوتی ہے، امام زہری ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

632۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً وَزَادَ : «وَأَيُّمَا امْرِءٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِءٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضٰى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ساتھ بھی یہی روایت مروی ہے۔ نیز اس میں یہ اضافہ

ہے: اگر کوئی ہلاک ہو جائے اور اس کے پاس کسی دوسرے شخص کا مال بعینہ موجود ہو، دوسرے آدمی نے پہلے سے کوئی چیز لی ہو یا نہ لی ہو، تاہم وہ دوسرے قرض خواہوں کی طرح ہی ہوگا۔“

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : سنن أبي داوٗد : 3522، سنن الدّارقطني : 30/3، **اس میں امام زہری** رحمہ اللہ کی تدلیس ہے۔

633۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ : ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْإِفْلَاسِ، وَقَالَ ابْنُ يَحْيٰى : رَوَاهُ مَالِكٌ، وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُطْلَقٌ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ أَوْلٰى بِالْحَدِيثِ يَعْنِي مِنْ طَرِيقِ الزُّهْرِيِّ.

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افلاس کے متعلق روایت بیان کی ہے۔ ابن یحییٰ کہتے ہیں: اس روایت کو مالک، صالح بن کیسان اور یونس نے بھی زہری سے مطلق بیان کیا ہے اور ان کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔“

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : سنن ابن ماجه : 2359، امام زہری رحمہ اللہ ”مدلس“ ہیں، سماع کی تصریح نہیں ہو سکی، صحیح مسلم (۱۵۵۹) میں اس کا ایک شاہد موجود ہے۔

634۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : وَثَنَي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ : ثَنِي أَبُو الْمُعْتَمِرِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ خَلْدَةَ الزُّرَقِيِّ، وَكَانَ قَاضِيَ الْمَدِينَةِ، قَالَ : جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي صَاحِبٍ لَّنَا أَفْلَسَ فَقَالَ : هٰذَا الَّذِي قَضٰى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَ

بِعَيْنِهِ» .

''ابوخلدہ زرقی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے ایک ساتھی کا مقدمہ لے کر حاضر ہوئے، جو مفلس ہو چکا تھا، تو انہوں نے فرمایا: ایسے ہی ایک مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا تھا: جو فوت ہو جائے یا مفلس ہو جائے، تو سامان والا آدمی اپنے سامان کا زیادہ حق دار ہے، بشرطیکہ وہ سامان بعینہٖ اسی کا ہو۔''

❀ **إسنادهُ حسنٌ** : سنن أبي داوٗد : 3523، سنن ابن ماجه : 2360، مسند الطّيالسي : 2375،
اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۲/۵۰) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ ابو معتمر ''حسن الحدیث'' ہیں، بہت سارے ائمہ نے اس کی حدیث کی تصحیح کر کے اس کی ضمنی توثیق کر دی ہے۔

635۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، قَالَ : ثَنَا زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعِيرًا وَّاشْتَرَطْتُ ظَهْرَهٗ إِلٰى أَهْلِي .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹ بیچا اور اپنے گھر (واپس) جانے تک اس پر سوار ہونے کی شرط لگائی۔''

❀ صحيح البخاري : 2385، صحيح مسلم : 715

636۔ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «بِعْنِي جَمَلَكَ»، قَالَ : قُلْتُ : لَا، بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ : «بِعْنِيهِ»، قُلْتُ : فَإِنَّ لِفُلَانٍ عَلَيَّ أُوقِيَّةً مِّنْ ذَهَبٍ فَهُوَ لَكَ بِهَا فَأَخَذَهٗ ثُمَّ قَالَ : «تَبْلُغُ عَلَيْهِ إِلٰى أَهْلِكَ»، فَلَمَّا قَدِمْتُ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُّعْطِيَنِي وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنا اونٹ بیچ دیں۔ عرض کیا: بیچنا

تو نہیں، البتہ آپ ایسے ہی لے لیں۔ فرمایا: بیچ دیں!۔ میں نے کہا: میں نے فلاں آدمی کا ایک اوقیہ سونا دینا ہے، چنانچہ اس کے عوض یہ اونٹ آپ کا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اونٹ لے کر فرمایا: اپنے گھر تک اس پر سواری کر لیجیے۔ جب میں گھر آ گیا، تو آپ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مجھے اوقیہ دے دیں۔ انہوں نے بقیہ حدیث بھی بیان کی۔''

❁ صحیح مسلم: 111/715

637۔ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَمَّهُ عَنْ كَثِيرٍ يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْمُسْلِمُونَ عَلٰى شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ مِنْهَا».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان اپنی ان شرائط پر ثابت رہیں، جو حق کے موافق ہیں۔''

❁ **إسنادهٗ ضعیفٌ والحدیث حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 366/2، سنن أبي داوٗد: 3594، سنن الدّارقطني: 27/3، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۰۹۱) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حمزہ بن مالک بن حمزہ اسلمی کے بارے میں حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَلَمْ أَعْرِفْهُ. (مجمع الزّوائد: ۲۵۵/۵) حمزہ بن مالک بن حمزہ اسلمی (ابن اخی سفیان بن حمزہ) کی متابعت موجود ہے۔

638۔ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ، قَالَ: ثَنِي سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ، عَنْ كَثِيرٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعیفٌ والحدیث حسنٌ**: حمزہ بن مالک مجہول الحال ہے، انظر الحدیث السابق

639۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ، أَخْبَرَهُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ تَمْرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟» .

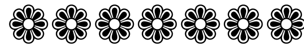
''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آپ اپنے بھائی کو کھجور (کا پھل دار درخت) بیچیں اور اس پر کوئی آفت آجائے، تو پھر اس سے کچھ وصول کرنا آپ کے لیے روا نہیں، آپ اپنے بھائی کا مال ناحق کیوں لیتے ہیں؟''

❁ صحیح مسلم : 1554

640۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ الْجَوَائِحَ .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتوں کو معاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ (یعنی اگر کوئی چیز آفت کی وجہ سے برباد ہو جائے تو اس کی قیمت نہ لی جائے۔)''

❁ صحیح مسلم : 17/1554



بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

641۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَيُّكُمْ كَانَتْ لَهٗ أَرْضٌ أَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِعْهَا حَتّٰى يَعْرِضَهَا عَلٰى شَرِيكِهٖ».

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین یا کھجور (کا باغ) ہو، تو وہ اسے اپنے ساجھی پر پیش کیے بغیر فروخت نہ کرے۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ**: مسند الإمام أحمد: 307/3، سنن النّسائي: 4704، سنن ابن ماجه: 2492، اس حدیث کو امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (۵۵۲۴) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ مسند حمیدی (۱۳۰۹) میں سفیان بن عیینہ اور ابوالزبیر نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔

642۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكٍ لَّمْ يُقْسَمْ رَبْعَةٍ، أَوْ حَائِطٍ لَّا يَحِلُّ لَهٗ أَنْ يَّبِيعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيكَهٗ، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهٖ.

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس مشترکہ چیز میں شفعہ کا حق رکھا ہے، جو تقسیم نہ ہوئی ہو، خواہ مکان ہو یا باغ ہو، اپنے ساجھی کو اطلاع دیے بغیر اسے بیچنا مالک کے لیے جائز نہیں ہے۔ وہ (ساجھی) چاہے گا، تو خرید لے گا، چاہے گا، تو چھوڑ دے گا۔ اگر مالک

ساجھی کو بتائے بغیر فروخت کردے، تو ساجھی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

❁ صحيح مسلم : 1608

643۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : إِنَّمَا جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں شفعہ کا حق دیا تھا، جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو، لیکن جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے بدل دیے جائیں، تو پھر حق شفعہ باقی نہیں رہتا۔''

❁ صحيح البخاري : 2213

644۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «الْجَارُ أَحَقُّ بِدَارِ الْجَارِ أَوِ الْأَرْضِ» .

''سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑوسی ہمسائے کا گھر یا زمین خریدنے کا زیادہ حقدار ہے۔''

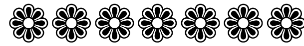
❁ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 5/8-12، سنن أبي داوٗد : 3517، سنن التّرمذي : 1368، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

645۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْلَى بْنِ كَعْبٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ، يُحَدِّثُ عَنِ الشَّرِيدِ، ح قَالَ : وَحَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، وَهٰذَا حَدِيثُ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ» زَادَ أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو: مَا سَقَبُهُ؟ قَالَ: الشُّفْعَةُ، قُلْتُ: زَعَمَ النَّاسُ أَنَّهُ الْجِوَارُ؟ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ ذٰلِكَ.

''سیدنا شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑوسی قربت کی وجہ سے زیادہ حقدار ہے۔ ابونعیم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے عمرو سے پوچھا: سقب سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس سے شفعہ مراد ہے۔ میں نے کہا: لوگ تو کہتے ہیں کہ اس سے پڑوس مراد ہے۔ انہوں نے کہا: لوگ تو یہی کہتے ہیں۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 389/4، مسند الطّيالسي : 973-1272، سنن الدّارقطني : 224/4، **عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی ثقفی راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''حسن الحدیث'' اور معتبر راوی ہے۔**



بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّبَا

سود کا بیان

646۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنْ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ وَقَالَ : «هُمْ سَوَاءٌ» .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور دونوں گواہوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا: یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔''

❁ صحيح مسلم : 1598

647۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا : ثَنَا النَّضْرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : ثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «الرِّبَا سَبْعُونَ بَابًا أَهْوَنُهَا عِنْدَ اللّٰهِ كَالَّذِي يَنْكِحُ أُمَّهُ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود کے (گناہ کے) ستر حصے ہیں، اللہ کے نزدیک ان میں سب سے ہلکا گناہ اس شخص کے (گناہ کے) برابر ہے، جو اپنی ماں سے نکاح کرے۔''

❁ **ضعيفٌ** : التّاريخ الكبير للبخاري : 95/5، الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي : 275/5، الموضوعات لابن الجوزي : 244/5-245، کیوں کہ: ① عکرمہ بن عمار (ثقہ) کی روایت یحییٰ بن ابی کثیر سے مضطرب (ضعیف) ہوتی ہے، یہ روایت بھی اسی سے ہے، امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں : أَهْلُ

الْحَدِيثِ يُضَعِّفُونَ حَدِيثَ عِكْرِمَةَ عَنْ يَحْيٰى وَلَا يَجْعَلُونَ فِيهِ حُجَّةً . (مشكل الآثار : 3064) **امام یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ (الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم : ۷/ ۱۰، وسندہ صحیح)، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (أیضاً: وسندہ صحیح) امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ (أیضاً) وغیرہم عکرمہ کی یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ''مضطرب'' اور ''ضعیف'' قرار دیتے ہیں۔ المعجم الأوسط للطبرانی (۳/ ۱۵۸، ح:۱۵۱۷) میں عکرمہ کی متابعت عمر بن راشد یمامی نے کی ہے، اس کے بارے میں حافظ ہیثمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:** ضَعَّفَهُ جُمْهُورُ الْأَئِمَّةِ . (مجمع الزّوائد : 117/4) **امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** هُوَ مُرْسَلٌ لَّمْ يُدْرِكْ يَحْيٰى وَلَا إِسْحَاقُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ . (المراسيل لابن أبي حاتم، ص 245، الرقم : 916)، اللآلي المصنوعة للسّيوطي (۱۲۷/۲) **میں طلحہ بن زید رقی ''ضعیف'' نے متابعت کی ہے، نیز اس تک سند بھی ثابت نہیں، اس روایت کے دیگر تمام شواہد ''ضعیف'' ہیں۔ ② یحییٰ بن ابی کثیر ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔**

648۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّعْفَرَانِيِّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى الْآخِذُ وَالْمُعْطِي سَوَاءٌ» .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاندی چاندی کے بدلے اور سونا سونے کے بدلے مقدار میں برابر، برابر ہوں۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا، تو اس نے سود والا معاملہ کیا، لینے اور دینے والا دونوں برابر ہیں۔''

❀ صحيح مسلم : 1584

649۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ : مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، أَنَّ نَافِعًا، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا تَبِيعُوا شَيْئًا مِّنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ» .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا سونے کے بدلے اس وقت تک مت بیچیں، جب تک دونوں طرف سے برابر نہ ہو، دونوں طرف سے کسی کمی یا بیشی کو روا نہ رکھیں، چاندی چاندی کے بدلے اس وقت تک مت بیچیں، جب تک دونوں طرف سے برابر نہ ہو، دونوں طرف سے کسی کمی یا بیشی کو روا نہ رکھیں اور نہ ادھار کو نقد کے بدلے میں بیچیں۔''

❁ صحيح البخاري : 2177، صحيح مسلم : 1584

650۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ» .

''سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جَو جَو کے بدلے اور نمک نمک کے بدلے مقدار میں برابر، برابر ہوں اور نقد نقد کے برابر ہوں، جب یہ اقسام بدل جائیں، تو پھر جس طرح چاہیں بیچیں، جب کہ دست بہ دست (نقد) ہو۔''

❁ صحيح مسلم : 1587

651۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ

بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ».

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا چاندی کے بدلے نقد نہ ہو، تو سود ہے، کھجور کھجور کے بدلے نقد نہ ہو، تو سود ہے، گندم گندم کے بدلے نقد نہ، ہو تو سود ہے، جَو جَو کے بدلے نقد نہ ہو، تو سود ہے۔''

❁ صحيح البخاري: 2134، صحيح مسلم: 1586

652۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ الْأَحْمَسِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ح وَثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: ثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهٰذَا حَدِيثُهُ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ الْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ الْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ» حَتّٰى خَصَّ إِلَى الْمِلْحِ قَالَ عُبَادَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُبَالِي أَنْ لَّا أَكُونَ بِأَرْضِ مُعَاوِيَةَ، وَقَالَ مَرْوَانُ: حَتّٰى خَصَّاهُ أَنْ أَذْكُرَ الْمِلْحَ.

''سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا سونے کے بدلے برابر برابر ہو اور چاندی چاندی کے بدلے برابر برابر ہو، حتی کہ آپ نے نمک کا بھی خصوصی ذکر کیا۔ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے علاقے میں نہ بھی ہوں، تو مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ مروان کہتے ہیں: دونوں راویوں نے اسے خصوصیت دی کہ میں نمک کا ذکر کروں۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 319/5، سنن النّسائي : 4570

653۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَبِيعُ الصَّاعَيْنِ بِالصَّاعِ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : «لَا، صَاعَا تَمْرٍ بِصَاعٍ وَّلَا دِرْهَمَانِ بِدِرْهَمٍ» .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہمیں کھانے کے لیے گھٹیا کھجور دی جاتی تھی تو، ہم دو صاع دے کر (اچھی کھجور کا) ایک صاع لے لیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی، تو فرمایا: ایک صاع کے بدلے دو صاع (دینا) جائز نہیں، نہ ہی ایک درہم کے بدلے دو درہم جائز ہیں۔''

❁ صحيح البخاري : 2080، صحيح مسلم : 1595

654۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، أَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ، يَقُولُ : سَمِعْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا خَرَزٌ وَّذَهَبٌ، وَّهِيَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالذَّهَبِ الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهٗ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ» .

''سیدنا فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہار پیش کیا گیا، جس میں سونا اور نگینے لگے ہوئے تھے، وہ ہار مال غنیمت میں آیا تھا اور بیچا جا رہا تھا،

رسول اللہ ﷺ نے ہار میں لگے ہوئے سونے کو الگ کرنے کا حکم دیا، تو اسے الگ کر لیا گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: سونا سونے کے بدلے برابر وزن میں بیچا جا سکتا ہے۔''

❁ صحیح مسلم :89/1591

655۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ قَالَ : فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَفَقَالَ : «لَا بَأْسَ إِذَا أَخَذْتَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بقیع میں اونٹ بیچتا تھا، میں قیمت تو دیناروں میں طے کرتا اور وصولی درہموں میں کرتا اور اسی طرح قیمت درہموں میں طے کرتا اور وصولی دیناروں میں کرتا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب کہ آپ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے، عرض کیا: اللہ کے رسول! رکیے! میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں، میں بقیع میں اونٹ بیچتا ہوں، میں قیمت تو دیناروں میں طے کرتا ہوں اور وصولی درہموں میں کرتا ہوں، اسی طرح قیمت درہموں میں طے کرتا ہوں اور وصولی دیناروں میں کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ آپ اس دن کی موجودہ قیمت حاصل کریں اور آپس میں جدا ہونے سے پہلے پوری قیمت وصول کر لیں (یعنی کسی قسم کا ابہام نہ چھوڑیں۔)''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 33/2، سنن أبي داوٗد : 3354، سنن النّسائي : 4586، سنن التّرمذي : 1242، سنن ابن ماجه : 2262، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۹۲۰) نے ''صحیح''

کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (۴۴/۲) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

656۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع کیا ہے، نیز درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے بھی منع کیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2183، صحيح مسلم : 1539

657۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، أَنَّ أَبَا عَيَّاشٍ، مَوْلٰى بَنِي زُهْرَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ : «أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ؟» قَالُوا : نَعَمْ، فَنَهٰى عَنْهُ .

''سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ سے تر کھجوروں کے بدلے خشک کھجوریں خریدنے کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا: کیا تر کھجوریں خشک ہو کر کم ہو جاتی ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : موطأ الإمام مالك : 624/2، مسند الإمام أحمد : 175/1، سنن أبي داوٗد : 3359، سنن النّسائي : 4549، سنن التّرمذي : 1225، سنن ابن ماجه : 2264، **اس حدیث کو امام** ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۹۹۷) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۳۸/۲، ۳۹) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

658۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا .

''سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی اجازت دی ہے کہ اس کا اندازہ لگا کر اس کے بدلے ماپ کر کھجوریں دے دی جائیں۔''

❀ صحيح البخاري : 2188، صحيح مسلم : 64/1539

659۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ، شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ لَا يَدْرِي خَمْسَةَ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةٍ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم، بیع عرایا کی اجازت دی ہے۔ پانچ وسق ہے یا پانچ سے کم، اس میں داود بن حصین کو شک ہے۔''

❀ صحيح البخاري : 2190، صحيح مسلم :1541

660۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : أَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا يَحْيٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُؤْخَذَ بِمِثْلِهَا خَرْصًا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا .

''سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عریہ کی اجازت دی ہے کہ اندازے سے اس کے برابر کھجوریں لے لی جائیں تا کہ خریدنے والا تازہ کھجور کھا سکے۔''

❁ صحيح البخاري : 2380، صحيح مسلم : 61/1539

661۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰه بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ عَبْدِ اللّٰه ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ تَمْرٍ أَوْ زَرْعٍ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی کھجور اور اناج کی آدھی پیداوار پر وہاں کے رہنے والوں سے معاملہ طے کیا تھا۔''

❁ صحيح البخاري : 2328، صحيح مسلم : 1551

662۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ : ثَنِي عُقْبَةُ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ : ثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ أَوْ تَمْرٍ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ كُلَّ عَامٍ مِائَةَ وَسْقٍ، ثَمَانُونَ وَسْقًا تَمْرًا، وَعِشْرُونَ وَسْقًا شَعِيرًا، فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَسَّمَ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْطَعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ، أَوْ يَضْمَنَ لَهُنَّ الْوُسُوقَ، فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ أَنْ يَقْطَعَ لَهَا الْأَرْضَ، وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوُسُوقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِمَّنِ اخْتَارَ الْوُسُوقَ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں (یہودیوں) سے کھجور اور اناج کی آدھی پیداوار پر معاملہ کیا تھا۔ آپ اس میں سے ہر سال اپنی ازواج مطہرات کو اسی (۸۰) وسق کھجوریں اور بیس (۲۰) وسق، جو (کل) سو (۱۰۰) وسق دیا کرتے تھے۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور انہوں نے خیبر کی زمین تقسیم کی، تو انہوں نے ازواج مطہرات کو اختیار دیا کہ وہ چاہیں، تو انہیں زمین کا ٹکڑا دے دیا جائے اور اگر چاہیں، تو وسق ہی لیتی رہیں، چنانچہ ان میں سے

بعض نے زمین لینا پسند کیا اور بعض نے وسق لینا پسند کیا، سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہما ان میں شامل تھیں، جنہوں نے وسق لینا پسند کیا۔''

❀ صحيح البخاري : 2328، صحيح مسلم :1551

663۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : ثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهٖ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا عَلٰى أَنْ يَّكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ التَّمْرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا»، فَقَرُّوا بِهَا حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہود و نصاریٰ کو سرزمین حجاز سے نکال دیا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر فتح پائی، تو آپ نے بھی یہودیوں کو وہاں سے نکالنا چاہا تھا، جب آپ کو وہاں فتح حاصل ہوئی، تو اس کی زمین اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی ہوگئی، آپ کا ارادہ یہودیوں کو وہاں سے باہر کرنے کا تھا، لیکن یہودیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ہمیں یہیں رہنے دیں، ہم (خیبر کی اراضی کا) سارا کام خود کریں گے اور اس کی پیداوار کا نصف حصہ لے لیں گے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا جب تک ہم چاہیں گے، تمہیں اس شرط پر یہاں رہنے دیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ وہیں رہے اور پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ انہیں تیماء اور اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا۔''

❁ صحيح البخاري : 2338، صحيح مسلم :1551

664۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اشْتَرٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِيدٍ .

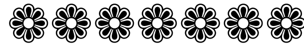
''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔''

❁ صحيح البخاري : 2068، صحيح مسلم : 1603

665۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ زَكَرِيَّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَّيُشْرَبُ مِنْ لَبَنِ الدَّرِّ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَّعَلَى الَّذِي يَشْرَبُ وَيَرْكَبُ نَفَقَتُهٗ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گروی جانور پر اس کے خرچ کے عوض سواری کی جائے، اسی طرح دودھ والا جانور جب گروی ہو، تو خرچ کے بدلے اس کا دودھ پیا جائے اور جو دودھ پیے گا یا سواری کرے گا، وہی اس کا خرچ بھی اٹھائے گا۔''

❁ صحيح البخاري : 2512



بَابُ اللُّقَطَةِ وَالضَّوَالِّ

گری پڑی اور گم شدہ چیزیں

666۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ، وَغَيْرُهُمْ، أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَهُمْ عَنْ يَزِيد، مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زِيدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَتٰى رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ، فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ : «اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَ هَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنُكَ بِهَا»، قَالَ : فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ : «لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ»، قَالَ : فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا» .

''سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، ایک آدمی نے آ کر لقطہ (گری ہوئی چیز) کے متعلق پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے برتن کی بناوٹ اور اس کے بندھن کو ذہن میں رکھیے، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کیجیے، اگر اس کا مالک آ جائے، تو (اسے دے دیں) ورنہ اپنی ضرورت پوری کر لیں۔ انہوں نے پوچھا: اگر راستہ میں گمشدہ بکری مل جائے (تو اس کا کیا حکم ہے)؟ فرمایا: وہ آپ کی ہوگی یا آپ کے بھائی کی، یا پھر بھیڑیا کھا لے گا۔ انہوں نے پوچھا: گمشدہ اونٹ ملے، (تو اس کا کیا حکم ہے؟) فرمایا: اس کے ساتھ جوتے اور اس کا مشکیزہ موجود ہے، وہ خود ہی پانی پر پہنچ جائے گا اور خود ہی درخت کے پتے کھا لے گا، اس طرح کسی نہ کسی

دن اس کا مالک اسے پالے گا۔''

❁ صحيح البخاري : 2429، صحيح مسلم : 1722

667۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، ح قَالَ : وَثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ : سَأَلَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ : «عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ كَ أَحَدٌ يُّخْبِرُكَ بِعِفَاصِهَا وَوِكَائِهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا»، وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ، فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ : «مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ دَعْهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا»، وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ قَالَ : «هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ» هٰذَا حَدِيثُ الْفِرْيَابِيِّ .

''سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ (گری ہوئی چیز) کے متعلق پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سال تک اس کا اعلان کریں، اگر کوئی آ کر آپ کو اس کے برتن اور بندھن کے متعلق بتا دے (تو اسے اس کا مال واپس کر دیں)، ورنہ اس سے فائدہ اٹھالیں۔ اس دیہاتی نے آپ سے اونٹ کے متعلق پوچھا، جو راستہ بھول گیا ہو، تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، فرمایا: آپ کا اس سے کیا مطلب؟ اس کے ساتھ اس کے جوتے اور اس کا مشکیزہ موجود ہے، وہ خود ہی پانی پر پہنچ جائے گا اور خود ہی درخت کے پتے کھا لے گا، اسے چھوڑ دیں تا آنکہ اس کا مالک اسے پالے۔ انہوں نے گمشدہ بکری کے متعلق پوچھا (اگر مل جائے تو کیا کیا جائے)؟ فرمایا: وہ آپ کی ہوگی یا آپ کے بھائی کی ہوگی یا بھیڑیا اسے اٹھالے جائے گا۔
یہ فریابی کی بیان کردہ روایت ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2427، صحيح مسلم : 1722

668۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ : وَجَدْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَيَّ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ : إِنْ وَّجَدْتُّ صَاحِبَهُ دَفَعْتُ إِلَيْهِ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ قَالَ : فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَحْسَنْتَ أَحْسَنْتَ، وَجَدْتُ صُرَّةً فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : «عَرِّفْهَا»، فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَّعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : «عَرِّفْهَا»، فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَّعْرِفُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : «عَرِّفْهَا»، فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَّعْرِفُهَا، فَقَالَ : «اعْلَمْ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَ هَا وَوِكَاءَ هَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا» .

''سیدنا سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک کوڑا ملا اور میں نے اسے اٹھا لیا، زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ نے مجھ پر اعتراض کیا، میں نے کہا: اگر مجھے اس کا مالک مل گیا، تو میں اس کے حوالے کر دوں گا، ورنہ میں اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔ سوید کہتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ نے ٹھیک کیا، ٹھیک کیا ہے، مجھے ایک تھیلی ملی تھی میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سال تک اس کا اعلان کریں۔ میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا، مگر کوئی آدمی ایسا نہ ملا، جو اسے پہچان سکتا ہو۔ میں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سال تک اور اعلان کریں۔ میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا، مگر کوئی آدمی ایسا نہ ملا، جو اسے پہچان سکتا ہو۔ میں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سال تک مزید اعلان کریں۔ میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا، مگر کوئی آدمی ایسا نہ ملا، جو اسے پہچان سکتا ہو۔ آپ

نے فرمایا: اس کی گنتی، تھیلی اور بندھن کو ذہن نشین کرلیں، اگر اس کا مالک آجائے، تو اسے دے دینا، ورنہ اسے اپنی ضروریات میں خرچ کرلینا۔‘‘

❁ صحیح البخاري: 2426، صحیح مسلم: 1723

669۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ: ثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ لَّمْ تُعْتَرَفْ فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ».

’’سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ (گری ہوئی چیز) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہیے، اگر اسے پہچاننے والا کوئی آدمی نہ آئے، تو اس کی تھیلی اور تسمے (یعنی علامات) کو ذہن نشین کر کے اسے کھالیں، اگر (کسی وقت) اس کا مالک آگیا، تو اسے دے دینا۔‘‘

❁ صحیح مسلم: 1722

670۔ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا، مِّنْ مُزَيْنَةَ أَتٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَيْفَ تَرٰى فِي مَا يُوجَدُ فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ وَفِي الْقَرْيَةِ الْمَسْكُونَةِ، قَالَ: «عَرِّفْهُ سَنَةً فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهِ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ وَإِلَّا فَشَأْنُكَ بِهَا وَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ وَمَا كَانَ فِي الطَّرِيقِ غَيْرِ الْمِيتَاءِ أَوِ الْقَرْيَةِ غَيْرِ الْمَسْكُونَةِ فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ».

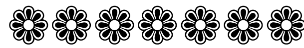
''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مزینہ قبیلے کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: جو چیز شارع عام یا آباد بستی سے ملے، تو اس کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سال تک اس کا اعلان کیجیے، اگر اس کا متلاشی آ جائے، تو اس کے حوالے کر دیں، ورنہ اپنی ضرورت پوری کر لیں، کسی بھی دن اگر کوئی آدمی اس کا مطالبہ کرنے آ جائے، تو اسے دے دینا اور جو چیز ویران راستے یا بے آباد بستی سے ملے، تو اس میں اور دفینہ میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا ہوگا۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : سنن أبي داوٗد : 1710، سنن النّسائي : 4961، سنن التّرمذي : 1289، سنن ابن ماجه : 2596، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۳۲۷) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ یہ حدیث عمرو بن شعیب سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

671۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنِ الْتَقَطَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ أَوْ ذَوَيْ عَدْلٍ وَّلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ» .

''سیدنا مطرف بن عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو کوئی گری پڑی چیز ملے، تو وہ ایک یا دو منصف آدمیوں کو اس پر گواہ بنا لے، اس کو چھپا کر نہ رکھے، نہ ہی اس کو غائب کرے، اگر اس کا مالک آ جائے، تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے، ورنہ وہ اللہ کا مال ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 266/4، سنن أبي داوٗد : 1709، سنن ابن ماجه : 2505، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۸۹۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔



كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کے مسائل

672۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: ثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ».

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: نوجوانو! جو نان نفقہ کی طاقت رکھتا ہو، وہ شادی کرے، کیوں کہ نکاح نگاہ نیچی رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے اور جو اس کی استطاعت نہیں رکھتا، وہ روزے رکھے، کیوں کہ اس سے شہوت میں کمی آ جائے گی۔''

❁ صحيح البخاري: 5066، صحيح مسلم: 1400

673۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، ح وَثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: ثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ.

''سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبتل (شادی نہ کرنے) سے منع فرمایا ہے۔''

❁ **إسنادهٔ ضعيفٌ والحديث صحيحٌ بشواهد** : مسند الإمام أحمد : 17/5، سنن النّسائي : 3216، سنن التّرمذي : 1082، سنن ابن ماجه : 1849، **قتادہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، اس کے مسند الامام احمد (۱۵۸/۳، ۲۴۵، وسندہ حسن) وغیرہ میں ''صحیح'' شواہد ہیں۔**

674۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَهٗ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ قَالَ : أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أَنْ يَتَبَتَّلَ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَعْدٌ : فَلَوْ أَجَازَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَيْنَا .

''سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے تبتل کرنا چاہا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرما دیا۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں (شادی نہ کرنے کی) اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔''

❁ صحيح البخاري : 5073، صحيح مسلم : 1402

675۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا؟»، قَالَ : قُلْتُ : لَا، قَالَ : «فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا» .

''سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ نے انہیں دیکھا ہے؟ عرض کیا: جی نہیں! فرمایا: انہیں دیکھ لیں، اس طرح زیادہ توقع ہے کہ آپ کے درمیان الفت پیدا ہو جائے۔''

❁ **إسنادهٔ ضعيفٌ لانقطاعه والحديث صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 244/4، 245، 246، سنن النّسائي : 3235، سنن التّرمذي : 1087، سنن ابن ماجه : 1866، **امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس**

حدیث کو ''حسن'' کہا ہے، بکر بن عبداللہ مزنی کا سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے، امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لَمْ يَسْمَعْ بَكْرٌ مِّنَ الْمُغِيرَةِ. (تهذيب التّهذيب لابن حجر: 484/1) امام ابو عوانہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فِي سَمَاعِ بَكْرٍ مِّنَ الْمُغِيرَةِ نَظَرٌ. (صحيح أبي عوانة: 4036) امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ إِنَّمَا يَرْوِي عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ. (سؤالات السّجزي للحاكم: 156) باقی ابو معاویہ کی متابعت موجود ہے، اگلی حدیث اس کا شاہد ہے۔

676۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، خَطَبَ امْرَأَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَدْوَمُ لِمَا بَيْنَكُمَا».

''سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جائیے اور ان کو دیکھ لیں، کیوں کہ اس طرح آپ کے درمیان زیادہ الفت پیدا ہوگی۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ**: سنن ابن ماجه: 1865، سنن الدّارقطني: 253/3، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۰۴۳) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱۶۵/۲) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ معمر کی ثابت سے روایت میں کلام ہے۔

677۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَلِيٌّ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبِ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا»، زَادَ عَلِيٌّ: «لِتَكْتَفِءَ مَا فِي إِنَائِهَا».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیع نجش (دھوکہ یعنی قیمت بڑھانے کے لیے بولی لگانا) مت کریں، کوئی شہری دیہاتی کا سامان نہ بیچے، کوئی آدمی اپنے (مسلمان)

بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے، کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے اور کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تا کہ وہ اس کے برتن کو انڈیل دے۔''

❁ صحيح البخاري : 2140، صحيح مسلم : 1413

678۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى، قَالَ : أَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا يَنْبَغِي لِامْرَأَةٍ أَنْ تَشْتَرِطَ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ إِنَاءَ هَا».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت کے لیے مناسب نہیں کہ اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کی شرط لگائے تا کہ اس کے برتن کو اُنڈیل دے۔''

❁ صحيح البخاري : 5152

679۔ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : أَنَا عَبْثَرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ، فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ فَقَالَ : وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ أَنْ يَّقُولَ : إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا ومَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ ثُمَّ يَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (آل عمران : 102) ﴿واتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَ لُونَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ، إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ (النساء :1) ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾ (الأحزاب : 70).

”سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز اور ضرورت کے لیے تشہد سکھایا ہے چنانچہ انہوں نے تشہد نماز اور تشہد حاجت دونوں کو بیان کیا اور فرمایا: تشہد حاجت یوں پڑھنا چاہیے: إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا ومَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں اس سے بخشش طلب کرتے ہیں اور اپنے نفوس کے شرور سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کردے، اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں) پھر ان تین آیات کی تلاوت کرے: ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (آل عمران: 102) ﴿واتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَ لُونَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ، إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ (النساء: 1) ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾ (الاحزاب: 70) (اللہ تعالیٰ سے ویسے ڈرو، جیسے ڈرنے کا حق ہے اور تمہاری موت اسلام پر آئے۔ اللہ سے ڈرو جس کے نام سے تم سوال کرتے ہو اور رشتہ داروں کا خیال رکھو، بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور درست بات کہو)

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ**: مسند الإمام أحمد: 393/1، سنن أبي داوٗد: 2118، سنن التّرمذي: 1105، سنن النّسائي: 1165، سنن ابن ماجه: 1892، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ اور امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (۴۱۴۳) نے ”صحیح“ کہا ہے۔ ابواسحاق سبیعی ”مدلس“ ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، جہاں ان سے شعبہ بیان کرتے ہیں، وہاں تدلیس کا اعتراض رفع ہو جاتا ہے، لیکن وہاں انقطاع کی وجہ سے سند معلول ہے، ابوعبیدہ نے اپنے باپ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: فَإِنَّهٗ عِنْدَ الْأَكْثَرِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ. (موافقة الخبر الخبر: 364/1) نیز فرماتے ہیں: وَهُوَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ عِنْدَ الْجُمْهُورِ (النكت على كتاب ابن الصلاح: 398/1)، مزید فرماتے ہیں: وَالرَّاجِحُ أَنَّهٗ لَا يَصِحُّ سَمَاعُهٗ مِنْ أَبِيهِ. (تقريب التّهذيب: 8231) السّنن الكبرٰى للبيهقي (١٤٦/٧) وغیرہ میں اس کا ایک ”ضعیف“ شاہد بھی ہے، جو

حریث بن ابی مطر فزاری ''ضعیف'' کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے، اسی طرح دوسرا شاہد قتادہ ''مدلس'' کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

680۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي فَقَالَ : «فَأَفْعَلُ مَاذَا؟»، قَالَتْ : تَنْكِحُهَا، قَالَ : «أُخْتَكِ؟»، قَالَتْ : نَعَمْ، قَالَ : «أَوَتُحِبِّينَ ذٰلِكَ؟»، قَالَتْ : لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ وَّأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي قَالَ : «فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي»، قَالَتْ : فَوَاللّٰهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ أَوْ ذَرَّةَ، الشَّكُّ مِنْ زُهَيْرٍ قَالَ : «بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ؟» قَالَتْ : نَعَمْ، قَالَ : «فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضَنَّ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ» .

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو میری بہن میں رغبت ہے؟ فرمایا: میں انہیں کیا کروں؟ انہوں نے کہا: آپ ان سے شادی کر لیں۔ فرمایا: آپ کی بہن سے، کہا: جی ہاں! فرمایا: کیا تم اسے پسند کرتی ہو؟ عرض کیا: تنہا میں ہی تو آپ کی بیوی نہیں ہوں اور مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ میری بہن بھی اس سعادت (آپ کی زوجیت) میں میرے ساتھ شریک ہو جائے۔ فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ (کیوں کہ دو بہنیں ایک ساتھ نکاح میں نہیں جمع نہیں ہو سکتیں) انہوں (ام حبیبہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے درہ/ ذرہ کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ام سلمہ کی بیٹی کو؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میری ربیبہ (بیوی کی وہ بیٹی جو پہلے خاوند سے ہو) نہ بھی ہوتی، تو بھی وہ میرے لیے حلال نہیں، کیوں کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھے اور اس کے والد دونوں کو

ثویبہ نے دودھ پلایا ہے، لہٰذا آپ اپنی بیٹیاں اور بہنیں مجھے (شادی کے لیے) پیش نہ کیا کریں۔''

❁ صحيح البخاري : 5106، صحيح مسلم : 1449

681۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ سَابِقٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ حَنَّادٍ الْحَلَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : لَقِيتُ عَمِّي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَدِ اعْتَقَدَ رَايَةً، فَقُلْتُ : أَيْنَ تُرِيدُ؟ فَقَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ وَآخُذُ مَالَهُ.

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے چچا سے ملا، انہوں نے جھنڈا پکڑا ہوا تھا، میں نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کی گردن مارنے (قتل کرنے) اور اس کا مال چھیننے کے لیے بھیجا ہے، جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے نکاح کرلیا ہے۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : سنن أبي داوٗد : 4457، سنن النّسائي : 3334، اس حدیث کو علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (المحلی : ۱۱/ ۲۵۲) نے ''صحیح، نقی الاسناد'' کہا ہے۔ اس کی بہت سی سندیں ہیں، حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَالْحَدِيثُ لَهٗ طُرُقٌ حِسَانٌ يُؤَيِّدُ بَعْضُهَا بَعْضًا (تهذيب السنن : 266/6) یہ حدیث مسند الامام احمد (۴/ ۲۹۰) سنن نسائی (۳۳۳۳) میں بسند صحیح اور اسی طرح مسند الامام احمد (۴/ ۴۹۵) اور سنن ابی داود (۴۴۵۶) وغیرہ میں بسند ''صحیح'' آتی ہے۔

682۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزَّبِيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سَمَوْأَلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ تَمِيمَةَ بِنْتَ وَهْبٍ، عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَكَحَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاعْتُرِضَ عَنْهَا، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصِيبَهَا، فَطَلَّقَهَا وَلَمْ يَمَسَّهَا، فَأَرَادَ رِفَاعَةُ أَنْ يَنْكِحَهَا وَهُوَ زَوْجُهَا الَّذِي كَانَ طَلَّقَهَا قَبْلَ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهَاهُ عَنْ تَزْوِيجِهَا، فَقَالَ: «لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ».

''عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رفاعہ بن سموأل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی تُمیمہ بنت وہب کو طلاق دے دی، عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا، عورت کی طرف سے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ پر نکتہ چینی کی گئی، تو وہ اس سے جماع نہ کر سکے اور ہاتھ لگائے بغیر ہی اسے طلاق دے دی، تُمیمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند رفاعہ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ ان سے نکاح کی خواہش ظاہر کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا تذکرہ کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفاعہ رضی اللہ عنہ کو ان سے شادی کرنے سے روک دیا اور فرمایا: وہ اس وقت تک آپ کے لیے حلال نہیں، جب تک وہ جماع کا ذائقہ نہ چکھ لیں۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ**: الجامع لابن وهب: 266، مسند الروياني: 1466، السّنن الكبرٰى للبيهقي: 375/7، اس حدیث کے بارے میں حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ مُّسْنَدٌ. (التّمهيد: 221/13) امام مالک رحمہ اللہ (۵۳۱/۱) وغیرہ نے اسے ''مرسل'' بھی ذکر کیا ہے۔

683۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ جَاءَتْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي طَلَاقًا بِنْتُ مِنْهُ وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَإِنَّهُ عَلَيْهِ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: «أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلٰى رِفَاعَةَ لَا، حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ».

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی: رفاعہ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسی طلاق دی ہے کہ میں اس سے علیحدہ ہوگئی ہوں اور میں نے عبدالرحمٰن بن

زبیر رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی ہے، مگر اس کا عضو کپڑے کی جھالر کی طرح ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر فرمانے لگے: آپ رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہیں؟ اس وقت تک نہیں جا سکتی، جب تک کہ وہ آپ کا اور آپ ان کا مزہ نہ چکھ لیں۔''

❁ صحيح البخاري : 2639، صحيح مسلم : 1433

684۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ : أَنَا مُعَلًّى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ هُوَ الْمُخَرِّمِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے، دونوں پر لعنت کی ہے۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 323/2، مسندالبزّار (كشف الأستار)1442، العلل لابن أبى حاتم الرازي : 413/1، ح : 1237، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 208/7، **امام بخاری** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں**: هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرَّمِيُّ صَدُوقٌ ثِقَةٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيُّ ثِقَةٌ وَّكُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ عُثْمَانَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ. (العلل الكبير للتّرمذي : 437/1) **علامہ ابن تیمیہ** رحمہ اللہ (اعلام الموقعین لابن القیم: ۳/ ۴۵) اور حافظ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ (تنقیح التحقیق: ۴/ ۳۶۳) نے اس کی سند کو ''جید'' کہا ہے، حافظ ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ (اعلام الموقعین : ۵/ ۱۱۹) نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے، اس باب میں سنن ابن ماجہ (۱۹۳۶) السنن الکبریٰ للبیہقي (۷/ ۲۰۸) اور المستدرک للحاکم (۲/ ۱۹۸، ۱۹۹) میں بسند ''حسن'' سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت آتی ہے، اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ عبدالحق اشبیلی رحمہ اللہ (الاحکام الوسطیٰ : ۳/ ۱۵۳) نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے، تو حافظ ابن القطان الفاسی رحمہ اللہ (بیان الوہم والایہام: ۳/ ۵۰۴) ان کی موافقت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وَلَمْ يُبَيِّنِ الْمَانِعُ مِنْ صِحَّتِهٖ . **علامہ ابن تیمیہ** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں**: حَدِيثٌ جَيِّدٌ وَّ إِسْنَادُهٗ

حَسَنٌ (إعلام الموقعين لابن القيم : ٤٦/٣)، حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر : ۶۶۴/۷) نے اسے ''حسن'' اور علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ (نصب الرایۃ: ۲۳۹/۳) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

685۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ، قَالَ : ثَنَا عَامِرٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، وَالْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ أَخِيهَا، أَوِ الْمَرْأَةُ عَلٰى خَالَتِهَا، أَوِ الْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ أُخْتِهَا لَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى، وَلَا الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی (سے نکاح) کی موجودگی میں بھتیجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے اور بھتیجی کی موجودگی میں پھوپھی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ خالہ (سے نکاح) کی موجودگی میں بھانجی کے ساتھ نکاح سے منع کیا ہے اور بھانجی کی موجودگی میں خالہ کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا ہے۔ بڑے رشتے والی کی موجودگی میں چھوٹے رشتے والی سے اور چھوٹے رشتے والی کی موجودگی میں بڑے رشتے والی سے نکاح نہیں کرنا چاہیے۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 426/2، سنن أبي داوٗد : 2065، سنن النّسائي : 3298، سنن التّرمذي : 1126، امام بخاری رحمہ اللہ (۵۰۱۸) نے اسے معلق ذکر کیا ہے، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۱۱۷) اور حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر : ۵۹۷/۷) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

686۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ وَأَهْلِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ».

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس غلام نے اپنے آقا

وما لک کی اجازت کے بغیر شادی کرلی، وہ زانی ہے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 301/3، سنن أبي داوٗد : 2078، سنن التّرمذي : 1111، **اس حدیث کوامام ترمذی** رحمہ اللہ **نے''حسن'' کہا ہے، امام حاکم** رحمہ اللہ **(۲/ ۱۹۴) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **نے ''صحیح'' کہا ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے، جیسا کہ حافظ نووی** رحمہ اللہ **کہتے ہیں**: ضَعِيفٌ عِنْدَ الْأَكْثَرِينَ . (المجموع شرح المهذّب :155/1) **حافظ ہیثمی** رحمہ اللہ **کہتے ہیں**: هُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ الْأَكْثَرِينَ . (مجمع الزّوائد :134/1) **سنن ابن ماجہ (۱۹۶۰) میں اس کا ایک شاہد بھی آتا ہے، اس میں مندل بن علی عنزی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے، حافظ ہیثمی** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں**: فِيهِ كَلَامٌ كَثِيرٌ . (مجمع الزّوائد : 317/2) **اس میں ابن جریج کی تدلیس بھی ہے: سیدنا عبداللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما **فرماتے ہیں**: نِكَاحُ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهٖ زِنَا، وَيُعَاقَبُ الَّذِي زَوَّجَهٗ . (مصنّف ابن أبي شيبة : 261/4، واللفظ له، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 127/7، وسندهٗ حسنٌ)

687۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ» .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم **کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ** رضی اللہ عنہا **بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **نے فرمایا: رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے، جنہیں ولادت (نسب) حرام کرتی ہے۔''**

❁ صحيح البخاري : 2646، صحيح مسلم : 1444

688۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا يَحْيٰى، أَنَّ عَمْرَةَ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا، سَمِعَتْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ : نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُومَاتٍ، وَهِيَ تُرِيدُ مَا يُحْرَمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَمْرَةُ : ثُمَّ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ : نَزَلَ بَعْدُ خَمْسٌ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قرآن مجید میں دس دفعہ مکمل دودھ پینے سے حرمت رضاعت کا حکم اترا تھا، عمرۃ کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں: بعد میں پانچ بار دودھ پینے کا حکم نازل ہو گیا۔''

❁ صحیح مسلم: 1452

689۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ وُهَيْبٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ».

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک یا دو بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔''

❁ صحیح مسلم: 1450

690۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَتْ تَحْتَ أَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ سَالِمًا مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنَّا فُضُلٌ وَإِنَّمَا كُنَّا نَرَاهُ وَلَدًا وَّكَانَ أَبُو حُذَيْفَةَ تَبَنَّاهُ كَمَا تَبَنّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (الأحزاب: 5)، فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا، فَأَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ، فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَأْمُرُ إِخوَتَهَا وَبنَاتِ إِخوَتِها، أَنْ يُرْضِعْنَ مَنْ أَحَبَّتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنْ يَرَاهَا، وَيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَإِنْ كَانَ كَبِيرًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهَا، وَأَبَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ حَتّٰى يَرْضَعَ فِي الْمَهْدِ، وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَوَاللّٰهِ مَا نَدْرِي لَعَلَّهَا كَانَتْ رُخْصَةٌ مِّنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ دُونَ النَّاسِ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی: سالم مولیٰ ابوحذیفہ ہمارے پاس آتا ہے، جب کہ میں تنہائی والے لباس میں ہوتی ہوں، ہم اسے بیٹا ہی تصور کرتے تھے، کیوں کہ ابوحذیفہ نے اسے اسی طرح منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بنایا ہوا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری ہے: ﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (الأحزاب: ٥) (منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف نسبت کرکے بلاؤ، اللہ کے نزدیک پورا انصاف یہی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ تو سالم کو (اپنا) دودھ پلا دیں، چنانچہ انہوں نے اسے پانچ مرتبہ دودھ پلا دیا، تو وہ ان کا رضاعی بیٹا بن گیا، اسی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائیوں اور بھتیجیوں کو حکم دیتیں کہ اس شخص کو پانچ مرتبہ دودھ پلا دیں، جسے وہ اپنا آپ دکھانا چاہتیں یا یہ چاہتیں کہ وہ ان کے پاس آجایا کریں، خواہ وہ بڑی عمر کا ہی ہوتا، پھر وہ شخص آپ کے پاس آجاتا تھا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سمیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی بیویاں درست نہیں سمجھتی تھیں کہ ایسی رضاعت (کبیر) کی وجہ سے کوئی آدمی ان کے پاس آئے، حتی کہ اسے جھولے (یعنی بچپن) میں دودھ پلایا جائے، نیز وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کرتی تھیں: اللہ کی قسم! ہم تو یہ سمجھتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رخصت صرف سالم کے لیے دی تھی، باقی لوگوں کے لئے نہیں۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ وللحديث شواهد كثيرة:** اس حدیث کو امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (۴۴۳۱) نے ''صحیح'' کہا

ہے، اس کی اصل صحیح بخاری (۵۰۸۸) میں ثابت ہے۔

691۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَقَالَ : «مَنْ هٰذَا؟» قَالَتْ : أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ : «انْظُرْنَ مَا إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون ہے؟ عرض کیا: یہ میرا رضاعی بھائی ہے، فرمایا: پہچان لیں کہ آپ کے بھائی کون ہیں، رضاعت تب ثابت ہوتی ہے، جب دودھ ہی بچے کی غذا ہوتی ہے۔''

❀ صحيح البخاري : 2647، صحيح مسلم : 1455

692۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ قَالَتْ : جَاءَ عَمِّي بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ، فَلَمْ آذَنْ لَهُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ : «ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ»، قُلْتُ : إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ : «تَرِبَتْ يَمِينُكِ، ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پردہ کا حکم اترنے کے بعد کی بات ہے کہ میرا (رضاعی) چچا آیا اور میرے پاس آنے کی اجازت مانگنے لگا، میں نے انہیں اجازت نہ دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو میں نے آپ سے پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اجازت دے دیں، وہ آپ کے چچا ہی ہیں۔ عرض کیا: دودھ تو مجھے عورت نے پلایا ہے، مرد نے تو نہیں پلایا۔ فرمایا: آپ کا ہاتھ خاک آلود

ہو! اجازت دے دیں، وہ آپ کے چچا ہیں۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 5239، صحيح مسلم : 1445

693۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتُ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : «إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ» .

’’سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (شادی کے لیے) سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا تذکرہ کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 5100، صحيح مسلم : 1447

694۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نَبِيهِ بْنِ وَهْبٍ، أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، أَرَادَ أَنْ يُّزَوِّجَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ، وَهُمَا مُحْرِمَانِ، فَأَرْسَلَ إِلٰى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لِيُحْضِرَهٗ ذٰلِكَ، قَالَ : فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَبَانُ وَهُوَ أَمِيرُ الْحَجِّ، فَقَالَ أَبَانُ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ» .

’’نبیہ بن وہب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبیداللہ رحمہ اللہ نے طلحہ بن عمر کی شادی شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے کرانا چاہی، جب کہ وہ دونوں محرم تھے، انہوں نے ابان بن عثمان بن عفان رحمہ اللہ کو بھی شرکت کے لیے پیغام بھیجا جو امیر حج تھے، ابان رحمہ اللہ نے پیغام کو رد کرتے ہوئے فرمایا: میں نے سیدنا عثمان بن

عفان رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم اپنا نکاح کر سکتا ہے، نہ کسی اور کا نکاح کروا سکتا ہے اور نہ ہی منگنی کروا سکتا ہے۔“

❁ صحيح مسلم : 1409

695۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أُخْتِ مَيْمُونَةَ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : تَزَوَّجَنِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَّنَحْنُ حَلَالَانِ .

”سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام سرف پر مجھ سے نکاح کیا اور ہم دونوں حالت احرام میں نہیں تھے۔“

❁ صحيح مسلم : 1411

696۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَخْبَرْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ : أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ وَهِيَ خَالَتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَهِيَ حَلَالٌ .

”سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا، عمرو کہتے ہیں: میں نے یہ بات امام زہری رحمہ اللہ کو بتائی، تو کہنے لگے: مجھے یزید بن اصم نے بتایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا، تو وہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں احرام میں نہیں تھے، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا یزید بن اصم کی خالہ ہیں۔“

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 335/6، سنن أبي داوٗد : 1843، اسے امام مسلم رحمہ اللہ (۱۴۱۱) نے یزید بن اصم سے روایت کیا ہے، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۱۳۸) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

697۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَي مُحَمَّدٍ، قَالَ : وَكَانَ الْحَسَنُ أَوْثَقَهُمَا، عَنْ أَبِيهِمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ، وَكَانَ سُفْيَانُ يَقُولُ : كَانَ الْحَسَنُ خَيْرَهُمَا قَالَ ابْنُ الْمُقْرِئِ : وَحَدَّثَنَا بِهٖ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرٰى فَذَكَرَهٗ.

وَقَالَ : عَنْ أَبِيهِمَا، سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

''حسن اور عبد اللہ اپنے والد محمد بن علی ابن حنفیہ رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے وقت نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا تھا۔ سفیان کہتے تھے: ان دونوں میں سے حسن زیادہ اچھے تھے، ابن مقرئ کہتے ہیں: ایک دفعہ سفیان نے ہمیں یہی روایت بیان کی، تو ذکر کیا کہ محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرما رہے تھے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا ہے۔''

❀ صحيح البخاري : 4216، صحيح مسلم : 1407

698۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ.

''سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے منع فرمایا ہے۔''

❀ صحيح مسلم : 1406

699۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ : ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ،

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَيْنَا عُمْرَتَنَا، قَالَ لَنَا : «اسْتَمْتِعُوا مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ»، وَالْاِسْتِمْتَاعُ عِنْدَنَا يَوْمَئِذٍ التَّزْوِيجُ، قَالَ : فَعَرَضْنَا ذٰلِكَ عَلَى النِّسَاءِ، فَأَبَيْنَ إِلَّا أَنْ نَضْرِبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُنَّ أَجَلًا، قَالَ : فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : «افْعَلُوا»، قَالَ : فَخَرَجْتُ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّي، مَعِي بُرْدَةٌ وَمَعَهٗ بُرْدَةٌ، وَّبُرْدَتُهٗ أَجْوَدُ مِنْ بُرْدَتِي، وَأَنَا أَشَبُّ مِنْهُ قَالَ : فَأَتَيْنَا امْرَأَةً فَعَرَضْنَا ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَأَعْجَبَهَا شَبَابِي وَأَعْجَبَهَا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي، فَقَالَتْ : بُرْدٌ كَبُرْدٍ فَتَزَوَّجْتُهَا وَكَانَ الْأَجَلُ بَيْنِي وَبَيْنَهَا عَشْرًا، قَالَ : فَبِتُّ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أَصْبَحْتُ غَادِيًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْحَجَرِ وَالْبَابِ قَائِمٌ يَّخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ : «يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الْاِسْتِمْتَاعِ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ أَلَا فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ ذٰلِكَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْهُنَّ شَيْئًا فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا».

''سیدنا سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (عمرہ) کے لیے نکلے، جب ہم نے عمرہ ادا کرلیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان عورتوں سے (متعہ) فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ ان دنوں ہمارے ہاں فائدہ اٹھانے کا طریقہ شادی تھا، چنانچہ ہم نے عورتوں کو شادی کی پیش کش کی، تو انہوں نے انکار کردیا، الا یہ کہ ہم اپنے اور ان کے مابین مدت مقرر کریں، ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا تذکرہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدت مقرر کرلیں۔ راوی کہتے ہیں: میں اور میرے چچا کا بیٹا (متعہ کے لیے) نکلے، میرے پاس ایک چادر تھی، جب کہ میرے چچا زاد بھائی کی چادر میری چادر سے عمدہ تھی، لیکن میں اس سے زیادہ جوان تھا، ہم ایک عورت کے پاس آئے اور اس کے

سامنے اپنا مقصد پیش کیا، تو اسے میری جوانی پسند آئی، جب کہ میرے چچا زاد بھائی کی چادر پسند آئی، وہ کہنے لگی: چادریں تو ایک جیسی ہی ہیں، چنانچہ میں نے اس سے شادی کر لی اور ہمارے مابین دس دن کا معاہدہ طے پایا۔ میں نے وہ رات اس (عورت) کے ہاں گزاری اور اگلے دن صبح صبح مسجد چلا گیا، تو رسول اللہ ﷺ حطیم اور (بیت اللہ کے) دروازے کے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: لوگو! میں نے تمہیں ان عورتوں سے استمتاع کی اجازت دی تھی، سن لیں! اللہ نے قیامت کے دن تک اس (متعہ) کو حرام کر دیا ہے، لہٰذا جس کے پاس اس قسم کی کوئی عورت موجود ہو، تو وہ اسے آزاد کر دے اور جو کچھ بھی ان کو دے رکھا ہے اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لینا۔''

❁ صحيح مسلم : 1406

700۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَّا وَلِيَّ لَهُ».

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے، اگر خاوند اس سے صحبت کر لے، تو اس (بیوی) کو مہر ملے گا، کیوں کہ اس نے اس کی شرمگاہ کو جائز سمجھا ہے، اگر ولی آپس میں اختلاف کرنے لگیں (یعنی نکاح نہ کرنے دیں) تو پھر جس کا باپ ولی نہ ہو، اس کی ولایت کا فیصلہ حاکم وقت کرے گا۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ** : مسند الحميدي : 228، مسند الإمام أحمد : 6/47-165-166، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن التّرمذي : 1102، سنن ابن ماجه : 1879، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ اور حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ (معجم الشیوخ: ۲۳۴) نے ''حسن'' جب کہ امام ابو عوانہ رحمہ اللہ (۴۲۵۹) امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (فتح

الباری لابن حجر : ۱۹۱/۹)امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۰۷۴، ۴۰۷۵)، امام بیہقی رحمہ اللہ (السنن الکبریٰ : ۱۰۷/۷) اورحافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (التحقیق :۲۵۵/۲) نے ''صحیح'' کہا ہے۔امام حاکم رحمہ اللہ (۱۶۸/۲) نے اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے، امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں : لَيْسَ يَصِحُّ فِي هٰذَا شَيْءٌ إِلَّاحَدِيثُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى . (التاريخ لابن معين برواية الدّوري : 236/2، الكامل في ضعفاء الرّجال لابن عدي : 1115/3، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 107/7) حافظ ابوموسیٰ مدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں:هٰذَا حَدِيثٌ ثَابِتٌ مَّشْهُورٌ يُّحْتَجُّ بِهٖ . (اللطائف : 556-586-606) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تخریج احادیث المختصر :۲۰۵/۲) نے اسے ''حسن'' کہا ہے،امام بیہقی رحمہ اللہ اس حدیث کے روات کے متعلق کہتے ہیں:وَكُلُّهُمْ ثِقَةٌ حَافِظٌ .(معرفة السنن والآثار :29/1)

701- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، قَالَ : ثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ : ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ» .

''سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں۔''

❁ **صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 4/394-413، سنن أبي داوٗد : 2085، سنن التّرمذي : 1101، سنن ابن ماجه : 1881، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۰۸۳) امام علی بن مدینی رحمہ اللہ (المستدرک للحاکم : ۱۷۰/۲) امام بیہقی رحمہ اللہ (السنن الکبریٰ : ۱۰۸/۷) امام ذہلی رحمہ اللہ (المستدرک للحاکم : ۱۷۰/۲)اورامام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . (تخريج أحاديث المختصر : 307/2-371)مسند بزار(۳۱۱۱) اورسنن دارقطنی (۲۱۸/۳،۲۱۹،وسندہ حسن) میں ابواسحاق سبیعی ''مدلس'' سے شعبہ بیان کررہے ہیں،لہٰذا تدلیس کا اعتراض رفع ہوا،اس حدیث کا المستدرک للحاکم (۱۷۲/۲) میں بسند ''حسن'' ایک شاہد آتا ہے، یوں یہ روایت ''صحیح'' ہے۔

702- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ» .

''سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں۔''

❁ **صحيحٌ** : انظر الحديث السابق

703- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ : «لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ» .

''سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں۔''

❁ **صحيحٌ** : تقدم تخريجه في الرقم :701 من هذا الكتاب

704- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَمْدَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ السَّنَدِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْجَوْهَرِيُّ، قَالَا : ثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ»، وَقَدْ وَصَلَهُ شَرِيكٌ أَيْضًا وَأَسْنَدَهُ .

''سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں۔ شریک نے اس روایت کو موصول اور مرفوع بیان کیا ہے۔''

❁ **صحيحٌ** : انظر الرقم :701

705- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ : قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ : وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ

عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا أَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ، وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَّهُ، قَالَ : فَكَاتَبَتْهُ عَلٰى نَفْسِهَا، وَكَانَتِ امْرَأَةً حُلْوَةً مُلَاحَةً لَّا يَكَادُ يَرَاهَا أَحَدٌ إِلَّا أَخَذَتْ بِنَفْسِهِ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَسْتَعِينُهُ عَلٰى كِتَابَتِهَا قَالَتْ : فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُهَا عَلٰى بَابِ الْحُجْرَةِ فَكَرِهْتُهَا، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَرٰى مِنْهَا مَا رَأَيْتُ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنَةُ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ سَيِّدِ قَوْمِهِ وَقَدْ أَصَابَنِي مِنَ الْأَمْرِ مَا لَمْ يَخْفَ عَلَيْكَ، فَوَقَعَتْ فِي السَّهْمِ لِثَابِتٍ أَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَّهُ، فَكَاتَبْتُهُ عَلٰى نَفْسِي، فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَعِينُهُ عَلٰى كِتَابَتِي، قَالَ : «فَهَلْ لَكِ فِي خَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكِ؟» قَالَتْ : مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : «أَقْضِي كِتَابَتَكِ وَأَتَزَوَّجُكِ»، قَالَتْ : نَعَمْ قَالَ : «قَدْ فَعَلْتُ»، وَخَرَجَ الْخَبَرُ فِي النَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، فَقَالَ النَّاسُ : صِهْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَلَقَدْ أَعْتَقَ تَزْوِيجُهُ إِيَّاهَا مِائَةَ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَلَا نَعْلَمُ امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلٰى قَوْمِهَا مِنْهَا .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنومصطلق کے قیدی حاصل کیے، تو سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا، ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ یا ان کے چچا زاد بھائی کے حصے میں آئیں، سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے ان سے اپنی مکاتبت (یعنی آزادی کی قیمت مقرر) کر لی، وہ بہت

خوبصورت خاتون تھیں، جو بھی انہیں دیکھتا، آپ اس کے دل میں بس جاتیں، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی مکاتبت پر مدد لینے آئیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! میں نے انہیں حجرے کے دروازے پر دیکھا، تو ناپسند کیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ آپ ﷺ بھی اس میں وہ خوبی (حسن) دیکھیں گے، جو میں دیکھ رہی ہوں۔ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں حارث بن ابوضرار کی بیٹی جویریہ ہوں، جو اپنی قوم کے سردار ہیں، مجھ پر جو پریشانی آئی ہے، وہ آپ سے پوشیدہ نہیں، میں ثابت بن قیس یا ان کے چچا زاد بھائی کے حصے میں آئی ہوں اور میں نے ان سے مکاتبت کر لی ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی مکاتبت پر مدد لینے آئی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ اس سے بہتر کی خواہش رکھتی ہے؟ انہوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ (بہتر) کیا ہے؟ فرمایا: میں آپ کی کتابت کی رقم ادا کر دوں گا اور آپ سے شادی کر لوں گا۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ کام کر دیا۔ لوگوں میں یہ خبر پھیل گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی ہے، لوگ کہنے لگے: یہ اللہ کے رسول ﷺ کے سسرال (بن گئے) ہیں، چنانچہ انہوں نے بنو مصطلق کے سب قیدی آزاد کر دیے، جو ان کے قبضہ میں تھے، نبی کریم ﷺ کی سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی نے بنو مصطلق کے سو گھرانوں کو آزاد کرا دیا، ہم نہیں جانتے کہ کوئی عورت اپنی قوم کے لیے ان سے زیادہ بابرکت ٹھہری ہو۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 277/6، سنن أبي داوٗد : 3931، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۰۵۴، ۴۰۵۵) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (الدرایۃ: ۲/ ۲۹۴، ح: ۱۰۶۱) نے اس کی سند ''صحیح'' کہا ہے۔

706۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَ : قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَّهُوَ أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْ كَذَا : «لَا يُصَابُ أَحَدٌ بِمُصِيبَةٍ»، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ قَالَ : ثُمَّ

بَعثَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَهَا، فَقَالَتْ : مَرْحَبًا بِرَسُولِ اللّٰهِ فِيَّ خِلَالٌ ثَلَاثٌ أَخَافُهُنَّ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا امْرَأَةٌ شَدِيدَةُ الْغَيْرَةِ، وَأَنَا امْرَأَةٌ لَّيْسَ مِنْ أَوْلِيَائِي أَحَدٌ يُّزَوِّجُنِي، وَأَنَا امْرَأَةٌ مُصْبِيَةٌ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَغَضِبَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ لِنَفْسِهٖ حِينَ قَالَتْ لَهٗ : يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فِيَّ كَذَا وَكَذَا، فَبَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَتْ، فَأَتَاهَا فَقَالَ : «أَمَّا مَا ذَكَرْتِ مِنْ غَيْرَتِكِ فَأَدْعُو اللّٰهَ أَنْ يَذْهَبَ بِهَا عَنْكِ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتِ مِنْ صِبْيَتِكِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَيَكْفِيهِمْ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتِ أَنْ لَّيْسَ هٰهُنَا أَحَدٌ مِّنْ أَوْلِيَائِكِ يُزَوِّجُكِ، فَإِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِّنْ أَوْلِيَائِكِ شَاهِدٌ وَّلَا غَائِبٌ يَّكْرَهُنِي»، فَقَالَتْ لِابْنِهَا : زَوِّجْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَوَّجَهَا .

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات (حدیث) سنی ہے، جو مجھے اتنی (زیادہ) دولت ملنے سے زیادہ پیاری ہے: (وہ حدیث یہ ہے) جو بھی کسی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے......الخ، انہوں نے حدیث کا کچھ حصہ ذکر کیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منگنی کا پیغام بھیجا، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آمدید ہو، (یعنی آپ کا پیغام قبول ہے) مگر مجھ میں تین امور ایسے ہیں، جن کی بنا پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کرنے سے ڈرتی ہوں ① میں بہت زیادہ غیرت (غصے) والی عورت ہوں۔ ② میرا کوئی ولی نہیں، جو میری شادی کروا دے۔ ③ میں عیال دار عورت ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اتنے غصے میں آئے کہ اپنی ذات کے لیے بھی کبھی اتنے غصے میں نہ آئے تھے۔ ان (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) کی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی، تو آپ ان کے پاس آئے اور فرمایا: آپ نے جو غیرت (غصے) کا ذکر کیا ہے، تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے غصے کو دور کر

دے، جو بچوں والی بات آپ نے ذکر کی ہے، تو انہیں اللہ تعالیٰ کافی ہو جائے گا اور آپ نے یہ بات جو کہی ہے: میرا کوئی بھی ولی یہاں موجود نہیں ہے، جو میری آپ سے شادی کروا دے، تو آپ کے اولیا میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے، جو مجھے ناپسند کرے گا، خواہ وہ یہاں موجود ہے یا غیر موجود۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (میری) شادی کروا دیں، تو انہوں نے آپ کی شادی کر دی۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ وللحديث شواهد** : مسند أبي يعلٰى : 6907، مسند الإمام أحمد : 295/6-313-317، سنن أبي داوٗد : 3119 مختصراً، سنن النّسائي : 3256، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۹۴۹) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱۶/۴، ۱۷) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

707۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ، فَقَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَا : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ»، قِيلَ : وَمَا إِذْنُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : «أَنْ تَسْكُتَ»، الْحَدِيثُ لِلدَّارِمِيِّ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایم (جس کی دوسرے خاوند سے شادی ہو رہی ہو) سے مشورہ کیے، بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے اور کنواری کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے۔ آپ سے پوچھا گیا: اللہ کے رسول! اس سے اجازت کس طرح لی جائے گی؟ فرمایا: یہ کہ وہ خاموش ہو جائے۔

یہ الفاظ امام دارمی رحمہ اللہ کے ہیں۔''

❁ صحيح البخاري : 5136، صحيح مسلم : 1419

708۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَا : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «اسْتَأْذِنُوا»، وَقَالَ الْمُخَرِّمِيُّ : «اسْتَأْمِرُوا النِّسَاءَ فِي أَبْضَاعِهِنَّ»، قِيلَ : فَإِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي فَتَسْكُتُ؟ قَالَ : «فَسُكَاتُهَا إِذْنُهَا»، وَقَالَ الْمُخَرِّمِيُّ : تَسْتَحْيِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «فَهُوَ إِذْنُهَا» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں سے ان کے جسموں (شادی) کے متعلق اجازت یا مشورہ لیا کریں۔ پوچھا گیا: کنواری لڑکی تو شرما کے چپ کر جاتی ہے۔ فرمایا: اس کی خاموشی اجازت ہی ہے۔ مخرمی کی روایت میں ہے: وہ شرما جاتی ہے، تو فرمایا: یہی اس کی اجازت ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 6949، صحيح مسلم : 1420

709۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «الْأَيِّمُ أَوْلٰى بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَصُمَاتُهَا إِقْرَارُهَا» .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اپنے ولی کی بہ نسبت اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے اور کنواری سے اس کی خواہش کے متعلق مشورہ لیا جائے گا اور اس کا خاموشی اختیار کرنا اقرار سمجھا جائے گا۔''

❁ صحيح مسلم :1421

710۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : وَفِيمَا قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ نَافِعٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَمُجَمِّعٍ، ابْنَي يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَاهَا، زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا .

''سیدہ خنساء بنت خدام انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں : وہ ثیبہ تھیں، ان کے والد نے ان کی پسند کے خلاف نکاح کر دیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور واقعہ بیان کیا)، تو آپ نے ان کا نکاح فسخ کر دیا۔''

❁ صحيح البخاري : 5138

711۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَدَخَلَ بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی، تو میں چھ برس کی تھی اور جب مجھ سے مباشرت کی، تو اس وقت میں نو برس کی تھی۔''

❁ صحيح البخاري : 5133، صحيح مسلم : 1422

712۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، يَقُولُ : أَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : «ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ؛ النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین امور ایسے ہیں، جو قصداً کیے جائیں یا ہنسی مذاق میں کیے جائیں، واقع ہو جاتے ہیں: ۱۔ نکاح ۲۔ طلاق ۳۔ رجوع۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : سنن أبي داوٗد : 2194، سنن الترمذي : 1184، سنن ابن ماجه : 2039، **امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''حسن غریب'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۸/۲) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التلخیص الحبیر : ۲۱۰/۳) نے اسے ''حسن'' کہا ہے، راوی عبدالرحمٰن بن حبیب بن ادرک ''حسن الحدیث'' ہے، اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ.

713۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: ثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ، زَوَّجَهَا إِيَّاهُ النَّجَاشِيُّ، وَأَمْهَرَهَا أَرْبَعَةَ آلَافٍ، وَّجَهَّزَهَا مِنْ عِنْدِهِ، وَبَعَثَ بِهَا مَعَ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ، وَلَمْ يَبْعَثْ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ، وَّكَانَ مَهْرُ نِسَائِهِ أَرْبَعَمِائَةِ دِرْهَمٍ.

''سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کی، تو وہ حبشہ کے علاقے میں تھیں، نجاشی نے ان کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا اور اپنے پاس سے انہیں چار ہزار (درہم) مہر اور جہیز دیا اور انہیں شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) بھیج دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ام حبیبہ) کی طرف کوئی چیز نہیں بھیجی اور آپ کی (باقی) بیویوں کا مہر چار سو درہم تھا۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 427/6، سنن أبي داوٗد : 2086، سنن النّسائي : 3352، **اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۱۸۱/۲) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام زہری رحمہ اللہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔**

714۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ

الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ** : انظر الحديث السابق

715۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ : تَزَوَّجَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «كَمْ أَصْدَقْتَهَا؟» قَالَ : نَوَاةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ : النَّوَاةُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، وَالنَّشُّ عِشْرُونَ دِرْهَمًا وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا .

''سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری عورت سے شادی کی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: آپ نے انہیں مہر کتنا دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا (دیا ہے۔)

ابن نجیح کہتے ہیں: 'نواۃ' پانچ درہم کو کہتے ہیں 'نش' بیس درہم کو اور 'اوقیہ' چالیس درہم کو کہتے ہیں۔''

❁ صحيح البخاري : 5167، صحيح مسلم : 1427

716۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّا فِي الْقَوْمِ، إِذْ قَالَتِ امْرَأَةٌ : إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَرَأْ فِيَّ رَأْيَكَ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ : زَوِّجْنِيهَا، قَالَ : «اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ»، قَالَ : فَذَهَبَ وَلَمْ يَجِءْ بِشَيْءٍ وَّلَا بِخَاتَمٍ مِّنْ حَدِيدٍ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَمَعَكَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟» قَالَ : نَعَمْ قَالَ : فَزَوَّجَهُ بِمَا مَعَهُ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ .

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک عورت کہنے لگی: اللہ

کے رسول! میں خود کو آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں، میرے متعلق اپنے خیال کا اظہار کیجیے۔ ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: ان سے میری شادی کروا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا کر کچھ تلاش کر لائیے، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے۔ راوی کہتے ہیں: وہ گیا اور نہ تو لوہے کی انگوٹھی لایا اور نہ ہی کوئی اور چیز لایا۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: کیا آپ کو قرآن کی کوئی سورت یاد ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے قرآن کی ان سورتوں کے عوض جو اسے یاد تھیں، اس کی شادی کر دی۔''

❁ صحيح البخاري: 5149، صحيح مسلم: 1425

717۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: ثَنَا بِشْرٌ يَّعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ صَدَاقُنَا إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ أَوَاقٍ.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عہدِ نبوی میں ہمارا مہر دس اوقیے ہوا کرتا تھا۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ**: مسند الإمام أحمد: 367/2، سنن النّسائي: 3350، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۰۹۷) نے ''صحیح''، اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۷۵/۲) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

718۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَالْحَدِيثُ لَهٗ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يَمَسَّهَا حَتّٰى مَاتَ، قَالَ: فَرَدَّهُمْ ثُمَّ، قَالَ: أَقُولُ فِيهَا بِرَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ، وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّي، أَرٰى لَهَا صَدَاقَ امْرَأَةٍ مِّنْ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ قَالَ

: فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ : أَشْهَدُ لَقَضَيْتَ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ ابْنَةِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي رَوَّاسٍ، وَّبَنُو رَوَّاسٍ حَيٌّ مِّنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ .

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا، جس نے کسی عورت سے شادی کی، نہ تو اس کا مہر مقرر کیا اور نہ ہی اس سے مباشرت کی اور فوت ہو گیا۔ علقمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: آپ نے ان کو واپس کر دیا، پھر کہنے لگے: میں اس بارے میں اپنی رائے ہی پیش کرتا ہوں۔ اگر درست ہوئی، تو اللہ کی طرف سے ہو گی اور اگر غلط ہوئی، تو میری طرف سے ہو گی، میری رائے تو یہ ہے کہ اسے اس جیسی (دیگر) خواتین کے برابر مہر ملے گا، نہ کم ہو گا، نہ زیادہ، وہ میراث کی حقدار بھی ہو گی اور اس پر عدت بھی ضروری ہے۔ سیدنا معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے وہی فیصلہ کیا ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو رواس کی خاتون بروع بنت واشق کے بارے میں کیا تھا۔ بنو رواس، بنو عامر بن صعصعہ کا ایک خاندان ہے۔''

❀ **صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 480/3، سنن أبي داوٗد : 2115، سنن النّسائي : 3359، سنن التّرمذي : 1145، سنن ابن ماجه : 1891، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۰۹۹) نے ''صحیح'' کہا ہے، سند میں ابراہیم نخعی ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔ سنن نسائی (۳۳۶۰) میں ''حسن'' سند کے ساتھ اس کا شاہد موجود ہے، اسے امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۱۰۱) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۸۰/۲) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

719۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار (وٹہ سٹہ) سے منع فرمایا

ہے۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 5112، صحيح مسلم : 1415

720۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : وَفِيمَا قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ نَافِعٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ، وَالشِّغَارُ : أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ابْنَتَهٗ عَلٰى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ .

’’سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار (وٹہ سٹہ) سے منع فرمایا ہے، شغار یہ ہوتا ہے کہ کوئی آدمی اپنی بیٹی کا نکاح کسی مرد سے اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح اس کے ساتھ کرے گا اور دونوں نکاحوں میں مہر ادا نہ ہو۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 5112، صحيح مسلم : 1415

721۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَعْتَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ، وَأَصْدَقَهَا عِتْقَهَا .

’’سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی مہر بنایا۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 5086، صحيح مسلم : 1365

722۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ : أَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلٰى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدُ شِقَّيْهِ سَاقِطٌ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور اس کا میلان کسی ایک کی طرف ہو جائے (ان میں برابری کا خیال نہ رکھتا ہو) وہ قیامت کے روز آئے گا، تو اس کا آدھا جسم مفلوج ہوگا۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 2/347ـ471، سنن أبي داوٗد : 2133، سنن النّسائي : 3942، سنن التّرمذي : 1141، سنن ابن ماجه : 1969، **اس حدیث کو امام ابن حبان** رحمہ اللہ (۴۲۰۷) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۸۶/۲) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، قتادہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، اخبار اصبہان لابی نعیم الاصبہانی (۳۰۰/۲) میں اس کا ایک ''ضعیف'' شاہد آتا ہے، اس میں محمد بن حارث حارثی ''ضعیف'' ہے۔

723ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ : أَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيُّ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جانے کا ارادہ کرتے، تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، جس کے نام قرعہ نکل آتا، اسے ساتھ لے جاتے۔''

❁ صحيح البخاري : 2661، صحيح مسلم : 2770

724ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَّإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا .

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص کنواری لڑکی سے شادی کرے، تو اس کے پاس سات راتیں قیام کرے اور جب کوئی ثیبہ (شوہر دیدہ) سے شادی کرے، تو تین راتیں قیام کرے۔''

❁ صحيح البخاري : 5214، صحيح مسلم :1461

725۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَهٗ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمًا وَّلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَبْتَغِي بِذٰلِكَ رِضَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جانے کا ارادہ کرتے، تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، جس کے نام قرعہ نکل آتا، اسے ساتھ لے جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بیوی کے لیے ایک دن اور رات تقسیم کر رکھی تھی، البتہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی باری سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تھی۔''

❁ صحيح البخاري : 2593

726۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : تَزَوَّجَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ» .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے شادی کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''ولیمہ کریں، خواہ ایک بکری ہی ہو۔''

❁ صحيح البخاري : 5167، صحيح مسلم : 1427

727۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ حَفْصَةَ، أَوْ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ، فَأَوْلَمَ عَلَيْهَا تَمْرًا وَّسَوِيقًا .

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا یا کسی اور بیوی سے شادی کی تو کھجور اور ستو کے ساتھ ولیمہ کیا۔''

❁ **صحيحٌ** : مسند الحميدي : 1218، سنن أبي داوٗد : 3744، سنن الترمذي : 1095، سنن ابن ماجه : 1909، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے ''حسن غریب'' اور امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(۴۰۶۱) نے** ''صحیح'' کہا ہے، صحیحین میں اس کا شاہد موجود ہے۔

728۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِي، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحِيِي مِنَ الْحَقِّ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ» .

''سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا، لہٰذا عورتوں کی پشت میں جماع مت کریں۔''

❁ **صحيحٌ له شواهد** : مسند الحميدي : 440، مسند الإمام أحمد : 213/5، السّنن الكبرٰى للنّسائي : 8933، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 196/7، **اس حدیث کو امام ابوعوانہ** رحمہ اللہ **(۴۲۹۴) اور امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(۴۱۹۸) نے ''صحیح'' کہا ہے، سفیان بن عیینہ نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔ مسند الامام احمد (۸۶/۱) اور سنن ترمذی (۱۱۶۴) میں اس کا بسند ''حسن'' شاہد بھی آتا ہے، اسے امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے ''حسن''**

اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۱۹۹) نے ''صحیح'' کہا ہے، اس کا راوی مسلم بن سلام حنفی ''حسن الحدیث'' ہے۔

729۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ: ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلٍ أَتٰى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ».

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھیں گے، جس نے مرد سے لواطت کی یا عورت کی پشت میں جماع کیا۔''

❁ **صحيحٌ**: السّنن الكبرى للنّسائي: 9001-9002، سنن التّرمذي: 1165، مسند أبي يعلٰى: 2378، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۲۰۳، ۴۲۰۴، ۴۴۱۸) نے ''صحیح''** کہا ہے، **سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنن ابن ماجہ (۱۹۲۳) اور شرح معانی الآثار للطحاوی (۳/ ۴۴) میں بسند ''حسن'' شاہد بھی آتا ہے، الفاظ یہ ہیں:** لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهٗ فِي دُبُرِهَا. **اس حدیث کے بارے میں امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** وَقَدْ صَحَّ عَنْهُ. (مسائل الإمام أحمد وإسحاق: ۳۵۳۱) **حافظ بوصیری رحمہ اللہ کہتے ہیں:** إِسْنَادُهٗ صَحِيحٌ، لِأَنَّ ابْنَ مَخْلَدٍ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَبَاقِي رِجَالِ الْإِسْنَادِ ثِقَاتٌ. (مصباح الزّجاجة: 97/2) **اس کا راوی حارث بن مخلد ''صدوق، حسن الحدیث'' ہے۔**

730۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ: اخْتَصَمَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، وَسَعْدٌ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ: أَوْصَانِي أَخِي إِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ أَنْ آخُذَ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ فَإِنَّهُ ابْنِي، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: ابْنُ أَمَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ».

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زمعہ اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہما، زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کے متعلق جھگڑ پڑے، سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں مکہ آؤں، تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنے قبضہ میں لے لوں، کیوں کہ وہ میرا بیٹا ہے، عبد بن زمعہ کہنے لگے: یہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ (سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے بھائی) کے ساتھ اس کی واضح مشابہت دیکھ کر فرمایا: عبد بن زمعہ! بچہ آپ کا ہی ہے، کیوں کہ بچہ صاحب فراش کا ہی ہوتا ہے اور سودہ (بنت زمعہ)! آپ اس لڑکے سے پردہ کیا کریں۔''

❁ صحيح البخاري :2421، صحيح مسلم : 1457

731۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ التُّجِيبِيِّ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ»، أَوْ «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْقِ مَاءَهٗ وَلَدَ غَيْرِهٖ» .

''سیدنا رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے، اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنا پانی دوسرے کے بچے کو پلائے یا یہ کہ وہ اپنا پانی دوسرے کے بچے کو نہ پلائے۔ (پہلے سے حاملہ عورت کے ساتھ جماع نہ کرے۔)''

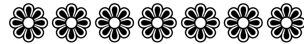
❁ **إسنادهٗ صحيحٌ له طرق و شواهد** : مسند الإمام أحمد : 108/4، سنن أبي داوٗد : 2158، سنن التّرمذي : 1131، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۸۵۰) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

732۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، قَالَ : ثَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَأَنْ تُوطَأَ السَّبَايَا حَتّٰى يَضَعْنَ.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن (گھریلو) گدھوں کے گوشت، ہر کچلی والے درندے (کے گوشت) اور جنگی قیدی عورتوں کے ساتھ جماع کرنے سے منع کیا ہے، تا آنکہ ان کا وضع حمل ہو جائے۔''

❀ **إسنادہٗ ضعیفٌ**: مسند أبي يعلٰى :2491، امام حاکم رحمہ اللہ (۴۰/۲) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ اعمش ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، اعمش کی متابعت ابن ابی نجیح ''مدلس'' نے سنن نسائی (۴۶۴۹)، سنن دارقطنی (۶۸/۳، ۶۹) اور مسند ابی یعلی (۲۴۱۴) میں کی ہے، سماع کی تصریح نہیں کی، اسے امام حاکم رحمہ اللہ (۵۶/۲) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔



كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کے مسائل

733۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ، مَوْلٰى عُرْوَةَ، يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ، فَقَالَ: كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا؟ فَقَالَ: طَلَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ امْرَأَتَهُ حَائِضًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِيُرْجِعْهَا»، فَرَدَّهَا عَلَيَّ، وَقَالَ: «إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ يُمْسِكْ» قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: وَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ﴾ (الطلاق: 1) مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ.

''ابوزبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عزہ کے آزاد کردہ غلام عبدالرحمٰن بن ایمن سے سنا، جب کہ وہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھ رہے تھے اور ابوزبیر رحمہ اللہ سن رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا: اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، جو اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دے؟ انہوں (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: عبداللہ بن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ عبداللہ

بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ ان سے رجوع کریں۔ آپ نے بیوی کو میرے پاس لوٹا دیا اور فرمایا: جب وہ پاک ہو جائے، تو طلاق دینا یا رکھ لینا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ﴾ (اے نبی! جب آپ اپنی عورتوں کو طلاق دیں، تو انہیں عدت (طہر) کے آغاز میں ہی طلاق دیں۔)''

❁ صحيح مسلم :1471

734۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ : ثَنِي عُقْبَةُ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ : ثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : طَلَّقْتُ امْرَأَتِي، وَحَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، وَالْحَدِيثُ لَهُ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قالَ : طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى، فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا إِنْ شَاءَ قَبْلَ أَنْ يُّجَامِعَهَا أَوْ يُمْسِكْهَا، فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں حکم دیں کہ ان سے رجوع کر لیں حتی کہ وہ پاک ہو جائیں، پھر انہیں دوبارہ حیض آئے، جب وہ پاک ہو جائے، تو چاہیں، تو انہیں رکھ لیں اور چاہیں، تو جماع کرنے سے پہلے پہلے طلاق دے دیں، یہی وہ عدت ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے۔''

❁ صحيح البخاري: 5332، صحيح مسلم: 1471

735- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ» فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: اعْتَدَّتْ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ: فَمَهْ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے) کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں حکم دیں کہ ان سے رجوع کر لیں، حتی کہ وہ پاک ہو جائیں۔ انس بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ نے اس طلاق کو شمار کیا تھا (یا نہیں)؟ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔''

❁ صحيح البخاري: 5252، صحيح مسلم: 1471

736- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، قَالَ: ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ، وَقَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ: وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ» قَالَ يُوسُفُ: فَسَأَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا، تو

آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں حکم دیں کہ وہ ان سے رجوع کریں، پھر جب وہ پاک ہو جائیں یا حاملہ ہو جائیں، تو طلاق دیں۔ یوسف نے ذکر کی جگہ پوچھنے کا لفظ بولا ہے۔“

❁ صحيح البخاري: 4908، صحيح مسلم: 1471

737۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ نَافِعٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ، فَذَكَرَ فِي قِصَّةِ اللِّعَانِ قَالَ: فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

”سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ کے لعان کا قصہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں۔
ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ لعان کا یہی طریقہ ہے۔“

❁ صحيح البخاري: 5308، صحيح مسلم: 1492

738۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِيُّ، قَالَ: ثَنَا دُحَيْمٌ، قَالَ: ثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: أَيَّ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَنَا مِنْهَا فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ» قَالَ الزُّهْرِيُّ: الْحَقِي بِأَهْلِكِ تَطْلِيقَةٌ.

”اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے زہری رحمہ اللہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کی وہ کون سی بیوی ہے جس نے آپ سے پناہ مانگی تھی؟ تو انہوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان ہے کہ جون کی بیٹی جب (نکاح کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خلوت گاہ میں آئی اور آپ

اس کے قریب ہوئے، تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ نے بڑی عظیم الشان ذات کی پناہ طلب کی ہے، آپ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جائیں۔

زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: 'اپنے گھر چلی جائیں' کہنے سے طلاق ہو جاتی ہے۔''

❀ صحيح البخاري : 5254

739۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: ثنا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي، فَقَالَ: «إِنِّي مُخْبِرُكِ خَبَرًا وَّلَا عَلَيْكِ أَنْ لَّا تَعْجَلِي حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ»، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (الاحزاب :28-29)»، فَقُلْتُ: فِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّى أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار کا حکم دیا، تو ابتدا مجھ سے کی اور فرمایا: میں آپ کو ایک خبر دینے لگا ہوں، مگر اس میں جلدی نہ کرنا، بل کہ اپنے والدین سے مشورہ کر لینا۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا......﴾ (الأحزاب : 28، 29) (اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیں، اگر آپ دنیاوی زندگی اور دنیاوی زینت چاہتی ہیں، تو آئیں میں آپ کو کچھ دے دلا دوں اور آپ کو اچھائی کے ساتھ رخصت کر دوں اور اگر آپ کی مراد اللہ اور اس کا رسول اللہ ﷺ اور آخرت کا گھر ہے، تو آپ میں سے نیک کام کرنے والیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت زبردست اجر رکھا ہے۔)

میں نے کہا: میں اپنے والدین سے کس بارے میں مشورہ کروں؟ میں تو اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو ہی پسند کرتی ہوں۔ فرماتی ہیں: پھر نبی کریم ﷺ کی باقی بیویوں نے بھی وہی کیا، جو میں نے کیا۔''

❁ صحيح البخاري: 4786، صحيح مسلم: 1475

740۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي الْقَطَّانَ، عَنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَفَكَانَ طَلَاقًا؟

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا، تو کیا یہ طلاق ہوگئی؟''

❁ صحيح البخاري: 5263، صحيح مسلم: 1477

741۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: ثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ: ذَاكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ، وَاللّٰهِ لَكَأَنِّي أَرَاهُ الْآنَ يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ يَبْكِي.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے خاوند کے متعلق فرماتے ہیں: وہ مغیث تھا اور بنو فلاں کا غلام تھا، اللہ کی قسم! یوں لگتا ہے کہ میں اسے اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں اس (بریرہ رضی اللہ عنہا) کے پیچھے پیچھے روتا پھرتا ہے۔''

❁ صحيح البخاري: 5281

742۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: ثَنَا أَبُو هِشَامٍ هُوَ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ وُهَيْبٍ، قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ زَوْجَ، بَرِيرَةَ

كَانَ عَبْدًا .

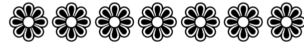
''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔''

❁ صحيح مسلم : 13/1504

743۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا انسان مالک نہیں، اسے طلاق نہیں دے سکتا اور جس کا انسان مالک نہیں، اسے آزاد نہیں کر سکتا۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 189/2، 189-207، سنن أبي داوٗد : 2190، سنن التّرمذي :1181، سنن ابن ماجه : 2047، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک:۲/ ۲۰۴، ۲۰۵) اور ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج، ح:۱۱۸۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔اس کی اور بھی سندیں ہیں۔



بَابٌ فِي الظِّهَارِ

ظہار کے مسائل

744۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: كُنْتُ امْرَأً قَدْ أُوتِيتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُؤْتَ أَحَدٌ غَيْرِي، فَلَمَّا كَانَ رَمَضَانُ تَظَهَّرْتُ مِنِ امْرَأَتِي حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَرَقًا مِّنْ أَنْ أُصِيبَ مِنْ لَيْلِي مِنْهَا شَيْئًا، فَأُتَابِعُ فِي ذٰلِكَ حَتَّى يُدْرِكَنِي النَّهَارُ، وَأَنَا لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَنْزِعَ، فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدُمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذِ انْكَشَفَ لِي مِنْهَا، فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِي فَقُلْتُ لَهُمْ: انْطَلِقُوا مَعِيَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرُوهُ بِأَمْرِي، فَقَالُوا: لَا، وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ نَتَخَوَّفُ أَنْ يَنْزِلَ فِينَا قُرْآنٌ، أَوْ يَقُولَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَبْقٰى عَلَيْنَا عَارُهَا، وَلٰكِنِ اذْهَبْ فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ، فَخَرَجْتُ حَتّٰى أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرِي فَقَالَ لِي: «أَنْتَ بِذَاكَ؟» فَقُلْتُ: أَنَا بِذَاكَ قَالَ: «أَنْتَ بِذَاكَ؟» قُلْتُ: أَنَا بِذَاكَ قَالَ: «أَنْتَ بِذَاكَ؟» قُلْتُ: أَنَا بِذَاكَ، فَأَمْضِ فِيَّ حُكْمَ اللّٰهِ فَإِنِّي صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ قَالَ: «أَعْتِقْ رَقَبَةً»، قَالَ: فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِي، فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا

رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ غَيْرَهَا، قَالَ : «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ»، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ أَصَابَنِي مَا أَصَابَنِي إِلَّا فِي الصَّوْمِ، قَالَ : «فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا»، قُلْتُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا وَحْشًا مَّا لَنَا عَشَاءٌ، قَالَ : «اذْهَبْ إِلٰى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ»، قَالَ ابْنُ يَحْيٰى : وَالصَّوَابُ أُرَيْقٍ، «فَقُلْ لَهُ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ فَأَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسْقًا مِّنْ تَمْرٍ سِتِّينَ مِسْكِينًا ثُمَّ اسْتَعِنْ بِسَائِرِهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى عِيَالِكَ»، قَالَ : فَرَجَعْتُ إِلٰى قَوْمِي فَقُلْتُ : وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ، وَوَجَدْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَالْبَرَكَةَ قَدْ أَمَرَ لِي بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوهَا إِلَيَّ، قَالَ : فَدَفَعُوهَا لِي .

’’سلمہ بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عورتوں سے جماع کرنے کی جس قدر قوت تھی، میرے علاوہ کسی اور کو نہ تھی، جب ماہ رمضان آیا، تو میں نے مہینہ بھر کے لیے اس ڈر سے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کرلیا کہ (کہیں ایسا نہ ہو کہ) میں رات کو اس سے جماع کروں اور دن ہونے تک کرتا ہی رہوں، الگ نہ ہوسکوں، ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ اس کے جسم کا کچھ حصہ ظاہر ہو گیا، تو میں نے اس سے جماع کرلیا، صبح ہوئی، تو میں اپنی قوم کے پاس گیا اور انہیں پورا واقعہ سنا کر میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں اور انہیں میرے معاملے سے آگاہ کریں، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو یہ کام نہیں کریں گے، ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہمارے بارے میں قرآن نہ اتر آئے یا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے متعلق کوئی ایسی بات نہ کر دیں، جو ہمیشہ کے لیے ہمارے لیے عار بن جائے، لہٰذا تو اکیلا ہی جا اور جو سوجھتا ہے وہ کر۔ چنانچہ میں نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کو پورا واقعہ سنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے تین مرتبہ دریافت فرمایا: آپ نے یہ کام کیا ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے یہ کام کیا ہے، آپ اللہ کے حکم کے مطابق میرا فیصلہ فرمائیں، میں صبر کرتا ہوں اور اجر کی امید رکھتا ہوں، (عمل پیرا ہوں گا۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک غلام آزاد

کیجیے۔ میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مار کر کہا: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! میں اس (گردن) کے علاوہ کسی گردن کا مالک نہیں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دو ماہ کے لگاتار روزے رکھ لیں۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں روزے کی وجہ سے ہی تو اس مصیبت میں مبتلا ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں۔ میں نے کہا: اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! ہم نے رات بھوکے گزاری ہے، ہمارے پاس رات کا کھانا نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: بنوزریق کے ایک سخی کے پاس جائیے اور اسے کہیں کہ وہ صدقہ آپ کو دے دے، تو اس میں سے ایک وسق کھجوریں اپنی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھلا دینا، پھر باقی کھجوریں اپنے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کر لینا۔ میں نے واپس آ کر اپنی قوم سے کہا: تمہارے پاس تو میں نے تنگی اور بری رائے پائی، جب کہ نبی کریم ﷺ کے پاس وسعت اور برکت پائی، آپ ﷺ نے تمہیں مجھے صدقہ دینے کا حکم دیا ہے، چنانچہ مجھے صدقہ دیں، کہتے ہیں: انہوں نے مجھے صدقہ دیا۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 4/37-5/436، سنن أبي داوٗد : 2213، سنن التّرمذي : 1198، سنن ابن ماجه : 2062، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۳۷۸) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲/ ۲۰۳) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (تحفۃ الطالب: ۱۵۱) نے اس کی سند کو ''جید'' کہا ہے، حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (خلاصۃ البدر المنیر: ۲۰۹۱) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری: ۹/ ۴۳۳) نے اس کی سند کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔ محمد بن اسحاق کی یہ املائی روایت ہے۔ (معرفۃ الصحابۃ لأبی نعیم الأصبہانی: ۴۳۰۰) سلیمان بن یسار نے سیدنا سلمہ بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا، لہٰذا سند انقطاع کی وجہ سے ''معلول'' ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں: سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ لَّمْ يَسْمَعْ عِنْدِي مِنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخَرٍ . (سنن التّرمذي، تحت الحديث : ٣٢٩٩)، سنن ترمذی (۱۲۰۰) اور سنن کبریٰ بیہقی (۷/ ۳۹۰) والی روایت کی سند بھی انقطاع کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابن ثوبان کا سیدنا سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں، اگرچہ اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲/ ۲۰۴) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر سند کو ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی

موافقت کی ہے۔

745۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَجُلًا، مِّنْ بَنِي زُرَيْقٍ يُّقَالُ لَهُ : سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ عَلَى اخْتِصَارٍ وَقَالَ فِي آخِرِهِ : قَالَ : فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَأَعْطَانِي إِيَّاهُ، وَهُوَ قَرِيبٌ مِّنْ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، فَقَالَ : «تَصَدَّقْ بِهٰذَا»، قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلٰى أَفْقَرَ مِنِّي وَمِنْ أَهْلِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «كُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُكَ» .

''سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ بنوزریق کا ایک آدمی جس کا نام سلمہ بن صخر تھا۔آگے یہی روایت اختصار سے بیان کی ہے،آخر میں کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں لائی گئیں، جو تقریبا پندرہ صاع تھیں، آپ نے فرمایا: انہیں صدقہ کردیں۔ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! ان لوگوں پر صدقہ کروں، جو مجھ سے اور میرے گھر والوں سے زیادہ غریب ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ اور آپ کے گھر والے خود ہی کھالیں۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ لانقطاعه** : سنن أبي داوٗد : 2217، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 391/7،

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ کا سیدنا سلمہ بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔

746۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيٰى الْجَزَرِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي خُوَيْلَةُ بِنْتُ ثَعْلَبَةَ، وَكَانَتْ عِنْدَ أَوْسِ بْنِ صَامِتٍ أَخِي عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ فَكَلَّمَنِي بِشَيْءٍ وَّهُوَ فِيهِ كَالضَّجِرِ،

فَرَدَدْتُهُ فَغَضِبَ، فَقَالَ : أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي، ثُمَّ خَرَجَ فَجَلَسَ فِي نَادِي قَوْمِهِ، ثُمَّ رَجَعَ فَأَرَادَنِي عَلٰى نَفْسِي، فَامْتَنَعْتُ مِنْهُ فَشَادَّنِي فَشَادَدْتُهُ، فَغَلَبْتُهُ بِمَا تَغْلِبُ بِهِ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ الضَّعِيفَ، فَقُلْتُ : كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ خُوَيْلَةَ بِيَدِهِ لَا تَصِلُ إِلَيْهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ فِيَّ وَفِيكَ حُكْمَهُ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْكُو مَا لَقِيتُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «زَوْجُكِ وَابْنُ عَمِّكِ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَأَحْسِنِي صُحْبَتَهُ»، قَالَتْ : فَمَا بَرِحْتُ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ : ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾(المجادلة : 1) حَتَّى انْتَهٰى إِلَى الْكَفَّارَةِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مُرِيهِ فَلْيُعْتِقْ رَقَبَةً»، قُلْتُ : وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا عِنْدَهُ مِنْ رَقَبَةٍ يُعْتِقُهَا قَالَ : «مُرِيهِ فَلْيَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ»، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَا بِهِ مِنْ صِيَامٍ قَالَ : «فَلْيُطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا»، قُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا عِنْدَهُ مَا يُطْعِمُ قَالَ : «سَنُعِينُهُ بِعَرَقٍ مِّنْ تَمْرٍ»، وَالْعَرَقُ مَكْتَلٌ يَّسَعُ ثَلَاثِينَ صَاعًا قُلْتُ : وَأَنَا أُعِينُهُ بِعَرَقٍ آخَرَ قَالَ : «قَدْ أَحْسَنْتِ فَلْيَتَصَدَّقْ بِهِ» .

''سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھائی سیدنا اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ خویلہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دن وہ (اوس بن صامت) میرے پاس آئے اور مجھ سے غصے میں کوئی بات کی، میں نے بھی جواب دے دیا، تو وہ ناراض ہو گئے اور کہنے لگے: تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے، پھر نکلے اور اپنی قوم کی محفل میں جا بیٹھے، پھر (گھر) واپس آئے اور مجھ سے جماع کرنا چاہا، تو میں نہ مانی، انہوں نے مجھ پر سختی کی، تو میں نے بھی سختی کی اور ان پر غالب آ گئی، جیسا کہ عورت کمزور خاوند پر غالب آ جاتی ہے، میں نے کہا: اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں خویلہ کی

جان ہے، آپ مجھ سے اس وقت تک نہیں مل سکتے، جب تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ نہ کر دے، پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس شکایت لے کر گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تیرا خاوند بھی ہے اور چچا زاد بھائی بھی ہے، اللہ سے ڈریئے اور ان سے حسن سلوک سے رہیے۔ میں اپنی بات پر قائم رہی حتی کہ قرآن نازل ہوگیا: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾ (المجادلة : 1) (اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی، جو آپ سے اپنے خاوند کے متعلق جھگڑا کر رہی تھی۔) حتی کہ کفارہ پر آیت ختم ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہیں کہیے کہ وہ غلام آزاد کریں۔ میں نے کہا: اللہ کے نبی! اللہ کی قسم! ان کے پاس کوئی غلام نہیں ہے، جسے وہ آزاد کریں۔ فرمایا: انہیں کہیے کہ دو ماہ مسلسل روزے رکھیں۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ بہت بوڑھے ہیں، ان میں روزہ رکھنے کی سکت نہیں۔ فرمایا: تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں۔ میں نے کہا: اللہ کے نبی! ان کے پاس کھلانے کے لیے بھی کچھ نہیں ہے۔ فرمایا: کھجوروں کا ایک ٹوکرا ہم اسے بطور تعاون دیں گے۔ (راوی کہتے ہیں:) عرق بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں، جس میں تیس صاع کھجور آتی ہے۔ میں (خولہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: ایک ٹوکرا میں دے دوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ نے اچھا کیا، بس وہ اسے صدقہ کر دیں۔''

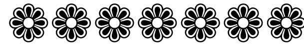
❁ **إسنادہٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 410/6، سنن أبي داوٗد : 2214، **اس حدیث کو امام ابن** حبان رحمہ اللہ (۴۲۷۹) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری: ۹/ ۴۳۳) نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے، علامہ ابن ترکمانی حنفی رحمہ اللہ (الجوہر النقی: ۷/ ۳۹۱) نے اس کی سند کو ''جید'' کہا ہے۔ معمر بن عبداللہ بن حنظلہ ''صدوق، حسن الحدیث'' ہیں۔

747۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ، قَالَ : ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِي فَوَقَعْتُ

عَلَيْهَا مِنْ قَبْلِ أَنْ أُكَفِّرَ، قَالَ: «وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ؟»، قَالَ: رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ: «فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ»[1].

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، جس نے اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد اس سے جماع کر لیا تھا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور کفارہ دینے سے پہلے جماع کر چکا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اللہ آپ پر رحم کرے، ایسا کرنے پر کس چیز نے ابھارا؟ اس نے کہا: میں نے چاند کی روشنی میں اس کے پازیب دیکھے تھے۔ فرمایا: جب تک آپ اللہ کا حکم پورا نہ کر لیں، اس کے قریب نہ جانا۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ**: سنن أبي داوٗد: 2223، سنن النّسائي: 3487، سنن التّرمذي: 1199، سنن ابن ماجه: 2065، **امام ترمذی** رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''حسن صحیح غریب'' کہا ہے۔



بَابٌ فِي الْخُلْعِ
خلع کے مسائل

748۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ» .

''سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت نے بلا وجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا، تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔''

❀ **إسنادهٔ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 283/5، سنن أبي داوٗد : 2226، سنن التّرمذي : 1187، سنن ابن ماجه : 2055، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۱۸۴) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲۰۰/۲) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔**

749۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : وَفِيمَا قَرَأْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّةِ، أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ، فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ بِالْغَلَسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ هٰذِهِ؟»، فَقَالَتْ : أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ، فَقَالَ : «مَا شَأْنُكِ؟»، قَالَتْ : لَا أَنَا

وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا، فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتٌ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «هٰذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَذْكُرَ»، فَقَالَتْ حَبِيبَةُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتٍ : «خُذْ مِنْهَا»، فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ فِي أَهْلِهَا .

''حبیبہ بن سہل انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ وہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے لیے اندھیرے میں باہر تشریف لائے، تو حبیبہ بنت سہل کو اپنے دروازے پر پایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کون؟ انہوں نے کہا: میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا پریشانی ہے؟ (اس نے کہا:) میرا ثابت بن قیس کے ساتھ رہنا محال ہے۔ جب ثابت بن قیس آئے، تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حبیبہ بنت سہل ہیں اور اس نے جو اللہ کو منظور تھا، بیان کر دیا ہے۔ حبیبہ کہنے لگی: اللہ کے رسول! انہوں نے مجھے جو کچھ دیا تھا، وہ میرے پاس موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت سے فرمایا: ان سے لے لیں۔ پس انہوں لے لیا اور وہ اپنے گھر جا بیٹھیں۔''

❀ **إسنادهٗ صحيحٌ** : موطأ الإمام مالك : 564/2، مسند الإمام أحمد : 433/6، 434، سنن أبي داوٗد : 2227، سنن النّسائي : 3492، اسے امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۲۸۰) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

750۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، قَالَ : ثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ، قَالَ : ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ لَهُ : مَا أَنْقِمُ عَلٰى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَّلَا خُلُقٍ، وَلٰكِنْ أَخَافُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ، فَقَالَ : «أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهٗ؟»، قَالَتْ : نَعَمْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرُدَّ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهٗ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ : وَقَدْ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا غَيْرَ أَنَّهٗ

لَمْ يَذْكُرْ فِي آخِرِهِ: وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، حَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی: میں ثابت کے دین اور اخلاق پر کوئی عیب نہیں لگاتی، لیکن اسلام میں کفر کرنے سے ڈرتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا آپ ان کا باغ واپس کر دیں گی؟ کہا: جی ہاں!، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا: ان (ثابت) کا باغ انہیں لوٹا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان جدائی کر دی۔ ابومحمد رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ روایت ابراہیم بن طہمان سے بھی مروی ہے مگر اس کے آخر میں جدائی والی بات نہیں ہے۔''

❁ صحيح البخاري: 5276

751۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ»، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: تَقُولُ امْرَأَتُكَ: أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ طَلِّقْنِي، وَيَقُولُ وَلَدُكَ: أَنْفِقْ عَلَيَّ إِلٰى مَنْ تَكِلُنِي؟ وَيَقُولُ خَادِمُكَ: أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ بِعْنِي.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل صدقہ وہ ہے، جو اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد ہو اور ان لوگوں سے شروع کریں، جن کا خرچ آپ کے ذمہ ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تیری بیوی کہتی ہے کہ مجھے خرچ دے یا مجھے طلاق دے دے، بیٹا کہتا ہے: مجھے کس کے حوالے کر رہے ہو، مجھ پر خرچ کرو، غلام کہتا ہے: مجھے خرچ دو یا مجھے بیچ دو۔''

❁ صحیحٌ: یہ روایت صحیح بخاری (۵۳۵۵) میں اعمش کی سند جو ابو صالح سے بیان کرتے ہیں، وہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، سے بھی آتی ہے، اسی طرح صحیح بخاری (۱۴۲۶، ۵۳۵۶) میں سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کی سند ہے، جو کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔

بَابُ اللِّعَانِ

لعان کے مسائل

752۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي الْقَطَّانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُولُ: سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مَكَانِي إِلٰى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، نَعَمْ، إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَرَى امْرَأَتَهٗ عَلٰى فَاحِشَةٍ، إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ، وَّإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ: فَلَمْ يُجِبْهُ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ فَقَالَ: الَّذِي سَأَلْتُ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهٖ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي سُورَةِ النُّورِ: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ (النور: 6-9)، فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَأَخْبَرَهٗ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ، ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهٗ لَكَاذِبٌ قَالَ: فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَتَشَهَّدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهٗ لَمِنْ

الصَّادِقِينَ، وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنْ الْكَاذِبِينَ، وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا .

''سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں مجھ سے دولعان کرنے والوں (خاوند، بیوی) کے متعلق پوچھا گیا: کیا ان کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی؟ مجھے علم نہیں تھا کہ میں کیا جواب دوں، چنانچہ میں اپنے گھر سے اٹھا اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر چلا گیا، میں نے پوچھا: ابوعبدالرحمٰن! کیا دولعان کرنے والوں (خاوند بیوی) کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی؟ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! جی ہاں! سب سے پہلے اس بارے میں فلاں بن فلاں نے پوچھا تھا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ کوئی آدمی اپنی بیوی کو بدکاری کرتے ہوئے دیکھ لے (تو کیا کرے)؟ اگر بات کرتا ہے، تو بہت بڑی بات ہے، اگر چپ کرتا ہے، تو پھر بھی ایسے ہی ہے۔ آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، اگلے دن وہ آدمی آ کر کہنے لگا: جو بات میں نے آپ سے پوچھی تھی، میں اس میں مبتلا ہو چکا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی یہ آیت اتاری: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ .... وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ (النور: 6-9) (جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں......الخ) آپ نے (لعان) مرد سے شروع کیا اسے وعظ و نصیحت کی اور بتایا کہ دنیا کی سزا آخرت کے مقابلے میں ہلکی ہے۔ اس (مرد) نے کہا: اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں نے جھوٹ نہیں کہا۔ پھر آپ عورت کی طرف متوجہ ہوئے، اسے وعظ و نصیحت کی اور بتایا کہ دنیا کی سزا آخرت کے مقابلے میں ہلکی ہے۔ اس (عورت) نے کہا: اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! یہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ مرد سے شروع ہوئے اور اس نے اللہ کے نام کی چار گواہیاں دیں کہ وہ سچا ہے اور پانچویں گواہی یہ دی کہ اگر وہ جھوٹا ہے، تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور اس نے اللہ کے نام کی چار گواہیاں دیں کہ وہ جھوٹا ہے اور پانچویں گواہی یہ دی کہ اگر وہ سچا ہے، تو مجھ پر اللہ کا

غضب ہو۔ پھر آپ نے ان کو الگ الگ کر دیا۔‘‘

❁ صحيح مسلم: 1493

753۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: فَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَقَالَ: «حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَّا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا» قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي؟ قَالَ: «لَا مَالَ لَكَ عَلَيْهَا إِنْ كُنْتَ صَادِقًا عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ فَذٰلِكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهُ».

’’سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والے میاں بیوی کو جدا جدا کر دیا اور انہیں فرمایا: آپ کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے، آپ میں ایک تو جھوٹا ہے، اب آپ کو بیوی پر کوئی اختیار نہیں۔ اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! میرا مال (مہر تو واپس دلوا دیں) فرمایا: ان کے ذمہ آپ کا کوئی مال نہیں ہے، اگر آپ سچے ہیں، تو وہ مال ان کی شرمگاہ کے بدلے میں گیا، جو آپ نے حلال کی ہے اور اگر آپ جھوٹے ہیں، تو وہ مال (مانگنا) آپ کے شایان شان نہیں ہے۔‘‘

❁ صحيح البخاري: 5312، صحيح مسلم: 1493

754۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ وَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ.

’’سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچے کا انکار کیا (کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو الگ الگ کر دیا اور بچہ عورت کو

دے دیا۔''

❁ صحيح البخاري : 5315، صحيح مسلم : 1497

755۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، حَدَّثَهُمْ قَالَ : أَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : ثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَأَتِهِ، وَكَانَتْ حُبْلٰى .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عویمر) عجلانی اوران کی بیوی کے درمیان لعان کرایا اور وہ حاملہ تھیں۔''

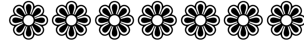
❁ صحيح البخاري : 6855، صحيح مسلم : 1497

756۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ : ثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا، أَتٰى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، قَالَ : فَلَاعَنَهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنْ حَبَسْتَهَا فَقَدْ ظَلَمْتَهَا»، قَالَ : فَطَلَّقَهَا، فَكَانَ بَعْدُ سُنَّةً لِّمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا مِنَ الْمُتَلَاعِنِينَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَ تْ بِهٖ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَلَا أَحْسَبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا وَقَدْ صَدَقَ، وَإِنْ جَاءَ تْ بِهٖ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسَبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا وَقَدْ كَذَبَ»، قَالَ : فَجَاءَ تْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ قَالَ : وَكَانَ يُنْسَبُ بَعْدُ إِلٰى أُمِّهِ .

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عویمر رضی اللہ عنہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، سیدنا

سہل رضی اللہ عنہ نے حدیث کا کچھ حصہ ذکر کیا، کہتے ہیں: انہوں (عویمر) نے اپنی بیوی سے لعان کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر (اب) آپ نے اسے اپنے نکاح میں رکھا، تو اس پر ظلم ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے اسے طلاق دے دی، اس کے بعد ہر لعان کرنے والے کے لیے یہی دستور رائج ہوگیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھیں اگر اس (عورت) نے کالے رنگ والا، شدید کالی آنکھوں والا، بھاری کولھوں والا اور موٹی موٹی پنڈلیوں والا بچہ جنا، تو میں عویمر کو سچا سمجھوں گا، اگر اس نے سرخ رنگ اور بدصورت (پست قد) بچہ جنا، تو میں عویمر کو جھوٹا سمجھوں گا۔ راوی کہتے ہیں: اس نے ان اوصاف پر مشتمل بچہ جنا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عویمر رضی اللہ عنہ کی تصدیق میں بیان کیے تھے۔ بعد میں اس (بچے) کو ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔''

❁ صحيح البخاري: 4745، صحيح مسلم: 1492



بَابٌ

757۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ح قَالَ : وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيلُ، قَالَ : ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ مَعَهَا وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِي، قَالَ : فَنَزَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا الْآخَرِ وَرَدَّهَا إِلٰى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک عورت اسلام لائی اور اس نے شادی کر لی، اس کا (پہلا) خاوند نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے اس کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا ہے اور اسے میرے اسلام کے متعلق علم بھی تھا (پھر بھی اس نے آگے شادی کر لی ہے)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوسرے خاوند سے لے کر پہلے خاوند کی طرف واپس پلٹا دیا۔''

❀ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 232/1، سنن أبي داوٗد : 2238، سنن التّرمذي : 1144، سنن ابن ماجه : 2008، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۱۵۹) نے ''صحیح''، امام حاکم رحمہ اللہ (۲/۲۰۰) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ سماک بن حرب کی عکرمہ سے بیان کردہ روایت ''ضعیف'' ہوتی ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:** وَرِوَايَتُهٗ عَنْ عِكْرِمَةَ خَاصَّةً مُضْطَرِبَةٌ.

(تقريب التّهذيب : 2624)،اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسند احمد (۱/ ۲۱۷، ۲۶۱) سنن ابی داود (۲۲۴۰) وغیرہ میں بھی روایت آتی ہے، جوکہ ''منکر'' ہے، داؤد بن حصین کی عکرمہ سے روایت ''منکر'' ہوتی ہے۔

758۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ بْنَ الْغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلٰى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ : الشَّوْطُ، حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلٰى حَائِطَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «اجْلِسُوا هٰهُنَا» فَدَخَلَ وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ، فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتِ النَّخْلِ بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيلَ، وَمَعَهَا دَايَةٌ حَاضِنَةٌ لَّهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «هَبِي نَفْسَكِ لِي»، قَالَتْ : وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِسُوقَةٍ، قَالَ : فَأَهْوٰى بِيَدِهٖ يَضَعُ يَدَهٗ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ، فَقَالَتْ : أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ : «قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ»، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ : «يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا» .

''سیدنا ابو اُسَید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ایک باغ کی طرف چلے، جس کا نام 'شوط' تھا، ہم دو باغات کے پاس پہنچے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں بیٹھ جائیں، خود اندر چلے گئے، جونیہ (عورت) کو لایا گیا اور اُمیمہ بنت نعمان بن شراحیل کے کھجوروں کے گھر میں بٹھا دیا گیا، اس کے ساتھ اس کی دیکھ بھال کرنے والی دائی بھی تھی، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا جسم مجھے ہبہ کر دیں۔ وہ کہنے لگی: ملکہ نے بھی کبھی رعیت کو اپنا جسم ہبہ کیا ہے؟ آپ نے اپنا ہاتھ جھکایا، آپ اس پر ہاتھ رکھ کر اسے سکون پہنچانا چاہتے تھے، تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نے بہت بڑی ذات کی پناہ حاصل کی ہے۔ پھر (باہر) ہمارے پاس آئے اور فرمایا: ابو اُسَید! انہیں دو کپڑے دے دیں اور انہیں ان کے گھر پہنچا دیں۔''

❁ صحيح البخاري : 5255

بَابُ الْعَدَدِ

عدت کا بیان

759۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ، عَنِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ لَّهٗ فَأَدْرَكَهُمْ بِالْقَدُومِ، فَوَثَبُوا عَلَيْهِ فَقَتَلُوهُ، وَأَنَّهَا جَاءَ تْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ لَهٗ وَذَكَرَتْ أَنَّهَا فِي مَنْزِلٍ شَاسِعٍ عَنْ أَهْلِهَا وَأَنَّهَا تُرِيدُ التَّحَوُّلَ إِلَيْهِمْ فَأَذِنَ لَهَا، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجُرَاتِ، أَوْ قَالَتْ: جَاوَزْتُ الْحُجُرَاتِ دَعَانِي أَوْ قَالَتْ: أَرْسَلَ إِلَيَّ فَدَعَانِي فَقَالَ لِي: «اعْتَدِّي فِي بَيْتِ زَوْجِكِ الَّذِي جَاءَكِ فِيهِ نَعْيُهٗ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهٗ» قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي، فَحَدَّثْتُهٗ.

''فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کا خاوند اپنے (حبشی) غلاموں کی تلاش میں نکلا، تو انہیں قدوم نامی جگہ میں پالیا، انہوں نے حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور اپنا واقعہ بیان کیا، نیز بتایا کہ میں ایسے گھر میں رہتی ہوں، جو میرے گھر والوں سے دور ہے، لہٰذا میں اپنے میکے لوٹ جانا چاہتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔ فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب میں حجروں کے پاس پہنچی یا ان سے آگے نکلی، تو آپ نے مجھے آواز دی یا بلاوا بھیجا اور فرمایا: اپنے خاوند کے گھر میں ہی عدت پوری کریں، جہاں آپ کو ان کی موت کی اطلاع ملی ہے،

فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں مجھ سے (اس بارے میں) پوچھنے کے لیے پیغام بھیجا، تو میں نے ان کو بتا دیا۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : موطأ الإمام مالك : 591/2، مسند الإمام أحمد : 370/6، سنن أبي داوٗد : 2300، سنن التّرمذي : 1204، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے ''حسن صحیح''، امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(۴۲۹۲، ۴۲۹۳) نے ''صحیح''، امام حاکم** رحمہ اللہ **(۲/۲۰۸) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **نے ''صحیح'' کہا ہے۔ اس حدیث کو امام نسائی** رحمہ اللہ **(۳۵۶۲) اور امام ابن ماجہ** رحمہ اللہ **(۲۰۳۱) نے بھی روایت کیا ہے۔**

760۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا مُطَرِّفٌ، قَالَ: ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، وَّعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ، طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلَهٗ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ: «لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ»، وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ: «تِلْكَ امْرَأَةٌ يَّغْشَاهَا أَصْحَابِي فَاعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهٗ رَجُلٌ أَعْمٰى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ، فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي»، قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهٗ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ، وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَّا مَالَ لَهٗ، انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ»، قَالَتْ: فَكَرِهْتُ، ثُمَّ قَالَ: «انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ»، فَنَكَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا وَّاغْتَبَطْتُ بِهٖ.

''سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے انہیں غیر موجودگی میں بتّہ طلاق دے دی اور اپنے وکیل کے ہمراہ کچھ جَو بھیجے، تو وہ (یہ تھوڑے سے جَو دیکھ کر) اس سے ناراض ہوئیں، اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے ذمہ آپ کا کوئی حق نہیں ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور سارا معاملہ آپ کے سامنے پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ان کے ذمہ آپ کا کوئی نفقہ نہیں۔ اسے ام شریک کے گھر عدت گزارنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: وہ (ام شریک) ایسی خاتون ہیں کہ اس کے پاس میرے صحابہ بکثرت آتے جاتے ہیں، لہٰذا آپ ابن ام مکتوم کے گھر عدت گزار لیں، کیوں کہ وہ نابینا آدمی ہیں اگر آپ کسی وقت (فوری) کپڑے اتار بھی دیں، تو کوئی حرج نہیں اور جب عدت پوری کرلو، تو مجھے اطلاع دینا۔ وہ بیان کرتی ہیں: جب عدت مکمل ہوگئی، تو میں نے آپ کو اطلاع دی کہ سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما اور ابوجہم رضی اللہ عنہ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوجہم تو مارتا بہت ہے اور معاویہ فقیر آدمی ہے اس کے پاس کوئی مال نہیں، لہٰذا آپ اسامہ بن زید سے نکاح کرلیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے وہ پسند نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: اسامہ بن زید سے شادی کرلیں۔ میں نے ان سے نکاح کرلیا، اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی خیر و برکت کی کہ میں ان پر رشک کرنے لگی۔''

❁ صحيح مسلم: 1480

761- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، قَالَ: ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ: إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً.

''سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دے دیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رہائش اور نفقہ کا حق نہیں دیا۔''

❁ صحيح مسلم: 1480

762۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، أَخْبَرَهٗ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ، أَخْبَرَهٗ أَنَّهُ اجْتَمَعَ هُوَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَذَكَرُوا الرَّجُلَ يُتَوَفّٰى عَنِ الْمَرْأَةِ فَتَلِدُ بَعْدَهٗ بِلَيَالٍ قَلَائِلَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : حِلُّهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ، وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ : إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ، فَتَرَاجَعَا فِي ذٰلِكَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ، فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلَهَا فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةَ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَنَفِسَتْ بَعْدَهٗ لِلَيَالٍ، وَأَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ يُكْنٰى أَبَا السَّنَابِلِ بْنَ بَعْكَكَ خَطَبَهَا، وَأَخْبَرَهَا أَنَّهَا قَدْ حَلَّتْ، فَأَرَادَتْ أَنْ تَتَزَوَّجَ غَيْرَهٗ، فَقَالَ لَهَا أَبُو السَّنَابِلِ : فَإِنَّكِ لَمْ تَحِلِّي، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ سُبَيْعَةُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ .

''سیدنا ابوسلمہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اس آدمی کا تذکرہ کرنے لگے جو فوت ہو جائے اور کچھ دن بعد اس کی بیوی بچہ جن دے (تو وہ عورت کون سی عدت گزارے) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے: اس کی عدت وہ ہوگی، جو دونوں (وضع حمل یا چار ماہ دس دن) میں سے بعد میں پوری ہوگی، ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: جب بچہ پیدا ہو جائے گا، تو اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔ اس مسئلہ میں دونوں کے مابین تکرار ہوگئی، تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں اپنے بھتیجے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں۔ پھر انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب کو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پوچھنے کے لیے بھیجا، تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سبیعہ بنت مالک اسلمیہ کا خاوند فوت ہو گیا اور اس کے چند دن بعد ان کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا، تو بنو عبدالدار کے ایک آدمی، جس کی کنیت ابوالسنابل بن بعکک تھی، نے انہیں شادی کا پیغام بھیجا اور

انہیں بتایا کہ وہ حلال ہو چکی ہیں، سبیعہ نے کسی اور سے شادی کرنا چاہی، تو ابوسنابل کہنے لگا: آپ حلال نہیں ہوئیں، سبیعہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ذکر کی، تو آپ نے انہیں شادی کرنے کا حکم دیا۔''

❁ صحيح البخاري : 4909، صحيح مسلم : 485

763۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ : ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الرَّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ .

''ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے دور میں خلع لے لیا، تو نبی کریم ﷺ نے اسے ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : سنن الترمذي : 1185، وَقَالَ : حَدِيثُ الرَّبِيعِ الصَّحِيحُ أَنَّهَا أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ

764۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ، وَابْنُ الْمُقْرِئِ قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔''

❁ صحيح مسلم : 1491

765۔ وَقَالَ الْعَطَّارُ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا

يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، مَاتَ نَسِيبٌ لَّهَا أَوْ قَرِيبٌ لَّهَا، فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ، فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا».

''سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا کوئی (نسبی) رشتہ دار یا کوئی قرابت دار فوت ہو گیا، تو انہوں نے (تین دن بعد) زرد رنگ منگوا کر اپنے رخساروں پر لگایا اور فرمانے لگیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں، البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی۔''

❁ صحيح البخاري: 5334، صحيح مسلم: 1486

766۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ح وَحَدَّثَنَا أَبُو يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ، وَهٰذَا حَدِيثُهُ، قَالَ: أَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا، وَّلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَّلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا عِنْدَ أَدْنٰى طُهْرَتِهَا».

''سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان

رکھتی ہے، اس کے لیے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں، البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی، نہ سرمہ لگائے گی، نہ رنگدار لباس پہنے گی، البتہ رنگے ہوئے سوت کا کپڑا (جو بنائی سے پہلے ہی رنگین ہو) پہن سکتی ہے، نہ خوشبو لگائے گی، مگر جب حیض سے پاک ہو (تو تھوڑی سی خوشبو لگا لے)۔‘‘

❁ صحيح البخاري: 5342، صحيح مسلم: 938

767۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ، قَالَا: ثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، قَالَ: ثَنِي بُدَيْلٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ، وَلَا الْمُمَشَّقَةَ، وَلَا الْحُلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِلُ»، قَالَ: وَثَنِي بُدَيْلٌ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ قَالَ: لَمْ أَرَهُمْ يَرَوْنَ بِالصَّبِرِ بَأْسًا.

’’نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کا خاوند فوت ہو جائے، وہ زرد یا گیرو رنگ کیے ہوئے کپڑے نہ پہنے، نہ زیور پہنے، نہ مہندی لگائے اور نہ سرمہ لگائے۔

حسن بن مسلم کہتے ہیں: میرے خیال میں ان کے ہاں ایلوا لگانے میں کوئی حرج نہیں۔‘‘

❁ **إسنادهٗ حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 302/6، سنن أبي داوٗد: 2304، سنن النّسائي: 3565، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۳۰۶) نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

768۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: ثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً، تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، وَذَكَرُوا الْكُحْلَ، فَقَالُوا : نَخَافُ عَلٰى عَيْنِهَا، قَالَ : «قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي أَحْلَاسِهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا حَوْلًا، فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ، فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا؟» .

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا، (عدت میں) اس کی آنکھیں درد کرنے لگیں تو لوگوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کرتے ہوئے سرمہ ڈالنے کا ذکر کیا، نیز کہنے لگے: ہمیں اس کی آنکھوں کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت (دور جاہلیت میں) سال بھر اپنے گھر میں گندے کپڑوں میں رہا کرتی تھی، یا یوں فرمایا: گندے کپڑوں میں اور گندے گھر میں رہا کرتی تھی، جب کوئی کتا گزرتا، تو وہ مینگنی پھینکتی (تب عدت پوری ہوتی) اور اب چار ماہ دس دن بھی نہیں گزار سکتی۔''

❁ صحيح البخاري : 5338، صحيح مسلم : 1488

769۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَا تُلْبِسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا .

''سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مشتبہ نہ کرو، ام ولد (جس کی مالک سے اولاد ہو) کا خاوند فوت ہو جائے، تو اس کی عدت وہی ہے، جو اس (آزاد) عورت کی ہے، جس کا خاوند فوت ہو جائے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ لأنه مرسلٌ** : سنن أبي داوٗد : 2308، سنن ابن ماجه : 2083، **اس حدیث کو امام ابن حبان** رحمہ اللہ (۴۳۰۰) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲/۲۰۸) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، امام دارقطنی رحمہ اللہ (سنن: ۴/۳۱۰) فرماتے ہیں: وَهُوَ مُرْسَلٌ لِأَنَّ قَبِيصَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو **امام احمد بن حنبل** رحمہ اللہ (أیضاً) نے اسے ''منکر'' کہا ہے۔

بَابٌ فِي الدِّيَاتِ

دیت کے مسائل

770۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، قَالَ : أَنِي أَبُو رِمْثَةَ التَّيْمِيُّ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ ابْنٌ لِّي فقَالَ : «ابْنُكَ؟» قُلْتُ : أَشْهَدُ بِهِ قَالَ : «لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ»، قَالَ : وَرَأَيْتُ الشَّيْبَ الْأَحْمَرَ .

''سیدنا ابورمثہ تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، میرے ساتھ میرا بیٹا بھی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا یہ آپ کا بیٹا ہے؟ میں نے کہا: آپ اس پر گواہ رہیں، فرمایا: آپ کو اس کے گناہ میں اور اسے آپ کے گناہ میں نہیں پکڑا جائے گا۔

کہتے ہیں: میں نے سرخ بڑھاپا دیکھا (آپ نے مہندی لگائی ہوئی تھی۔)''

❀ **إسنادهٔ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 2/226-228-4/163، سنن أبي داوٗد : 4207، سنن النّسائي : 4832، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۸۱۲) نے ''حسن غریب''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۹۹۵) نے ''صحیح''، امام حاکم رحمہ اللہ (۲/ ۶۰۷) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔**

771۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنِي هُشَيْمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب مسلمانوں کے خون برابر ہیں، ان کا معمولی آدمی بھی پناہ دینے کا حق رکھتا ہے اور وہ غیر مسلم کے مقابلہ میں ایک دوسرے کے معاون ہیں۔''

❁ **حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 2/180-192,191-215، مسند الطّيالسي : 2372، سنن أبي داوٗد : 2751، سنن ابن ماجه : 2685، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ (۲۲۸۰) نے ''صحیح'' کہا ہے، ہشیم بن بشیر کی متابعت موجود ہے۔

772۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، قَالَ : أَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ، وَكَانَ النَّضِيرُ أَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ، فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْظَةَ وُدِيَ بِمِائَةِ وَسْقِ تَمْرٍ، وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي النَّضِيرِ قُتِلَ بِهٖ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوا : ادْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلْهُ فَقَالُوا : بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ﴾ (المائدة : 42)، قَالَ : فَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ : ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ﴾ (المائدة : 50) .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں قریظہ اور نضیر (یہودیوں کے دو قبیلے) تھے، نضیر قریظہ سے زیادہ معزز تھے، جب کبھی نضیر کا کوئی آدمی قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا، تو سو وسق کھجور اس کا فدیہ دے دیا جاتا اور جب کبھی قریظہ کا کوئی آدمی نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا، تو اسے اس (مقتول) کے بدلے میں قتل کر دیا جاتا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے، تو نضیر کے آدمی نے قریظہ کا آدمی قتل کر دیا، انہوں نے کہا: اسے ہمارے حوالے کرو، ہم اسے قتل کریں گے، انہوں (بنو نضیر) نے کہا: ہمارے اور تمہارے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فیصل) ہیں، وہ آپ کی

خدمت میں حاضر ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی: ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ﴾ (المائدة : 42) **(آپ ان کے درمیان فیصلہ کریں، تو انصاف سے فیصلہ کریں) اور انصاف یہ ہے کہ جان کے بدلے جان، پھر یہ آیت نازل ہوئی:** ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ﴾ (المائدة : 50) **(کیا یہ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں؟)''**

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ** : سنن أبي داوٗد : 4494، سنن النّسائي : 4736، **اس حدیث کو امام ابن** حبان رحمہ اللہ (۵۰۵۷) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۳۶۶/۴، ۳۶۷) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ سماک بن حرب کی عکرمہ سے بیان کردہ روایت ''ضعیف'' ہوتی ہے، داوٗد بن حصین کی عکرمہ سے بیان کردہ روایت اس کا ضعیف شاہد ہے۔



بَابٌ

773۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُعَدُّ وَتُدْعٰى مِنْ دَمٍ أَوْ مَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ وَسِدَانَةِ الْبَيْتِ»، ثُمَّ قَالَ : «أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَإِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ، أَوِ الْعَصَا مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ، مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا».

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سن لیں! ہر وہ خون (حسب ونسب) یا مال یا کوئی بھی کام جو زمانہ جاہلیت میں بطور فخر سمجھا جاتا تھا، میرے قدموں کے نیچے ہے (اسکی کوئی اہمیت نہیں) بجز حاجیوں کو پانی پلانے اور اس کے گھر کی حفاظت کرنے کے۔ پھر فرمایا: سن لیں! قتل خطا جو کوڑے اور لاٹھی سے ہو، کی دیت سو اونٹ ہے، ان میں چالیس حاملہ (اونٹنیاں) ہوں گی۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : سنن أبي داوٗد : 4547، 4548، سنن النّسائي : 4797، سنن ابن ماجه : 2627، سنن الدّارقطني : 105,104/3، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۶۰۱۱)، حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ (بیان الوہم والایہام: ۴۱۰/۵) اور حافظ نووی رحمہ اللہ (شرح صحیح مسلم: ۸۳/۹) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

774۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ : أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي

الْعَوْجَاءِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبْلٍ»، وَالْخَبْلُ الْجُرْحُ «فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدٰى ثَلَاثٍ، فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ، أَوْ يَعْفُوَ، أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ، فَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ، فَإِنَّ لَهُ النَّارَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيهَا».

''سیدنا ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس کو قتل کیا جائے یا زخمی کیا جائے تو اس کے ورثا کو تین میں سے ایک چیز اختیار کرنے کا حق ہے، قصاص لے لیں، معاف کر دیں یا پھر دیت لے لیں، اگر وہ کسی چوتھی چیز کا ارادہ کریں، تو ان کا ہاتھ پکڑ لیں، جو ان میں سے کوئی حق لینے کے بعد بھی حد سے تجاوز کرے گا، تو وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔''

❀ **إسنادهٗ حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 31/4، سنن أبي داوٗد: 4496، سنن ابن ماجه: 2623، سفیان بن ابی العوجاء کو امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات'' (۳۱۹/۴) میں ذکر کیا ہے، خود امام ابن الجارود رحمہ اللہ کے نزدیک یہ ''حسن الحدیث'' ہے، لہٰذا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تقریب التہذیب: ۲۴۵۰) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ (الکاشف: ۳۰۰/۱) کا اسے ''ضعیف'' کہنا صحیح نہیں، اس حدیث کے بارے میں علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: إِسْنَادُهٗ صَحِيحٌ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ. (نخب الأفكار: ۲۲۱/۱۵) **محمد بن اسحاق** نے شرح مشکل الآثار للطحاوی (۴۹۰۵) میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔

775۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كَانَ الْقِصَاصُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ، فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ أَخِيهِ

شَيْءٌ﴾ (البقرة : 178) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : فَالْعَفْوُ أَنْ يَّقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ، ﴿فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ﴾ (البقرة : 178) قَالَ : عَلٰى هٰذَا أَنْ يَتْبَعَ بِالْمَعْرُوفِ، وَعَلٰى هٰذَا أَنْ يُّؤَدِّيَ بِإِحْسَانٍ ﴿ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَبِّكُمْ) (البقرة : 178) مِمَّا كَانَ كَتَبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ، ﴿فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (البقرة : 178).

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں صرف قصاص تھا دیت نہیں تھی، اللہ تعالیٰ نے اس امت (محمدیہ) سے ارشاد فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ (البقرة : 178) ***(اے ایمان والو! تم پر مقتولین میں قصاص فرض کر دیا گیا ہے، آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت ہے، جسے اس کے بھائی (مقتول کے وارث) کی طرف سے معاف کر دیا جائے) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ قتل عمد میں دیت لے لے،*** ﴿فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ﴾ (البقرة : 178) ***(تو دستور کے مطابق پیروی کرنی ہے اور اچھے طریقے سے ادائیگی کرنی ہے) دیت لینے والے پر لازم ہے کہ دستور کے مطابق پیروی کرے اور دیت دینے والے پر لازم ہے کہ اچھے طریقے سے ادا کر دے*** ﴿ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَبِّكُمْ﴾ (البقرة : 178) ***(یہ تمہارے رب کی طرف سے نرمی ہے۔) اس کی بہ نسبت جو تم سے پہلے لوگوں پر (قصاص) فرض کیا گیا تھا*** ﴿فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (البقرة : 178) ***(اس کے بعد جو زیادتی کرے گا، تو اس کے لیے المناک عذاب ہے۔)''***

❁ صحيح البخاري : 4498، صحيح مسلم :6881

776۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا

هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا، فَاخْتَصَمُوا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ، فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ؟ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ» مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں لڑ پڑیں، ایک نے دوسری کو پتھر مارا اور پیٹ کے بچے سمیت اسے قتل کر دیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا لے کر آئے، تو آپ نے یوں فیصلہ کیا کہ اس کے پیٹ کے بچے کی دیت غرہ یعنی غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے اور آپ نے (مقتولہ) عورت کے بدلے قاتلہ کے ورثا پر دیت ڈال دی اور مقتولہ کے بیٹے کو دیگر ورثا سمیت اس کا وارث ٹھہرایا، حمل بن نابغہ ہذلی کہنے لگا: میں اس بچے کی دیت کیوں ادا کروں؟ جس نے نہ کھایا نہ پیا، نہ بولا نہ چلایا، ایسے بچے کا خون تو رائیگاں ہے۔ اس کی سجع کلامی کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو کاہنوں کا بھائی ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 6910، صحيح مسلم : 1681

777ـ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ : ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ، وَّفِي تِلْكَ السَّرِيَّةِ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ، وَمُحَلِّمُ بْنُ جَثَّامَةَ بْنِ قَيْسٍ، وَأَنَا فِيهِمْ فَبَيْنَا نَحْنُ إِذْ مَرَّ بِنَا عَامِرُ بْنُ الْأَضْبَطِ الْأَشْجَعِيُّ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ،

فَأَمْسَكْنَا عَنْهُ، ثُمَّ حَمَلَ عَلَيْهِ مُحَلِّمُ بْنُ جَثَّامَةَ فَقَتَلَهُ وَسَلَبَهُ بَعِيرًا لَهُ وَوَطْبًا مِنْ لَبَنٍ كَانَ مَعَهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِينَا الْقُرْآنُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوا﴾ (النساء: 94) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ.

قَالَ الْمُحَارِبِيُّ: قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ ضَمْرَةَ بْنِ سَعْدٍ السُّلَمِيَّ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ: ثَنِي أَبِي وَجَدِّي، وَكَانَا قَدْ شَهِدَا حُنَيْنًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا: صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ ثُمَّ جَلَسَ إِلٰى ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَامَ إِلَيْهِ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، وَعُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ عُيَيْنَةُ يَطْلُبُ بِدَمِ الْأَشْجَعِيِّ وَالْأَقْرَعُ يَدْفَعُ عَنْهُ، فَاخْتَصَمَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَلْ تَقْبَلُونَ الدِّيَةَ خَمْسِينَ فِي سَفَرِنَا وَخَمْسِينَ إِذَا رَجَعْنَا»، فَلَمْ يَزَلْ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَبِلُوا الدِّيَةَ، فَلَمَّا قَبِلُوا الدِّيَةَ قَالُوا: أَيْنَ صَاحِبُكُمْ؟ فَيَسْتَغْفِرُ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَجُلٌ طَوِيلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قَدْ تَهَيَّأَ فِيهَا لِلْقَتْلِ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: أَنَا مُحَلِّمُ بْنُ جَثَّامَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللّٰهُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلِّمِ بْنِ جَثَّامَةَ»، فَقَامَ مِنْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَلَقّٰى دَمْعَهُ بِفَضْلِ رِدَائِهِ.

''سیدنا ابوحدرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا، جس میں

میں بھی شامل تھا اور ابوقتادہ انصاری اور محلّم بن جثامہ بن قیس رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے، ہم جارہے تھے کہ ہمارے پاس سے عامر بن اضبط اشجعی گزرا اور اس نے ہمیں سلام کا اسلامی تحفہ پیش کیا، ہم نے اسے قتل نہ کیا، پھر محلّم بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کا اونٹ اور نرم تر کھجوریں، جو اس کے پاس تھیں، چھین لیں، جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو ہمارے متعلق قرآن اترا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوا......﴾ (النساء : 94) (اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں چلتے ہو تو تحقیق کر لیا کرو......) عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرے باپ اور دادا غزوہ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، انہوں نے مجھے بتایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی پھر درخت کے سائے میں بیٹھ گئے، اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر رضی اللہ عنہما آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے، عیینہ، اشجعی کے قصاص کا مطالبہ کر رہے تھے اور اقرع اس کا دفاع کر رہے تھے، چنانچہ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کافی دیر جھگڑتے رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیت کے پچاس اونٹ دوران سفر لے لیں اور پچاس اونٹ واپس جا کر لے لینا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کہتے رہے حتی کہ وہ دیت پر راضی ہو گئے، جب وہ دیت لینے پر راضی ہو گئے، تو کہنے لگے: تمہارا ساتھی (محلم) کہاں ہے؟ تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے استغفار کر دیں، ایک لمبا آدمی کھڑا ہوا، جس نے حلہ (جوڑا) پہنا ہوا تھا اور اس جھگڑے میں قتل ہونے کے لیے تیار تھا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا، تو آپ نے پوچھا: نام کیا ہے؟ اس نے کہا: میں محلّم بن جثامہ ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ! محلّم بن جثامہ کو معاف نہ کرنا۔ چنانچہ وہ اپنی چادر سے آنسو پونچھتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔''

❀ **إسنادهٗ حسنٌ** : سيرة ابن هشام : 275/4، مصنّف ابن أبی شيبة : 547/14، مسند الإمام أحمد : 112/5، دلائل النبوة للبيهقي : 306,305/4، محمد بن اسحاق نے مسند الامام احمد (۵/ ۱۱۲) میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے، قعقاع بن عبداللہ راوی ''حسن الحدیث'' ہے۔ زیاد بن ضمیرہ والی سند بھی ''حسن'' ہے، زیاد راوی ''حسن الحدیث'' ہے، دیکھیں: مسند الامام احمد: 10/6، زوائد مسند الامام احمد: 112/5، سنن ابی داود: 4503، سنن ابن ماجہ: 2625، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (الاصابۃ: ۳۰/ ۶۴) نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

778۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ أَوْ بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينًا، فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ غُرَّةَ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، وَجَعَلَهُ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ.

''سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو عورتیں سوتنیں تھیں، ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمے کی لکڑی ماری اور اس کے پیٹ کا بچہ گرا دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ پیٹ کے بچے کی دیت غرہ یعنی غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے اور آپ نے دیت عورت کے عصبہ پر ڈال دی۔''

❁ صحیح مسلم: 1682

779۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ الطَّبَرِيُّ، قَالَ: ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُولُهُ».

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر خاندان پر دیت ہے۔''

❁ صحیح مسلم: 1507

780۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: ثَنَا الْفَضْلُ يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى، قَالَ: أَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دِيَةُ الْأَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ، فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عَشْرٌ مِّنَ الْإِبِلِ».

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے اور ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : سنن أبي داوٗد : 4561، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **(۱۳۹۱) نے ''حسن صحیح غریب''اور امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(۶۰۱۲) نے ''صحیح''** کہا ہے۔

781۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، قَالَ : ثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ : ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما **بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **نے فرمایا: انگلیوں میں دس دس اونٹ (دیت) ہے۔''**

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 207/2، سنن أبي داوٗد : 4562، سنن النّسائي : 4855، **اس کا ایک شاہد بھی ہے۔**(سنن أبي داوٗد : 4556، سنن ابن ماجه : 2654، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 92/8)

782۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ»، وَجَمَعَ بَيْنَ إِبْهَامِهٖ وَخِنْصَرِهٖ، يَعْنِي فِي الدِّيَةِ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما **بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **نے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی کو اکٹھا کر کے فرمایا: ان دونوں کی دیت برابر ہے۔''**

❁ صحيح البخاري : 6895

783۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ وَّهٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ» الْخِنْصَرُ وَالْإِبْهَامُ، وَالضِّرْسُ وَالثَّنِيَّةُ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اور یہ یعنی انگوٹھا اور چھوٹی انگلی برابر ہیں، یہ اور یہ یعنی ڈاڑھ اور سامنے والا دانت (دیت میں) برابر ہیں۔''

❁ صحيح البخاري : 6895

784۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : ثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فِيهِ : «وَالرِّجْلُ خَمْسُونَ، وَالْيَدُ خَمْسُونَ، وَفِي أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِّنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أَوْعٰى جَدْعًا مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ، وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْإِبِلِ» .

''سیدنا محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ایک تحریر لکھ کر دی، جس میں تھا کہ ٹانگ کی دیت پچاس اونٹ ہے، ہاتھ کی دیت پچاس اونٹ ہے، ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں سے ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہے، ناک اگر پوری کاٹی جائے، تو اس کی دیت سو اونٹ ہے اور دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ لإرساله** : مؤطّأ الإمام مالك : 849/2، سنن النّسائي : 4857، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 81/8

785۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الطَّبَّاعِ، قَالَ : ثَنَا عَبَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ الْعَوَّامِ، قَالَ : ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ وَّفِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ» .

''سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انگلیوں میں دس دس اونٹ (دیت) ہے اور مواضح (ایسا زخم جس سے ہڈی ننگی ہو جائے) کی دیت پانچ پانچ اونٹ ہے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ**: سنن أبي داوٗد: 4566، سنن النّسائي: 4856، سنن التّرمذي: 1390، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

786۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْمُوضِحَةِ بِخَمْسٍ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ بِثُلُثِ الدِّيَةِ.

''سیدنا محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موضحہ (ہڈی ننگی کرنے والے زخم) میں پانچ اونٹ اور دماغی زخم میں ایک تہائی دیت دینے کا فیصلہ کیا تھا۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ لإرساله**: تقدم تخريجه في الرقم: 784

787۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: أَنَا مُطَرِّفٌ، قَالَ: أَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أَأُمْهِلُهٗ حَتّٰى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ: «نَعَمْ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کوئی (غیر محرم) مرد دیکھ لوں، تو کیا چار گواہ لانے تک میں اسے مہلت دوں؟ فرمایا: جی ہاں!''

❁ صحيح مسلم: 1498

788۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ الرَّازِيُّ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سَابِقٍ، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ مَنْصُورٍ يَعْنِي ابْنَ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَتْ لِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي مُدْلِجٍ جَارِيَةٌ، فَأَصَابَ مِنْهَا ابْنًا، فَكَانَ يَسْتَخْدِمُهَا، فَلَمَّا شَبَّ الْغُلَامُ دَعَا بِهَا يَوْمًا، فَقَالَ : اصْنَعِي كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ الْغُلَامُ : لَا تَأْتِيكَ، حَتّٰى مَتٰى تَسْتَأْمَرُ أُمِّي؟ قَالَ : فَغَضِبَ أَبُوهُ فَحَذَفَهُ بِسَيْفِهٖ فَأَصَابَ رِجْلَهٗ أَوْ غَيْرَهَا فَقَطَعَهَا فَنَزَفَ الْغُلَامُ فَمَاتَ، فَانْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِّنْ قَوْمِهٖ إِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : يَا عَدُوَّ نَفْسِهٖ أَنْتَ الَّذِي قَتَلْتَ ابْنَكَ؟ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «لَا يُقَادُ الْأَبُ بِابْنِهٖ»، لَقَتَلْتُكَ، هَلُمَّ دِيَتَهٗ، قَالَ : فَأَتَاهُ بِعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ وَمِائَةِ بَعِيرٍ، قَالَ : فَتَخَيَّرَ مِنْهَا مِائَةً فَدَفَعَهَا إِلٰى وَرَثَتِهٖ وَتَرَكَ أَبَاهُ.

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنو مدلج کے ایک آدمی کے پاس ایک لونڈی تھی، جس سے اس کا ایک لڑکا تھا، وہ آدمی اس لونڈی سے خدمت کروایا کرتا تھا، جب لڑکا جوان ہو گیا، تو اس آدمی نے ایک دن لونڈی کو بلا کر کہا کہ فلاں فلاں کام کر دو، لڑکا کہنے لگا: وہ آپ کے پاس نہیں آئیں گی، کب تک آپ میری ماں پر حکم چلاتے رہیں گے؟ اس کے باپ نے غصے میں آ کر اس کی طرف تلوار پھینکی جو اس کی ٹانگ وغیرہ پر لگی اور اس کو کاٹ دیا، لڑکے کا خون بہہ نکلا اور وہ مر گیا، وہ شخص اپنی قوم کے ایک گروہ کے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اپنی جان کے دشمن! تو نے خود ہی اپنے بیٹے کو قتل کر دیا ہے، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ بیٹے کے بدلے باپ کو قتل نہ کیا جائے، تو میں تجھے قتل کر دیتا، اس کی دیت ادا کرو۔ راوی کہتے ہیں: وہ آدمی ایک سو بیس یا تیس اونٹ لے کر آپ کے پاس آیا، تو آپ نے ان میں سے سو اونٹ پسند کر لیے اور باپ کے علاوہ باقی ورثا میں تقسیم کر دیے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : سنن الدّارقطني : 141،140/3، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 38/8، **محمد بن**

عجلان ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

789۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا، اطَّلَعَ مِنْ حُجْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَّحُكُّ بِهَا رَأْسَهُ، فَقَالَ : «لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ النَّظَرِ» .

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانکا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لکڑی (پشت خار) تھی، جس سے آپ اپنے سر میں خارش کر رہے تھے، فرمایا: اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں، تو میں یہ لکڑی آپ کی آنکھوں میں چبھو دیتا، اجازت (لینے) کا حکم نظر کی وجہ سے ہی تو رکھا گیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري :6901، صحيح مسلم : 2156

790۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : أَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ : ثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ نَاسٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ، فَلَا دِيَةَ لَهُ وَلَا قِصَاصَ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بغیر اجازت لوگوں کے گھروں میں جھانکے اور وہ (لوگ) اس کی آنکھ پھوڑ دیں، تو اسے نہ دیت ملے گی اور نہ قصاص ملے گا۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 385/2، سنن النّسائي : 4864، الديات لابن أبي عاصم، ص 44، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۶۰۰۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ قتادہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

791۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا اطَّلَعَ عَلَيْكَ رَجُلٌ فِي بَيْتِكَ فَرَمَيْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ، لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی آدمی آپ کے گھر میں جھانکے اور آپ کنکری مار کے اس کی آنکھ پھوڑ دیں، تو آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔''

❀ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : شرح مشكل الآثار للطّحاوي : 932، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (٦٠٠٢) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ محمد بن عجلان ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

792۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً، يُخْبِرُ قَالَ : أَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْعُسْرَةِ، وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، وَالْحَدِيثُ لَهُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْعُسْرَةِ، وَكَانَتْ أَوْثَقَ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي، وَكَانَ لِي أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ إِصْبَعَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ، فَجَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، قَالَ عَطَاءٌ : وَحَسَبْتُ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ فَتَقْضِمُهَا كَقَضْمِ الْفَحْلِ» .

''سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ عسرہ (غزوہ تبوک) میں شامل ہوا تھا اور یہ میرا ایسا عمل تھا، جس پر مجھے سب سے زیادہ بھروسہ تھا، میرا ایک غلام تھا، جو کسی آدمی سے لڑ پڑا ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی کا ہاتھ چبا دیا، اس نے اپنی انگلی (باہر) کھینچی تو اس (چبانے) والے کا سامنے والا دانت گر گیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (فیصلے کے لیے) آیا، تو آپ نے اس کا دانت رائیگاں قرار دیا۔

امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرے خیال میں صفوان نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا کہ تو اسے اونٹ کی طرح چبا جائے۔''

❁ صحيح البخاري : 2265، صحيح مسلم : 1674

793۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَامَ فِينَا خَطِيبًا، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: قَدْ كَتَبْتُهُ فِي السِّيَرِ.

''سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ والے سال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: میں نے وہ خطبہ کتاب السیر میں لکھا ہے۔''

❁ **حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 180/2-191-192-216، سنن أبي داوٗد : 4583، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 335/6، محمد بن اسحاق نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، نیز ان کی متابعت مسند الامام احمد (۲/ ۲۱۵) وغیرہ میں عبد الرحمٰن بن حارث نے کر رکھی ہے۔

794۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ؟ قَالَ: لَا

وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِلَّا أَنْ يَّرْزُقَ اللّٰهُ عَبْدًا فَهْمًا فِي كِتَابِهٖ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ : الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ .

''سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ کے پاس قرآن کے علاوہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز (فرمان وغیرہ) موجود ہے؟ تو انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم، جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا کیا! اس صحیفے اور کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ سمجھ کے علاوہ کچھ نہیں ہے، میں نے پوچھا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا: دیت (کے احکام)، قیدیوں کو آزاد کرنا اور یہ کہ کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے۔''

❁ صحيح البخاري : 6915

795۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : أَوَّلُ مَا رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ سَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي قَالَ : ثَنِي سَعِيدٌ وَّأَبُو سَلَمَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ : «الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ»، قَالَ ابْنُ الْمُقْرِئِ : وَحَدَّثَنَا بِهٖ مَرَّةً أُخْرٰى، فَلَمْ يَقُلْ فِيهِ : «وَالْبِئْرُ جُبَارٌ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چوپایوں سے زخم آجانے پر کوئی دیت نہیں، کان میں گر کر مرنے والے کی کوئی دیت نہیں، کنویں میں گر کر مرنے والے کی کوئی دیت نہیں اور رکاز (مدفون خزانہ) میں خمس ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1499، صحيح مسلم : 1710

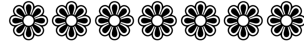
796۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيِّبِ، وَحَرَامِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ نَاقَةً لِّلْبَرَاءِ دَخَلَتْ حَائِطَ قَوْمٍ فَأَفْسَدَتْ، فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حِفْظَ الْأَمْوَالِ عَلٰى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ، وَعَلٰى أَهْلِ الْمَوَاشِي مَا أَصَابُوا بِاللَّيْلِ، قَالَ ابْنُ الْمُقْرِئُ : وَرُبَّمَا قَالَ : عَلٰى أَهْلِ الْمَوَاشِي مَا أَفْسَدَتْ مَوَاشِيهِمْ بِاللَّيْلِ، وَقَالَ مَرَّةً : مَا أَصَابَتْ مَوَاشِيهِمْ بِاللَّيْلِ .

''سعید بن مسیّب رحمہ اللہ اور حرام بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ براء کی اونٹنی کسی قوم کے باغ میں گھس گئی اوراسے خراب کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت کھیتی کی حفاظت کرنا مالک کی ذمہ داری ہے اور رات کے وقت جانور جو نقصان کریں، وہ جانوروں کے مالکوں کے ذمہ ہے۔

ابن مقریٔ نے اسی مفہوم کو چند الفاظ کی تبدیلی سے بھی بیان کیا ہے۔''

❁ **إسنادہٗ ضعیفٌ لإرسالہ** : مسند الإمام أحمد : 295/4، سنن أبي داوٗد : 3570، سنن ابن ماجہ : 2332، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۲/ ۴۷، ۴۸) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے، اسے امام مالک رحمہ اللہ (۲/ ۷۴۷، ۷۴۸) نے بھی روایت کیا ہے۔



بَابٌ فِي الْقَسَامَةِ

قسامہ کا بیان

797۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ : أَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ .

''ایک انصاری صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسامہ کو اسی طرح برقرار رکھا، جیسے دور جاہلیت میں تھا۔''

❁ صحيح مسلم : 1670

798۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، قَالَ : وُجِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيلًا وَّقَالَ مَرَّةً : مَيِّتًا فِي قَلِيبٍ مِّنْ قُلَبِ خَيْبَرَ، أَوْ فَقِيرٍ مِّنْ فُقُرِهَا، فَجَاءَ عَمَّاهُ وَأَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَكَلَّمَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «الْكُبْرَ الْكُبْرَ»، فَتَكَلَّمَ عَمُّهُ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللّٰهِ قَتِيلًا فِي قَلِيبٍ مِّنْ قُلَبِ خَيْبَرَ، قَالَ : «فَيُقْسِمُ مِنْكُمْ خَمْسُونَ أَنَّ يَهُودَ قَتَلَتْهُ»،

قَالُوا : فَكَيْفَ نُقْسِمُ عَلٰى مَا لَمْ نَرَ؟ قَالَ : «فَسَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ»، قَالُوا : كَيْفَ نَرْضٰى بِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُونَ؟، وَقَالَ ابْنُ الْمُقْرِئِ : وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى : فَقَالَ : «تُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَحْلِفُونَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقْتُلُوهُ وَلَمْ يَعْلَمُوا قَاتِلًا»، فَقَالُوا : كَيْفَ نَرْضٰى بِأَيْمَانِ قَوْمٍ مُّشْرِكِينَ؟ قَالَ : «فَيُقْسِمُ مِنْكُمْ خَمْسُونَ أَنَّهُمْ قَتَلُوهُ»، قَالُوا : كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَرَ؟، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ، فَرَكَضَتْنِي بَكْرَةٌ مِّنْهَا .

''سیدنا سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ خیبر کے کسی کنویں یا گڑھے میں مقتول یا مردہ پائے گئے، ان کے دو چچا اور بھائی عبدالرحمٰن بن سہل جو کہ جنگ بدر میں بھی شریک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ان کے بھائی عبدالرحمٰن بات کرنے لگے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے کو بات کرنے دیں۔ چنانچہ محیصہ رضی اللہ عنہ نے بات کی اور کہا: اللہ کے رسول! ہم نے عبداللہ کو خیبر کے کنویں میں مقتول پایا ہے، آپ نے فرمایا: آپ میں سے پچاس آدمی قسمیں کھائیں کہ اسے یہودیوں نے قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: جو کام ہم نے دیکھا نہیں، اس پر ہم قسم کیسے اٹھا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر آپ سے بری ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم ان کی قسموں کو کس طرح قبول کر لیں، جب کہ وہ مشرک لوگ ہیں؟ ابن مقریٔ کہتے ہیں: ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا: یہود پچاس قسمیں کھا کر آپ سے بری ہو جائیں گے کہ انہوں نے نہ تو اسے قتل کیا ہے اور نہ ہی انہیں قاتل کا علم ہے۔ انہوں نے کہا: ہم مشرک لوگوں کی قسموں کو کیسے قبول کر لیں؟ فرمایا: پھر آپ میں سے پچاس آدمی قسمیں کھائیں کہ انہوں (یہودیوں) نے ہی اسے قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم دیکھے بنا قسم کیسے کھا سکتے ہیں؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا کر دی۔ ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے ٹانگ ماری تھی۔''

❁ صحيح البخاري : 3173، صحيح مسلم : 1669

799۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، يَقُولُ : ثَنِي أَبُو لَيْلَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ، عَنْ رِجَالٍ مِّنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهٖ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ، فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيْرٍ أَوْ عَيْنٍ، فَأَتٰى يَهُودَ فَقَالَ : أَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا : وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهٖ فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ : «كَبِّرْ كَبِّرْ»، يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِمَّا أَنْ يَّدُوا صَاحِبَكُمْ، وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ»، فَكَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ، فَكَتَبُوا : إِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ، وَمُحَيِّصَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ : «تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟» قَالُوا : لَا، قَالَ : «فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ؟» قَالُوا : لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمْ فِي الدَّارِ قَالَ سَهْلٌ : فَلَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ.

”ابولیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنی قوم کے بڑوں سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور

محیصہ رضی اللہ عنہما کسی مصیبت کی وجہ سے خیبر کی طرف روانہ ہوئے، پھر محیصہ کے پاس کوئی آیا تو اس نے بتایا کہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے کسی گڑھے یا چشمے میں پھینک دیا گیا ہے۔ وہ (محیصہ) یہودیوں کے پاس آئے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! تم نے اسے قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ پھر وہ واپس اپنی قوم کے پاس آئے اور انہیں یہ واقعہ بیان کیا، پھر وہ اور ان کے بڑے بھائی حویّصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) آئے، محیصہ جو کہ خیبر میں تھے، بات کرنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محیصہ سے فرمایا: بڑے کو بات کرنے دیں۔ حویصہ نے بات کی، بعد میں محیصہ نے بات کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا تو وہ تمھارے ساتھی کی دیت ادا کریں گے یا پھر لڑائی کے لیے تیار ہو جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بارے میں لکھ بھیجا، تو انہوں نے جواباً لکھا: اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویّصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ قسم کھا کے اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بن سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں! فرمایا: پھر یہود تمہیں قسمیں دے دیں۔ انہوں نے کہا: وہ تو مسلمان نہیں ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ ان کی طرف بھیج دیے، حتی کہ گھر میں داخل کر دیے۔

سہل بیان کرتے ہیں: ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے ٹانگ ماری تھی۔''

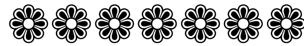
❁ صحيح البخاري: 7192، صحيح مسلم: 1669

800۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ، أَتَيَا خَيْبَرَ لِحَاجَةٍ، فَتَفَرَّقَا فِي نَخْلِهَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ، فَأَتٰى أَخُوهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ، وَابْنَا عَمِّهِ مُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: «كَبِّرِ

الْكُبْرَ»، يَقُولُ : «يَبْدَأُ بِالْكَلَامِ الْأَكْبَرُ» وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَصْغَرَ مِنْ صَاحِبَيْهِ، فَتَكَلَّمَا فِي قَتْلِ صَاحِبِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «اسْتَحِقُّوا قَتِيلَكُمْ وَصَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ»، فَقَالُوا : لَمْ نَشْهَدْ فَكَيْفَ نَحْلِفُ؟ فَقَالَ : «تُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ»، فَقَالُوا : قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ : فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَهْلٌ : فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِّنَ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكَضَتْنِي رَكْضَةً مِّنْ مِرْبَدٍ لَّهُمْ .

''سیدنا سہل بن ابوحثمہ اور سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ رضی اللہ عنہما کسی ضرورت کی وجہ سے خیبر کی طرف روانہ ہوئے اور اس کے نخلستان میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے، عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا، تو ان کا بھائی عبدالرحمٰن بن سہل اور چچا کے دو بیٹے حویّصہ اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، عبدالرحمٰن بن سہل بات شروع کرنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے کو بات کرنے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: بڑا بات شروع کرے، عبدالرحمٰن سب سے چھوٹے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ساتھی کے قتل کے متعلق بات کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ میں سے پچاس آدمی قسمیں کھائیں اور اپنے ساتھی یا مقتول کے (خون کے) وارث بن جائیں۔ انہوں نے کہا: جب ہم وہاں موجود ہی نہیں تھے، تو ہم کیسے قسمیں کھائیں؟ فرمایا: پھر یہودیوں میں سے پچاس آدمی قسمیں کھا کر تم سے بری ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا: وہ تو کافر لوگ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت ادا کر دی۔ سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی کو میں نے پکڑا، تو اس نے مجھے باڑے میں ٹانگ دے ماری۔''

❁ صحيح البخاري : 6142-6143، صحيح مسلم : 1669



بَابٌ فِي الْحُدُودِ

حدود کے مسائل

801۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا بِشْرُ بْنُ أَبِي الْأَزْهَرِ، بِبَغْدَادَ قَالَ: أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: ثَنِي جَرِيرُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا زُرْعَةَ ابْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «حَدٌّ يُّعْمَلُ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِّأَهْلِهٖ مِنْ أَنْ يُّمْطَرُوا ثَلَاثِينَ صَبَاحًا».

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین میں اگر ایک حد کو نافذ کر دیا جائے، تو وہ اہل زمین کے لیے تیس روز کی بارش سے بہتر ہے۔''

❀ **إسنادهٗ ضعيفٌ له شواهد ضعيفة**: مسند الإمام أحمد: 362/2، 402، سنن النّسائي: 4908، سنن ابن ماجه: 2538، التاريخ الكبير للبخاري: 212/2، **اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۳۹۸) نے ''صحیح'' کہا ہے، جریر بن یزید بجلی کو امام ابوزرعہ رحمہ اللہ نے ''منکر الحدیث''، نیز حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تقریب التہذیب: ۹۱۷) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ (دیوان الضعفاء: ۴۳۵) نے ''ضعیف'' کہا ہے۔ دوسری سند میں یونس بن عبید ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح ثابت نہیں۔ سنن نسائی میں ''ثلاثین'' کے الفاظ ہیں، باقی میں ''اربعین'' کے الفاظ ہیں۔**

802۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔''

❁ صحيح مسلم : 2699

803۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَادَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ : «تُبَايِعُونِي عَلٰى أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا، قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ، فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ» .

''سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں موجود تھے کہ آپ نے فرمایا: آپ اس بات پر میری بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ شرک نہیں کریں گے، چوری نہیں کریں گے اور زنا نہیں کریں گے، آپ نے ان کے سامنے آیت بھی تلاوت کی، جو اس بیعت کو پورا کرے گا، اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہوا اور اسے سزا بھی مل گئی، تو وہ (سزا) اس کا کفارہ بن جائے گی، جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا، تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، خواہ اسے سزا دے، خواہ معاف کر دے۔''

❁ صحيح البخاري : 4894، صحيح مسلم : 41/1709

804۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَتِ امْرَأَةٌ مَّخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهٗ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ

يَدِهَا، فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ فَكَلَّمُوهُ، فَكَلَّمَ أُسَامَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أُسَامَةُ أَلَا أَرَاكَ تُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللَّهِ»، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَقَالَ: «إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِنَّهُ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا»، قَالَ: فَقَطَعَ يَدَ الْمَخْزُومِيَّةِ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت، جو ادھار سامان لے کر انکار کر دیا کرتی تھی (نے چوری کی)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، اس کے گھر والے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے (معافی کی) بات کی، تو سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسامہ! کیا آپ مجھ سے اللہ تعالیٰ کی حد کے متعلق بات (سفارش) کر رہے ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: آپ سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی خاندانی آدمی چوری کرتا، تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا، تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر (چوری کرنے والی) فاطمہ بنت محمد ہوتی، تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ راوی کہتے ہیں: آپ نے مخزومی عورت کا ہاتھ کاٹ دیا۔''

❁ صحيح البخاري: 6788، صحيح مسلم: 1688

805- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا، أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: مَنْ يُّكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریشیوں کو اس عورت کے معاملے نے پریشان کر دیا، جس نے چوری کی تھی، چنانچہ انہوں نے کہا: اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کون بات کرے گا؟۔ راویوں نے مکمل حدیث بیان کی۔''

❁ صحيح البخاري : 6788، صحيح مسلم : 1688

806۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا، أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریشیوں کو اس عورت کے معاملے نے پریشان کر دیا، جس نے چوری کی تھی۔''

❁ صحيح البخاري : 6787، صحيح مسلم : 1688

807۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا، وَلَا اقْتَصَّ مِنْ رَجُلٍ مَّظْلَمَةً إِلَّا شَيْئًا مِّنْ حُدُودِ اللّٰهِ، فَلَيْسَ يَتْرُكُ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں میں اختیار دیا گیا، تو آپ نے ان میں سے آسان کام کو اختیار کیا۔ آپ نے حدود اللہ کے علاوہ کسی بھی آدمی سے اس کی زیادتی کا بدلہ نہیں لیا، آپ کسی کی حد کو معاف نہیں کرتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 6786، صحيح مسلم : 2327

808۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيم، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ، عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتّٰى يَكْبُرَ، وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَعْقِلَ».

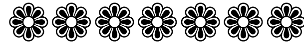
''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی مرفوع القلم ہیں؛ (یعنی قابل مؤاخذہ نہیں) ① سویا ہوا آدمی حتی کہ وہ بیدار ہو جائے، ② بچہ، حتی کہ وہ بالغ ہو جائے، ③ مجنون (دیوانہ) حتی کہ اسے عقل آ جائے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ وللحديث شواهد ضعيفة**: مسند الإمام أحمد: 101,100/6، سنن أبي داوٗد: 4398، سنن النّسائي: 3462، سنن ابن ماجه: 2041، **اس حدیث کو امام ابن حبان** رحمہ اللہ (۱۴۲) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۵۹/۲) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حماد بن ابی سلیمان اور ابراہیم بن یزید نخعی دونوں ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، مسند علی بن الجعد (۷۴۱) میں بسند صحیح سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا یہ قول آتا ہے: أَمَا بَلَغَكَ أَنَّ الْقَلَمَ قَدْ وُضِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ.

809۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَرَضَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ، وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ، فَلَمْ يُجِزْنِي، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَرَضَنِي وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي، قَالَ: فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعُمَرُ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ، فَحَدَّثْتُهٗ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، فَكَتَبَ إِلٰى عُمَّالِهِ أَنِ افْرِضُوا لِابْنِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمَا كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَأَلْحِقُوهُ بِالْعِيَالِ.

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن میں چودہ برس کا تھا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنگ کے لیے پیش ہوا، تو آپ نے مجھے اجازت نہیں دی، پھر غزوہ خندق کے دن میں پندرہ برس کا تھا، میں آپ کے سامنے پیش ہوا، تو آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران میں ان کے پاس آیا اور ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی، تو انہوں نے فرمایا: یہ بچے اور جوان کے درمیان حد ہے، چنانچہ انہوں نے اپنے عاملین (گورنروں) کو لکھ بھیجا کہ پندرہ سال کے بچے کا وظیفہ لگا دو اور جو اس سے چھوٹا ہے، اسے گھر والوں کے ساتھ ہی رہنے دو۔“

❁ صحیح البخاري : 2664، صحیح مسلم : 1868



بَابُ حَدِّ الزَّانِي الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

کنوارے اور شادی شدہ زانی کی حد

810۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، أَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّيُنْفَيَانِ عَامًا».

''سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے سیکھ لیں، اللہ تعالیٰ نے ان (زانیہ) عورتوں کے لیے راستہ نکال دیا ہے، شادی شدہ مرد اگر شادی شدہ عورت سے زنا کرے، تو اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے، پھر رجم کیا جائے گا اور کنوارا لڑکا کنواری لڑکی سے زنا کرے، تو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا۔''

❁ صحيح مسلم: 1690

811۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، وَشِبْلٍ، قَالُوا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ: صَدَقَ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِي، قَالَ: «قُلْ»، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا، وَإِنَّهُ زَنٰى بِامْرَأَتِهِ فَأُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى

ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّخَادِمٍ، فَسَأَلْتُ رِجَالًا مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ: «لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا»، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

''سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا زید بن خالد اور سیدنا شبل رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ ایک آدمی آ کر کہنے لگا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجیے، اس کا مدمقابل جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا، وہ بھی کھڑا ہو کر کہنے لگا: ٹھیک ہے، آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجیے اور مجھے (بات کی) اجازت دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہیے، اس نے کہا: میرا بیٹا ان کے ہاں ملازم تھا، وہ ان کی بیوی کے ساتھ زنا کا مرتکب ہو گیا، مجھے خبر دی گئی کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا ہے، تو میں نے اس کے فدیے میں ایک سو بکریاں اور ایک غلام دیا ہے، اس کے بعد میں نے علما سے پوچھا، تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اس کی عورت پر رجم کی سزا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا، سو بکریاں اور خادم واپس ہوں گے اور آپ کے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے، انیس! آپ اس آدمی کی بیوی کے پاس جائیں، اگر وہ اعتراف کر لے، تو اسے سنگسار کر دیں۔''

❁ صحيح البخاري: 6827، صحيح مسلم: 1697

812۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَّطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: إِنَّا لَا نَجْدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ، أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى إِذَا أَحْصَنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ الْحَمْلُ أَوِ الْاِعْتِرَافُ، أَلَا وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَمَ وَرَجَمْنَا مَعَهٗ .

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ڈر ہے کہ لوگوں پر زیادہ عرصہ گزر جائے، تو کوئی کہنے والا یوں نہ کہنے لگے: ہم کتاب اللہ میں رجم کا حکم نہیں پاتے، چنانچہ وہ اللہ کے نازل کردہ فریضہ کا انکار کرکے گمراہ ہوجائے، سن لیں! جو بھی شادی شدہ زنا کرے اور اس پر دلیل مل جائے، یا حمل ہوجائے، یا وہ اعتراف کرلے، تو اسے رجم کرنا حق ہے، سن لیں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ہے اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ رجم کیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 6830، صحيح مسلم : 1691

813۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ عِنْدَهٗ بِالزِّنٰى، ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَبِكَ جُنُونٌ؟» قَالَ : لَا، قَالَ : «أَحْصَنْتَ؟» قَالَ : نَعَمْ قَالَ : فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ، فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَّلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اسلم قبیلے کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا، پھر اس نے دوبارہ اعتراف کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ موڑ لیا، اس نے پھر اعتراف کیا، تو آپ نے پھر منہ موڑ لیا، حتی کہ اس نے اپنے خلاف چار بار گواہی دی، تو

نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا آپ دیوانے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! آپ نے دریافت کیا: کیا آپ شادی شدہ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! ۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا، تو اسے عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا۔ جب پتھروں نے اسے تکلیف پہنچائی، تو وہ بھاگ اٹھا، چنانچہ اسے پکڑ کر رجم کر دیا گیا، حتی کہ وہ مر گیا، نبی کریم ﷺ نے اس کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار کیا، لیکن اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔''

❀ صحيح البخاري: 6820، صحيح مسلم: 16/1691، مختصرًا

814۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ صَامِتِ ابْنِ أَخِي أَبِي هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، كُلَّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ : «أَنِكْتَهَا؟» قَالَ : نَعَمْ قَالَ : «حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِي ذٰلِكَ مِنْهَا كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ؟» قَالَ : نَعَمْ قَالَ : تَدْرِي مَا الزِّنٰى؟، قَالَ : نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَّا يَأْتِي الرَّجُلُ مِن امْرَأَتِهِ حَلَالًا، قَالَ : «فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ؟» قَالَ : أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي، قَالَ : فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : انْظُرْ إِلٰى هٰذَا الَّذِي سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ، فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ : «أَيْنَ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ؟» فَقَالَا :

نَحْنُ ذَانِ وَقَالَ السُّلَمِيُّ : ذَيْنِ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ : «انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ»، فَقَالَا : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَمَنْ يَأْكُلُ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ : «فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ الْمَيْتَةِ، وَالَّذِی نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَلْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا» وَقَالَ السُّلَمِيُّ : «يَنْقَمِصُ فِيهَا» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر چار مرتبہ اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت سے حرام طریقے سے ہم بستری کی ہے، آپ ہر مرتبہ اس سے چہرہ موڑ لیتے، پھر پانچویں دفعہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: کیا آپ نے اس سے صحبت کی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا: حتی کہ تیری شرمگاہ اس کی شرمگاہ میں یوں داخل ہوگئی، جس طرح سلائی سرمہ دانی میں اور ڈول کی رسی کنویں میں چلی جاتی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: معلوم ہے کہ زنا کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! میں اس کے پاس حرام طریقے سے آیا ہوں، جس طرح آدمی اپنی بیوی کے پاس حلال طریقے سے آتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس قول (اقرار) سے کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا، تو اسے رجم کر دیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو صحابہ کو سنا، جن میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا، اس (ماعز) کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ستر پوشی کی تھی، لیکن اس کے نفس نے اسے نہیں چھوڑا حتی کہ کتے کی طرح سنگسار کیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلے حتی کہ ایک مردار گدھے کے پاس سے گزرے، جس کی ٹانگ اٹھی ہوئی تھی، آپ نے فرمایا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ ان دونوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں۔ آپ نے فرمایا: نیچے اترو اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔ ان دونوں نے کہا: اللہ کے نبی! اللہ آپ کو معاف فرمائے، اسے کون کھاتا ہے؟ فرمایا: تم نے ابھی ابھی اپنے بھائی کی جو ہتک آمیزی کی ہے، وہ اس (مردار) کے کھانے سے بھی شدید تر ہے، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ تو اب بھی جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔''

❁ **إسنادهٔ حسنٌ** : مصنّف عبدالرزاق : 13340، سنن أبي داوٗد : 4428، السّنن الكبرٰی للنّسائي : 7163، **اس حدیث کو امام ابن حبان** ﷫ **(۴۳۹۹) اور علامہ عینی حنفی** ﷫ **(نخب الافکار : ۴۶۷/۱۵) نے ''صحیح'' کہا ہے۔عبدالرحمٰن بن الصامت ''حسن الحدیث'' ہے۔**

815۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِي کَثِیرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً، مِّنْ جُهَیْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنٰی فَقَالَتْ : أَنَا حُبْلٰی، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم وَلِیَّهَا فَقَالَ : «أَحْسِنْ إِلَیْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأَخْبِرْنِي»، فَفَعَلَ، فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشُکَّتْ عَلَیْهَا ثِیَابُهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهَا، فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰی عَلَیْهَا، فَقَالَ عُمَرُ : یَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّي عَلَیْهَا فَقَالَ : «لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَّوْ قُسِمَتْ بَیْنَ سَبْعِینَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِینَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ لِلّٰهِ تَعَالٰی بِنَفْسِهَا؟»

''سیدنا عمران بن حصین ﷛ **بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت نے نبی کریم** ﷺ **کے پاس آ کر زنا کا اقرار کیا اور کہنے لگی : میں حاملہ ہو چکی ہوں، نبی کریم** ﷺ **نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا : اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا، جب بچہ پیدا ہو جائے، تو مجھے بتانا۔ چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا۔ نبی کریم** ﷺ **کے حکم سے اس (عورت) کے کپڑے اس پر مضبوطی سے باندھ دیے گئے، پھر آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، تو اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ سیدنا عمر** ﷛ **کہنے لگے : اللہ کے رسول! آپ نے اسے رجم کیا، پھر اس کا جنازہ بھی پڑھا دیا؟ فرمایا : اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دی جائے، تو انہیں بھی کافی ہو جائے، کیا آپ نے اس سے بہتر توبہ کبھی پائی ہے کہ اس نے اللہ کی خاطر اپنی جان ہی قربان کر دی ہے؟''**

❁ صحیح مسلم: 1696

816۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْقَزَّازُ، قَالَ: ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلٰى أَرِقَّائِكُمْ، مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ، وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ كَانَتْ أَمَةٌ لِّرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا، فَأَتَيْتُهَا فَإِذَا هِيَ قَرِيبُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ، فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ تَمُوتَ أَوْ قَالَ: أَقْتُلُهَا، فَلَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ، فَقَالَ: أَحْسَنْتَ.

''ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگو! اپنے غلاموں پر حدود قائم کریں، خواہ وہ شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کر لیا، تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے کوڑے لگاؤں، میں اس کے پاس (کوڑے لگانے) آیا تو اس نے کچھ ہی دیر پہلے بچے کو جنم دیا تھا، میں ڈر گیا کہ اگر میں نے اسے کوڑے مارے تو یہ مر جائے گی، چنانچہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور آپ کے سامنے یہ بات بیان کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نے ٹھیک کیا۔''

❁ صحیح مسلم: 1705

817۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَبُو صَالِحٍ، قَالَ: ثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: ثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُ اشْتَكٰى رَجُلٌ مِّنْهُمْ حَتّٰى أَضْوٰى فَعَادَ جِلْدُهٗ عَلٰى عَظْمٍ، فَدَخَلَتْ جَارِيَةٌ لِّبَعْضِهِمْ فَهَشَّ إِلَيْهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ مِّنْ قَوْمِهٖ يَعُودُونَهٗ

أَخْبَرَهُمْ بِذٰلِكَ، وَقَالَ : اسْتَفْتُوا لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي قَدْ وَقَعْتُ عَلٰى جَارِيَةٍ دَخَلَتْ عَلَيَّ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رَأَيْنَا بِأَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ مِنَ الضُّرِّ مِثْلَ الَّذِي هُوَ بِهٖ لَوْ حَمَلْنَاهُ إِلَيْكَ لَتَفَسَّخَتْ عِظَامُهٗ، مَا هُوَ إِلَّا جِلْدٌ عَلٰى عَظْمٍ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِائَةِ شِمْرَاخٍ فَيَضْرِبُونَهٗ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً.

''ابوامامہ بن سہل بن حنیف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں کسی انصاری صحابی نے بتایا ہے کہ ان میں سے ایک آدمی بیمار ہو گیا، حتی کہ وہ اس قدر کمزور ہو گیا کہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا، کسی کی لونڈی اس کے پاس گئی، تو وہ اس سے ہشاش بشاش اور خوش ہو گیا، اس نے اس سے جماع کر لیا، جب اس کی قوم کے لوگ اس کی تیمارداری کے لیے گئے تو اس نے انہیں اس (جماع) کے متعلق بتایا اور انہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے متعلق دریافت کرنا کہ میرے پاس ایک لونڈی آئی، تو میں اس سے جماع کر بیٹھا ہوں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ ہم نے کسی کو ایسے مرض میں نہیں دیکھا، جو مرض اسے لاحق ہے۔ اگر ہم اسے آپ کے پاس اٹھا کر لائیں، تو اس کی ہڈیاں ٹوٹ کر بکھر جائیں گی، وہ تو صرف ہڈی اور چمڑا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ سو (باریک) ٹہنیاں لیں اور ان کے ساتھ اسے ایک بار ماریں۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : سنن أبي داوٗد : 4472

818 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا، زَنٰى، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ، ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهٗ قَدْ كَانَ أَحْصَنَ فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ : رَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، وَأَبُو عَاصِمٍ، وَغَيْرُهُمَا، فَقَالُوا : إِنَّ رَجُلًا زَنٰى فَجُلِدَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے زنا کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا، تو اسے کوڑے مارے گئے، پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ تو شادی شدہ ہے، تب آپ کے حکم کے مطابق اسے سنگسار کیا گیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: عثمان بن عمر اور ابو عاصم وغیرہ کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے زنا کیا تو اسے کوڑے لگائے گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔''

❀ **إسنادهُ ضعيفٌ والحديث صحيحٌ** : سنن أبي داوٗد : 4438، السّنن الكبرٰی للنّسائي : 7211، ابن جریج ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، اس معنی کی روایت صحیح بخاری (۶۸۱۴) میں موجود ہے، سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بسند صحیح موقوفاً بھی سنن کبریٰ نسائی (۷۱۷۴) میں آتی ہے۔

819۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا عِيسٰی يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ مَاعِزٌ الْأَسْلَمِيُّ إِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰی قَالَ ذٰلِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ : «اذْهَبُوا بِهٖ فَارْجُمُوهُ»، فَذَهَبَ فَلَمَّا رُجِمَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ، فَمَرَّ بِرَجُلٍ مَّعَهٗ لَحْيُ بَعِيرٍ فَضَرَبَهٗ فَقَتَلَهٗ، فَذَكَرُوا فِرَارَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَفَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ؟» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے: میں نے زنا کیا ہے، آپ نے اس سے منہ موڑ لیا، حتی کہ انہوں نے چار مرتبہ اس بات کا اقرار کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں لے جائیں اور رجم کر دیں۔ چنانچہ وہ گئے، جب رجم کیا جانے لگا، تو پتھروں کی تکلیف کی وجہ سے بھاگ گئے، ایک آدمی کے پاس سے گزرے، جس کے پاس اونٹ کا جبڑا تھا تو اس نے وہ جبڑا مار کر انہیں قتل کر دیا۔ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا کہ وہ پتھروں کے لگنے کی تکلیف پا کر بھاگ گیا تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 2/286-287-450، سنن التّرمذي : 1428، سنن ابن ماجه : 2554، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے "حسن" اور امام حاکم** رحمہ اللہ **(۴/ ۳۶۳) نے امام مسلم** رحمہ اللہ **کی شرط پر "صحیح"، کہا ہے، حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **نے ان کی موافقت کی ہے۔**

820۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَنِّي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهٖ» .

"سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما **بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **نے فرمایا: جسے آپ قوم لوط جیسا عمل کرتے ہوئے دیکھیں، تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دیں۔"**

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 1/300، سنن أبي داوٗد : 4462، سنن التّرمذي : 1456، سنن ابن ماجه : 1561، **اس حدیث کو امام حاکم** رحمہ اللہ **(۴/ ۳۵۵) نے "صحیح الاسناد" اور حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **نے "صحیح"، کہا ہے۔ عمرو بن ابی عمرو مولیٰ مطلب کے بارے میں حافظ سیوطی** رحمہ اللہ **لکھتے ہیں:** وَثَّقَهُ الْجُمْهُورُ (الحاوي للفتاوىٰ : ۲ /۱۱۱)، **حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **کہتے ہیں :** صَدُوقٌ حَدِيثُهٗ مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيحَينِ فِي الْأُصُولِ ... حَدِيثُهٗ صَالِحٌ حَسَنٌ مُنْحِطٌ عَنِ الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا مِنَ الصَّحِيحِ . (ميزان الإعتدال في نقد الرّجال : 3/282) **سیدنا عثمان بن عفان** رضی اللہ عنہ (مصنّف ابن أبي شيبه : ۹/۵۳۱، وسنده صحيحٌ) **اور راویٔ حدیث سیدنا عبداللہ بن عباس** رضی اللہ عنہما (مصنّف ابن أبي شيبة : ۹/۵۲۹، وسندهٗ صحيحٌ) **کا بھی فتویٰ حدیث کے موافق ہے۔**

821۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ، فَقَالَ : «إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ

فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ»، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ وَالضَّفِيرُ: الْحَبْلُ.

''سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کے متعلق پوچھا گیا، جو غیر شادی شدہ ہو اور زنا کر بیٹھے (تو اسے کیا سزا دی جائے۔) فرمایا: اگر وہ زنا کرے، تو اسے کوڑے مارو، پھر زنا کرے، تو اسے کوڑے مارو، پھر زنا کرے، تو کوڑے مارو، پھر زنا کرے، تو بیچ دو، خواہ رسی کے عوض ہی ہو۔

ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: یاد نہیں کہ آپ نے یہ الفاظ تیسری مرتبہ کہے تھے یا چوتھی۔ ضفیر رسی کو کہتے ہیں۔''

❁ صحيح البخاري: 6837، صحيح مسلم: 1703

822۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَّيَهُودِيَّةً.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور عورت کو رجم کیا۔''

❁ صحيح البخاري: 6841، صحيح مسلم: 1699

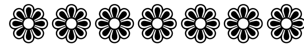
823۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: ثَنَا أَسْبَاطٌ يَّعْنِي ابْنَ نَصْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً، وَقَعَ عَلَيْهَا رَجُلٌ فِي سَوَادِ الصُّبْحِ، وَهِيَ تَعْمِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ عَنْ كُرْهٍ قَالَ ابْنُ يَحْيٰى: مُكَابَدَةً عَلٰى نَفْسِهَا فَاسْتَعَانَتْ بِرَجُلٍ مَرَّ عَلَيْهَا وَفَرَّ صَاحِبُهَا ثُمَّ مَرَّ عَلَيْهَا قَوْمٌ ذَوُو عَدَدٍ فَاسْتَعَانَتْ بِهِمْ فَأَدْرَكُوا الَّذِي اسْتَعَانَتْ بِهِ وَسَبَقَهُمُ الْآخَرُ فَذَهَبَ فَجَاؤُوْا بِهِ يَقُودُونَهٗ إِلَيْهَا فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا الَّذِي أَعَنْتُكِ وَقَدْ ذَهَبَ الْآخَرُ فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَأَخْبَرَهُ الْقَوْمُ أَنَّهُمْ أَدْرَكُوهُ يَشْتَدُّ فَقَالَ : إِنَّمَا كُنْتُ أُعِينُهَا عَلٰى صَاحِبِهَا فَأَدْرَكَنِي هٰؤُلَاءِ فَأَخَذُونِي فَقَالَتْ : كَذَبَ هُوَ الَّذِي وَقَعَ عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «اذْهَبُوا بِهٖ فَارْجُمُوهُ»، قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ فَقَالَ : لَا تَرْجُمُوهُ وَارْجُمُونِي أَنَا الَّذِي فَعَلْتُ بِهَا الْفِعْلَ فَاعْتَرَفَ فَاجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا وَالَّذِي أَعَانَهَا وَالْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَمَّا أَنْتِ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ»، وَقَالَ لِلَّذِي أَعَانَهَا قَوْلًا حَسَنًا، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : ارْجُمِ الَّذِي اعْتَرَفَ بِالزِّنٰى؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا إِنَّهُ قَدْ تَابَ إِلَى اللّٰهِ»، فَقَالَ ابْنُ عُمَيْرٍ : زَادَ فِيهَا «لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَوْ أَهْلُ يَثْرِبَ لَقُبِلَ مِنْهُمْ»، فَأَرْسَلَهُمْ، قَالَ ابْنُ يَحْيٰى : يُرِيدُ بِهٖ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ .

''سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت مسجد جا رہی تھی کہ کسی آدمی نے صبح کی تاریکی میں اس سے زبردستی (ابن یحییٰ کی روایت میں ہے اس کی مرضی کے خلاف) زنا کر لیا، اس عورت نے پاس سے گزرتے ہوئے آدمی سے مدد مانگی، تو وہ (زانی) مرد بھاگ گیا، پھر چند اور آدمی پاس سے گزرنے لگے، تو اس عورت نے ان سے بھی مدد مانگ لی، انہوں نے اس آدمی کو پایا، جسے اس نے مدد کے لیے بلایا تھا، جب کہ دوسرا شخص (زانی) ان سے پہلے ہی جا چکا تھا، وہ اسے پکڑ کر اس عورت کے پاس لے آئے، تو وہ کہنے لگا: میں نے تو آپ کی مدد کی تھی، دوسرا شخص بھاگ گیا ہے، وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے، تو عورت نے آپ کو بتایا کہ اس نے ہی مجھ سے زیادتی کی ہے، لوگوں نے بھی آپ کو بتایا کہ انہوں نے اسے بھاگتے ہوئے پکڑا ہے۔ وہ شخص کہنے لگا: میں تو اس شخص کے خلاف اس کی مدد کر رہا تھا، انہوں نے مجھے ہی پکڑ لیا۔ وہ عورت کہنے لگی: یہ جھوٹ بول

رہا ہے، اسی نے ہی مجھ سے زیادتی کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے لے جائیں اور رجم کر دیں۔ (جب رجم کرنے لگے تو) ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: اسے رجم نہ کریں، بل کہ مجھے رجم کریں، کیوں کہ میں نے اس سے بدکاری کی ہے۔ اس نے اعتراف کرلیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تین (مجرم) آدمی جمع ہو گئے ① جس شخص نے زنا کیا ② وہ شخص جس نے عورت کی مدد کی ③ جس عورت سے زنا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے عورت سے کہا: آپ کو تو اللہ نے معاف کر دیا ہے۔ مدد کرنے والے شخص کی بھی تعریف فرمائی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اس شخص کو رجم کر دیجئے، جس نے زنا کا اعتراف کیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اس نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لی ہے۔ چنانچہ آپ نے ان کو چھوڑ دیا۔ ابن عمیر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اگر مدینہ یا یثرب والے ایسی توبہ کرتے، تو ان سب کی توبہ قبول ہو جاتی۔ ابن یحییٰ کہتے ہیں: عبید بن عمیر مراد ہیں۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 399/6، سنن أبي داوٗد : 4379، سنن التّرمذي : 1454، امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''حسن غریب صحیح'' کہا ہے۔ سماک بن حرب نے یہ روایت بعد از اختلاط بیان کی ہے۔ اسباط بن نصر کی سماک سے روایت میں کلام ہے۔



بَابُ الْقَطْعِ فِي السَّرِقَةِ

چوری میں ہاتھ کاٹنا

824۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زائد (مقدار چوری کرنے) پر ہاتھ کاٹتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 6789، صحيح مسلم : 1684

825۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَطَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا، جس کی قیمت تین درہم تھی۔''

❁ صحيح البخاري : 6798، صحيح مسلم : 1686

826۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ» .

''سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثمر (وہ پھل جو ابھی درخت پر

ہو)اور کثر (خرما درخت کا گوند جو چربی سے مشابہ ہوتا ہے) کی چوری پر قطع ید نہیں ہے۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ** : موطأامام مالك : 2/839، مسند الإمام أحمد : 3/463-464، 140/4-142، سنن أبي داوٗد : 4388، سنن النّسائي : 4964، **اس حدیث کو امام ابن حبان** رحمہ اللہ (۴۴۶۶) نے ''صحیح'' کہا ہے۔سفیان بن عیینہ کی ایک جماعت نے متابعت کی ہے۔

827۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِّنْ مُزَيْنَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي حَرِيسَةِ الْجَبَلِ؟ قَالَ : «هِيَ وَمِثْلُهَا وَالنَّكَالُ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ، إِلَّا فِيمَا آوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ، فَفِيهِ قَطْعُ الْيَدِ فَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتٌ نَكَالًا»، قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ؟ فَقَالَ : «هُوَ وَمِثْلَيْهِ مَعَهٗ وَالنَّكَالُ، وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِّنَ الثَّمَرِ قَطْعٌ إِلَّا مَا آوَاهُ الْجَرِينُ، فَمَا أُخِذَ مِنَ الْجَرِينِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ الْقَطْعُ، وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتٌ نَكَالًا» .

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مزینہ قبیلے کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر پوچھنے لگا: اللہ کے رسول! آپ پہاڑ پر چرنے والے جانوروں کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ (یعنی اگر کوئی وہاں سے چوری کر لے، تو کیا حکم ہے؟) فرمایا: وہ جانور کے ساتھ جانور واپس کرے گا اور سزا بھی پائے گا، جانور چرانے پہ ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، ان جانوروں کے علاوہ جو باڑے کے اندر ہوں اور ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو، تو ان میں ہاتھ کاٹا جائے گا، اگر ان کی قیمت ڈھال کی قیمت سے کم ہو، تو دو گنا تاوان لیا جائے گا اور بطور سزا کوڑے مارے جائیں گے۔اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! ان پھلوں کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں، جو درخت پر لٹک رہے ہوں؟ فرمایا: اس

کے ساتھ دو گنا پھل واپس دے گا اور سزا بھی پائے گا، پھل چرانے پہ ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، ان پھلوں کے علاوہ جو کھلواڑے میں رکھے گئے ہوں، سو جو پھل کھلواڑے سے چرائے جائیں اور ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو، تو ان میں ہاتھ کاٹا جائے گا، اگر ان کی قیمت ڈھال کی قیمت سے کم ہو، تو دو گنا تاوان لیا جائے گا اور بطور سزا کوڑے مارے جائیں گے۔''

❁ **إسنادهٔ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 2/180-203، سنن أبي داوٗد : 1710-4390، سنن النّسائي : 4961، سنن التّرمذي : 1289، سنن ابن ماجه : 2569، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے** ''حسن'' اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۳۲۷) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

828۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَهَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَأَبُو زُرْعَةَ الرَّازِيُّ قَالُوا : ثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ أَسْبَاطٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ أُخْتِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ، وَقَالَ هَارُونُ : جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى خَمِيصَةٍ ثَمَنَ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي، فَأُخِذَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ بِهٖ لِيُقْطَعَ فَأَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ : أَتَقْطَعُهٗ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا؟ أَنَا أَبِيعُهٗ وَأُنْسِئُهٗ ثَمَنَهَا، قَالَ : «فَهَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهٖ» .

''سیدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں ایک چٹائی پر سویا ہوا تھا (ہارون کی روایت میں ہے، بیٹھا ہوا تھا) جس کی قیمت تیس درہم تھی، ایک آدمی آیا اور اس نے اسے مجھ سے جھپٹ لیا، اس آدمی کو پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، تو آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: کیا آپ تیس درہم کی بنا پر اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے؟ میں اسے فروخت کرتا ہوں اور اس کی قیمت کو مؤخر کرتا ہوں (ادھار بیچتا ہوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ بیچ دیا؟''

❁ **إسنادهٔ ضعيفٌ** : سنن أبي داوٗد : 4394، سنن النّسائي : 4887، **اس میں سماک بن حرب کا** اختلاط ہے، نیز اسباط بن نصر کی سماک سے روایت میں کلام ہے۔

بَابٌ فِي حَدِّ الشَّارِبِ

شرابی کی حد

829۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ قَالَ: فَضَرَبَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ مَعَهُ نَحْوًا مِّنْ أَرْبَعِينَ، ثُمَّ صَنَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: أَخَفَّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا، جس نے شراب پی تھی، تو آپ نے اسے دو چھڑیوں کے ساتھ تقریبا چالیس کوڑے لگائے۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی یہی سزا دی، جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا، تو آپ نے صحابہ سے مشورہ کیا، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: ہلکی ترین سزا (۸۰) کوڑے ہے۔''

❁ صحيح البخاري: 6773، صحيح مسلم: 1706

830۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّارُ قَالَ: أَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَضَرَبَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ أَرْبَعِينَ، وَصَنَعَ ذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَشَارَ

النَّاسَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ : أَخَفَّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ، فَفَعَلَهُ .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا، جس نے شراب پی رکھی تھی، تو آپ نے اسے دو چھڑیوں کے ساتھ چالیس کوڑے لگائے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی یہی سزا دی، جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انہوں نے صحابہ سے مشورہ کیا۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: ہلکی ترین سزا (۸۰) کوڑے ہے، چنانچہ آپ نے اسی کا حکم صادر فرما دیا۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : السّنن الكبرٰى للنسائي : 5273، حسن بصری ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، اوپر والی حدیث اس سے مستغنی کر دیتی ہے۔

831۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ»، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ: «فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ» .

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اسے (شراب نوش کو) نشہ ہو جائے، تو اسے کوڑے مارو، تین مرتبہ آپ نے یہی حکم دیا، پھر چوتھی مرتبہ فرمایا: اسے قتل کر دو۔''

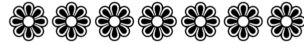
❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 2/291-504، سنن أبي داوٗد : 4484، سنن النّسائي : 5665، سنن ابن ماجه : 2572، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۴۴۷) نے ''صحیح''، امام حاکم رحمہ اللہ (۴/۳۷۱) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ (۲/۵۱۹) نے حدیث عمر بن ابی سلمہ کو بسند ''حسن'' روایت کیا ہے، اسی طرح حدیث سہیل (۲/۲۸۰) کو ''حسن'' سند کے ساتھ روایت کیا ہے، اسے امام حاکم رحمہ اللہ (۴/۳۷۱، ۳۷۲) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

832۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، قَالَ: ثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ يَّشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا أَحَدُ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالتَّارِكُ لِدِينِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ» .

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، تو اس کا خون (قتل) حلال نہیں، تین آدمیوں کے علاوہ ① جان کے بدلے جان ② شادی شدہ زانی ③ اپنا دین چھوڑ کر (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہو جانے والا۔''

❁ صحيح البخاري : 6878، صحيح مسلم : 1676



بَابُ جِرَاحِ الْعَمْدِ

قتلِ عمد کا بیان

833۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: ثَنَا قُرَّةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ سِيرِينَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: «أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهٗ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ، قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهٗ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلٰى قَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ قَالَ: فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهٗ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَ كُمْ وَأَمْوَالَكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا إِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، أَلَا هَلْ بَلَغَّتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: «اللّٰهُمَّ اشْهَدْ، لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ، أَلَا لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

''سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم نحر (دس ذوالحجہ) کو خطبہ دیا تو فرمایا: آج کون سا دن ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے، حتی کہ ہم نے سمجھا آپ اس کا کوئی اور نام بتائیں گے، پھر آپ نے پوچھا: کیا (آج) یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے حتی کہ ہم نے سمجھا آپ اس کا کوئی اور نام بتائیں گے، پھر آپ نے پوچھا: کیا ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے، حتی کہ ہم نے سمجھا آپ اس کا کوئی اور نام بتائیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا یہ بلدہ (مکہ) نہیں ہے۔ ہم نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کا خون اور مال آپ پر اسی طرح حرام کیا ہے، جس طرح آپ کا آج کا دن، یہ مہینہ اور یہ شہر حرمت والا ہے اور یہ حرمت قیامت کے دن تک ہے، کیا میں نے (اللہ کا) پیغام پہنچا دیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: اللہ! گواہ ہو جا۔ حاضر غائب کو یہ پیغام پہنچا دے، بسا اوقات وہ آدمی جسے بات پہنچائی جاتی ہے، سننے والے کی بہ نسبت زیادہ یاد رکھتا ہے، سن لیں! میرے بعد آپ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگ جائیں۔''

❁ صحيح البخاري: 1741، صحيح مسلم: 31/1679

834۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ، قَالَ: ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: ثَنَا مُجَاهِدٌ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا مِّنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا»، عَلٰى مَا ذَكَرَ مُبَلِّغُهُ مَرْوَانُ.

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی

معاہد کو قتل کیا، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے پائی جائے گی۔ مروان راوی نے ایسے ہی بیان کیا ہے۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 186/2، سنن النّسائي : 4754، رواه البخاري (6914) عن قيس بن حفص عن عبدالواحد بن زياد عن الحسن بن عمرو به .

835۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهٖ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ أَنْ يَّجِدَ رِيحَهَا» .

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی معاہد (ذمی) کو بلاوجہ قتل کر دیا، اللہ تعالیٰ اس پر جنت کی خوشبو حرام کر دے گا۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 39,38/5، سنن أبي داوٗد : 2760، سنن النّسائي : 4751، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۸۸۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱۴۲/۲) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

836۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ، وَكَانَ فِي الدَّارِ مَدْخَلٌ كَانَ مَنْ دَخَلَهٗ سَمِعَ كَلَامَ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ فَدَخَلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ الْمَدْخَلَ فَخَرَجَ وَهُوَ مُتَغَيِّرٌ لَوْنُهٗ، فَقَالَ : إِنَّهُمْ لَيَتَوَعَّدُونِي بِالْقَتْلِ آنِفًا، قُلْنَا : يَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ : وَلِمَ يَقْتُلُونَنِي؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ

رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، أَوْ زَنٰى بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا»، فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَّلَا إِسْلَامٍ قَطُّ، وَلَا أَحْبَبْتُ أَنَّ لِيَ بِدِينِي بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِي اللّٰهُ لَهٗ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَبِمَ يَقْتُلُونَنِي؟

''ابوامامہ بن سہل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ گھر میں محصور (قید) تھے، تو میں ان کے پاس تھا، گھر میں داخل ہونے کا ایک ایسا راستہ تھا، جو شخص اس میں سے داخل ہوتا، تو وہ بلاط (مدینہ میں ایک جگہ ہے) پر ہونے والی باتیں سن سکتا تھا، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اس میں سے داخل ہوئے، جب باہر آئے، تو ان کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا، انہوں نے فرمایا: وہ تو مجھے ابھی ابھی قتل کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ ہم نے کہا: امیر المومنین! آپ کو اللہ تعالیٰ ان سے کافی ہو جائے گا، آپ نے فرمایا: وہ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: صرف تین وجوہات کی بنا پر کسی مسلمان کو قتل کرنا جائز ہے۔ ① جو اسلام لانے کے بعد کفر کرے ② جو شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے ③ جو کسی کو (ناحق) قتل کر دے۔ اللہ کی قسم! میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں کبھی زنا کیا تھا اور نہ ہی اسلام میں اور جب سے مجھے اللہ تعالیٰ نے ہدایت (اسلام) سے نوازا ہے، میں نے کبھی دین بدلنے کے متعلق سوچا بھی نہیں اور نہ ہی میں نے کسی کو قتل کیا ہے، تو وہ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟''

❀ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 62,61/1، سنن أبي داوٗد : 4502، سنن النّسائي : 4024، سنن التّرمذي : 2158، سنن ابن ماجه : 2533، معرفة الصّحابة لأبی نعيم الأصبهاني : 75/1، ح : 287، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۳۵۰/۴) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

837۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبَانُ، قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيًّا، رَضَخَ رَأْسَ جَارِيَةٍ بِحَجَرٍ، ثُمَّ أَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَ عَلَيْهَا، فَوَجَدُوهَا وَبِهَا رَمَقٌ فَطَافُوا بِهَا، أَهٰذَا

هُوَ أَهٰذَا هُوَ؟ حَتّٰى دَلَّتْ عَلَى الْيَهُودِيِّ، فَأَخَذُوهُ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ .

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے پتھر کے ساتھ ایک بچی کا سر کچل دیا اور اس کے زیورات اتار لیے، لوگوں نے اسے پکڑا، تو اس میں ابھی زندگی کی رمق باقی تھی، وہ اسے لے کر گھومنے لگے (اور پوچھنے لگے) کیا یہ وہی شخص ہے، کیا یہ وہی شخص ہے (جس نے آپ کو مارا ہے) حتی کہ اس نے یہودی کے متعلق بتایا، تو انہوں نے اسے پکڑ لیا، یہودی نے اعتراف جرم کیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا گیا۔''

❁ صحيح البخاري : 6876، صحيح مسلم : 1672

838۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ : أَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقِيلَ لَهَا : مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا فُلَانٌ أَمْ فُلَانٌ، حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاعْتَرَفَ بِهٖ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ .

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے دو پتھروں کے درمیان ایک بچی کا سر کچل دیا، اس سے پوچھا گیا، آپ کے ساتھ ایسے کس نے کیا ہے، فلاں نے کیا ہے یا فلاں نے؟ حتی کہ یہودی کا نام لیا گیا تو، اس نے اعتراف کر لیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا گیا۔''

❁ صحيح البخاري : 2746، صحيح مسلم : 1672

839۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَا : ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ

الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ»، زَادَ الْأَحْمَسِيُّ: «وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ».

''سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قتل کرو، تو احسن انداز سے قتل کرو۔ احمسی کی روایت میں مزید یہ ہے: جب ذبح کرو، تو احسن انداز سے ذبح کرو۔''

❁ صحیح مسلم: 1955

840۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: ثَنَا الْمُغِيرَةُ، لَعَلَّهُ قَالَ عَنْ شِبَاكٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الْإِيمَانِ».

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل ایمان سب سے احسن اور محتاط انداز سے قتل کرتے ہیں۔''

❁ **إسنادهٔ ضعيفٌ**: مسند الإمام أحمد: 393/1، سنن أبي داوٗد: 2666، سنن ابن ماجه: 2686، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۹۹۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ ابراہیم بن یزید نخعی ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔ ہنی بن نویرہ ''حسن الحدیث'' ہے۔

841۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ: ثَنَا أَبُو خَالِدٍ، قَالَ: أَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْاقْتِصَاصِ مِنَ السِّنِّ وَقَالَ: «كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ».

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت کا قصاص لینے کا حکم دیا اور فرمایا: اللہ کی کتاب میں قصاص کا حکم ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 6894

842۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ زَاذَانَ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَدَعٰى بِغُلَامٍ لَّهٗ فَأَعْتَقَهٗ، ثُمَّ قَالَ : مَالِي مِنْ أَجْرِهٖ مَا يَزِنُ هٰذَا أَوْ مَا يُسَاوِي هٰذَا، وَأَخَذَ شَيْئًا مِّنَ الْأَرْضِ بِيَدِهٖ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «مَنْ ضَرَبَ عَبْدًا لَّهٗ حَدًّا لَّمْ يَأْتِهٖ أَوْ لَطَمَهٗ، فَإِنَّ كَفَّارَتَهٗ أَنْ يُّعْتِقَهٗ» .

''زاذان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ انہوں نے اپنے ایک غلام کو بلا کر آزاد کر دیا، پھر فرمانے لگے : مجھے اس کو آزاد کرنے کا اتنا بھی ثواب نہیں ملا اور آپ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ زمین سے کوئی چیز اٹھائی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : جس نے اپنے غلام پر حد لگائی، جس کا اس نے ارتکاب نہیں کیا تھا یا اسے تھپڑ مارا، تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کر دے۔''

❁ صحيح مسلم : 30/1657

843۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ بَدَّلَ دِينَهٗ فَاقْتُلُوهُ» .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو اپنا دین تبدیل کرے، اسے قتل کر دیں۔''

❁ صحيح البخاري : 6922

844۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا

الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي فِرَاسٍ، قَالَ : خَطَبَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ : أَلَا إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ عُمَّالِي عَلَيْكُمْ لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ، وَلَا لِيَأْخُذُوا مِنْ أَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنِّي إِنَّمَا أَبْعَثُهُمْ لِيُعَلِّمُوكُمْ دِينَكُمْ وَسُنَّتَكُمْ، فَمَنْ فُعِلَ بِهٖ غَيْرُ ذٰلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ، فَوَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ لَأَقُصَّنَّهٗ مِنْهُ، فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى رَعِيَّةٍ فَأَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهٖ لَتَقُصَّنَّهٗ مِنْهُ، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنّٰى لَا أُقِصُّهٗ، وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ مِنْ نَفْسِهٖ، وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ لَأُقِصَّنَّهٗ مِنْهُ.

''ابوفراس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں عمال (زکوٰۃ وصول کرنے والے) اس لیے نہیں بھیجتا کہ وہ آپ کی پٹائی کریں اور نہ ہی اس لیے کہ وہ آپ کے اموال پر قبضہ کرلیں، بل کہ میں تو انہیں اس لیے بھیجتا ہوں کہ وہ آپ کو دین اور آپ کے طریقے سکھائیں، اگر کسی کے ساتھ کوئی اور سلوک ہو، تو مجھے بتائے، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے! میں اسے اس سے بدلہ لے کر دوں گا۔ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے: امیر المومنین! اگر کوئی مسلمان آدمی رعیت کا حکمران ہو اور اپنی رعیت میں سے کسی کو تادیبا سزا دے، تو کیا آپ اس سے بھی بدلہ لیں گے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں اس سے بھی بدلہ لوں گا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ نے اپنی ذات سے بھی بدلہ دلوایا ہے، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے! میں اس سے ضرور بدلہ لوں گا۔''

❁ **حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 41/1، سنن أبي داوٗد : 4537، سنن النّسائي : 4281، فضائل القرآن للفريابي : 172، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۴/۴۳۹) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، ابوفراس نہدی ''حسن الحدیث'' ہے۔

845۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ

الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا، فَلَاحَهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ، فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَشَجَّهُ، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: الْقَوَدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَكُمْ كَذَا وَكَذَا»، فَلَمْ يَرْضَوْا قَالَ: «فَلَكُمْ كَذَا وَكَذَا»، فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ: «فَلَكُمْ كَذَا وَكَذَا»، فَرَضُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ»، قَالُوا: نَعَمْ، فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «إِنَّ هٰؤُلَاءِ اللَّيْثِيِّينَ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوَدَ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا أَرَضِيتُمْ؟» قَالُوا: لَا، فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُفُّوا فَكَفُّوا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَزَادَهُمْ وَقَالَ: «أَرَضِيتُمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «فَإِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ»، قَالُوا: نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَرَضِيتُمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کو صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا، تو ایک آدمی نے اپنے صدقہ کے بارے میں ان سے جھگڑا کیا۔ ابوجہم نے مار کر اس کا سر پھوڑ دیا۔ اس کے اہل خانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! قصاص (چاہیے۔) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس قدر مال لے لیں، (قصاص رہنے دیں۔) وہ رضامند نہ ہوئے، فرمایا: اس قدر مال لے لیں، لیکن وہ رضامند نہ ہوئے، فرمایا: اتنا مال اور لے لیں، تو وہ راضی ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں لوگوں سے خطاب کروں گا اور انہیں تمہاری رضامندی کے متعلق بتاؤں گا۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا

: یہ لیثی میرے پاس قصاص لینے آئے، تو میں نے انہیں اس قدر مال کی پیش کش کی، تو یہ رضامند ہو گئے، کیا آپ راضی ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں! مہاجرین نے انہیں سزا دینے کا ارادہ کیا، تو آپ نے انہیں فرمایا: باز رہیں۔ چنانچہ وہ باز آ گئے۔ آپ نے پھر انہیں بلایا اور زیادہ کی پیش کش کی اور فرمایا: کیا خوش ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں سے خطاب کروں گا اور انہیں تمہاری رضامندی کے متعلق بتاؤں گا۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور پوچھا: کیا خوش ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں!''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 232/6، سنن أبي داوٗد : 4534، سنن النّسائي : 4782، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۴۸۷) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام زہری رحمہ اللہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

846۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَفَرًا، مِّنْ عُكْلٍ، وَّعُرَيْنَةَ تَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ أَهْلُ ضَرْعٍ وَّلَمْ يَكُونُوا أَهْلَ رِيفٍ، وَّشَكَوْا حُمَّى الْمَدِينَةِ، فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ، وَّأَمَرَ لَهُمْ بِرَاعٍ، وَّأَمَرَهُمْ أَنْ يَّخْرُجُوا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَانْطَلَقُوا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ، فَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ، وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ، فَأُتِيَ بِهِمْ، فَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَتُرِكُوا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ يَقْضِمُونَ حِجَارَتَهَا حَتّٰى مَاتُوا قَالَ قَتَادَةُ : فَبَلَغَنَا أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ أُنْزِلَتْ فِيهِمْ : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ﴾ (المائدة : 33).

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عکل اور عرینہ قبیلے کے کچھ لوگوں نے اسلام قبول کیا، وہ نبی

کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو بتایا کہ وہ زمیندار نہیں، بل کہ چرواہے ہیں، نیز انہوں نے مدینہ کے بخار کی شکایت کی، نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے اونٹوں اور چرواہوں کا (بندو بست کرنے کا) حکم دیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ (مدینہ سے) باہر چلے جائیں، ان کا دودھ اور پیشاب پئیں، وہ حرہ (پتھریلا میدان) کے ایک کونے میں چلے گئے اور اسلام لانے کے بعد کافر (مرتد) ہو گئے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے، نبی کریم ﷺ کو یہ خبر پہنچی، تو آپ نے ان کے پیچھے لوگوں کو تلاش کرنے کے لیے بھیجا، انہیں لایا گیا، تو آپ نے ان کی آنکھوں میں سلائی گرم کر کے ڈالی اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے، پھر انہیں حرہ کے کنارے میں پھینک دیا گیا وہ پتھر چباتے چباتے مر گئے۔

قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمیں خبر ملی ہے کہ آیت ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (المائدة: 33) انہی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔''

❁ صحيح البخاري: 4192، صحيح مسلم: 1671

847۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَمَرَ أَعْيُنَهُمْ لِأَنَّهُمْ سَمَرُوا أَعْيُنَ الرُّعَاةِ.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں (گرم) سلائیاں ڈالیں، کیوں کہ انہوں نے چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں ڈالی تھیں۔''

❁ صحيح مسلم: 1671

848۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، وَالْحَدِيثُ لِابْنِ الْمُقْرِئِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا، جَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ

غُلَامًا أَسْوَدَ، قَالَ : «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : «فَمَا أَلْوَانُهَا؟»، قَالَ : حُمْرٌ، قَالَ : «هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟»، قَالَ : إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا، قَالَ : «فَأَنّٰى أَتَاهَا ذٰلِكَ؟» قَالَ : عَسٰى أَنْ يَّكُونَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ، قَالَ : «وَهٰذَا عَسٰى أَنْ يَّكُونَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: میری بیوی نے کالے رنگ کا بچہ جنا ہے، آپ نے پوچھا: کیا آپ کے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: ان کا رنگ کیسا ہے؟ اس نے کہا: سرخ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا ان میں کوئی اونٹ خاکی رنگ کا بھی ہے؟ اس نے کہا: ان میں خاکی رنگ کے کئی اونٹ ہیں۔ آپ نے پوچھا: وہ کہاں سے آئے ہیں؟ اس نے کہا: ہو سکتا ہے کسی رَگ نے انہیں کھینچ لیا ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہو سکتا ہے، اسے بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔''

❁ صحيح البخاري : 6847، صحيح مسلم : 1500

849ـ حَدَّثَنَا مُحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا الْفَضْلُ يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى، قَالَ : أَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ نَبِيُّ التَّوْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكًا وَّكَانَ ظَالِمًا، أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا أَنْ يَّكُونَ كَمَا قَالَ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی التوبۃ سیدنا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلام پر جھوٹی تہمت لگائی، تو قیامت کے دن اس پر حد لگائی جائے گی الا یہ کہ وہ اپنی بات میں سچا ہو۔''

❁ صحيح البخاري : 6858، صحيح مسلم : 1660

850ـ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : أَنَا شُعَيْبٌ يَّعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ، قَالَ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ،

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللّٰهِ».

''سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے علاوہ (کسی جرم میں) دس سے زائد کوڑے نہ لگائے جائیں۔''

❁ صحيح البخاري: 6848، صحيح مسلم: 1660

851۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ، قَالَ: أَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ فَيَّاضٍ الْأَبْنَاوِيِّ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا، مِّنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقَرَّ أَنَّهُ زَنٰى بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَجَلَدَهُ مِائَةً، وَّكَانَ بِكْرًا، ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ، فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِينَ.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنو بکر بن لیث قبیلے کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے چار مرتبہ اقرار کیا کہ اس نے فلاں عورت سے زنا کیا ہے، وہ کنوارا تھا، آپ نے اسے سو کوڑے لگائے، پھر آپ نے اس سے عورت کے خلاف دلیل مانگی، تو وہ عورت کہنے لگی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ آپ نے اسے حد قذف (تہمت) میں (۸۰) کوڑے لگائے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ**: سنن أبي داوٗد: 4467، السّنن الكبرٰى للنّسائي: 7348، اس حدیث کو امام نسائی رحمہ اللہ نے ''منکر'' کہا ہے، جب کہ امام حاکم رحمہ اللہ (۴/ ۳۷۰، ۳۷۱) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ ان کے ردّ و تعاقب میں کہتے ہیں: اَلْقَاسِمُ ضَعِيفٌ. قاسم بن فیاض ابناوی راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَشْرِبَةِ

مشروبات سے متعلق احادیث

852۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَعْلٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : خَطَبَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، وَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خطبہ دیا، اللہ کی حمد وثنا کی اور وعظ ونصیحت کرتے ہوئے فرمایا: امابعد! جس روز شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا اس وقت وہ انگور، کھجور، گندم، جَو اور شہد پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی اور خمر (شراب) ہر اس چیز کو کہتے ہیں، جو عقل کو ڈھانپ لے (زائل کر دے)۔''

❁ صحيح البخاري : 4619، صحيح مسلم : 3032

853۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، قَالَ : ثَنِي أَبُو الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عِنْدَنَا خَمْرًا لِّيَتِيمٍ فَأَمَرَنَا فَأَهْرَقْنَاهَا .

''سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شراب حرام کی گئی، تو ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے پاس یتیم (بچے) کی شراب ہے (اس کا کیا کریں؟) آپ نے ہمیں حکم دیا، تو ہم نے اسے

بہادیا۔''

❀ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 26/3، سنن التّرمذي : 1263، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' کہا ہے۔ مجالد بن سعید راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔**

854۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، قَالَ : ثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ تُجْعَلُ خَلًّا فَكَرِهَهٗ .

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے شراب کا سرکہ بنانے کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ نے اسے ناپسند کیا۔''

❀ صحيح مسلم : 1983

855۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔''

❀ صحيح البخاري : 5585، صحيح مسلم : 2001

856۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ قُرَّةَ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عِنْدَنَا أَشْرِبَةً أَوْ شَرَابًا مِّنْ هٰذَا الْبِتْعِ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِزْرِ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيرِ فَمَا تَأْمُرُنَا فِيهَا؟، قَالَ : «أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ» .

''سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے پاس کچھ مشروبات ہیں جو بتع یعنی شہد کی شراب، اور مزر یعنی مکئی اور جو کی نبیذ ہے، تو آپ ہمیں کیا حکم

فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے روکتا ہوں۔''

❁ صحيح البخاري: 4343، صحيح مسلم: 1733

857۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: ثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ».

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے اور ہر خمر حرام ہے۔''

❁ صحيح مسلم: 2003

858۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدٌ، هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّنْبَذَ فِي الْمُقَيَّرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمَةِ وَالنَّقِيرِ، قَالَ: «وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مقیر (تارکول لگا ہوا برتن) مزفت (روغنی برتن) دبا (کدو سے بنا ہوا برتن) حنتمہ (پرانا سبز مٹکا) اور نقیر (لکڑی کا برتن) میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے، نیز فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

❁ **إسنادهٔ حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 501/2، سنن النّسائي: 5592، سنن ابن ماجه: 3401، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ (۱۸۶۴) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۴۰۸) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

859۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 16/2-21، سنن النّسائي : 5590، سنن التّرمذي : 1864، سنن ابن ماجه : 3390، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۳۶۹) نے ''صحیح'' کہا ہے۔**

860۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ : ثَنِي أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ» .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو، تو اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 343/3، سنن أبي داوٗد : 3681، سنن التّرمذي : 1865، سنن ابن ماجه : 3393، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' کہا ہے۔ اس کا ایک دوسرا طریق صحیح ابن حبان (۵۳۸۲) میں آتا ہے۔**

861۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ : أَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز کا ایک فرق (16 رطل وزن) نشہ پیدا کرے، اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 71/6-131، سنن أبي داوٗد : 3687، سنن التّرمذي :

1866، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۳۸۳) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

862۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، وَعَلَّانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، قَالَا : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ : أَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ» .

''سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار استعمال کرنے سے نشہ آتا ہو، تو میں آپ کو اس کی کم مقدار سے بھی منع کرتا ہوں۔''

❁ **إسنادهٔ حسنٌ** : سنن النّسائي : 5611، سنن الدّارمي : 2099، مسند أبي يعلى : 694، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۳۷۰) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

863۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا، فَإِنَّ مُحَمَّدًا أُذِنَ لَهٗ فِي زِيَارَةِ أُمِّهِ، وَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ أَنْ تُمْسِكُوا عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ أَرَدْتُ بِذٰلِكَ أَنْ يَتَّسِعَ أَهْلُ السَّعَةِ عَلٰى مَنْ لَّا سَعَةَ لَهٗ، فَكُلُوا وَادَّخِرُوا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ ظَرْفًا لَّا يُحِلُّ شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهٗ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ» .

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے آپ کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، سو اب ان کی زیارت کیا کریں، کیوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی ماں کی (قبر کی) زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے، یہ آخرت یاد دلاتی ہے، میں نے آپ کو تین دن سے زائد قربانی کا

گوشت رکھنے سے منع کیا تھا، میرا مقصد یہ تھا کہ مالدار لوگ ان لوگوں کے لیے فراخی پیدا کریں، جن کے پاس (قربانی کی) گنجائش نہیں ہے، اب آپ کھائیں بھی اور جمع بھی کر سکتے ہیں اور میں نے آپ کو کچھ برتنوں (کے استعمال) سے روکا تھا، برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتا، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

❁ صحیح مسلم: 106/977

864۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُّخْلَطَا جَمِيعًا، وَعَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُّخْلَطَا جَمِيعًا، وَّكَتَبَ إِلٰى أَهْلِ جُرَشٍ أَنْ لَّا يَخْلِطُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ گدر (آدھی پکی ہوئی) کھجور اور (مکمل) پکی ہوئی کھجور، نیز خشک انگور (کشمش) اور کھجور کو اکٹھا ملا کر نبیذ بنایا جائے، نیز آپ نے جُرش والوں کو لکھ بھیجا کہ وہ خشک انگور اور کھجور کو ملا کر نبیذ نہ بنائیں۔''

❁ صحیح مسلم: 1990

865۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، وَأَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ، قَالَا: اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَتَاهُ دِهْقَانُ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهُ، ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِمْ فِيمَا صَنَعَ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ نَهَيْتُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَلَا الْحَرِيرَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ» .

''ابن ابی لیلیٰ اور ابو فروہ رحمہما اللہ دونوں عبداللہ بن عکیم رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا، تو دہقان (گاؤں کا چوہدری) چاندی کے برتن میں پانی لے آیا، آپ نے اسے گرا دیا، پھر اس پر ان لوگوں سے معذرت کرتے ہوئے فرمایا: مجھے اس سے منع کر دیا گیا تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی دیباج وحریر (ریشم) کے کپڑے پہنو، کیوں کہ دنیا میں یہ ان (کافروں) کے لیے ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں۔''

❁ صحيح البخاري: 5837، صحيح مسلم: 2067

866۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَعُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، وَالْحَدِيثُ لِأَبِي جَعْفَرٍ قَالُوا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: ثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي عِيسَى الْأُسْوَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔''

❁ صحيح مسلم: 114/2025

867۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنَا عِمْرَانُ ابْنُ حُدَيْرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُطَارِدٍ أَبِي الْبَزَرِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا، فَقَالَ: كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ، وَّنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَسْعٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''ابو بزری یزید بن عطارد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کھڑے ہو کر پینے کے متعلق پوچھا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم عہد نبوی میں کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے اور چلتے

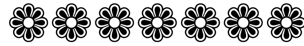
پھرتے کھالیا کرتے تھے۔‘‘

❀ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 2/12-24-29، شرح معاني الآثار للطّحاوي : 274,273/4

868۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ ابْنَةِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّهٗ، تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا، وَقِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ، فَشَرِبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ قَائِمًا، قَالَتْ : فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقَطَعْتُهٗ.

’’سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے بتایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور آپ نے لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ کہتی ہیں: میں نے کھڑے ہو کر اس (کے منہ) کو کاٹ لیا (اور محفوظ کر لیا)۔‘‘

❀ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 431/6، شمائل التّرمذي : 215



بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَطْعِمَةِ
کھانے سے متعلق احادیث

869۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَا : ثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ پیے، کیوں کہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے۔''

❁ صحيح مسلم : 2020

870۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ ثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُولُ : الْقَاسِمُ عِنْدَنَا هُوَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (مذکورہ) حدیث بیان کی ہے۔

ابومحمد کہتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ سے سنا ہے، وہ کہہ رہے تھے: ہمارے نزدیک ان شاء اللہ قاسم سے مراد ابوبکر بن عبید اللہ ہیں۔''

❁ صحيح مسلم: 105/2020

871۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَأْرَةِ تَمُوتُ فِي السَّمْنِ قَالَ: «إِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ».

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چوہیا کے متعلق پوچھا گیا، جو گھی میں گر کر مر جائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر گھی جما ہوا ہو، تو چوہیا اور اس کے آس پاس کا گھی گرا دیں اور اگر گھی پگھلا ہوا ہو، تو پھر اس کے قریب مت جائیں، (مت کھائیں۔)''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ**: مسند الإمام أحمد: 233,232/2، سنن أبي داوٗد: 3842، **اس حدیث کو امام ابن حبان** رحمہ اللہ (۱۳۹۳) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام زہری رحمہ اللہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

872۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَسَعِيدُ بْنُ بَحْرٍ الْقَرَاطِيسِيُّ، قَالَا: أَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ فَأْرَةً وَّقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ: «أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا، وَكُلُوهُ».

''سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک چوہیا گھی میں گر کر مر گئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، تو فرمایا: چوہیا اور اس کے آس پاس کا گھی پھینک دیں اور باقی کھا لیں۔''

❁ صحيح البخاري: 235-236-5538-5540

873۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ

عَطَاءٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى شَاةً مَّيِّتَةً لِّبَعْضِ أَزْوَاجِهٖ فَقَالَ : «أَلَا دَبَغْتُمْ إِهَابَهَا فَانْتَفَعْتُمْ بِهَا» عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ وَّكَانَ قَدْ سَمِعَهٗ قَبْلَهٗ بِأَرْبَعِينَ سَنَةً، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَّيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم .

''عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی کسی بیوی کی مردہ بکری دیکھی، تو فرمایا: آپ نے اس کے چمڑے کو رنگا کیوں نہیں کہ اس سے استفادہ کر لیتے؟

عمرو بن دینار نے چالیس سال پہلے عطاء سے یہ روایت سنی تھی، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے۔''

❁ صحیح مسلم : 364

874۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرْفَعُهٗ، قَالَ ابْنُ الْمُقْرِئِ : وَقَالَ مَرَّةً : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ» .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو چمڑا رنگ لیا جائے، وہ پاک ہوجاتا ہے۔''

❁ صحیح مسلم : 366

875۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي الْقَطَّانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ .

''سیدنا اسامہ بن عمیر ہذلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کے چمڑے کو بچھونا بنانے سے منع کیا ہے (ان پر بیٹھا نہ جائے۔)''

❁ **حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 75,74/5، سنن أبي داوٗد : 4132، سنن النّسائي : 4258، سنن التّرمذي : 1770، امام حاکم رحمہ اللہ (۱۴۸/۱) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی

موافقت کی ہے،المعجم الكبير للطّبراني (۱۹۲/۱، ح : ۵۰۹) میں سعید بن ابی عروبہ کی متابعت شعبہ نے کر رکھی ہے،السّنن الكبرٰى للبيهقي (۲۱/۱) میں اس کا بسند ''حسن'' شاہد بھی ہے۔

876۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْحَدَّادُ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ : قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ، وَأَلْيَاتِ الْغَنَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيِّتٌ» .

قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ : قَدْ حَدَّثَ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ .

''سیدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آئے،تو وہاں کے لوگ (زندہ) اونٹوں کی کوہانیں اور بکریوں (دنبہ) کی چکلیاں کاٹ لیا کرتے تھے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زندہ جانور کا جو حصہ کاٹا جائے،وہ حرام ہے۔

یحیٰی بن معین کہتے ہیں: یحیٰی قطان نے بھی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے بیان کیا ہے۔''

❀ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 218/5، سنن أبي داوٗد : 2858، سنن التّرمذي : 1480، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲۳۹/۴) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

877۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ امْرَأَةً اتَّخَذَتْ خَاتَمًا، وَّحَشَتْهُ أَطْيَبَ الطِّيبِ الْمِسْكَ .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا تذکرہ کیا، جس نے انگوٹھی بنوائی اور اس میں (نگینہ کی جگہ) عمدہ خوشبو یعنی کستوری بھروائی۔''

❁ صحيح مسلم: 19/2252

878۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي عُبَيْدَةَ فِي سَرِيَّةٍ، فَنَفِدَ أَزْوَادُنَا، فَمَرَرْنَا بِحُوتٍ قَذَفَهُ الْبَحْرُ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْهُ فَنَهَانَا أَبُو عُبَيْدَةَ، ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَكُلُوا فَأَكَلْنَا مِنْهُ أَيَّامًا، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: «إِنْ كَانَ بَقِيَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَابْعَثُوا بِهِ إِلَيْنَا».

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سریہ (چھوٹے لشکر) میں بھیجا، ہمارا کھانا ختم ہو گیا، ہم ایک مچھلی کے پاس سے گزرے، جسے سمندر نے باہر پھینک دیا تھا، ہم نے اس میں سے کھانا چاہا، تو سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں منع کر دیا، پھر ہم کہنے لگے: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے ہیں، لہٰذا اسے کھا لیں، چنانچہ ہم کئی دنوں تک اسے کھاتے رہے، جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو ہم نے آپ کو اس کی اطلاع دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آپ کے پاس اس کا کچھ حصہ بچا ہوا ہے، تو ہمارے ہاں بھیجنا۔''

❁ صحيح البخاري: 2483، صحيح مسلم: 1935

879۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: ثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، قَالَ: ثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ مِقْسَمٍ، قَالَ أَحْمَدُ يَعْنِي عُبَيْدَ اللّٰهِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ: «هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ».

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے سمندر کے پانی کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 373/3، سنن ابن ماجه: 388، سنن الدّارقطني: 34/1، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۱۲) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۲۴۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

880۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ح وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، قَالَ: جِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ.

''ابو یعفور رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے ٹڈی دَل کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں چھ جنگیں لڑی ہیں، ہم ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري: 5495، صحيح مسلم: 1952

881۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا مُحَاضِرٌ، قَالَ: ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتٰى قَوْمٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: إِنَّا نُؤْتٰى بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي يُسَمَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ، أَوْ لَمْ يُسَمَّ فَقَالَ: «اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوا».

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگے: ہمارے پاس گوشت لایا جاتا ہے، معلوم نہیں کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں لیا گیا (یعنی بسم اللہ، اللہ

اکبر پڑھا گیا یا نہیں، تو ہم کیا کریں؟) فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر کھالیں۔‘‘

❀ صحيح البخاري : 5507

882۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا، مَّنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَّمْ يُحَرَّمْ، فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ» .

’’سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سے مسلمانوں کا سب سے بڑا مجرم وہ ہے، جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق پوچھا، جو حرام نہیں تھی، تو اس کے سوال کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔‘‘

❀ صحيح البخاري : 7289، صحيح مسلم : 2358

883۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، وَّسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ .

’’سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔‘‘

❀ صحيح البخاري :5521، صحيح مسلم :561

884۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ذَبَحْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ، فَنَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الْخَيْلِ .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خیبر کے روز گھوڑے، خچر اور گدھے ذبح کیے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خچر اور گدھوں سے منع کر دیا، البتہ گھوڑوں سے منع نہیں کیا۔''

❀ **صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 356/3، سنن أبي داوٗد : 3789، رواه مسلم (1941) من حديث أبي الزبير به .

885۔ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت (کھانے) کی اجازت دی۔''

❀ صحيح البخاري : 4219، صحيح مسلم : 1941

886۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ هِشَامٍ يَّعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : أَكَلْنَا لَحْمَ فَرَسٍ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گھوڑے کا گوشت کھایا تھا۔''

❀ صحيح البخاري : 5510، صحيح مسلم : 1942

887۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ يَّعْنِي الدَّسْتُوَائِيَّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَبَنِ الْبَقَرَةِ الْجَلَّالَةِ، وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ، وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ (نجاست خور جانور) کا دودھ پینے، مجثمہ (جانور کو باندھ کر تیراندازی کے ذریعے قتل کرنے) اور مشکیزہ کے منہ سے (منہ لگا کر) پینے سے منع کیا ہے۔''

❁ **حسنٌ**: مسند الإمام أحمد :226/1، سنن أبي داوٗد : 3786، سنن النّسائي : 4453، سنن التّرمذي : 1825، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۵۵۲) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۳۹۹) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۰۲/۲،۱۰۳) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔**المعجم الكبير للطّبراني (۳٤۹/۱۱، ح : ۱۱۹۷۷) **میں اس کا بسند ''صحیح'' شاہد بھی ہے۔**

888۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ، أَنَّ رَجُلًا، اعْتَزَلَ الدَّجَاجَ، وَقَالَ : رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهَا، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ .

''زہدم جرمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی مرغ (کھانے) سے کنارہ کش ہو گیا اور کہنے لگا: میں نے اسے کچھ کھاتے دیکھا ہے، جس کی وجہ سے مجھے اس سے کراہت ہو گئی ہے، تو سیدنا ابو موسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھا رہے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 5518، صحيح مسلم : 1649

889۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ .

''سیدنا ابو ثعلبہ خُشَنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی (نوکیلے دانت) والے درندے کو کھانے سے منع کیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 5530-5780، صحيح مسلم : 1936

890۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: لَقِيتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الضَّبُعِ أَنَأْكُلُهَا؟، قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَصَيْدٌ هِيَ؟، قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «نَعَمْ».

''عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی عمار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان سے کہا: مجھے بتلائیے، کیا ہم بجو کھا سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے پوچھا: کیا وہ شکار ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ کہا: جی ہاں۔''

❀ **إسنادهُ صحيحٌ وللحديث طرق كثيرة**: مسند الإمام أحمد: 3/297-318-322، سنن أبي داوٗد: 3801، سنن النّسائي: 2839، سنن التّرمذي: 851، سنن ابن ماجه: 3236، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۶۴۵، ۲۶۴۶) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۹۶۵) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۴۵۲) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے۔**

891۔ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى الْقَوْمُ، فَأَدْرَكْتُهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ، فَبَعَثَ بِفَخِذِهَا، قَالَ: وَأَحْسَبُ قَالَ: بِوَرِكِهَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مرظہران نامی جگہ میں ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا، لوگ (اس

کے پیچھے) دوڑے، تو میں نے اسے پکڑ لیا، میں اسے سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا، انہوں نے اس کے پیچھے کا یاران کا گوشت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، تو آپ نے اسے قبول کر لیا۔"

❁ صحيح البخاري : 5535، صحيح مسلم : 1953

892۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ .

"سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی (نوکیلے دانت) والے درندے اور ہر پنجے (سے شکار کرنے) والے پرندے سے منع کیا ہے۔"

❁ صحيح مسلم : 1934

893۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ .

"سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی (نوکیلے دانت) والے درندے اور ہر پنجے (سے شکار کرنے) والے پرندے سے منع کیا ہے۔"

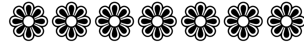
❁ صحيح مسلم : 1934

894۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الضِّبَابِ، فَقَالَ

: أَهْدَتْ خَالَتِي أُمُّ حُفَيْدٍ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَّأَقِطًا وَّأَضُبًّا، فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْأَقِطِ، وَتَرَكَ الضِّبَابَ تَقَذُّرًا لَهُمْ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَّا أُكِلْنَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سانڈے کھانے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میری خالہ ام حُفید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھی، پنیر اور سانڈوں کا تحفہ بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر میں سے کچھ کھالیا اور گھن کی وجہ سے سانڈے چھوڑ دیے، اگر وہ حرام ہوتے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ کھائے جاتے اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کھانے کا حکم دیتے۔''

❁ صحيح البخاري : 5402، صحيح مسلم : 1947



بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّبَائِحِ

ذبح کے متعلق احادیث

895۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ، فَأَصَابَ الْقَوْمُ غَنَمًا وَّإِبِلًا، فَعَجَّلُوا بِهَا، فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ، فَانْتَهٰى إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ، بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ وَعَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ، قَالَ : وَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، فَرَمَاهُ الرَّجُلُ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهَا هٰكَذَا»، قَالَ : ثُمَّ إِنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ أَتَاهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا نَخَافُ، أَوْ إِنَّا نَرْجُوا أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَكُلُوا لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ فَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ»، ثُمَّ قَالَ : «إِنَّ نَاضِحًا تَرَدّٰى فِي بِئْرٍ بِالْمَدِينَةِ فَذُكِّيَ مِنْ قِبَلِ شَاكِلَتِهٖ يَعْنِي خَاصِرَتَهٗ فَأَخَذَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَشِيرًا بِدِرْهَمَيْنِ .

''سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ کے نچلے حصے میں (ٹھہرے ہوئے) تھے، لوگوں نے (غنیمت میں) اونٹ اور بکریاں حاصل کیں اور جلد بازی کرتے ہوئے (تقسیم سے پہلے ہی ذبح کر کے) انہیں ہانڈیوں میں پکانے لگے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور ہانڈیوں کو الٹنے کا حکم دیا، آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا۔ راوی کہتے ہیں: ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا، تو ایک آدمی نے تیر مار کر اسے روک لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح سرکشی ہوتی ہے، اگر ان میں سے کوئی آپ کو عاجز کر دے، تو اس کے ساتھ یہی سلوک کریں، پھر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے: اللہ کے رسول! ہمیں خطرہ ہے، یا ہمیں امید ہے کہ کل (یعنی مستقبل قریب میں) ہمارا مقابلہ دشمن سے ہوگا، ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، کیا ہم بانس کی کھچی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دانت اور ناخن کے علاوہ جو چیز بھی خون بہا دے اور ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو، تو اسے کھا لیں، میں تمہیں (اس کی وجہ) بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ پھر انہوں (رافع) نے کہا: ایک اونٹ مدینہ کے کنویں میں گر گیا، تو اسے کوکھ (کمر) کی جانب سے ذبح کیا گیا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا دسواں حصہ دو درہم میں لے لیا۔''

❁ صحیح البخاري: 2507، صحیح مسلم: 1968

896۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: ثَنَا حَبَّانُ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ، قَالَ: ثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ، قَالَ: كَانَ أَيُّوبُ يُحَدِّثُنِي، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، فَلَقِيتُ زَيْدًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: ثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ نَاقَةٌ تَرْعٰى فِي قِبَلِ أُحُدٍ، فَعَرَضَ لَهَا فَنَحَرَهَا بِوَتَدٍ، فَقُلْتُ لِزَيْدٍ: مِنْ حَدِيدٍ أَوْ مِنْ خَشَبٍ؟ قَالَ: لَا، بَلْ مِنْ خَشَبٍ قَالَ: ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کی اونٹنی تھی، جو احد (پہاڑ) کی

جانب چرا کرتی تھی، وہ اس کے سامنے آیا، تو اسے میخ سے نحر کر دیا (یعنی میخ اس کے گلے میں گھونپ دی) میں نے زید سے پوچھا: میخ لوہے کی تھی یا لکڑی کی؟ انہوں نے کہا: لکڑی کی تھی، پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا: تو آپ نے اسے اس کے کھانے کا حکم دیا۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : سنن النّسائي : 4407، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۱۱۳/۴) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح غریب'' قرار دیا ہے۔

897۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا يَحْيٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً، كَانَتْ تَرْعٰى لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ غَنَمًا لَّهُمْ بِسَلْعٍ، فَخَافَتْ عَلٰى شَاةٍ أَنْ تَمُوتَ، فَأَخَذَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ، وَأَنَّ ذٰلِكَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت سلع (پہاڑ) پر سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی بکریاں چرایا کرتی تھی، اسے ایک بکری کے مرنے کا خطرہ لاحق ہوا، تو اس نے ایک پتھر لیا اور اس سے بکری کو ذبح کر دیا، رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا، تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اس (بکری) کو کھالیں۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 76/2-80، سنن الدّارمي : 1971، شرح مشكل الآثار للطّحاوي : 2992

898۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 5513، صحيح مسلم : 1956

899۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ : ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهٗ» .

''سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام معاملات میں حسن سلوک کو لازمی قرار دیا ہے، پس احسن انداز سے قتل کریں اور احسن انداز سے ہی ذبح کریں، آپ کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرلیں اور اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائیں۔''

❁ صحيح مسلم : 1955

900۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنِينِ فَقَالَ : «كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهٗ ذَكَاةُ أُمِّهٖ» .

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنین (پیٹ کے بچہ) کے متعلق پوچھا، تو فرمایا: اگر چاہیں، تو اسے کھا سکتے ہیں، کیوں کہ وہ اپنی ماں کے ذبح ہونے کی وجہ سے خود بھی ذبح ہو جاتا ہے۔ (اس کی ماں کا ذبح ہونا اس کے لیے کافی ہے۔)''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ والحديث صحيحٌ، له طرق و شواهد** : مسند الإمام أحمد : 3/31-53، سنن أبي داوٗد : 2827، سنن الترمذي : 1476، سنن ابن ماجه : 3199، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔ مجالد بن سعید جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے، البتہ صحیح ابن حبان (۵۸۸۹)

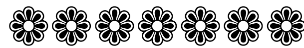
میں اس کی متابعت موجود ہے۔

901- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا يَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ؟ فَقَالَ : «لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَـأَجْزَأَ عَنْكَ»، قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ : هٰذَا فِي مَا لَا يُقْدَرُ عَلَيْهِ، يُشْبِهُ التَّرَدِّيَ .

''ابوعشراء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا لُبّہ (گردن کے گڑھے) یا حلق سے ہی ذبح کرنا درست ہے؟ فرمایا: اگر اس کی ران میں نیزہ (وغیرہ) ماردیں، تو بھی کافی ہے۔

ابن مہدی کہتے ہیں: یہ حکم اس جانور کے لیے ہے، جو بے قابو ہو، جیسے بلندی سے گرنے والا جانور وغیرہ۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 434/4، سنن أبي داوٗد : 2825، سنن النّسائي : 4413، سنن التّرمذي :1841، سنن ابن ماجه : 3184، اس روایت کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''غریب'' کہا ہے۔اس سند کے راوی ابوعشراء کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں : فِي حَدِيثِهٖ وَاسْمِهٖ وَسَمَاعِهٖ مِنْ أَبِيهِ نَظَرٌ . (التاريخ الكبير : ٢١/٢)۔ مجمع الزّوائد للهيثمي (٣٤/٤) میں اس کا ایک ''ضعیف'' شاہد بھی آتا ہے۔



بَابُ مَا جَاءَ فِي الضَّحَايَا

قربانی کے مسائل

902۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ: ثَنِي عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سینگوں والے چتکبرے مینڈھے قربانی کیے۔''

❁ صحيح البخاري: 5558، صحيح مسلم: 1966

903۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کی طرف سے گائے قربانی کیا کرتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري: 5548، صحيح مسلم: 120,119/1211

904۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً، إِلَّا أَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِّنَ الضَّأْنِ».

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسنہ (دوندے) کے علاوہ کوئی جانور نہ ذبح کریں، اگر اس کا ملنا مشکل ہو جائے، تو بھیڑ کا ایک سال کا بچہ ذبح کرلیں۔''

❁ صحيح مسلم : 1963

905۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ : ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِذَاعٍ مِّنَ الضَّأْنِ .

''سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بھیڑ کا ایک سالہ بچہ قربانی کیا۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ** : سنن النّسائي : 4387، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 270/9

906۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ الْهَمْدَانِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : وَقَالَ ابْنُ هِشَامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ أَوْ مُدَابَرَةٍ أَوْ شَرْقَاءَ أَوْ خَرْقَاءَ أَوْ جَدْعَاءَ .

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا جانور قربانی کرنے سے منع کیا، جس کا کان آگے سے کٹا ہو، یا پیچھے سے کٹا ہو، لمبائی میں کٹا ہو، یا گولائی میں کٹا ہو یا جس کی ناک کٹی ہو۔''

❁ **إسنادهٔ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 80/1-108، سنن أبي داوٗد : 2804، سنن النّسائي : 4377، سنن التّرمذي : 1498، سنن ابن ماجه : 3142، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے ''حسن صحیح''**، **امام حاکم** رحمہ اللہ (۴/ ۲۲۴) **نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **نے ان کی موافقت کی ہے۔ ابواسحاق ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، امام دارقطنی** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں:** وَلَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ أَبُو إِسْحَاقَ مِنْ شُرَيْحٍ . (العلل : ۲۳۸/۳)۔ **المستدرک للحاکم (۴/ ۲۲۴) میں ابن اشوع کا واسطہ گر گیا ہے، لیکن وہ سند قیس بن ربیع ضعیف عند جمہور کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔**

907۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا عِيسٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى بَنِي أَسَدٍ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوزَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي شَيْبَانَ قَالَ : سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَاذَا كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِي، أَوْ مَاذَا نَهٰى عَنْهُ؟، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَرْبَعٌ لَّا تُجْزِي، وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ضَلَعُهَا، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تُنْقِي»، قُلْتُ : فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَّكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ أَوْ فِي الْقَرْنِ أَوْ فِي الْأُذُنِ نَقْصٌ قَالَ : فَمَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلٰى أَحَدٍ .

''عبید بن فیروز ﷫ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا براء بن عازب ﷠ سے پوچھا: نبی کریم ﷺ کون سی قربانی ناپسند کیا کرتے تھے؟ یا کیسی قربانی سے منع کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: میرا ہاتھ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چار طرح کے جانور کفایت نہیں کرتے: ① وہ کانا جانور، جس کا کانا پن واضح ہو ② وہ لنگڑا، جس کا لنگڑا پن بالکل واضح ہو ③ وہ بیمار جس کا بیمار ہونا واضح ہو ④ وہ لاغر جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔ میں نے کہا: میں تو دانت، سینگ اور کان میں نقص کو بھی ناپسند کرتا ہوں، تو انہوں (سیدنا براء بن عازب ﷠) نے فرمایا: جو آپ کو ناپسند ہے، اسے چھوڑ دیں، لیکن کسی پر حرام قرار نہ دیں۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 284/4، سنن أبي داوٗد : 2802، سنن النّسائي : 4374، سنن التّرمذي : 1497، سنن ابن ماجه : 3144، **اس حدیث کو امام ترمذی** ﷫ **نے ''حسن صحیح''**، امام ابن خزیمہ ﷫ (۲۹۱۲) امام ابن حبان ﷫ (۵۹۱۹، ۵۹۲۲) اور امام حاکم ﷫ (۱/ ۴۶۷، ۴۶۸) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی ﷫ نے ان کی موافقت کی ہے۔

908۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا دَاوٗدُ عَنِ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدٌ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ»، قَالَ : فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ كَثِيرٌ، وَّإِنِّي ذَبَحْتُ نَسِيكَتِي لِيَأْكُلَ مِنْهَا أَهْلِي وَجِيرَانِي، وَعِنْدِي عَنَاقٌ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُهَا؟، قَالَ : «نَعَمْ وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ، وَهِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ» .

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نماز (عید) سے پہلے جانور ذبح نہ کرے۔سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر کہنے لگے: اللہ کے رسول! آج کے دن گوشت بہت زیادہ ہوتا ہے، میں نے اپنی قربانی ذبح کردی ہے تاکہ میرے پڑوسی اور اہل وعیال اسے کھالیں، میرے پاس بکری کا ایک سالہ بچہ ہے، جو گوشت والی دو بکریوں سے بھی بہتر ہے، کیا میں اسے ذبح (قربان) کردوں؟ فرمایا: جی ہاں! لیکن آپ کے بعد کسی کو جذعہ کفایت نہیں کرے گا اور یہ آپ کے لیے دو قربانیوں سے بہتر ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 5556، صحيح مسلم :1961

909۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا عِيسٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : فَقُلْتُ : أَنْتَ سَمِعْتَهٗ؟ فَقَالَ : نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، وَيُسَمِّي وَيُكَبِّرُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُمَا يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ وَاضِعًا عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهٗ .

''قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا،تو ان سے پوچھا: کیا آپ نے خود (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سینگوں والے چتکبرے مینڈھے قربانی کیا کرتے تھے اور بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھتے تھے، میں نے دیکھا کہ آپ انہیں اپنے مبارک ہاتھ سے ذبح کررہے تھے اور اپنا مبارک پاؤں ان کے اوپر رکھا ہوا تھا۔''

❁ صحيح البخاري : 5558، صحيح مسلم : 1966

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کے مسائل

910۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «كُلُّ غُلَامٍ مُّرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهٖ، يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهٗ وَيُسَمّٰى» .

''سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقے کے عوض گروی ہوتا ہے، ساتویں روز اس کی طرف سے (جانور) ذبح کیا جائے، اس کا سر منڈوایا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔''

❁ **صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 5/7-8-17، سنن أبي داوٗد : 2838، سنن النّسائي : 4225، سنن التّرمذي : 1522، سنن ابن ماجه : 3165، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے ''حسن صحیح'' اور حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **(تلخیص المستدرک: ۲۳۷/۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔**

911۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْقَصَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَبْشًا كَبْشًا .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھا عقیقہ کیا۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ** : سنن أبي داوٗد : 2841، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (بلوغ المرام لابن حجر: ۱۳۵۵)، حافظ نووی (المجموع شرح المہذب: ۸/۴۲۸) اور حافظ عبدالحق اشبیلی رحمہ اللہ (الاحکام الوسطیٰ: ۴/۱۴۱) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔**

912۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: ثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ كَبْشًا، وَّعَنِ الْحُسَيْنِ كَبْشًا.

رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُهُمْ عَنْ أَيُّوبَ، لَمْ يُجَاوِزُوا بِهٖ عِكْرِمَةَ.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک مینڈھا عقیقہ کیا اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے بھی ایک مینڈھا عقیقہ کیا۔

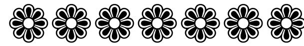
اسے ثوری، ابن عیینہ اور حماد بن زید وغیرہ نے ایوب سے روایت کیا ہے اور عکرمہ سے آگے ذکر نہیں کیا۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ**

913۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ فرع جائز ہے اور نہ عتیرہ۔ (اونٹنی کا پہلا بچہ، جسے وہ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے فرع کہلاتا تھا اور جو بکری وہ رجب کے پہلے عشرے میں ذبح کرتے تھے، وہ عتیرہ کہلاتی تھی۔)''

❁ صحيح البخاري: 5474، صحيح مسلم: 1976



بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّيْدِ

شکار کے مسائل

914۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: ثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ ابْنُ يَحْيٰى: وَهٰذَا حَدِيثُ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: «مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ»، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ؟ فَقَالَ: «مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ، فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاتُهُ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا أَوْ كِلَابًا غَيْرَهُ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهِ».

''سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض سے شکار کرنے کے متعلق پوچھا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ تیز دھار کی طرف سے لگے، تو کھالیں اور اگر عرض (چوڑائی) کی طرف سے لگے، تو وہ وقیذ (چوٹ سے مری ہوئی) ہے۔ کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ سے کتے کے ساتھ شکار کرنے کے متعلق پوچھا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شکار وہ آپ کے لیے روک لے اسے کھالیں، کیوں کہ کتے کے پکڑنے سے وہ ذبح ہو جاتا ہے، اگر آپ کے کتے کے ساتھ اور کتے بھی موجود ہوں اور یہ اندیشہ ہو کہ اس کے ساتھ ان کتوں نے بھی شکار کو پکڑا ہے اور قتل کیا ہے، تو پھر اسے نہ کھائیں، کیوں کہ آپ نے اپنے کتے کو چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیا ہے،

باقیوں پرتونہیں لیا۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 5475، صحيح مسلم : 1929

915۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَحْرٍ الْقَرَاطِيسِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ : ثَنِي بَيَانٌ أَبُو بِشْرٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ : قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَتَقْتُلَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا قَتَلْنَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ أَوْ يَشْرَكَهَا كَلْبٌ غَيْرُهَا» .

’’سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم سدھائے ہوئے کتے چھوڑتے ہیں، جو (شکار کو) قتل کر دیتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ شکار کو مار ڈالیں، تو کھا لیں، لیکن اگر وہ اسے کھانے لگ جائیں یا کوئی اور کتا ان کے ساتھ شریک ہو جائے تو پھر مت کھائیں۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 5483، صحيح مسلم : 1929

916۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ : ثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، وَإِنَّا بِأَرْضِ صَيْدٍ فَأَرْمِي بِقَوْسِي، وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِى غَيْرِ مُعَلَّمٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنْ كُنْتُمْ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ كَمَا ذَكَرْتَ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَّا تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا، وَإِنْ كُنْتُمْ بِأَرْضِ صَيْدٍ كَمَا ذَكَرْتَ فَمَا صِدْتَ

بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ» .

''سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں، تو ان کے برتنوں میں کھا پی لیتے ہیں اور ہمارا علاقہ شکار والا ہے، تو میں کمان کے ساتھ تیر بھی پھینکتا ہوں اور اپنے سدھائے ہوئے اور غیر سدھائے ہوئے کتے سے بھی شکار کرتا ہوں۔ (تو اس میں سے کیا جائز ہے؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آپ اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہو، جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے، تو ان کے برتنوں میں مت کھائیں الا یہ کہ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو، اگر کوئی اور چارہ نہ ہو، تو انہیں دھو کر ان میں کھا لیں اور اگر آپ شکار والے علاقے میں رہتے ہیں، جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے، تو جو شکار آپ اپنے تیر سے کریں، اس پر اللہ کا نام لے کر کھا لیں اور جو شکار آپ سدھائے ہوئے کتے سے کریں، اس پر اللہ کا نام لے کر اسے کھا لیں اور جو شکار آپ غیر سدھائے ہوئے کتے سے کریں اور پھر اسے ذبح کرنے کا موقع مل جائے، تو اسے بھی کھا لیں۔''

❁ صحيح البخاري : 5478، صحيح مسلم : 1930

917۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ قِصَّةَ الْكَلْبِ وَحْدَهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ: «وَمَا لَمْ تُدْرِكْ ذَكَاتَهُ فَلَا تَأْكُلْ» فِي قِصَّةِ الْكَلْبِ غَيْرِ الْمُعَلَّمِ .

''سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، انہوں نے صرف کتے والا قصہ بیان کیا، نیز غیر سدھائے ہوئے کتے کے واقعے کے آخر میں فرماتے ہیں: جسے ذبح کا

موقع نہ ملے اسے نہ کھالیں۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 5488، صحيح مسلم : 1930

918۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَحْرٍ الْقَرَاطِيسِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ : قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ : «إِذَا خَزَقَ فَكُلْ وَإِنْ أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ» .

’’سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض (بغیر پھل کے تیر) کے متعلق سوال کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ چھید کر دے، تو کھالیں اور اگر وہ عرض (چوڑائی) کی طرف سے لگے (چھید نہ کرے)، تو مت کھائیں۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 5483، صحيح مسلم : 1929

919۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ : ثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ : قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَطْلُبُ أَثَرَهُ بَعْدَ لَيْلَةٍ فَأَجِدُ فِيهِ سَهْمِي؟ قَالَ : «إِنْ وَجَدْتَهُ وَفِيهِ سَهْمُكَ، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ سَبُعٌ فَكُلْ»، قَالَ : فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بِشْرٍ فَقَالَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَدِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا وَجَدْتَ فِيهِ سَهْمَكَ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ أَمْرٍ غَيْرِهِ تَعْلَمُ أَنَّهُ قَتَلَهُ فَكُلْ» .

’’سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں شکار پر تیر چلاتا ہوں، پھر ایک رات کے بعد اسے پاتا ہوں، اس میں میرا تیر موجود ہوتا ہے (تو کیا کروں) فرمایا: اگر آپ کو شکار مل جائے اور اس میں آپ کا تیر بھی موجود ہو اور کسی درندے نے بھی اس سے نہ کھایا

ہو،تو آپ کھا سکتے ہیں۔شعبہ کہتے ہیں: میں نے ابو بشر کے سامنے یہ حدیث بیان کی،تو انہوں نے مجھے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اگر آپ اس میں اپنا تیر پالیں اور اس کے علاوہ کسی اور چیز کا نشان نہ پائیں، نیز آپ کو یقین ہو کہ یہ اسی تیر سے ہی مرا ہے،تو کھا سکتے ہیں۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 377/4، مسند الطّيالسي : 1041، سنن النّسائي : 4307، سنن التّرمذي : 1468، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے''حسن صحیح''** کہا ہے۔

920۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا ابْنُ الطَّبَّاعِ، قَالَ: ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا وَقَعَتْ رَمِيَّتُكَ فِي مَاءٍ فَغَرِقَ فَلَا تَأْكُلْ».

''سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:اگر آپ کا شکار(جسے تیر لگا ہے) پانی میں گر کر ڈوب جائے،تو اسے نہ کھائیں۔(ہوسکتا ہے وہ پانی میں ڈوبنے کی وجہ سے مرا ہو۔)''

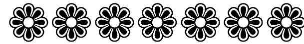
❁ صحيح البخاري : 5484، صحيح مسلم : 1929

921۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَطْلُبُ الْأَثَرَ بَعْدَ لَيْلَةٍ؟ فَقَالَ: «إِذَا وَجَدْتَ سَهْمَكَ فِيهِ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ السَّبُعُ فَكُلْ»، قَالَ شُعْبَةُ: فَذَكَرْتُ لِأَبِي بِشْرٍ فَحَدَّثَنِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا وَجَدْتَ سَهْمَكَ فِيهِ، وَلَمْ

تَرَ فِيهِ أَثَرَ أَمْرٍ غَيْرِهِ تَعْلَمُ أَنَّهُ قَتَلَهُ فَكُلْ» .

''سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں شکار پر تیر چلاتا ہوں، پھر ایک رات کے بعد اسے پاتا ہوں (تو کیا کروں) فرمایا: اگر آپ کو اس (شکار) میں اپنا تیر مل جائے اور کسی درندے نے بھی اس میں سے نہ کھایا ہو، تو اسے کھا سکتے ہو۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے ابو بشر کے سامنے یہ حدیث بیان کی، تو انہوں نے مجھے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آپ اس میں اپنا تیر پالیں اور اس کے علاوہ کسی اور چیز کا نشان نہ پائیں، نیز یقین ہو کہ یہ اسی تیر سے ہی مرا ہے، تو آپ کھا سکتے ہیں۔''

❀ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 377/4، مسند الطّيالسي : 1041، سنن النّسائي : 4307، سنن التّرمذي : 1468، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔



بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَيْمَانِ
قسموں کے مسائل

922۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِيِّ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : وَأَبِي أَبِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ»، قَالَ : فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهٖ بَعْدُ ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا . الْحَدِيثُ لِابْنِ الْمُقْرِئِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے : میرے باپ کی قسم! میرے باپ کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آبا کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے کبھی اپنی طرف سے بات کرتے ہوئے یا کسی اور سے بیان کرتے ہوئے یہ (باپ کی) قسم نہیں کھائی۔''

❀ صحيح البخاري : 6647، صحيح مسلم : 1646

923۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِالطَّوَاغِيتِ» .

''سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ اپنے آبا کی قسمیں کھاؤ اور نہ ہی بتوں کی۔''

❁ صحيح مسلم : 1648

924۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْخَصِيبِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَا : ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ»، الْحَدِيثُ لِعَلِيٍّ وَزَادَ : وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ .

''سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دین اسلام کی بجائے کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھائی، تو وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے کہا۔ (یعنی یوں کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں، تو میں یہودی ہو جاؤں وغیرہ تو وہ یہودی ہو جائے گا۔) یہ حدیث علی بن محمد کی ہے، اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ ان صحابہ کرام میں شامل ہیں، جنہوں نے درخت کے نیچے آپ کی بیعت (بیعت رضوان) کی تھی۔''

❁ صحيح البخاري : 6047، صحيح مسلم : 110

925۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا عِيسٰى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : ﴿لَا يُوَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾ (البقرة : 225) قَالَتْ : أُنْزِلَتْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ : بَلٰى وَاللّٰهِ، وَلَا وَاللّٰهِ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا قرآن مجید کی اس آیت ﴿لَا يُوَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾ (البقرة : 225) (اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر تمہارا مؤاخذہ نہیں کرتے) کے متعلق فرماتی ہیں: یہ آیت لوگوں کے یوں کہنے کے متعلق اتری ہے: 'اللہ کی قسم! اللہ کی قسم!' (یعنی گفتگو کے دوران تکیہ کلام کے طور پر غیر ارادی قسمیں کھانا یمین لغو ہے۔)''

❁ صحيح البخاري: 6663

926۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ: ثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ» فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ (آل عمران: 77) الْآيَةَ، فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قُلْنَا: كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: صَدَقَ، فِيَّ نَزَلَتْ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِي خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ لَّنَا فَخَاصَمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «بَيِّنَتُكَ»، فَلَمْ تَكُنْ لِي بَيِّنَةٌ فَقَالَ لَهُ: «احْلِفْ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذًا يَّحْلِفُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ وَّهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُو عَلَيْهِ غَضْبَانُ» فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ (آل عمران: 77) الْآيَةَ.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی بھی معاملے میں مسلمان آدمی سے مال چھیننے کے لیے جھوٹی قسم کھاتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کو ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ (آل عمران: 77) (جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی جھوٹی قسموں کے عوض تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں۔) اشعث بن قیس آ کر پوچھنے لگے: ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) آپ کیا بیان کررہے ہیں؟ ہم نے کہا: یہ حدیث بیان کررہے ہیں، تو وہ کہنے لگے: وہ سچ کہہ رہے ہیں: یہ آیت میرے ہی متعلق اتری تھی، میرے اور میری قوم کے ایک

آدمی کے درمیان زمین کا جھگڑا تھا، میں وہ جھگڑا لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس گیا، تو آپ نے فرمایا: اپنی دلیل لائیں۔ میرے پاس دلیل نہیں تھی، تو آپ نے دوسرے آدمی سے کہا: قسم اٹھاؤ۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! قسم تو یہ اٹھا لے گا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی بھی معاملے میں مسلمان آدمی سے مال چھیننے کے لیے جھوٹی قسم کھاتا ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کو ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ (آل عمران : 77) (جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی جھوٹی قسموں کے عوض تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں۔)''

❁ صحيح البخاري : 2666، صحيح مسلم : 220/138

927۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ : ثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : أَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نِسْطَاسٍ قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «لَا يَحْلِفُ رَجُلٌ عَلٰى يَمِينٍ آثِمًا عِنْدَ مِنْبَرِي هٰذَا وَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ أَخْضَرَ إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ» .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم اٹھائی، اگرچہ وہ تازہ مسواک پر ہی کیوں نہ ہو، تو اس نے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالیا۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 344/3، سنن أبي داوٗد : 3246، اس حدیث کو امام ابو عوانہ رحمہ اللہ (۵۹۸۰) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۳۶۸) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (۴/۲۹۷) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ عبداللہ بن نسطاس راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہے۔

928۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ

عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کھانے کے بعد ان شاءاللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ دیا، تو اس نے استثنا کر لیا۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 10/2، سنن أبي داوٗد : 3261، سنن النّسائي : 3860، سنن التّرمذي : 1531، سنن ابن ماجه : 2105، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (۵۹۹۱) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۳۳۹) نے ''صحیح'' کہا ہے، مسند الحمیدی (۷۰۷) میں سفیان بن عیینہ نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، ان کے بہت سارے متابع بھی ہیں۔

929۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِينٍ وَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ» .

''سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آپ کوئی کام کرنے کی قسم کھائیں، پھر (کوئی) دوسرا کام اس سے بہتر دیکھیں، تو بہتر کام کر لیں اور قسم کا کفارہ دے دیں۔''

❁ صحيح البخاري : 6722، صحيح مسلم : 1652

930۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا اسْتَلْجَجَ أَحَدُكُمْ بِالْيَمِينِ فِي أَهْلِهِ فَإِنَّهٗ آثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ الَّتِي أُمِرَ بِهَا» .

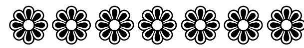
”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی اپنے گھر میں قسم پر اصرار کرے، تو وہ اسے اللہ کے نزدیک اس کفارے سے زیادہ گناہ کا مرتکب کرتا ہے، جس کے ادا کرنے کا اسے حکم دیا گیا ہے۔“

❁ صحيح البخاري : 6624-6625، صحيح مسلم : 1655

931- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ رَجُلٍ، مِّنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهٗ جَاءَ بِأَمَةٍ سَوْدَاءَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَلَيَّ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً فَإِنْ كُنْتَ تَرٰى هٰذِهٖ مُؤْمِنَةً أُعْتِقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَتَشْهَدِينَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟»، قَالَتْ : نَعَمْ، قَالَ : «أَتَشْهَدِينَ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟» قَالَتْ : نَعَمْ، قَالَ : «أَتُؤْمِنِينَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ؟»، قَالَتْ : نَعَمْ، قَالَ : «فَأَعْتِقْهَا» .

”عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ایک انصاری شخص سے بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک کالے رنگ کی لونڈی لے کر آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! ایک مؤمن گردن آزاد کرنا مجھ پر واجب ہے، اگر آپ اسے مؤمنہ سمجھتے ہیں، تو میں اسے آزاد کر دیتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) پوچھا: کیا آپ گواہی دیتی ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: کیا آپ گواہی دیتی ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا آپ مرنے کے بعد جینے پر ایمان رکھتی ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے آزاد کر دیں۔“

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مصنّف عبدالرزاق : 16814، مسند الإمام أحمد : 452,451/3، امام زہری رحمہ اللہ ”مدلس“ ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔



بَابُ مَا جَاءَ فِي النُّذُورِ

نذر کے مسائل

932۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ مُّحَمَّدٍ، رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَأْتِي النَّذْرُ ابْنَ آدَمَ بِشَيْءٍ لَّمْ أَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهٗ لَهٗ، وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ قَدْ قَدَّرْتُهٗ لَهٗ أَسْتَخْرِجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيلِ يُؤْتِينِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ أَتَانِي مِنْ قَبْلُ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر ابن آدم کے لیے کوئی ایسی چیز نہیں لاتی، جو میں نے اس کے مقدر میں نہ لکھی ہو، بل کہ نذر سے اسے وہی چیز ہی ملتی ہے، جو میں نے اس کے مقدر میں لکھ دی ہے، نذر کے ذریعے میں بخیل سے نکلواتا ہوں، اس (نذر ماننے کی) وجہ سے مجھے وہ ایسی چیز دیتا ہے، جو پہلے نہیں دیتا۔''

❁ مسند الإمام أحمد: 314/2، صحيح البخاري: 6609، صحيح مسلم: 1640

933۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ ثَقِيفُ حُلَفَاءَ بَنِي عَقِيلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي عَقِيلٍ، وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ، فَأَتٰى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْوَثَاقِ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ، فَقَالَ : «مَا شَأْنُكَ؟» فَقَالَ : لِمَ أَخَذْتَنِي وَلِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ؟، قَالَ إِعْظَامًا لِّذٰلِكَ : «أَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ»، ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ : يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ، قَالَ : وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ : «مَا شَأْنُكَ؟»، فَقَالَ : إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ : «لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ»، ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ، فَنَادَاهُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ، فَأَتَاهُ فَقَالَ : «مَا شَأْنُكَ؟»، فَقَالَ : إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمْآنُ فَاسْقِنِي قَالَ : «هٰذِهِ حَاجَتُكَ»، قَالَ فَفُدِيَ بِالرَّجُلَيْنِ، وَأُسِرَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأُصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْوَثَاقِ، وَكَانَ الْقَوْمُ يَرْعُونَ نَعَمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بُيُوتِهِمْ فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِّنَ الْوَثَاقِ، فَأَتَتِ الْإِبِلَ، فَجَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا فَتَرَكَتْهُ، حَتّٰى تَنْتَهِي إِلَى الْعَضْبَاءِ فَلَمْ تَرْغُ، وَهِيَ نَاقَةٌ مُّنَوَّقَةٌ فَقَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَانْطَلَقَتْ، وَنَذِرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا فَأَعْجَزَتْهُمْ قَالَ : وَنَذَرَتْ إِنِ اللّٰهُ أَنْجَاهَا لَتَنْحَرَنَّهَا، فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَآهَا النَّاسُ فَقَالُوا : الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ : إِنَّهَا نَذَرَتْ إِنِ اللّٰهُ نَجَّاهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ : «سُبْحَانَ اللّٰهِ بِئْسَ مَا جَزَتْهَا إِنِ اللّٰهُ نَجَّاهَا لَتَنْحَرَنَّهَا، لَا وَفَاءَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ» .

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنوثقیف، بنوعُقیل کے حلیف (دوست) تھے، بنو ثقیف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ساتھی قید کر لیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بنوعُقیل کا ایک

آدمی قید کرلیا، اس کے ساتھ عضبا (اونٹنی) بھی حاصل کر لی۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے، جب کہ وہ (رسی میں) جکڑا ہوا تھا، وہ کہنے لگا: محمد! محمد! آپ اس کے پاس آئے اور پوچھا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: آپ نے مجھے اور حاجیوں سے آگے جانے والی اونٹنی کو کیوں پکڑا ہے؟ فرمایا: میں نے تجھے تیرے حلیف بنوثقیف کے جرم میں پکڑا ہے۔ پھر آپ وہاں سے چلے گئے۔ اس نے آپ کو آواز دی: محمد! محمد! رسول اللہ ﷺ بڑے رحمدل اور نرم دل تھے۔ آپ واپس اس کے پاس آئے اور پوچھا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: میں مسلمان ہو گیا ہوں، فرمایا: اگر تم یہ بات اس وقت کہتے، جب تم خودمختار تھے، تو تم تمام کامیابیاں سمیٹ لیتے۔ پھر آپ وہاں سے جانے لگے، تو اس نے آپ کو آواز دی: محمد! محمد! آپ ﷺ واپس اس کے پاس آئے اور پوچھا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: میں بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلایئے، میں پیاسا ہوں، مجھے پانی پلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تیری ضرورت ہے (اسے پورا کیا جائے گا)۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اسے دو صحابہ کرام کے بدلے فدیہ کے طور پر دیا گیا۔ ایک انصاری عورت قید کی گئی اور عضباء (اونٹنی) بھی پکڑ لی گئی، عورت رسیوں میں جکڑی ہوئی تھی، وہ لوگ اپنے اونٹوں کو اپنے گھروں کے سامنے چرایا کرتے تھے، ایک رات وہ عورت رسیوں سے آزاد ہو گئی اور اونٹوں کے پاس آئی، جب بھی وہ کسی اونٹ کے قریب جاتی، تو وہ بلبلانے لگتا، تو وہ اسے چھوڑ دیتی، حتی کہ وہ عضباء کے پاس پہنچی، تو اس نے آواز نہ نکالی، وہ ایک فرمانبردار اونٹنی تھی، چنانچہ وہ اس اونٹنی کے پچھلے حصے پر بیٹھ گئی اور اسے ہانکنے لگی تو وہ چل پڑی، انہوں نے نذر مان کر اسے (اونٹنی کو) تلاش کرنا شروع کیا، مگر اس نے انہیں ناکام کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: اس عورت نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے نجات دی، تو وہ اس اونٹنی کو ذبح کر دے گی۔ جب وہ مدینہ آئی، تو لوگوں نے اسے دیکھ کر کہا: یہ تو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی عضبا ہے، وہ عورت کہنے لگی: میں نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے نجات دی، تو میں اس اونٹنی کو ذبح کروں گی۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور یہ بات آپ کو بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! اس نے اسے برا بدلہ دیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے نجات دی، تو وہ اسے ذبح کر دے

گی، اللہ تعالیٰ کی معصیت اور اس چیز کی نذر پوری نہیں کی جاتی، جو انسان کے اختیار میں نہ ہو۔“

❁ صحيح مسلم: 1641

934۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ: ثَنِي عُقْبَةُ قَالَ: أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ نَذَرَ أَنْ يُّطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَّعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ».

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانی ہے، وہ اس کی اطاعت کرے (یعنی نذر پوری کرے) اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی نذر مانی ہے، وہ نافرمانی نہ کرے (یعنی نذر پوری نہ کرے)۔“

❁ صحيح البخاري: 6696، 6700، موطأ امام مالك: 476/2

935۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، قَالَ: ثَنَا خَطَّابٌ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَكَفَّارَتُهُ الْوَفَاءُ بِهِ، وَمَا كَانَ لِلشَّيْطَانِ فَلَا وَفَاءَ فِيهِ وَعَلَيْهِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ».

”سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر دو طرح کی ہوتی ہے، جو نذر اللہ کے لیے ہوتی ہے، اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے پورا کیا جائے اور جو نذر شیطان کے لیے ہوتی ہے، اسے پورا کرنا درست نہیں اور اس کا کفارہ قسم والا ہے۔“

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ**: السّنن الكبرٰى للبيهقي: 72/10

936۔ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ الْوَرَّاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُخْتِهِ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ نَذْرِ أُخْتِكَ، لِتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً»، وَرَوَاهُ خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَلَمْ يَذْكُرْ: «وَلْتُهْدِ بَدَنَةً».

''سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بہن کے متعلق پوچھا، جس نے کعبہ تک پیدل چلنے کی نذر مانی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کی بہن کی نذر سے بے نیاز ہے، وہ سوار ہو جائے اور ایک اونٹ ذبح کر دے۔ اس روایت کو خالد حذاء نے بھی عکرمہ سے بیان کیا ہے، لیکن اونٹ ذبح کرنے کا ذکر نہیں کیا۔''

❁ **حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 239/1، سنن أبي داوٗد: 3296۔ سنن ابی داود (۳۳۰۳) میں مطر وراق بھی عکرمہ سے بیان کر رہے ہیں۔

937۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُخْتَهُ، نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ، إِلَى الْبَيْتِ، وَاسْتَفْتٰى لَهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ»، وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ يَلْزَمُ عُقْبَةَ.

''سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی بہن نے بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر مانی تھی، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ہمشیرہ کے متعلق فتویٰ دریافت کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں حکم دیں کہ وہ سوار ہو جائیں۔ ابوالخیر عقبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ رہا کرتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 1866، صحيح مسلم : 1644

938ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ : ثَنِي وُهَيْبٌ، قَالَ : ثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَأَلَ عَنْهُ، فَقَالُوا : هٰذَا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَّقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ، فَقَالَ : «مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ» .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دھوپ میں کھڑے دیکھا، تو اس کے متعلق (لوگوں سے) پوچھا: انہوں نے بتایا: یہ ابو اسرائیل ہیں، انہوں نے نذر مانی ہے کہ وہ دھوپ میں کھڑے رہیں گے، نہ بیٹھیں گے، نہ سائے میں جائیں گے، نہ کلام کریں گے اور روزہ رکھیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں کہیں کہ کلام کریں، سائے میں آجائیں، بیٹھ جائیں اور روزہ پورا کریں۔''

❁ صحيح البخاري : 6704

939ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا يُّهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ، فَقَالَ : «مَا هٰذَا؟» قَالُوا : نَذَرَ أَنْ يَّمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ، فَقَالَ : «إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهٗ»، فَأَمَرَهٗ فَرَكِبَ .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اپنے بیٹوں کے سہارے چلتے ہوئے دیکھا، تو پوچھا: یہ کیا؟ انہوں نے کہا: اس نے بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر مانی ہے، تو فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات سے بے نیاز ہے کہ یہ اس نذر کے ذریعے اپنے آپ کو تکلیف پہنچائے۔ چنانچہ آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا۔''

❁ صحيح البخاري :6701، صحيح مسلم : 1642

940۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ : مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا نَذْرٌ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَهٗ عَنْهَا .

''سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ فوت ہوئیں، تو ان کے ذمہ ایک نذر تھی، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آپ نے مجھے ان کی طرف سے نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔''

❁ صحيح البخاري : 6698، صحيح مسلم : 1638

941۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَا : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَلَمْ يُنْسِبْهُ ابْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهٗ : «أَوْفِ بِنَذْرِكَ» .

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا، تو آپ نے انہیں فرمایا: اپنی نذر پوری کریں۔''

❁ صحيح البخاري : 6697، صحيح مسلم : 1656

942۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ، وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : جَاءَ تِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ : «أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى أُخْتِكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِينَهٗ؟»

قَالَتْ : نَعَمْ، قَالَ : «فَحَقُّ اللّٰهِ أَحَقُّ» .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی: اللہ کے رسول! میری بہن فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمے دو ماہ کے مسلسل روزے ہیں (تو کیا میں رکھ لوں؟)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بتائیے، اگر آپ کی بہن کے ذمے قرض ہوتا، تو آپ اسے ادا کرتی؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا: تو اللہ کا حق زیادہ ضروری ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 1953، صحيح مسلم : 1148

943۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، قَالَ : ثَنَا أَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں، تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔''

❁ صحيح البخاري : 1952، صحيح مسلم : 1147

944۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَأَنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ : «لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ؟» قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : «فَاقْضُوا اللّٰهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ» .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: میری بہن فوت ہو چکی ہے، انہوں نے حج کی نذر مانی تھی (تو میں کیا کروں) فرمایا: اگر ان پر قرض

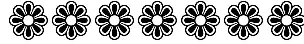
ہوتا، تو کیا آپ اسے ادا کرتے؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بھی (حق) ادا کریں، کیوں کہ وہ ادائیگی کا زیادہ مستحق ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 6696

945۔ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا نَذَرَ أَنْ يُّصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «صَلِّ هَاهُنَا»، يَعْنِي فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ : «صَلِّ هَاهُنَا» .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر رمانی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا: یہیں مسجد حرام میں نماز پڑھ لیں۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے تو بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر رمانی ہے۔ فرمایا: ''یہیں نماز پڑھ لیں۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 363/3، سنن أبي داوٗد : 3305، **اس حدیث کو امام ابو عوانہ** رحمہ اللہ (۵۸۸۳) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۳۰۴/۴) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔



بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصَايَا

وصیت کے مسائل

946۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا حَقُّ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهٗ شَيْءٌ يُّوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهٗ».

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کو یہ لائق نہیں کہ اس کے پاس کوئی قابل وصیت چیز موجود ہو اور وہ دو راتیں وصیت تحریر کیے بغیر گزار دے۔''

❁ صحيح البخاري: 2738، صحيح مسلم: 1627

947۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: ثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَّلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ»، أَوْ «كَبِيرٌ إِنَّكَ إِنْ تَتْرُكْ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً».

''سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں مکہ میں اتنا بیمار ہوا کہ قریب المرگ ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے آئے، تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے پاس بہت زیادہ

مال ہے اور صرف ایک بیٹی ہی میری وارث ہے، کیا میں دو تہائی مال صدقہ کرنے کی وصیت کر دوں؟ فرمایا: نہیں! میں نے پوچھا: آدھا مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا: نہیں! میں نے پوچھا: ایک تہائی صدقہ کر دوں؟ فرمایا: ایک تہائی (ہوسکتا ہے) لیکن یہ بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر آپ اپنے ورثا کو خوشحال چھوڑ کر جائیں، تو انہیں تنگ دست چھوڑنے سے بہتر ہے۔''

❁ صحيح البخاري: 6373، صحيح مسلم: 1628

948۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا، أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَدَعَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّأَهُمْ أَثْلَاثًا، ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا شَدِيدًا.

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے فوت ہوتے وقت اپنے چھ غلام آزاد کر دیے، جب کہ اس کے پاس ان کے علاوہ کوئی مال ہی نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلا کر تین حصوں میں تقسیم کیا، پھر ان کے مابین قرعہ ڈال کر دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام بنا دیا اور اس آدمی کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے سخت الفاظ استعمال کیے۔''

❁ صحيح مسلم: 1668

949۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، قَالَ: ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ، مِمَّنْ شَهِدَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَكَانَ فِيمَا تَكَلَّمَ بِهِ: «أَلَا إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ

حَقَّهُ أَلَا لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ» .

''سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ وغیرہ بیان کرتے ہیں جو کہ اس دن رسول اللہ ﷺ کے خطبہ میں موجود تھے، آپ ﷺ کی گفتگو کا ایک حصہ یہ تھا: اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا اب کسی وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : سنن أبي داوٗد : 1955

950۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ، وَأَنْتُمْ تَقْرَءُ ونَهَا ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾ (النساء : 12)، وَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمِيرَاثِ لِبَنِي الْأُمِّ وَالْأَبِ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وصیت سے پہلے قرض ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے اور تم (قرآن میں) پڑھتے ہو: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾ (کی گئی وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد) نیز رسول اللہ ﷺ نے علاتی بھائیوں کی بجائے حقیقی بھائیوں کے حق میں وراثت کا فیصلہ کیا تھا۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 131/1، سنن التّرمذي : 2094، سنن ابن ماجه : 2715، ابواسحاق ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔ نیز حارث بن عبداللہ جمہور ائمہ محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

951۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، وَهَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا : ثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ : ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (النساء : 6) قَالَتْ : أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ الَّذِي

يُصْلِحُهُ وَيَقُومُ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَّأْكُلَ مِنْهُ . الْحَدِيثُ لِهَارُونَ .

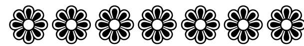
''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (النساء : 6) (جو شخص فقیر ہو، وہ اچھے طریقے سے کھائے) یہ آیت یتیم کے والی کے متعلق نازل ہوئی ہے، جو اس (یتیم) کی درستگی کرتا ہے اور اس کی نگرانی کرتا ہے کہ اگر وہ ضرورت مند ہو، تو اس مال میں سے کھا سکتا ہے۔ یہ حدیث ہارون کی بیان کردہ ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2765، صحيح مسلم : 3019

952۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ : ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنِّي فَقِيرٌ وَّلَيْسَ لِي شَيْءٌ وَّلِي يَتِيمٌ، فَقَالَ : «كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَّلَا مُبَذِّرٍ»، أَوْ «مُبَاذِرٍ» شَكَّ الْحَجَبِيُّ، «وَلَا مُتَأَثِّلٍ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: میں محتاج ہوں، میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے، نیز میرے پاس ایک یتیم بچہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یتیم کے مال سے کھا لیں، لیکن یہ خیال رکھنا کہ اسراف نہ ہو، فضول خرچی نہ ہو اور نہ ہی اپنے پاس مال جمع کرنا۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 2/186-215، سنن أبي داوٗد : 2872، سنن النّسائي : 3698، سنن ابن ماجه : 2718



بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَوَارِيثِ

وراثت کے مسائل

953۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ (النساء : 33)، قَالَ : وَرَثَةً، وَفِي قَوْلِهٖ : ﴿وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ﴾ (النساء : 33)، قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرِيُّ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهٖ بِالْأُخُوَّةِ الَّتِي آخٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتِ الْآيَةُ : ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ (النساء : 33) نَسَخَتْ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ﴾ (النساء : 33) مِنَ النَّصْرِ وَالنَّصِيحَةِ وَالرِّفَادَةِ، وَيُوصِي لَهٗ، وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے قرآن مجید کی آیت ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ (النساء : 33) کے متعلق فرمایا: موالی کا معنی ورثا ہے اور ﴿وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ﴾ (النساء : 33) (جن لوگوں نے تم سے پکی قسمیں کھائی ہیں، انہیں بھی ان کا حصہ دو) کے متعلق فرماتے ہیں: مہاجرین جب مدینہ آئے، تو اس اخوت کی بنا پر انصار کا ترکہ پاتے تھے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قائم کی تھی اور اپنے رشتہ داروں کا ترکہ نہیں پاتے تھے، جب آیت ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ (النساء : 33) نازل ہوئی، تو پہلی آیت منسوخ ہوگئی، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ﴾ (النساء : 33) یعنی امداد، تعاون، خیر خواہی اور ان کے حق میں وصیت باقی ہے جب کہ میراث ختم ہوگئی ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 6747

954۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ابْنُ الْمُقْرِئِ وَقَالَ مَرَّةً: يَبْلُغُ بِهِ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ»، الْحَدِيثُ لِابْنِ الْمُقْرِئِ.

''سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث نہیں بن سکتا اور نہ ہی کافر مسلمان کا وارث بن سکتا ہے۔''

❁ صحيح البخاري: 6764، صحيح مسلم: 1614

955۔ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: ثَنَا وهَيْبٌ، ح وَثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ»، قَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ وَقَالَ: «لِأَوْلٰى ذَكَرٍ».

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حقداروں کو وراثت دینے کے بعد جو باقی بچ جائے وہ اس مرد کو دے دیں، جو میت کا سب سے زیادہ قریبی ہے، زعفرانی نے مذکر کے لفظ استعمال کیے ہیں۔''

❁ صحيح البخاري: 6732، صحيح مسلم: 1615

956۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي بَنِي سَلَمَةَ فَوَجَدَنِي لَا أَعْقِلُ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَرَشَّ عَلَيَّ مِنْهُ، فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ: كَيْفَ

أَصْنَعُ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَنَزَلَتْ : ﴿يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ (النساء : 11) .

''سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بنو سلمہ کے محلّہ میں میری عیادت کے لیے آئے، آپ نے مجھے بے ہوش پایا، تو پانی منگوا کر وضو کیا اور اس پانی کو مجھ پر چھڑ کا، مجھے افاقہ ہوا، تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اپنے مال کا کیا کروں؟ تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ (النساء : 11) (اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کو دولڑکیوں کے برابر حصہ ملے گا۔)''

❁ صحيح البخاري : 4577، صحيح مسلم : 5/1616

957۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِلْعَصَبَةِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ فَأَنَا وَلِيُّهُ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو (مسلمان) مال چھوڑ گیا، تو وہ اس کے عصبہ (ورثا) کے لیے ہے اور جو بوجھ (قرض) یا عیال چھوڑ گیا، تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے، میں اس کا ولی ہوں۔''

❁ صحيح البخاري : 6745

958۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : اشْتَكَيْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ، قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ،

فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ، قَالَ : وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ : قَالَ نَزَلَتْ فِيهِ : ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ (النساء : 176)

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میری عیادت کے لیے آئے، میں بے ہوش تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو کیا پھر وضو والا پانی مجھ پر چھڑکا، مجھے افاقہ ہوا تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اپنے مال کا فیصلہ کیسے کروں؟ میں اپنے مال کا کیا کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ یہ آیت اتری: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ (النساء : 176) (وہ آپ سے فتویٰ مانگتے ہیں، فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔)''

❁ صحيح البخاري : 7309، صحيح مسلم : 5/1616

959۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خَرَشَةَ، عَنْ قَبِيصةَ بْنِ ذُوَيْبٍ، قَالَ : جَاءَ تِ الْجَدَّةُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ : مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ، وَّمَا عَلِمْتُ لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَارْجِعِي حَتّٰى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ النَّاسَ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا السُّدُسَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ، فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَ تِ الْجَدَّةُ الْأُخْرٰى إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ : مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

شَيْءٌ، وَّمَا الْقَضَاءُ الَّذِي بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِهٖ إِلَّا لِغَيْرِكِ، وَمَا أَنَا زَائِدٌ فِي الْفَرَائِضِ شَيْئًا، وَّلٰكِنْ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَأَيُّكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا .

''قبیصہ بن ذؤیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دادی/ نانی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی میراث کے متعلق دریافت کرنے آئیں، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ میں تو آپ کا کوئی حصہ مذکور نہیں ہے اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے مجھے آپ کا حصہ معلوم ہے، واپس چلی جائیں، میں لوگوں سے اس بارے میں پوچھوں گا، چنانچہ آپ نے لوگوں سے پوچھا، سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے : میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، آپ نے اسے (جدہ کو) چھٹا حصہ عطا کیا تھا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی (گواہ) ہے؟ تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر وہی بات کی، جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔ چنانچہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بارے یہ حکم نافذ کر دیا۔ پھر دوسری دادی/ نانی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اپنی میراث کے متعلق دریافت کرنے آئیں، تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں تو آپ کے لیے کچھ بھی نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فیصلہ ہمیں پہنچا ہے، وہ آپ کے متعلق نہیں ہے، نیز میں فرائض میں اپنی طرف سے کچھ نہیں بڑھا سکتا اور آپ کا چھٹا حصہ ہے، اگر آپ دونوں موجود ہوں، تو وہ آپ دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور اگر آپ میں سے کوئی اکیلی ہوگی، تو وہ چھٹا حصہ اسی کا ہی ہوگا۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ لانقطاعه** : موطأ الإمام مالك : 513/2، سنن أبي داوٗد : 2894، سنن التّرمذي : 2101، سنن ابن ماجه : 2724، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۶۰۳۱) نے ''صحیح''، اور امام حاکم رحمہ اللہ (۳۳۸/۴) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ بغوی رحمہ اللہ (شرح السنۃ: ۲۲۲۱) نے ''حسن'' کہا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:** وَإِسْنَادُهٗ صَحِيحٌ لِّثِقَةِ رِجَالِهٖ إِلَّا أَنَّ صُوْرَتَهٗ مُرْسَلٌ فَإِنَّ قَبِيصَةَ لَا يَصِحُّ لَهٗ سَمَاعٌ مِّنَ الصِّدِّيقِ وَلَا يُمْكِنُ شُهُودُهٗ لِلْقِصَّةِ قَالَهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ بِمَعْنَاهُ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي مَوْلِدِهٖ وَالصَّحِيحُ أَنَّهٗ وُلِدَ عَامَ الْفَتْحِ فَيَبْعُدُ شُهُودُهُ الْقِصَّةَ وَقَدْ أَعَلَّهٗ عَبْدُ الْحَقِّ تَبَعًا لِّابْنِ حَزْمٍ

بِالْاِنْقِطَاعِ (التّلخيص الحبير : 82/3، ح : 1349) **حافظ ابن ملقن** رحمہ اللہ **کہتے ہیں**: وَعَلٰی کُلِّ حَالٍ فَهُوَ حُجَّةٌ؛ لِأَنَّهٗ إِمَّا مُرْسَلُ صَحَابِيٍّ، أَوْ لِأَنَّهٗ يَجُوزُ أَنْ يَّكُونَ سَمِعَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْمُغِيرَةِ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، وَتَصْحِيحُ التِّرْمُذِيِّ وَابْنِ حِبَّانَ وَالْحَاكِمِ لَهٗ، وَقَبِلَهُمُ الْإِمَامُ مَالِكٌ كَافٍ، وَقَدْ قَالَ ابْنُ الْمُنْذِرِ : أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰی أَنَّ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ أُمٌّ، وَهٰذَا عَاضِدٌ لَّهٗ أَيْضًا . (البدر المنير : 209,208/8)

960ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : أَنَا أَبُو الْمُنِيبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَطْعَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدَّةَ السُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ أُمٌّ .

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ماں کے نہ ہونے کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدہ (دادی) کو چھٹا حصہ دیا ہے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : سنن أبي داوٗد : 2895، السّنن الكبرٰی للنسائي : 6338

961ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهٖ؟ قَالَ : «لَكَ السُّدُسُ»، فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ : «لَكَ سُدُسٌ آخَرُ»، فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ : «إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ» قَالَ قَتَادَةُ : فَأَقَلُّ شَيْءٍ يَّرِثُ الْجَدُّ السُّدُسُ، لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَّثَهُ السُّدُسَ، وَلَا نَدْرِي مَعَ مَنْ وَرَّثَهٗ .

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: میرا پوتا فوت ہوگیا ہے، اس کی میراث میں میرا کتنا حصہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ کو چھٹا حصہ ملے گا۔ جب وہ جانے لگا، تو آپ نے اسے بلا کر کہا: ایک اور بھی چھٹا حصہ ملے گا۔ پھر جب وہ

جانے لگا، تو آپ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا: دوسرا چھٹا حصہ بطور خوراک ہے۔ قتادہ کہتے ہیں: دادے کی کم سے کم وراثت چھٹا حصہ ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے چھٹے حصے کا وارث بنایا ہے، نیز ہمیں یہ معلوم نہیں کہ آپ نے اسے کس وارث کے ساتھ شامل کر کے چھٹا حصہ دلایا ہے۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 428/4، سنن أبي داوٗد : 2896، سنن التّرمذي : 2099، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے، امام حسن بصری رحمہ اللہ کا سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے، یہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح ثابت نہیں۔

962۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنِ الْهُزَيْلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهٗ، وَابْنَةَ ابْنِهٖ، وَأُخْتَهٗ، فَجَعَلَ لِابْنَتِهِ النِّصْفَ، وَلِابْنَةِ الْابْنِ السُّدُسَ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کا فیصلہ کیا، جو بیٹی، پوتی اور بہن چھوڑ (کر مر) گیا تھا، آپ نے بیٹی کو نصف اور پوتی کو چھٹا حصہ دیا، جو بچ گیا وہ بہن کو دے دیا۔''

❁ صحيح البخاري: 6742

963۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: ثَنَا النَّضْرُ يَعْنِي ابْنَ شُمَيْلٍ، قَالَ: أَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَالَ الْأَسْوَدُ: قَضٰى فِينَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهٗ وَأُخْتَهٗ، قَالَ: قَضٰى لِابْنَتِهِ النِّصْفَ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفَ.

''اسود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ہمارے ایک آدمی کا فیصلہ کیا، جو بیٹی اور بہن چھوڑ (کر مر) گیا تھا، کہ آدھا (مال) بیٹی کو ملے گا اور آدھا بہن کو۔''

❁ صحيح البخاري: 6741

964۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، أَنْ عَلِّمُوا، غِلْمَانَكُمُ الْعَوْمَ، وَمُقَاتِلَتَكُمُ الرَّمْيَ، قَالَ : فَكَانُوا يَخْتَلِفُونَ فِي الْأَغْرَاضِ، قَالَ : فَجَاءَ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَ غُلَامًا فِي حَجْرِ خَالٍ لَّهٗ لَا يُعْلَمُ لَهٗ أَصْلٌ، قَالَ : فَكَتَبَ أَبُو عُبَيْدَةَ إِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلٰى مَنْ أَدْفَعُ عَقْلَهٗ، فَكَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : «اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَلِيُّ مَنْ لَا مَوْلٰى لَهٗ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ» .

''سیدنا ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ اپنے لڑکوں کو تیرا کی اور اپنے جنگجوؤں کو تیر اندازی سکھائیں۔ راوی کہتے ہیں: وہ (لوگ) مال غنیمت کے متعلق جھگڑ رہے تھے کہ ایک نامعلوم تیر آیا، اس نے ایک لڑکے کو مار ڈالا جو کہ اپنے ماموں کے زیر پرورش تھا، اس کے باپ کا کوئی پتہ نہ تھا۔ سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ میں اس کی دیت کس کے حوالے کروں؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لکھ بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: جس کا کوئی رفیق نہیں اللہ اور اس کا رسول اس کے رفیق ہیں اور جس کا کوئی وارث نہ ہو، ماموں اس کا وارث ہوتا ہے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 28/1، السّنن الكبرٰى للنسائي : 6351، سنن التّرمذي : 2103، سنن ابن ماجه : 2737۔ **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابو عوانہ رحمہ اللہ (۵۶۴۵) اور ابن حبان رحمہ اللہ (۶۰۳۷) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ سفیان ثوری ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔**

965۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ

حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً»، وَقَالَ الْهَيْثَمُ: «أَوْ كَلًّا فَإِلَيَّ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ، وَأَنَا مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهٗ أَرِثُ مَالَهٗ وَأَفُكُّ عَانَهٗ، وَالْخَالُ مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهٗ يَرِثُ مَالَهٗ وَيَفُكُّ عَانَهٗ».

''سیدنا مقدام کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ہر مؤمن کے لیے اس کے اپنے نفس سے بھی زیادہ حقدار ہوں، جو قرض یا عیال چھوڑ گیا (ہیثم نے کلًّا کا لفظ بولا ہے) تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے اور جو (مسلمان) مال چھوڑ گیا، تو وہ اس کے ورثا کا ہے، جس کا کوئی مولی (وارث) نہ ہو، تو میں اس کا مولیٰ ہوں۔ میں اس کے مال کا وارث بنوں گا، اس کے قیدی کو چھڑاؤں گا، جس کا کوئی مولیٰ (وارث) نہ ہو، تو ماموں اس کا مولیٰ ہوگا، وہ اس کے مال کا وارث ہو گا اور اس کے قیدی کو چھڑائے گا۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 131/4، سنن أبي داوٗد: 2900، السّنن الكبرٰى للنّسائي: 6356، سنن ابن ماجه: 2738، اس حدیث کو امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (۵۶۳۳) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۶۰۳۵) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۴/ ۳۴۴) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، صحیح ابی عوانہ (۵۶۳۶) اور صحیح ابن حبان (۶۰۳۶) میں بسند ''حسن'' اس کا شاہد بھی آتا ہے۔

966۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ، وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا، حَتّٰى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ الْكِلَابِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُّوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا.

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دیت کے حقدار عاقلہ (باپ کی طرف سے رشتہ دار) ہیں،

بیوی کو خاوند کی دیت سے وراثت نہیں ملے گی، حتی کہ ضحاک کلابی رضی اللہ عنہ نے آپ کو بتایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت سے وارث بناؤں۔‘‘

❀ **إسنادهٔ صحيحٌ وللحديث شواهد**: مسند الإمام أحمد: 452/3، سنن أبي داوٗد: 2927، سنن التّرمذي: 2110، سنن ابن ماجه: 2642، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ نے ’’**حسن صحیح**‘‘ کہا ہے۔ السنن الکبریٰ للنسائی (٦٣٦٤) میں سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ اور زہری رحمہ اللہ نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔

967۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: أَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ، وَالْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا وَمَالِهٖ، وَهُوَ يَرِثُ مِنْ دِيَتِهَا وَمَالِهَا مَا لَمْ يَقْتُلْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ، فَإِنْ قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ لَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهٖ وَمَالِهٖ شَيْئًا، وَإِنْ قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ خَطَأً وَّرِثَ مِنْ مَالِهٖ وَلَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهٖ».

’’سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا تھا: دو ادیان کے پیروکار ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے، عورت اپنے خاوند کی دیت اور مال کی وارث بنے گی اور خاوند بیوی کی دیت اور مال کا وارث بنے گا، جب تک ان میں سے کسی نے دوسرے کو قتل نہ کیا ہو، اگر ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہو، تو وہ اس کی دیت اور مال میں سے کچھ بھی وارث نہیں بنے گا، اگر ان میں سے ایک نے دوسرے کو غلطی سے قتل کیا ہو، تو وہ اس کے مال کا وارث تو بنے گا، دیت کا وارث نہیں بنے گا۔‘‘

❀ **إسنادهٔ حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 178/2، 195، سنن أبي داوٗد: 2911، سنن ابن ماجه: 2731، سنن الدّارقطني: 73,72/4، حسن بن مسلم بن صالح عجلی راوی ’’حسن الحدیث‘‘ ہے، اسے امام ابن شاہین رحمہ اللہ اور امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ’’ثقہ‘‘ کہا ہے۔ عمر بن سعید (محمد بن سعید) طائفی راوی بھی ’’ثقہ‘‘ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَتَاقَةِ

غلام آزاد کرنے کے مسائل

968۔ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ الْوَرَّاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَكِّيٌّ يَّعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِّنْهُ إِرْبًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰى إِنَّهٗ لَيُعْتِقُ بِالْيَدِ الْيَدَ وَبِالرِّجْلِ الرِّجْلَ وَبالْفَرْجِ الْفَرْجَ»، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ: يَا سَعِيدُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عِنْدَ ذٰلِكَ لِغُلَامٍ لَّهٗ: إِمْرَةُ غِلْمَانِهٖ، ادْعُ لِي مُطَرِّفًا، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: اذْهَبْ فَأَنْتَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مؤمن غلام کو آزاد کیا، تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دیں گے، حتیٰ کہ ہاتھ کے بدلے ہاتھ، ٹانگ کے بدلے ٹانگ اور شرمگاہ کے بدلے شرمگاہ کو آزاد کر دیں گے۔

علی بن حسین رحمہ اللہ نے پوچھا: سعید! آپ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خود یہ حدیث سنی ہے، تو انہوں نے کہا: جی ہاں! تب علی بن حسین رحمہ اللہ نے اپنے غلاموں کے امیر سے کہا: مطرف کو میرے پاس بلا لائیں، جب وہ آپ کے سامنے آیا، تو آپ نے فرمایا: جائیے، آپ اللہ کی خاطر آزاد ہیں۔''

❁ صحيح البخاري : 2517، صحيح مسلم : 1509

969۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ : أَنِي أَبِي، أَنَّ أَبَا مُرَاوِحٍ الْغِفَارِيَّ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : «إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ»، قَالَ : فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ : «أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَّأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا»، قَالَ : قُلْتُ : أَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ : «تُعِينُ ضَائِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ»، قَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ : «تُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ» .

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا : اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ انہوں نے پوچھا: کونسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا : جو زیادہ قیمتی اور اپنے مالکوں کو زیادہ پیارا ہو۔ وہ کہتے ہیں : میں نے پوچھا: اگر میں ایسا (غلام آزاد) نہ کرسکوں تو؟ فرمایا: کسی ضائع ہونے والے کی مدد کر دیں، یا کسی بے ہنر کا کام کر دیں۔ انہوں نے کہا: اگر میں اس سے بھی عاجز آ جاؤں (یعنی یہ بھی نہ کرسکوں)؟ فرمایا: برائی سے باز رہیے، یہ ایسا صدقہ ہے، جو آپ خود اپنے اوپر ہی کریں گے۔''

❁ صحيح البخاري : 2818، صحيح مسلم : 84

970۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «أَيُّمَا عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ، فَعَلَيْهِ أَنْ يُّعْتِقَ مَا بَقِيَ مِنْهُ إِذَا كَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ذٰلِكَ وَإِلَّا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس غلام میں کئی حصہ دار

شامل ہوں، ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے، اگر اس کے پاس غلام کی (باقی) قیمت کے برابر مال ہے، تو اس کا باقی حصہ آزاد کروانا بھی اسی کے ذمہ ہے، ورنہ (اگر مال نہ ہو تو) اس کی طرف سے جتنا آزاد ہو گیا، اتنا ہی آزاد ہو گا۔''

❁ صحيح البخاري : 2522، صحيح مسلم : 1501

971۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَّالِدًا إِلَّا أَنْ يَّجِدَهٗ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ»

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹا باپ کا حق صرف اس صورت میں ہی ادا کر سکتا ہے کہ اسے غلام پائے، تو خرید کر آزاد کر دے۔''

❁ صحيح مسلم : 1510

972۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ، قَالَ : ثَنَا ضَمْرَةُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَّحْرَمٍ فَهُوَ عَتِيقٌ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی محرم رشتہ دار (جن سے نکاح کرنا حرام ہے اگر ان میں سے ایک عورت ہو) کا مالک بنا، تو وہ غلام آزاد ہے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : السّنن الكبرٰى للنّسائي : 4897، سنن ابن ماجه : 2525، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 289/10۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''منکر'' کہا ہے۔ سفیان بن سعید ثوری ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

973۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَّحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ».

''سیدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی محرم رشتہ دار (جن سے نکاح کرنا حرام ہے) کا مالک بنا، تو وہ غلام آزاد ہے۔''

❀ **إسنادهُ حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 20،15/5، سنن أبي داوٗد: 3949، السّنن الكبرٰى للنّسائي: 4898-4901- سنن التّرمذي: 1365، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۲/ ۲۱۴) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ قتادہ کی متابعت موجود ہے، حسن بصری کی روایت سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی کتاب سے ہوئی ہے۔

974- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: ثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ»، وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا»، وَكَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں سننے کے بعد میں بنو تمیم سے محبت کرتا رہوں گا۔ (۱) میں نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: میری اُمت میں سے وہ (بنو تمیم) دجال کے مقابلے میں سب سے زیادہ سخت ہوں گے، (۲) ان کے صدقات آئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔ (۳) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان (بنو تمیم) میں سے ایک لونڈی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے آزاد کر دیں، کیوں کہ یہ اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد

میں سے ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2543، صحيح مسلم : 2525

975۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ، قَالَ : ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

یہ روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

❁ صحيح البخاري : 2543، صحيح مسلم : 2525

976۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ : أَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، قَالَ : ثَنَا سَفِينَةُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : أَعْتَقَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ أَنْ أَخْدُمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَاشَ .

''سیدنا ابوعبدالرحمٰن سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے آزاد کیا اور مجھ پر یہ شرط عائد کر دی کہ میں زندگی بھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کروں گا۔''

❁ **إسنادهٔ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 221/5، سنن أبي داوٗد : 3932، سنن ابن ماجه : 2526، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۲/ ۲۱۳، ۲۱۴) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

977۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا عِيسٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَرِيرَةَ وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکوں نے ولا کی شرط لگائی تھی، انہوں نے

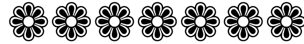
نبی کریم ﷺ سے بریرہ رضی اللہ عنہا (کو آزاد کرنے) کے متعلق پوچھا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ولا کا حقدار آزاد کرنے والا ہی ہے۔''

❀ صحيح البخاري: 2578، صحيح مسلم: 12/1504

978۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ولا کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

❀ صحيح البخاري: 6756، صحيح مسلم: 1506



بَابُ الْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ

مکاتب اور مدبر (ایسا غلام، جسے مالک کہہ دے میرے مرنے کے بعد آپ آزاد ہیں) کا بیان

979۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : أَنَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ : ثَنِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَالنَّاكِحُ لِيَسْتَعِفَّ، وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالی پر لازم ہے؛ (۱) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۲) پاکدامنی کے لیے نکاح کرنے والا (۳) مکاتب (غلام) جو (کتابت کی رقم) ادا کرنا چاہتا ہو۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 2/251-437، سنن النّسائي : 3220، سنن التّرمذي : 1655، سنن ابن ماجه : 2518، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۰۳۰) نے ''صحیح''، اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲/۱۶۰، ۱۶۱) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔**

980۔ وحَدَّثَنَا ابْنُ هَاشِمٍ، مَرَّةً أُخْرٰى قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

❁ **حسنٌ** : انظر الحديث السابق

981۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَتَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ : إِنَّ أَهْلِي كَاتَبُونِي عَلٰى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي تِسْعِ سِنِينَ، فِي كُلِّ سَنَةٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي، قَالَتْ : فَقُلْتُ : إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَّأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ، وَيَكُونُ لِي وَلَاؤُكِ فَذَهَبَتْ إِلٰى أَهْلِهَا فَكَلَّمَتْهُمْ فِي ذٰلِكَ، فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَّكُونَ لَهُمُ الْوَلَاءُ، فَأَتَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَخْبَرَتْهَا بِالَّذِي قَالَ لَهَا أَهْلُهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : فَلَا إِذًا، فَسَأَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَتْهُ بِالَّذِي قَالُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ : «اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ»، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : «مَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَّيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَّيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهٗ بَاطِلٌ، وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ، مَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ : أَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَلِيَ الْوَلَاءُ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ».

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا (لونڈی) میرے پاس آ کر کہنے لگی: میرے مالکوں نے میرے ساتھ نو سالوں میں نو اوقیہ چاندی (ادا کرنے) کے عوض مکاتبت کی ہے، جسے میں ہر سال ایک اوقیہ کی صورت میں ادا کروں گی، چنانچہ میری مدد کیجیے۔ میں نے کہا: اگر آپ کا مالک یہ چاہے کہ میں ساری رقم اسے ایک ہی مرتبہ ادا کر کے آپ کو آزاد کروا لوں اور آپ کے ولاء کی نسبت مجھے مل جائے، تو میں یہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔ وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے اس

بارے میں بات کی، تو انہوں نے ولاء دینے سے انکار کر دیا۔ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اپنے مالکوں کا جواب انہیں بتایا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تب میں قیمت ادا نہیں کروں گی۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا اور ان (مالکوں) کی بات آپ کو بتائی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اسے خرید کر آزاد کر دیں اور ان سے ولا کی شرط لگا لیں، کیوں کہ ولا کا حقدار آزاد کرنے والا ہی ہوتا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: آپ میں سے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں، جو کتاب اللہ میں موجود نہیں ہیں، جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے، خواہ سینکڑوں شرطیں ہی کیوں نہ ہوں، اللہ کا فیصلہ ہی برحق ہے اور اللہ کی شرط ہی نہایت پختہ ہے، آپ میں سے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے: اے فلاں! آزاد تو کر دے اور ولا میری ہوگی، سن لیں! ولا اسی کی ہوتی ہے، جو آزاد کرتا ہے۔‘‘

❁ صحيح البخاري: 2560، صحيح مسلم: 1504

982۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: أَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْمُكَاتَبِ إِذَا قُتِلَ أَنْ يُودّٰى بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةُ الْحُرِّ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: لَا يُقَامُ عَلَى الْمُكَاتَبِ إِلَّا حَدُّ الْمَمْلُوكِ.

’’سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا ہے: مکاتب (وہ غلام جس کا مالک سے معاہدہ ہو چکا ہو کہ وہ اتنی رقم مالک کو ادا کر کے آزاد ہو جائے گا) کو اگر قتل کر دیا جائے، تو جس قدر وہ آزاد ہو چکا ہے، اتنی دیت آزاد کی ادا کی جائے گی (اور جتنا غلام ہے اتنی غلام کی دیت ادا کی جائے گی) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مکاتب پر غلام والی حد لگائی جائے گی۔‘‘

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ**: مسند الإمام أحمد: 260/1، سنن أبي داوٗد: 4581، سنن النّسائي:

4814۔ یحییٰ بن ابی کثیر ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

983۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَبَّرَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَّهٗ، فَبَاعَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا (یعنی یہ کہا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فروخت کر دیا۔''

❁ صحيح البخاري: 2534، صحيح مسلم: 997

984۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَعْتَقَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَّهٗ لَيْسَ لَهٗ مَالٌ غَيْرَهٗ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يَّبْتَاعُهٗ مِنِّي»، فَقَالَ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَا أَبْتَاعُهٗ فَابْتَاعَهٗ، قَالَ عَمْرٌو: قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ غُلَامًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْأَوَّلِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزُّبَيْرِ يُقَالُ لَهٗ: يَعْقُوبُ.

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی نے اپنی موت کے بعد اپنے غلام کو آزاد کرنے کا کہا، اس کے پاس اس غلام کے علاوہ کوئی اور مال نہیں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟ نُعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں خریدوں گا، چنانچہ انہوں نے خرید لیا۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک قبطی غلام تھا، جو پہلے ہی سال مر گیا۔ ابو الزبیر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اس (غلام) کا نام یعقوب تھا۔''

❁ صحيح البخاري: 2534، صحيح مسلم: 997

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى

عمریٰ اور رقبیٰ کا بیان

985۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْعُمْرٰى مِيرَاثٌ لِّأَهْلِهَا»، أَوْ «جَائِزٌ لِّأَهْلِهَا».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمریٰ (جو چیز عمر بھر کے لیے دی جائے) اپنے اہل کی میراث ہے یا اپنے اہل کے لیے جائز ہے۔''

❁ صحيح البخاري: 2626، صحيح مسلم: 1626

986۔ حَدَّثَنَا ابْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثَنَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

❁ صحيح البخاري، عقب الحديث: 2626، صحيح مسلم: 1625

987۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: ثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ، فَإِنَّهٗ لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا،

لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَّقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ» .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی کو اس کے اور اس کی اولاد کے لیے عمریٰ دیا، تو وہ اسی شخص کا ہوگا، جسے دیا گیا ہے، دینے والے کو واپس نہیں ملے گا، کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے، جس میں وراثت کا نفاذ ہوگیا ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2625، صحيح مسلم : 1625

988۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّقُولَ : هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ، فَأَمَّا إِذَا قَالَ : هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ، فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلٰى صَاحِبِهَا، قَالَ مَعْمَرٌ : وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِي بِهٖ .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو عمریٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا ہے وہ یہ ہے کہ (دینے والا) کہے: یہ تیرے اور تیرے ورثا کے لیے ہے، اگر وہ یوں کہے: جب تک تو زندہ ہے، یہ چیز تیری ہے، تو وہ مالک کو واپس مل جائے گی۔ معمر کہتے ہیں کہ زہری رحمہ اللہ کا یہی فتویٰ تھا۔''

❁ صحيح مسلم : 23/1625

989۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «الرُّقْبٰى لِمَنْ أُرْقِبَهَا، وَالْعُمْرٰى لِمَنْ أُعْمِرَهَا» .

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رقبیٰ اسی کی ملکیت ہے، جسے ہبہ کیا گیا اور عمریٰ بھی اسی کی ملکیت ہے جسے (عمر بھر کے لیے) ہبہ کیا گیا۔''

❁ **صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 303/3، سنن أبي داوٗد : 3558، سنن النّسائي : 3770، سنن التّرمذي : 1351، سنن ابن ماجه : 2383، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' اور امام ابن

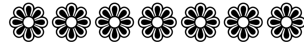
حبان رحمہ اللہ (۵۱۳۶) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

990۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَنِي عَطَاءٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا رُقْبٰى، وَلَا عُمْرٰى، فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا، أَوْ أُرْقِبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ»، قَالَ : وَالرُّقْبٰى : أَنْ يَّقُولَ هُوَ لِلْآخِرِ مِنِّي وَمِنْكَ مَوْتًا، وَالْعُمْرٰى : أَنْ يَّجْعَلَ لَهُ حَيَاتَهُ أَنْ يَعْمُرَهُ حَيَاتَهُمَا، قَالَ عَطَاءٌ فَإِنْ أَعْطَاهُ سَنَةً أَوْ سَنَتَيْنِ أَوْ شَيْئًا يُّسَمِّيهِ فَهِيَ مَنِيحَةٌ يَّمْنَحَهَا إِيَّاهُ لَيْسَ بِعُمْرٰى .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ رقبیٰ (واپس لینا) جائز ہے اور نہ عمریٰ، جسے عمریٰ یا رقبیٰ دیا گیا، تو وہ چیز زندگی میں بھی اسی کی ہے اور مرنے کے بعد بھی اسی کی ہے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رقبیٰ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے: میری طرف سے اور تیری طرف سے (یعنی میں پہلے مرگیا، تو تیری ہے اور تو پہلے مرگیا، تو مجھے واپس مل جائے گی) اور عمریٰ یہ ہے کہ اس کی زندگی تک وہ چیز اسے دے دے۔

عطاء کہتے ہیں: اگر ایک سال یا دو سال یا مقررمدت تک کے لیے دے، وہ تحفہ ہے، عمریٰ نہیں ہے۔''

❁ **صحيحٌ وللحديث شواهد** : مصنّف عبدالرزاق : 16920، مسند الإمام أحمد : 26/2، سنن النّسائي : 3762، سنن ابن ماجه : 2382



بَابُ مَا جَاءَ فِي النِّحَلِ وَالْهِبَاتِ

تحائف اور ہبہ جات کا بیان

991۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ : أَنِي مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : ذَهَبَ بِي أَبِي بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلٰى نُحْلٍ نَحَلَنِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَكَلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ مِثْلَ هٰذَا؟» قَالَ : لَا قَالَ : «فَأَرْجِعْهَا» .

''سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تا کہ ان تحائف پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنائیں، جو انہوں نے مجھے دیے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا آپ نے اپنے تمام بیٹوں کو یہ تحائف دیے ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں! فرمایا: ''تو پھر یہ بھی واپس لے لیں۔''

❁ صحيح البخاري : 2586، صحيح مسلم : 1623

992۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : انْطَلَقَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَلَنِي نُحْلًا لِّيُشْهِدَهُ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ هٰذَا الْغُلَامَ نُحْلًا فَاشْهَدْ

عَلَيْهِ، قَالَ : «أَكَلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ هٰذَا؟»، قَالَ : لَا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «يَسُرُّكَ أَنْ يَّكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟»، قَالَ : بَلٰى، قَالَ : «فَأَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِي» .

''سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے اٹھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس تحفے پر گواہ بنائیں جو انہوں نے مجھے دیا تھا، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے نعمان کو یہ غلام تحفہ دیا ہے آپ اس پر گواہ رہنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا آپ نے اپنی تمام اولاد کو اس طرح کا تحفہ دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا آپ کو اچھا لگتا ہے کہ یہ سب آپ کے ساتھ برابر حسن سلوک کریں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! فرمایا: پھر کسی اور کو اس پر گواہ بنالیں۔''

❁ صحيح البخاري : 2587، صحيح مسلم : 1623

993- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا عِيسٰى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «الْعَائِدُ فِي هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهٖ» .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہبہ کرنے کے بعد واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے، جو قے کرنے کے بعد دوبارہ نگل لے۔''

❁ صحيح البخاري :2621، صحيح مسلم : 1622

994- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، قَالَ : ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ : أَنَا عِيسٰى، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا

يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُّعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ، وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعُ فِيهَا كَالْكَلْبِ أَكَلَ حَتّٰى إِذَا تَمَّ»، وَقَالَ عَلِيٌّ : «شَبِعَ، قَاءَ ثُمَّ رَجَعَ فِي قَيْئِهٖ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کو تحفہ دے کر اس سے واپس لے لے، بجز والد کے، جو وہ اپنے بیٹے کو دیتا ہے، جو تحفہ دے کر واپس لیتا ہے، اس کی مثال کتے جیسی ہے، جو کھاتا ہے، جب سیر ہو جاتا ہے، تو قے کرتا ہے، پھر اسے چاٹ لیتا ہے۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 78,27/2، سنن أبي داوٗد : 3539، سنن النّسائي : 3720، سنن التّرمذي : 2132، سنن ابن ماجه : 2377، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۴۶/۲) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

995۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَخْنَسِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَتٰى أَعْرَابِيٌّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ أَبِي يُرِيدُ أَنْ يَّجْتَاحَ مَالِي، قَالَ : «أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ، إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَإِنَّ أَمْوَالَ أَوْلَادِكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ فَكُلُوهُ هَنِيئًا» .

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: میرا باپ میرا مال ضائع کرنا چاہتا ہے، فرمایا: آپ اور آپ کا مال آپ کے باپ کی (ملکیت) ہے، آپ کا سب سے پاکیزہ کھانا آپ کی کمائی ہے اور آپ کی اولاد کا مال آپ کی کمائی ہے، چنانچہ آپ اسے بہ بخوبی کھا سکتے ہیں۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 214/2، سنن أبي داوٗد : 3530، سنن ابن ماجه : 2292

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَحْكَامِ

فیصلوں کے مسائل

996۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ عَلَى السِّرَاجِ لَيْلَةَ الْوَدَاعِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا اجْتَهَدَ الْحَاكِمُ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ اثْنَانِ، وَإِذَا اجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ» قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ الثَّوْرِيِّ غَيْرَ مَعْمَرٍ.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی حاکم اجتہاد (کوشش) سے درست فیصلہ کرتا ہے، تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور جب کوئی حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرتا ہے، لیکن وہ فیصلہ غلط ہوتا ہے، تو اسے بھی ایک اجر ملتا ہے۔

ابو محمد کہتے ہیں: ہمیں معلوم نہیں کہ اس حدیث کو معمر کے علاوہ کسی اور نے زہری سے بیان کیا ہو۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ**: سنن النّسائي: 5383، سنن التّرمذي: 1326، سنن الدّارقطني: 204/4،

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام ابو عوانہ رحمہ اللہ (٦٣٩٧) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (٥٠٦٠) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

997۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ

أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَقْضِي الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ» .

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاضی اگر غصہ کی حالت میں ہو، تو وہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔''

❁ صحيح البخاري : 7158، صحيح مسلم : 1717

998 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ، قَالَ : أَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَّسْأَلَةٍ وُّكِلْتَ إِلَيْهَا» .

''سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امارت کا سوال مت کریں، اگر آپ کو بغیر مانگے مل جائے، تو آپ کی اس پر مدد کی جائے گی اور اگر طلب کرنے پر دی جائے، تو آپ اسی کے حوالے کر دیے جائیں گے۔''

❁ صحيح البخاري : 6722، صحيح مسلم : 1652

999۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَّلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَّكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَإِنْ قَضَيْتُ لِأَحَدٍ مِّنْكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ

شَيْئًا»، الْحَدِيثُ لِهَارُونَ .

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ اپنے جھگڑے میرے پاس لے کر آتے ہیں، میں بھی ایک انسان ہی ہوں، ممکن ہے کہ آپ میں سے کوئی شخص دوسرے سے زیادہ فصیح البیان ہو، اگر میں آپ میں سے کسی کے لیے اس کے بھائی کے کسی حق کا فیصلہ کر دوں، تو میں اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں، چنانچہ وہ اس میں سے کچھ بھی وصول نہ کرے۔

یہ الفاظ ہارون بن اسحاق کی حدیث کے ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 7168، صحيح مسلم : 1713

1000ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَافِعٍ، مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ بَيْنَهُمَا قَدْ دَرَسَتْ لَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَّلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَّكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، وَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلٰى نَحْو مَا أَسْمَعُ مِنْكُمْ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ يَأْتِي بِهِ إِسْطَامًا فِي عُنُقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، قَالَ : فَبَكَى الرَّجُلَانِ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا : حَقِّي لِأَخِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا : «أَمَّا إِذْ فَعَلْتُمَا هٰذَا فَاذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ يَتَحَلَّلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ» .

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دو انصاری شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، جن کے

درمیان پرانی وراثت کا جھگڑا تھا، ان دونوں کے پاس دلیل نہیں تھی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آپ اپنے جھگڑے میرے پاس لے کر آتے ہو، میں بھی ایک انسان ہی ہوں، ممکن ہے کہ آپ میں سے کوئی شخص دوسرے سے زیادہ فصیح البیان ہو، میں آپ سے جو سنتا ہوں، اسی کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں، جس کو میں اس کے بھائی کا کچھ حق دلا دوں، تو وہ نہ لے، کیوں کہ میں اس کے لیے آگ کا ٹکڑا کاٹ رہا ہوں، جسے وہ قیامت کے دن آگ بھڑکانے والے آلے کی صورت میں اپنی گردن میں ڈال کر لائے گا۔

راوی کہتے ہیں: وہ دونوں آدمی روتے ہوئے کہنے لگے: میں اپنا حق اپنے بھائی کو دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ ایسے کرنا چاہتے ہیں، تو جائیں اور حق و انصاف کے ساتھ مال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں، پھر آپس میں قرعہ اندازی کرنا اور دونوں ایک دوسرے کو معاف کر دینا۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 320/6، سنن أبي داوٗد : 3584، **اس حدیث کو امام حاکم** رحمہ اللہ **(۹۵/۴) نے امام مسلم** رحمہ اللہ **کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **نے ان کی موافقت کی ہے۔**

1001۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَمْزَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ، قَالَ : ثَنِي سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ، عَنْ كَثِيرٍ يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «الْمُسْلِمُونَ عَلٰى شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ مِنْهَا»، وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ** ﷺ **نے فرمایا: مسلمان اپنی ان شرائط پر ثابت رہیں، جو حق کے موافق ہوں۔ نیز رسول** ﷺ **نے فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا جائز ہے۔''**

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ الحديث حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 366/2، سنن أبي داوٗد : 3594، سنن الدّارقطني : 27/3، **اس حدیث کو امام ابن حبان** رحمہ اللہ **(۵۰۹۱) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حمزہ بن مالک بن حمزہ اسلمی کے بارے میں حافظ ہیثمی** رحمہ اللہ **کہتے ہیں:** لَمْ أَعْرِفْهُ . (مجمع الزوائد : ۲۵۵/۵) **حمزہ بن مالک کی**

متابعت موجود ہے۔

1002۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کسی نئی چیز کا اضافہ کیا، جو اس میں سے نہیں ہے، تو وہ مردود ہے۔''

❁ صحيح البخاري : 2697، صحيح مسلم : 18,17/1718

1003۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : ثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ سَاعَةً ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ .

''سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تہمت (لگانے کے جرم) میں تھوڑی دیر کے لیے قید کیا، پھر چھوڑ دیا۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 2/5، سنن أبي داوٗد : 3630، السّنن الكبرٰى للنّسائي : 4880,4879، سنن التّرمذي : 1417، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۰۲/۴) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ معمر بن راشد کی اہل بصرہ سے روایت میں کلام ہے۔** بہز بن حکیم بصری ہیں۔

1004۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عُمَيْرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي أَرْضٍ قَالَ أَحَدُهُمَا : إِنَّ هٰذَا انْتَزٰى

عَلٰى أَرْضِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَهُوَ امْرَؤُ الْقَيْسِ بْنُ عَابِسٍ الْكِنْدِيُّ، وَخَصْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَيْدَانَ فَقَالَ لَهُ: «بَيِّنَتَكَ»، قَالَ: لَيْسَ لِي قَالَ: «يَمِينَهُ»، قَالَ: إِذًا يَّذْهَبُ بِهَا قَالَ: «لَيْسَ لَكَ إِلَّا ذٰلِكَ»، قَالَ: فَلَمَّا قَامَ يَحْلِفُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظُلْمًا لَّقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ».

''سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ دو آدمی آپ کے پاس زمین کا جھگڑا لے کر آئے، ان میں سے ایک جس کا نام امرؤالقیس بن عابس کندی تھا، کہنے لگا: اللہ کے رسول! اس نے زمانہ جاہلیت میں میری زمین پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس کا مدمقابل ربیعہ بن عیدان تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: آپ کے پاس دلیل ہے؟ اس نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس سے قسم لی جائے گی۔ وہ کہنے لگا: تو وہ زمین لے جائے گا، فرمایا: آپ کے پاس صرف یہی صورت ہے۔ راوی کہتے ہیں: جب وہ قسم اٹھانے کے لیے کھڑا ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے زیادتی کرتے ہوئے کسی سے زمین چھین لی، قیامت والے دن وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا، تو اللہ اس سے ناراض ہوگا۔''

❁ صحيح مسلم: 224/139

1005۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: ثَنِي كُرْدُوسٌ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِنْدَةَ، وَرَجُلًا مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ بِالْيَمَنِ، فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو هٰذَا فَقَالَ لِلْكِنْدِيِّ: مَا تَقُولُ؟ قَالَ: أَقُولُ: إِنَّهَا أَرْضٌ فِي يَدِي وَرِثْتُهَا مِنْ أَبِي، فَقَالَ

لِلْحَضْرَمِيِّ : هَلْ لَكَ مِنْ بَيِّنَةٍ؟ قَالَ : لَا، وَلٰكِنْ لِيَحْلِفْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُوهُ، فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِينِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّهُ لَا يَقْتَطِعُ رَجُلٌ مَّالًا بِيَمِينِهِ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ أَجْذَمُ»، فَرَدَّهَا الْكِنْدِيُّ.

''سیدنا اشعث بن قیس کندی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ کندہ اور حضر موت سے ایک ایک آدمی اپنی یمن کی زمین کے متعلق مقدمہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرمی کہنے لگا: اللہ کے رسول! اس (کندی) کے والد نے میری زمین پر ناجائز قبضہ کر لیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کندی سے فرمایا: آپ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا: میں یہ کہتا ہوں کہ زمین میرے قبضے میں ہے اور مجھے اپنے باپ سے ورثہ میں ملی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے پوچھا: کیا آپ کے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے کہا: اللہ کے رسول! دلیل تو نہیں ہے، لیکن یہ اس ذات کی قسم کھائے، جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ یہ نہیں جانتا یہ زمین میری ہے، اس کے والد نے مجھ سے زبردستی چھین لی تھی۔ کندی قسم کے لیے تیار ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی (جھوٹی) قسم کے ذریعے کسی سے مال چھینتا ہے، وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملے گا، تو اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔ تو کندی نے زمین اسے واپس کر دی۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 215/2، سنن أبي داوٗد : 3622، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 180/10، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۰۸۸) نے ''صحیح''، امام حاکم رحمہ اللہ (۲۹۵/۴) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

1006۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ بَحْرٍ الْقَرَاطِيسِيُّ، قَالَا : ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ : أَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : أَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاهِدٍ وَّيَمِينٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ

خَلَفٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ سُلَيْمَانَ فَقَالَ : كَانَ عِنْدَنَا ثَابِتًا مِّمَّنْ يَصْدُقُ وَيَحْفَظُ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ فرما دیا۔ (کسی فیصلہ کے لیے دو گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے اگر دو گواہ نہ ہوں، تو ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کیا جاتا ہے۔)

علی بن عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں : میں نے یحییٰ بن سعید سے سیف بن سلیمان کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے کہا: وہ ہمارے نزدیک ثابت تھا، سچے اور حافظ لوگوں میں سے تھا۔''

❁ صحيح مسلم : 1712

1007۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ فرما دیا۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : سنن أبي داوٗد : 3610، سنن الترّمذي : 1343، سنن ابن ماجه : 2368،
اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (۶۰۱۵) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۰۷۳) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

1008۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور گواہ پر فیصلہ فرما دیا۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 305/3، سنن الترّمذي : 1344، سنن ابن ماجه :

2369

1009 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: ثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بستی والوں کے خلاف خانہ بدوش کی گواہی جائز نہیں۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ**: سنن أبي داوٗد: 3602، سنن ابن ماجه: 2367

1010 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: ثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ: لَمْ يُحَدِّثْنِي وَلٰكِنْ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهٗ فَأَعْرَضَ عَنِّي ثُمَّ سَأَلْتُهٗ فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ: «كَيْفَ بِكَ وَقَدْ قِيلَ؟» قَالَ: فَنَهَاهُ عَنْهَا.

''سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابواہاب کی بیٹی (ام یحییٰ) سے شادی کی، کالے رنگ کی ایک عورت آ کر کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا، تو آپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے پھر پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر منہ موڑ لیا، تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہ بات کہی جا چکی ہے، تو وہ تیرے ساتھ کیسے رہ سکتی ہے؟ پس آپ نے اسے اس (کی بیوی کے ساتھ رہنے) سے منع کر دیا۔''

❁ صحيح البخاري: 2659

1011 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : وَقَدْ سَمِعْتُ مِنْ عُقْبَةَ أَيْضًا قَالَ : تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَجَاءَ تِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهُمَا قَالَ : فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقُلْتُ : إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ : فَأَعْرَضَ عَنِّي ثُمَّ تَحَوَّلْتُ مِنَ الْجَانِبِ الْآخَرِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ : «فَكَيْفَ يُصْنَعُ بِقَوْلِ هٰذِهٖ، دَعْهَا عَنْكَ»، قَالَ مَعْمَرٌ : وَسَمِعْتُ أَيُّوبَ يَقُولُ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «كَيْفَ بِكَ وَقَدْ قِيلَ؟» .

''سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت سے شادی کی، کالے رنگ کی ایک عورت آ کر کہنے لگی کہ اس نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا اور عرض کی: وہ جھوٹی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے دوسری طرف سے آ کر عرض کی: اللہ کے رسول! وہ جھوٹی ہے، فرمایا: اس (عورت) کی بات کا کیا کیا جائے؟ اسے طلاق دے دیں۔

معمر کہتے ہیں: میں نے ایوب بن موسیٰ سے سنا ہے، وہ کہہ رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہ بات کہی جا چکی ہے، تو وہ آپ کے ساتھ کیسے رہ سکتی ہے؟''

❁ صحيح البخاري : 5104

1012 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِينَ، فَأَسْرَعَ الْفَرِيقَانِ جَمِيعًا، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنْ يُّسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں پر قسم پیش کی، تو دونوں ہی گروہ قسم کھانے میں تیزی دکھانے لگے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کے درمیان قرعہ ڈالا جائے کہ قسم کون اٹھائے گا۔''

❁ صحيح البخاري : 2674

1013 ـ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : دَعٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيَقْطَعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا : لَا حَتّٰى تَقْطَعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ : «إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي» .

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اور بحرین میں انہیں قطعات اراضی بطور جاگیر دینا چاہا، تو انہوں نے کہا ہم اس وقت تک نہیں لیں گے، جب تک آپ ہمارے مہاجر بھائیوں کو نہ دیں، آپ نے فرمایا: میرے بعد دوسرے لوگوں کو آپ پر ترجیح دی جائے گی، تو آپ مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔''

❁ صحيح البخاري : 2376

1014 ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو صَالِحٍ، قَالَ : ثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : ثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ عَمَّرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا»، قَالَ عُرْوَةُ : وَقَضٰى بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہ تھی، تو وہی اس کا حقدار ہوگا۔ عروۃ کہتے ہیں: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں یہی فیصلہ کیا تھا۔''

❁ صحيح البخاري: 2335

1015- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَنَا عِيسٰى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلٰى أَرْضٍ فَهِيَ لَهٗ».

''سیدنا سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بنجر زمین کے گرد دیوار بنائی (اور اسے آباد کیا)، تو وہ محصور زمین اسی کی ملکیت ہوگی۔''

❁ **حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 21,12/5، سنن أبي داوٗد: 3077، السّنن الكبرٰى للنّسائي: 5763، مسند الطّيالسي: 906 المعجم الكبير للطّبراني (٢٠٩/٧، ح: ٦٨٦٥) **میں قتادہ سے شعبہ روایت کررہے ہیں، لہٰذا قتادہ کی تدلیس کا اعتراض رفع ہوا، امام حسن بصری رحمہ اللہ کی سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کتاب سے ہوتی ہے۔**

1016- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا حِمٰى إِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُولِهٖ».

''سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: چراگاہ اللہ اور اس کا رسول کی ہی ہے۔''

❁ صحيح البخاري: 2370

1017- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: أَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: أَنَا أَبُو

عَوَانَةَ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، كِلَاهُمَا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ يُوسُفَ ابْنِ أُخْتِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي طَرِيقٍ فَعَرْضُهُ سَبْعَةُ أَذْرُعٍ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر راستے کے متعلق جھگڑا ہو جائے، تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ ہوگی۔''

❀ صحيح مسلم: 1613

1018۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: ثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ الضُّبَعِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَ أَذْرُعٍ».

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راستے کا عرض سات ہاتھ رکھیں۔''

❀ **إسنادهُ ضعيفٌ والحديث صحيحٌ**: مسند الإمام أحمد: 429/2، سنن أبي داوٗد: 3633، سنن التّرمذي: 1356، سنن ابن ماجه: 2338، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔ قتادہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔ اوپر والی حدیث اس کے لیے اصل ہے۔

1019۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ سَرَقَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ».

''سیدنا سعید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

جس نے کسی کی زمین چرائی (قبضہ کرلیا)، تو اسے قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔''

❁ صحيح البخاري : 2452، صحيح مسلم : 1610

1020۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي حَائِطٍ فَلَا يَمْنَعْهُ»، فَلَمَّا قَضٰى أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيثَهُ طَأْطَئُوا رُءُوسَهُمْ قَالَ : مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ، وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی اپنے پڑوسی سے دیوار پر لکڑی (شہتیر وغیرہ) رکھنے کی اجازت مانگے، تو وہ اسے منع نہ کرے، جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث پوری کی، تو انہوں (سامعین) نے اپنے سر جھکا لیے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا بات ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس سے منہ موڑ رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں اسے تمہارے سامنے ضرور پیش کرتا رہوں گا۔''

❁ صحيح البخاري : 2463، صحيح مسلم : 1609

1021۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ : سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرَّ فَأَبٰى عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أَرْسِلِ إِلٰى جَارِكَ»،

فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : «اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ»، وَاسْتَوْعٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ أَرَادَ فِيهِ السَّعَةَ لِلزُّبَيْرِ وَلِلْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ : مَا أَحْسَبُ هٰذِهِ الْآيَةَ إِلَّا نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ : ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ (النساء : 65) الْآيَةَ، وَأَحَدُهُمَا يَزِيدُ عَلٰى صَاحِبِهٖ فِي الْقِصَّةِ .

''سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اور ایک انصاری آدمی جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوا تھا، حرہ (مدینہ کے قریب ایک جگہ) کی نالیوں کے بارے میں جھگڑا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، جن سے وہ دونوں اپنی کھجوروں کو سیراب کیا کرتے تھے، انصاری کہتا تھا: پانی کو بہنے دیا کریں، روکا نہ کریں، جب کہ (سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ) اس کا انکار کر رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زبیر! کھیتی سیراب کرنے کے بعد پانی اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دیا کریں۔ انصاری ناراض ہو کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! یہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے، اس لیے آپ نے ایسا فیصلہ کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ (غصے سے) بدل گیا، پھر فرمایا: زبیر! کھیتی کو سیراب کر کے پانی کو روکے رکھنا حتی کہ وہ منڈیروں تک پہنچ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو پورا پورا حق دیا، جب کہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف سے ایسا مشورہ دیا تھا، جس میں سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور انصاری دونوں کے لیے گنجائش موجود تھی، سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ (النساء : 65) (اللہ کی قسم! یہ مؤمن نہیں ہو سکتے، حتی کہ آپ کو اپنے جھگڑوں میں فیصل تسلیم کر لیں۔)

ایک راوی نے دوسرے کی بہ نسبت لمبا واقعہ بیان کیا ہے۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 2708، صحيح مسلم : 2357

1022۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْقَزَّازُ الدَّارِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَهْدٰى بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِي قَصْعَةٍ فَضَرَبَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الْقَصْعَةَ بِيَدِهَا فَأَلْقَتْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «طَعَامٌ كَطَعَامٍ وَّإِنَاءٌ كَإِنَاءٍ» .

’’سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی نے پیالے میں آپ کے لیے کھانا بطور تحفہ بھیجا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پیالے پر اپنا ہاتھ مار کر اسے گرا دیا (وہ ٹوٹ گیا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانے جیسا کھانا اور برتن جیسا برتن دو۔‘‘

❁ صحيح البخاري :2481-5225

1023۔ أَخْبَرَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَسَّانَ، حَدَّثَهُمْ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ : «الْعَارِيَةُ مُوَدَّاةٌ، وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ، وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ» .

’’سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر فرما رہے تھے: مستعار لی ہوئی چیز ادا کی جائے گی، منحہ (دودھ کے لیے لیا ہوا جانور) لوٹایا جائے گا، قرض ادا کیا جائے گا اور ضامن تاوان ادا کرے گا۔‘‘

❁ **إسنادهُ حسنٌ له شواهد** : مسند الإمام أحمد : 267/5، سنن أبي داوٗد : 3565، سنن

الترمذي : 670-1265، سنن ابن ماجه : 2398، **امام ترمذی** رحمہ اللہ نے اسے **''حسن غریب''** کہا ہے۔

1024۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ : ثَنِي سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُوَدِّيَهُ» .

''سیدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاتھ جو (چیز) لیتا ہے، وہ ادا کرنے تک اس کے ذمہ ہوتی ہے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 8/5، سنن أبي داوٗد : 3561، سنن الترمذي : 1266، سنن ابن ماجه : 2400، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ **نے ''حسن صحیح''، امام حاکم** رحمہ اللہ **(۲/۴۷) نے امام بخاری** رحمہ اللہ **کی شرط پر سند کو ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **نے ان کی موافقت کی ہے۔ سعید بن ابی عروبہ اور اس کا شیخ قتادہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔**

1025۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، وَّلَا يُعْطِينِي وَوَلَدِي مَا يَكْفِينَا إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، قَالَ : «خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ» .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ کہنے لگیں: اللہ کے رسول! ابوسفیان کنجوس ہیں، مجھے اور بچوں کو اتنا خرچ نہیں دیتے، جو ہمیں پورا ہو جائے، الا یہ کہ میں ان کے مال سے خفیہ طور پر لے لوں۔ آپ نے فرمایا: آپ معروف طریقے سے اتنا مال لے لیا کریں، جو آپ کو اور آپ کے بچوں کو کافی ہو جائے۔''

❁ صحيح البخاري : 5364، صحيح مسلم : 1714

1026۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : ثَنَا مُوسَى بْنُ السَّائِبِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ عِنْدَ رَجُلٍ أَخَذَهُ مِنْهُ وَطَلَبَ ذٰلِكَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْهُ» .

''سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی (دیوالیہ آدمی) کے پاس اپنا سامان پہچان لے، تو وہ اس سے لے لے، نیز اگر کسی نے اس سے خریدا ہو، تو وہ اس سے واپس لے سکتا ہے۔''

❀ **إسنادهٔ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 16/5، سنن أبي داوٗد : 3531، سنن النّسائي : 4685، قتادہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔ اس کا ایک شاہد بھی ہے، جس کی سند حجاج بن ارطاۃ ''ضعیف ومدلس'' کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

1027۔ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أُصِيبُ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ»، فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ» .

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کو پھلوں کی خریداری میں نقصان ہوا، جس وجہ سے اس پر بہت زیادہ قرض ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر صدقہ کریں۔ لوگوں نے صدقہ کیا، مگر قرض پورا ادا نہ ہو سکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ ملتا

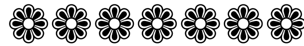
ہے لے لیں، اس کے علاوہ آپ کے لیے کچھ نہیں ہے۔“

❁ صحيح مسلم : 1556

1028۔ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، قَالَ : ثَنِي عَبَّادُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : ثَنِي عَبْدُ الْمَجِيدِ هُوَ ابْنُ أَبِي يَزِيدَ أَبُو وَهْبٍ قَالَ : قَالَ لِي الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ : أَلَا أُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ : بَلٰى فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا فَإِذَا فِيهِ : هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْدَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً، عَبَّادٌ يَشُكُّ، لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ .

”ابو وہب کہتے ہیں کہ سیدنا عدّاء بن خالد بن ہودہ رضی اللہ عنہ مجھ سے کہنے لگے: کیا میں آپ کو وہ خط نہ پڑھاؤں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھ کر دیا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے ایک خط نکالا، جس میں لکھا تھا: یہ تحریر اس بارے میں ہے، جو عدّاء بن خالد بن ہودہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خریدا ہے، انہوں نے آپ سے غلام یا لونڈی خریدی تھی، مسلمانوں کی باہمی تجارت میں دھوکہ، برائی اور حیلہ بازی نہیں ہوتی۔“

❁ **حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 30/5، سنن التّرمذي : 1216، سنن ابن ماجه : 2251، **امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ”حسن غریب“ کہا ہے۔ اس روایت کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:** وَالْحَدِيثُ حَسَنٌ فِي الْجُمْلَةِ . (تعليق التغليق : ٢١٩/٣) **عباد بن لیث جمہور کے نزدیک ”ضعیف“ ہے۔ اس کی متابعت منہال بن بحر (حسن الحدیث) نے کر رکھی ہے۔ (تعليق التغليق : ٢١٩/٣)** المعجم الكبير للطّبراني (١٢/١٨) **اور** السنن الكبرٰى للبيهقي (٣٢٨/٥) **میں اس کا ایک شاہد بھی ہے۔**



بَابُ الْهِجْرَةِ

ہجرت کے مسائل

1029۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ : ثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ : ثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، قَالَ : ثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ؟ فَقَالَ : «وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ : نَعَمْ قَالَ : «فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا؟»، قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : «تَمْنَحُ مِنْهَا؟»، قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : «فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا؟» قَالَ : نَعَمْ قَالَ : «فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا».

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے ہجرت کے متعلق پوچھا: آپ نے فرمایا: اللہ آپ پر رحم کرے، ہجرت کے تقاضے بہت سخت ہیں، کیا آپ کے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا: ان کی زکوۃ دیتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: ان کا دودھ تحفہ بھی کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: پانی کے گھاٹ پر ان کا دودھ دوہ کر دیتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سمندروں کے پاس رہ کر اعمال کرتے رہو، (یعنی شہر سے دور رہو) اللہ تعالیٰ آپ کے اعمال (کی جزا میں) میں کمی نہیں کرے گا۔''

❁ صحيح البخاري : 2633، صحيح مسلم : 1865

1030ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا» .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فتح مکہ کے بعد (مکہ سے) ہجرت ختم ہو چکی ہے اور جب آپ کو (جہاد کے لیے) نکلنے کو کہا جائے تو نکل پڑیں۔''

❁ صحيح البخاري : 2783، صحيح مسلم : 1353



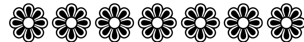
بَابُ دَوَامِ الْجِهَادِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

جہاد روز قیامت تک جاری رہے گا

1031 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»، قَالَ: «فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ: لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أَمِيرٌ لِّتَكْرِمَةِ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ».

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر جہاد کرتا رہے گا اور قیامت تک غالب رہے گا، مزید فرمایا: عیسی بن مریم (آسمان سے) اتریں گے، تو ان کا امیر کہے گا: آیئے! ہمیں نماز پڑھایئے، وہ کہیں گے: نہیں! اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت دی ہے کہ آپ کو ہی ایک دوسرے کا امیر بنایا ہے۔''

❁ صحيح مسلم: 156



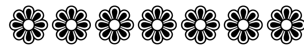
بَابٌ فِي مَا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدُّعَاءِ إِلٰى تَوْحِيدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقِتَالِ عَلَيْهَا

توحید باری تعالی کی دعوت دینے اور اس کی خاطر جنگ کرنے کا نبوی حکم

1032۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الْحِمْصِيُّ، قَالَ: ثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ بْنَ كَثِيرٍ، قَالَ: أَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے، حتی کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں، جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا، اس نے اپنی جان اور مال کو مجھ سے ناحق ضائع ہونے سے بچا لیا اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔''

❁ صحیح مسلم: 33/21



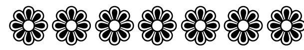
فَرْضُ الْجِهَادِ عَلَى الْكِفَايَةِ

جہاد فرض کفایہ ہے

1033ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي»، أَوْ قَالَ: «عَلَى النَّاسِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَّا أَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو، أَوْ تَخْرُجُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ لَّا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ، وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوا، وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَّتَخَلَّفُوا بَعْدِي، فَلَوَدِدْتُ أَنِّي أُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا فَأُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا فَأُقْتَلُ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اپنی امت (یا لوگوں) کے لیے دشواری نہ سمجھتا، تو کسی بھی ایسے لشکر سے پیچھے رہنا پسند نہ کرتا، جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتا، لیکن نہ تو میرے پاس سواری کی گنجائش ہے اور نہ ہی ان کے پاس اتنی گنجائش ہے کہ وہ ساتھ جا سکیں اور مجھ سے پیچھے رہنا بھی انہیں ناگوار ہے، میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے شہید ہو جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید ہو جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید ہو جاؤں۔''

❁ صحيح البخاري: 2972، صحيح مسلم: 1876



بَابُ مَنْ لَهٗ عُذْرٌ فِي التَّخَلُّفِ

عذر کی وجہ سے جنگ میں نہ جانا

1034۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ : ثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهٗ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلٰى عَلَيْهِ : ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ...... وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ﴾ (النساء : 95)، قَالَ فَجَاءَ هُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَّهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ، وَكَانَ رَجُلًا أَعْمٰى، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِي فَثَقُلَتْ حَتّٰى خِفْتُ أَنْ تُرَضَّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ (النساء : 95).

''سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا، میں بھی ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا، مروان نے ہمیں بتایا کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا تھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ آیت لکھوائی: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ...... وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ﴾ (النساء : 95) *(اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں) (مزید سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) اسی دوران سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ کر کہنے لگے: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! اگر مجھ میں بھی جہاد کرنے کی ہمت*

ہوتی، تو میں ضرور جہاد کے لیے جاتا، وہ نابینا شخص تھے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی اتار دی، نبی کریم ﷺ کی مبارک ران میری ران پر تھی، وہ اتنی بوجھل ہوگئی کہ مجھے اپنی ران کے ٹوٹنے کا خطرہ لاحق ہوگیا، جب وحی کی کیفیت ختم ہوگئی، تو اللہ تعالیٰ نے کے (غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) (النساء : 95) (معذوروں کے ماسوا) الفاظ اتار دیے۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 2832-4592

1035 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا هَاجَرَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي هَاجَرْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «قَدْ هَجَرْتَ الشِّرْكَ، وَلٰكِنَّهُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهَلْ لَكَ مِنْ أَحَدٍ بِالْيَمَنِ؟» قَالَ : أَبَوَايَ قَالَ : «أَذِنَا لَكَ؟» قَالَ : لَا قَالَ : «فَارْجِعْ فَاسْتَأْذِنْهُمَا، فَإِنْ أَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَإِلَّا فَبِرَّهُمَا» .

’’سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے ہجرت کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ نے شرک کو چھوڑ دیا ہے، مگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پڑے گا، کیا یمن میں آپ کا کوئی رشتہ دار ہے؟ اس نے کہا : میرے والدین ہیں۔ آپ نے پوچھا: انہوں نے آپ کو اجازت دی ہے؟ اس نے کہا: نہیں! فرمایا: واپس جا کر ان سے اجازت لیں، اگر وہ دونوں اجازت دے دیں، تو جہاد کیجیے، ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک کریں۔‘‘

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : سنن سعيد بن منصور : 2334، مسند الإمام أحمد : 76,75/3، سنن أبي داوٗد : 2530، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۲۲) نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱۰۳/۲) نے اس کی سند کو ’’صحیح‘‘ اور حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد : ۱۳۸/۸) نے ’’حسن‘‘ کہا ہے۔ دراج ابوسمح جمہور کے نزدیک ’’ضعیف‘‘ ہے۔

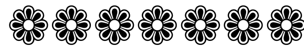
بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيظِ عَلٰى تَارِكِ الْغَزْوِ

تارک جہاد کے متعلق وعید

1036۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ يَّعْنِي ابْنَ مُوسٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَيْسَ فِي نَفْسِهٖ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنَ النِّفَاقِ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مر گیا، نہ تو اس نے کبھی (عملاً) جہاد کیا اور نہ ہی اس کے دل میں کبھی خیال آیا، تو وہ نفاق کی ایک قسم پر مرا۔''

❁ صحيح البخاري : 1910



بَابُ مَا يُجْزِيءُ مِنَ الْغَزْوِ وَمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

غازی اور غازی کو تیار کرنے والے کا اجر

1037۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، قَالَ: ثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا».

''سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کے راستے میں کسی غازی کو تیار کیا، اس نے بھی غزوہ کیا اور جس نے کسی غازی کے اہل وعیال کی اچھی طرح نگہبانی کی، اس نے بھی غزوہ کیا۔''

❁ صحيح البخاري: 2843، صحيح مسلم: 1895

1038۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: ثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جُنْدًا إِلٰى بَنِي لِحْيَانَ قَالَ: «لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا».

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا تو فرمایا: ہر (گھر کے) دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جائے، لیکن اجر دونوں کو ملے گا۔''

❁ صحيح مسلم: 1896

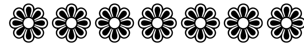
بَابُ الْجَعْلِ عَلَى الْغَزْوِ

جنگ پر اجرت لینا

1039ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْكِنْدِيُّ، عَنِ ابْنِ شُفَيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ»، وَقَالَ : «لِلْغَازِي أَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْغَازِي» .

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد میں مال دینے کا اجر اتنا ہی ہے، جتنا جہاد میں جانے کا ہے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجاہد کو تو صرف اپنا ہی اجر ملے گا، جب کہ اسے تیار کرنے والے کو اپنا اجر بھی ملے گا اور مجاہد کا اجر بھی ملے گا۔''

❀ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 174/2، سنن أبي داوٗد : 2526، التاريخ الكبير للبخاري : 266/4، اس حدیث کو امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (اتحاف المہرۃ لابن حجر :۱۱۸۷۲) نے ''صحیح'' کہا ہے۔



بَابُ مَا يَجِبُ مِنْ طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ، وَتَرْكِهِ إِذَا أَمَرُوا بِمَعْصِيَةٍ

اگر امرا (حکمران) گناہ کا حکم نہ دیں، تو ان کی اطاعت کرنا واجب ہے

1040۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾(النساء: 59) نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيِّ السَّهْمِيِّ إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (النساء: 59) **(اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور تم میں سے جو صاحب امر ہیں، ان کی اطاعت کرو) یہ آیت سیدنا عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی سہمی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لشکر کا امیر بنا کر روانہ کیا تھا۔''**

❁ صحيح البخاري: 4584، صحيح مسلم: 1834

1041۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ».

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان پر (امیر کی) سمع و اطاعت واجب ہے، جب تک اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے، جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے، تو پھر کوئی سمع و طاعت نہیں۔''

❁ صحيح البخاري: 7144، صحيح مسلم: 1839

بَابُ وَصِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجُيُوشِ وَالْأُمَرَاءِ

لشکروں اور امرا کو رسول اللہ ﷺ کی وصیت

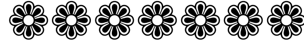
1042۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلٰى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ دَعَاهُ فَأَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ: «اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ تُقَاتِلُونَ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، اغْزُوا وَلَا تَغْدِرُوا، وَلَا تَغُلُّوا، وَلَا تُمَثِّلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، وَّإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلٰى إِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ» أَوْ قَالَ: «خِلَالٍ، فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، فَإِنْ فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، فَإِنْ هُمْ أَسْلَمُوا فَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ كَأَعْرَابِ الْمُؤْمِنِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي

يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ» أَوْ قَالَ : «الْمُسْلِمِينَ، وَأَنْ لَّيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ، فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلٰى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ، فَإِنْ هُمْ فَعَلُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ، وَإِذَا حَاصَرْتُمْ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ رَسُولِهٖ، وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ، وَذِمَّةَ آبَائِكَ، وَذِمَمَ أَصْحَابِكَ، فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ، وَذِمَمَ آبَائِكُمْ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ، وَذِمَّةَ رَسُولِهٖ، وَإِذَا حَاصَرْتُمْ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ، وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ» .

''سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو یا سریہ کا امیر مقرر فرماتے تو اسے بالخصوص اپنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتے، پھر فرماتے: اللہ کا نام لے کر اس کے راستے میں جہاد کریں، اللہ کے منکروں سے لڑائی کریں، دھوکہ نہ دینا، خیانت نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا، بچوں کو قتل نہ کرنا، جب مشرک دشمن سے لڑائی ہو، تو انہیں لڑائی سے پہلے تین چیزوں (میں سے کوئی ایک ماننے) کی دعوت دینا، ان میں سے جو بات بھی وہ مان جائیں، اسے قبول کر لینا اور ان سے لڑائی نہ کرنا، انہیں اسلام کی دعوت پیش کریں، اگر وہ اسے قبول کر لیں، تو انہیں بتائیں کہ انہیں بھی وہی حقوق وفرائض ملیں گے، جو باقی مسلمانوں کے ہیں، پھر انہیں اپنے گھروں سے دارالمہاجرین (مدینہ) منتقل ہونے کی دعوت دیں، اگر وہ قبول کر لیں، تو انہیں بتائیں کہ ان کے بھی وہی حقوق وفرائض ہوں گے، جو باقی مہاجرین کے ہیں، اگر وہ اسلام تو لے آئیں، مگر اپنے گھروں (علاقے) میں ہی رہنا پسند کریں، تو انہیں بتائیں کہ ان کے حقوق اعرابی مسلمانوں جیسے ہوں گے، ان پر عام مسلمانوں والا حکم نافذ ہوگا (یعنی نماز زکوۃ وغیرہ) اور مال

غنیمت اور فے میں سے انہیں کچھ نہیں ملے گا، اگر وہ اس بات (اسلام) سے انکار کر دیں، تو انہیں جزیہ ادا کرنے کے لیے کہنا، اگر وہ مان جائیں، تو قبول کر لینا اور ان سے لڑائی نہ کرنا، لیکن اگر وہ نہ مانیں، تو پھر اللہ سے مدد مانگنا اور ان سے جہاد کرنا، جب آپ کسی قلعہ کا محاصرہ کر لیں اور وہ آپ سے اللہ اور اس کے رسول کا عہد (ضمانت) مانگیں، تو انہیں اللہ اور رسول کا عہد نہ دینا، بل کہ اپنا، اپنے آبا اور اپنے ساتھیوں کا عہد دینا، کیوں کہ اپنے، اپنے ساتھیوں اور آبا کے عہد کو توڑنا اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑنے کی بہ نسبت آپ کے لیے آسان ہے، جب آپ کسی قلعہ کا محاصرہ کریں اور وہ آپ سے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے کا مطالبہ کریں، تو ایسا نہ کرنا، کیا معلوم آپ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا درست فیصلہ معلوم کر پاتے ہو (یا نہیں)؟ البتہ ان کا فیصلہ خود کرنا۔‘‘

❀ صحیح مسلم :1731



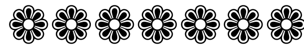
بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ

بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا منع ہے

1043۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کسی غزوہ میں ایک مقتولہ عورت ملی، تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔''

❁ صحيح البخاري: 3014، صحيح مسلم: 1744



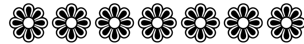
بَابُ سُقُوطِ الْمَأْثَمِ عَنْ مَنْ أَصَابَهُمْ فِي الْبَيَاتِ

شبخون میں عورتوں اور بچوں کو مارنا گناہ نہیں

1044۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يُسْأَلُ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيهِمْ قَالَ: «هُمْ مِنْهُمْ».

''سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابواء یا ودان نامی جگہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے، تو میں نے سنا، آپ سے مشرکین کے ان علاقوں کے متعلق پوچھا گیا، جہاں وہ (مسلمان) شبخون مارتے ہیں، تو ان کے بچوں اور عورتوں کو بھی مار دیتے ہیں؟ فرمایا: وہ بھی انہی میں سے ہیں۔''

❀ صحيح البخاري: 3012، صحيح مسلم: 1745



بَابُ الْحَدِّ الَّذِي إِذَا بَلَغَهُ الْغُلَامُ خَرَجَ مِنْ حَدِّ الذُّرِّيَّةِ

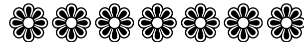
بچہ کب جوان ہوتا ہے اور بچپن سے نکل جاتا ہے

1045 ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ، قَالَ : كَانُوا يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ يَنْظُرُونَ إِلٰى شِعْرَةِ الرَّجُلِ فَإِنْ كَانَتْ قَدْ خَرَجَتْ قَتَلُوهُ، وَإِنْ لَّمْ تَكُنْ خَرَجَتْ تَرَكُوهُ، فَنَظَرُوا إِلٰى شِعْرَتِي فَلَمْ تَكُنْ خَرَجَتْ، فَتَرَكُونِي .

''سیدنا عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بنوقریظہ کے دن وہ (صحابہ) زیر ناف بالوں کو دیکھتے تھے، جس کے بال اگے ہوتے، تو اسے قتل کر دیتے اور جس کے بال نہ اگے ہوتے، اسے چھوڑ دیتے، انہوں نے مجھے دیکھا، تو میرے بال نہیں اگے تھے، چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ** : مسند الحميدي : 912، مسند الإمام أحمد : 310/4، 384، سنن أبي داوٗد : 4404ـ4405، سنن النّسائي : 3460، سنن التّرمذي : 1584، سنن ابن ماجه : 2541،

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (٦٤٧٨) امام ابن حبان رحمہ اللہ (٢٥٨١) اور حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر :٦/٦٧١) نے ''صحیح''، امام حاکم رحمہ اللہ (٣٥/٣) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔



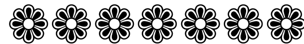
بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ الرُّسُلِ

قاصدوں کو قتل کرنا منع ہے

1046۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ يَّعْنِي رَسُولَ مُسَيْلِمَةَ : «لَوْلَا أَنَّكَ رَسُولٌ لَّقَتَلْتُكَ» .

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص یعنی مسیلمہ (کذاب) کے قاصد کو کہا: اگر تو قاصد نہ ہوتا، تو میں تجھے قتل کر دیتا۔''

❁ **إسنادهٔ ضعيفٌ والحديث حسنٌ، له شواهد** : مسند الإمام أحمد : 406/1، السّنن الكبرٰى للنسائي : 8676، مسند أبي يعلٰى : 5247، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۸۷۸) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ سفیان ثوری ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔



بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَبْلَ الْقِتَالِ

جنگ سے پہلے مشرکین کو (توحید کی) دعوت دینا ضروری نہیں

1047۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ يَّعْنِي ابْنَ مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلٰى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ هَلْ كَانَتِ الدَّعْوَةُ قَبْلَ الْقِتَالِ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ : إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ أَوَّلَ الْإِسْلَامِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ، وَأَنْعَامُهُمْ تَسْقِي عَلَى الْمَاءِ، فَقَتَلَهُمْ وَسَبٰى سَبْيَهُمْ فَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، حَدَّثَنِي بِهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَكَانَ فِي ذٰلِكَ الْجَيْشِ .

''ابن عون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے نافع رحمہ اللہ کو یہ پوچھنے کے لیے خط لکھا کہ کیا قتال سے پہلے دعوت دینا ضروری ہے؟ تو انہوں نے مجھے لکھ بھیجا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنی مصطلق پر حملہ کیا، تو وہ بالکل غافل تھے اور ان کے مویشی پانی پی رہے تھے، آپ نے انہیں قتل کیا، ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کیا، جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بھی انہی قیدیوں میں سے تھیں۔ یہ حدیث مجھے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کی ہے جو خود اس لشکر میں شامل تھے۔''

❁ صحيح البخاري :2541، صحيح مسلم : 1730

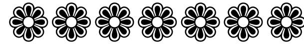


بَابُ تَرْكِ الْاِسْتِعَانَةِ بِالْمُشْرِكِينَ
مشرکین سے مدد نہیں لینی چاہیے

1048ـ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الطَّرَسُوسِيُّ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا، قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيدُ بَدْرًا : «أَخْرُجُ مَعَكَ؟»، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ».

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جنگ بدر کے لیے جاتے ہوئے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: میں آپ کے ساتھ (جہاد کے لیے) جانا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیں گے۔''

❁ صحیح مسلم : 1817



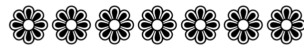
بَابُ الْعَدَدِ الَّذِي لَا يَخْرُجُ الْمَرْءُ بِالْفِرَارِ مِنْهُمْ

کتنے آدمیوں کے مقابلے میں بھاگنا نہیں چاہیے

1049۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَّا يَفِرَّ رَجُلٌ مِّنْ عَشَرَةٍ، وَأَنْ لَّا يَفِرَّ عِشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ فَخُفِّفَ عَنْهُمْ، فَقَالَ : ﴿الْـآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ﴾ (الأنفال : 66)، وَكَتَبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَّا يَفِرَّ مِائَةٌ مِّنْ مِائَتَيْنِ، وَلَا عَشَرَةٌ مِّنْ عِشْرِينَ .

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان پر فرض تھا کہ ایک آدمی دس (آدمیوں) کے مقابلے سے نہ بھاگے اور بیس آدمی دوسو (آدمیوں) کے مقابلے سے نہ بھاگیں، پھر ان پر نرمی کی گئی اور ارشاد فرمایا: ﴿الْـآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ﴾ (الأنفال : 66) (اب اللہ نے تم پر نرمی کر دی ہے) اور ان پر فرض کر دیا کہ سو آدمی دوسو کے مقابلے سے اور دس آدمی بیس آدمیوں کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔''

❁ صحيح البخاري : 4652



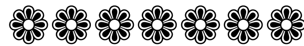
بَابُ الْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ إِلٰى فِئَةٍ

جماعت کے ساتھ ملنے کے لیے جنگ سے بھاگنا

1050 ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ فَتَخَبَّأْنَا فِي الْبُيُوتِ، ثُمَّ ظَهَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: هَلَكْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ فَقَالَ: «بَلْ أَنْتُمْ الْعَكَّارُونَ أَنَا فِئَتُكُمْ».

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر کے ہمراہ روانہ کیا، (ہم) لوگ وہاں سے بھاگ گئے اور مدینہ آ کر گھروں میں چھپ گئے، پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوئے، تو ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم تو ہلاک ہو گئے، ہم تو (میدان جنگ سے) بھاگ آئے ہیں، فرمایا: آپ مفرور نہیں، بل کہ پلٹ کر حملہ کرنے والے ہیں اور میں آپ کی جماعت میں شامل ہوں۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ**: مسند الإمام أحمد: 70/2، سنن أبي داوٗد: 2647، سنن التّرمذي: 1716، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' کہا ہے۔ یزید بن ابی زیاد راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف سیئ الحفظ'' ہے۔



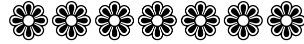
بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَحْرِيفِ الْكَلَامِ فِي الْحَرْبِ

دورانِ جنگ جھوٹ بولنے (کنایہ) کی رخصت

1051- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْحَرْبُ خَدْعَةٌ».

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑائی دھوکہ دہی کا نام ہے۔''

❁ صحيح البخاري: 3030، صحيح مسلم: 1739



بَابُ مَنْ يَجُوزُ أَمَانُهُ، وَرَدِّ السَّرِيَّةِ عَلَى الْعَسْكَرِ

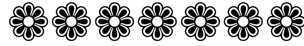
کس کی امان درست ہے؟ چھوٹے لشکر کا بڑے لشکر کو غنیمت میں شامل کرنا

1052۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَكَّةَ، قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا، فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ مَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَمْ يَزِدْهُ إِلَّا شِدَّةً، وَّلَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَالْمُسْلِمُونَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ، وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ، وَتُرَدُّ سَرَايَاهُمْ عَلٰى قَاعِدِهِمْ، وَلَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُؤْمِنِ، لَا جَلَبَ، وَلَا جَنَبَ، وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ».

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے، تو آپ نے کھڑے ہو کر ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! زمانہ جاہلیت میں اگر کوئی (امن و امان وغیرہ کا) معاہدہ تھا، تو اسلام نے اسے تقویت پہنچائی ہے، اسلام میں کوئی حلف نہیں ہے، مخالفین کے مقابلے میں مسلمان ایک دوسرے کی مدد کریں، ان میں سے ادنی مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے، اسی طرح دور کا رہائشی بھی پناہ کو توڑ سکتا ہے اور جو فوجی دستہ بڑے لشکر سے الگ ہو کر کسی مہم پر جائے، تو وہ اپنے اس بڑے لشکر کو بھی مال غنیمت میں شریک کرے، کسی مؤمن کو کافر کے بدلے

قتل نہ کیا جائے، کافر کی دیت مؤمن کی دیت سے آدھی ہے، جلب ہے نہ جنب بل کہ زکوٰۃ لوگوں کی جائے رہائش سے ہی لی جائے۔ (جلب کا معنی ہے کہ مصدق دفتر میں بیٹھ کر زکوٰۃ وصول کرے اور جنب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والے اپنے مال کو اصل مقام سے کہیں دور لے جائیں۔)''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 180/3، سنن أبي داوٗد : 4583ـ سنن النّسائي : 8410، 8411، سنن ابن ماجه : 2644ـ **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ** رحمہ اللہ (۲۲۸۰) نے ''صحیح'' کہا ہے۔محمد بن اسحاق نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے،عبدالرحمٰن بن حارث نے مسند الامام احمد (۲/ ۲۱۵) اس کی متابعت کر رکھی ہے۔یہ روایت (۳۴۵) میں گزر چکی ہے۔



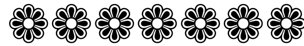
بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيظِ عَلَى الْغَادِرِ

عہد شکن کے لیے سخت وعید

1053۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَا : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً، فَقِيلَ : هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ»، الْحَدِيثُ لِابْنِ يَحْيٰى، لَمْ يَذْكُرِ الزَّعْفَرَانِيُّ : «يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اگلے پچھلے لوگوں کو جمع کریں گے، تو ہر عہد شکنی کرنے والے کا ایک جھنڈا نصب کر دیں گے، تو کہا جائے گا یہ فلاں کی عہد شکنی ہے۔ یہ حدیث ابن یحییٰ کی ہے۔ زعفرانی نے روز قیامت کا ذکر نہیں کیا۔''

❁ صحيح البخاري : 6177، صحيح مسلم : 1735



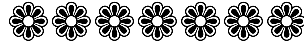
بَابُ تَحْرِيقِ النَّخْلِ

کھجوروں کے درخت جلانا

1054۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ : ثَنَا عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ : ثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیے تھے۔''

❁ صحيح البخاري :3021، صحيح مسلم : 1746



بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمَانِ النِّسَاءِ

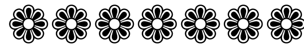
عورتوں کا امان دینا

1055۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ، أَنَّ أُمَّ هَانِيءٍ، أَجَارَتْ حَمْوَيْنِ لَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ : «قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ، وَأَمَّنَّا مَنْ آمَّنْتِ»، قَالَ ابْنُ الْمُقْرِئُ : وَحَدَّثَنَا بِهٖ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرٰى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلٍ، عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَهُ.

''سیدنا ابومرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے اپنے دوسرالیوں کو پناہ دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے آپ نے پناہ دی، ہم نے بھی اسے پناہ دی اور جسے آپ نے امان دی ہم نے بھی اسے امان دی۔

ابن مقرئ کہتے ہیں: یہ روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، جس میں ہے کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔''

❁ صحيح البخاري :3171، صحيح مسلم : 82/336



بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ

مثلہ کرنا منع ہے

1056۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْهَيَّاجِ، أَنَّ غُلَامًا لَعَلَّهُ قَالَ : لِأَبِيهِ أَبَقَ، فَجَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا لَئِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ لَيَقْطَعَنَّ مِنْهُ طَائِفًا، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَرْسَلَنِي إِلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ عِمْرَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَنْ أَرَادَ أَنْ يُعْتِقَ غُلَامَهُ، أَوْ يُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ، وَيَنْهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ، قَالَ : فَأَتَيْتُ سَمُرَةَ، فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عِمْرَانَ .

''ہیاج بن عمران رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد کا غلام بھاگ گیا، انہوں نے اس کے خلاف نذر مانی کہ اگر وہ ان کے قابو آ گیا تو وہ اس کا کوئی عضو کاٹ دیں گے، جب وہ ان کے پاس واپس آیا، تو انہوں نے مجھے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، میں نے ان سے (اس کے متعلق) پوچھا، تو سیدنا عمران رضی اللہ عنہ کہنے لگے: چاہے تو اپنے غلام کو آزاد کر دیں یا پھر قسم کا کفارہ دے دیں، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقہ کرنے کی ترغیب دیتے تھے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے، ہیاج رحمہ اللہ کہتے ہیں : میں سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو انہوں نے بھی وہی سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ والی بات کی۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 428/4، سنن أبي داوٗد : 2674، قتادہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، ویسے بھی معمر کی قتادہ سے روایت میں کلام ہے، مسند الامام احمد (۲۰/۵) والی روایت اس سے مستغنی کر دیتی ہے۔

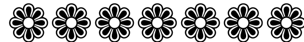
بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَحْرِيقِ ذَوَاتِ الرُّوحِ

جانداروں کو جلانا منع ہے

1057ـ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ وَّقَالَ: «إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِّرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ: «إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَانًا وَّفُلَانًا بِالنَّارِ، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ، فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا اور فرمایا: اگر آپ کو فلاں فلاں دو قریشی آدمی مل جائیں، تو انہیں آگ میں جلا دینا، پھر جب ہم نے روانگی کا ارادہ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے آپ کو فلاں فلاں کو آگ میں جلانے کا حکم دیا تھا، لیکن آگ کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ ہی عذاب دے سکتا ہے، اگر وہ مل جائیں، تو انہیں قتل کر دینا۔''

❁ صحيح البخاري: 3016



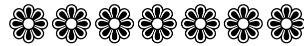
بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَاسُوسِ يُقْدَرُ عَلَيْهِ فَيُسْلِمُ

گرفتار ہونے کے بعد جاسوس اگر اسلام لے آئے، تو کیا کیا جائے

1058۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الدَّلَّالُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنِ الْفُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ، وَكَانَ عَيْنًا لِّأَبِي سُفْيَانَ وَحَلِيفًا، وَّكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِهِ، فَمَرَّ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ : إِنِّي مُسْلِمٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ : إِنِّي مُسْلِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا نَكِلُهُمْ إِلٰى إِيمَانِهِمْ مِنْهُمُ الْفُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ» .

''سیدنا فرات بن حیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ابوسفیان کے جاسوس اور حلیف تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قتل کرنے کا حکم دے رکھا تھا، وہ انصاریوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزرے، تو کہنے لگے: میں مسلمان ہو گیا ہوں، ان میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! وہ تو کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں، جنہیں ہم ان کے ایمان کے سپرد کر دیتے ہیں، فرات بن حیان بھی انہی میں سے ہے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 336/4، سنن أبي داوٗد : 2652، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۳٦٦/۴) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ ابواسحاق سبیعی ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔



بَابُ ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ

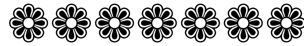
گھوڑا پالنا

1059ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَا : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»، وَقَالَ ابْنُ يَحْيٰى : «أَبَدًا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ» .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت تک گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں میں خیر رکھی گئی ہے۔

ابن یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: قیامت کے دن تک کے لیے۔''

❁ صحيح البخاري : 2849، صحيح مسلم :1871



بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الدِّرْعِ
زرہ پوشی کا بیان

1060۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ.

''سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ**: مسند الإمام أحمد: 449/3، الشّمائل المحمدية للتّرمذي: 112، السّنن الكبرٰى للنّسائي: 8583، سنن ابن ماجه: 2806، **سفیان بن عیینہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔**

1061۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ لِنَبِيٍّ إِذَا لَبِسَ لَامَتَهُ أَنْ يَّضَعَهَا حَتّٰى يُقَاتِلَ».

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی کو یہ مناسب نہیں ہے کہ اسلحہ پہنے اور جنگ کیے بغیر اتار دے۔''

❁ **إسنادهُ ضعيفٌ والحديث صحيحٌ، له شواهد**: مسند الإمام أحمد: 351/3، سنن الدّارمي: 2159، السّنن الكبرٰى للنّسائي: 7647، **ابوالزبیر ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔** المستدرک للحاکم (۲/ ۱۲۸، ۱۲۹)، السنن الکبریٰ للبیہقي (۷/ ۴۱) اور دلائل النبوۃ للبیہقي (۳/ ۲۰۴) میں اس کا بسند ''حسن'' شاہد بھی ہے، امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر: ۷/ ۴۴۸) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التلخیص: ۱۴۵۲) نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔ تنبیہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تغلیق التعلیق: ۵/ ۳۳۲) نے ابوالزبیر سے سماع کی تصریح ذکر کر کے اس حدیث کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔ بوصیری رحمہ اللہ (اتحاف الخیرۃ: ۶۰۳۵) نے بھی اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

بَابُ تَأْدِيبِ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَفَضِيلَةِ الرَّمْيِ

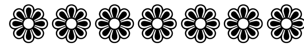
گھوڑے کو سکھانے اور تیر اندازی کی فضیلت

1062۔ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبَيْرُوتِيُّ، أَنَّ أَبَاهُ، أَخْبَرَهُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ : ثَنِي أَبُو سَلَّامٍ قَالَ : ثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ قَالَ : كُنْتُ رَجُلًا رَامِيًا، فَكَانَ عُقْبَةُ الْجُهَنِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدْعُونِي، فَيَقُولُ : اخْرُجْ بِنَا يَا خَالِدُ نَرْمِي، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَبْطَأْتُ عَنْهُ، فَقَالَ : تَعَالَ أُخْبِرُكَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقُولُ لَكَ مَا قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «إِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صُنْعِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَمُنَبِّلَهُ، وَارْمُوا وَارْكَبُوا، وَإِنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا، وَلَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ، وَمُلَاعَبَتُهُ امْرَأَتَهُ، وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَمَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ كَفَرَهَا» .

''خالد بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں تیر اندازی میں ماہر تھا، سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ مجھے بلا کر کہتے : خالد! آئیں، ہمارے ساتھ تیر اندازی کریں، ایک دن میں لیٹ ہوگیا۔ تو انہوں نے کہا: آئیں، میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور جو بات آپ نے مجھ سے کہی تھی، آپ کو بتاتا ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین

آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے ① تیر بنانے والا، جو حصول ثواب کی نیت سے بناتا ہے۔ ② تیر چلانے والا۔ ③ تیر انداز کو تیر پکڑانے والا۔ تیر اندازی اور گھڑ سواری کریں، گھڑ سواری کی بہ نسبت تیر اندازی مجھے زیادہ پسند ہے۔ تین طرح کے کھیل جائز ہیں: ① گھوڑے کو سکھانا اور سدھارنا۔ ② بیوی سے کھیل کود، چھیڑ چھاڑ کرنا۔ ③ تیر کمان کے ساتھ تیر اندازی کرنا۔ جس نے تیر اندازی سیکھی اور پھر اسے بے حیثیت سمجھ کر ترک کر دیا، تو اس نے ایک نعمت کی ناشکری کی۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 146/4، سنن أبي داوٗد : 2513، سنن النّسائي : 3148، اس حدیث کو امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (۷۴۷۵) نے ''صحیح''، امام حاکم رحمہ اللہ (۹۵/۲) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے، خالد بن زید ازرق جمہور محدثین کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہے۔



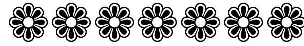
بَابُ مَا جَاءَ فِي الشِّعَارِ فِي الْحَرْبِ

جنگ کے دوران خفیہ الفاظ (کوڈ) استعمال کرنا

1063۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ، عَنْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «إِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ، فَإِنَّ شِعَارَكُمْ حم لَا يُنْصَرُونَ» .

''مہلب بن ابی صفرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اس شخص سے بیان کرتے ہیں، جس نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر دشمن رات کی تاریکی میں آپ پر حملہ کردے، تو آپ کا شعار (کوڈ) حٰمٓ لاینصرون ہونا چاہیے۔''

❀ **إسنادهُ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 64/4، سنن أبي داوٗد : 2597، سنن التّرمذي : 1682، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۱۰۷/۲) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ابواسحاق سبیعی ''مدلس'' نے مصنّف عبدالرزاق (۲۳۳/۵، ح: ۹۴۶۷) میں سماع کی تصریح کررکھی ہے، مگر وہاں امام عبدالرزاق رحمہ اللہ کی تدلیس ہے۔



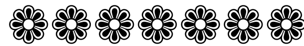
بَابُ كَرَاهِيَةِ إِدْخَالِ الْمَصَاحِفِ أَرْضَ الْعَدُوِّ

دشمن کے علاقے میں قرآن لے کر جانا مکروہ ہے

1064- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ خَشْيَةَ أَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اندیشے سے دشمن کے ممالک میں قرآن لے جانے سے منع فرمایا ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے۔''

❁ صحيح البخاري: 2990، صحيح مسلم: 1869



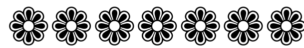
بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی شروع کرتے وقت دعا کرنا

1065۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ : أَنِي أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ : أَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «ثِنْتَانِ لَا يُرَدَّانِ»، أَوْ قَالَ : «مَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ، وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا» .

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دعائیں نا منظور نہیں ہوتیں، اذان کے وقت دعا کرنا اور لڑائی کے وقت دعا کرنا، جب وہ خوب زوروں پر ہو۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : سنن أبي داوٗد : 2540، اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۴۱۹) نے ''صحیح''، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۱۹۸، ۲/۱۱۳، ۱۱۴) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (نتائج الافکار: ۱/۳۷۹، ۳۸۰) نے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔ موسیٰ بن یعقوب زمعی راوی جمہور محدثین کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہے۔



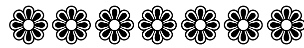
بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ لِلْقِتَالِ وَالتَّرَحُّلِ

جنگ کے لیے صف بنانا اور سفر کرنا

1066۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: ثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ»، ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ.

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (سواری سے) اترے، مدد کے لیے دعا کی، پھر فرمایا: میں جھوٹا نبی نہیں ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر اپنے صحابہ کرام کی صف بندی کروائی۔''

❁ صحيح البخاري: 2930، صحيح مسلم: 1776/78-80



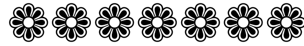
بَابُ إِقَامَةِ الْإِمَامِ بِعَرْصَةِ الْعَدُوِّ وَبَعْدَ الْقَهْرِ

غلبہ حاصل کرنے کے بعد دشمن کے علاقے میں ٹھہرنا

1067۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَلَبَ قَوْمًا أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا.

''سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غلبہ حاصل کر لیتے، تو ان کے صحن (علاقے) میں تین دن قیام کرنا پسند کرتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري: 3065، صحيح مسلم: 2875



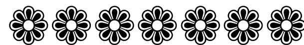
بَابُ الْمَالِ يُصِيبُهُ الْعَدُوُّ ثُمَّ يَقَعُ بِيَدِ الْمُسْلِمِينَ

جو مال دشمن لوٹ لے پھر مسلمانوں کے ہاتھ لگ جائے

1068۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذَهَبَتْ فَرَسٌ لِّابْنِ عُمَرَ فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ، فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَقَ عَبْدٌ لَّهُ فَلَحِقَ بِأَرْضِ الرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک گھوڑا بھاگ گیا، تو دشمن نے اسے پکڑ لیا، مسلمان ان پر غالب آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں وہ انہیں واپس کر دیا گیا اور ان کا ایک غلام بھاگ کر رومیوں سے جا ملا، مسلمان ان پر غالب آئے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں (غلام) واپس کر دیا۔''

❁ صحيح البخاري: 3067-3069



بَابُ كَرَاهِيَةِ السَّيْرِ فِي بِلَادِ الْعَدُوِّ قَبْلَ انْقِضَاءِ مُدَّةِ الْعَهْدِ

معاہدے کا وقت پورا ہونے سے پہلے دشمن کے علاقے میں جانا مکروہ ہے

1069۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ قَالَ: فَكَانَ يَسِيرُ حَتّٰى يَكُونَ قَرِيبًا مِّنْ أَرْضِهِمْ فَإِذَا انْقَضَتِ الْمُدَّةُ غَزَاهُمْ قَالَ: فَجَاءَهُ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ عَلٰى فَرَسٍ لَّهٗ فَجَعَلَ يَقُولُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَّا غَدْرٌ، اللّٰهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَّا غَدْرٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَشُدَّ عُقْدَةً وَّلَا يَحُلُّهَا حَتّٰى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا، أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ»، قَالَ: فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْجُيُوشِ.

''سُلَیم بن عامر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا، وہ چلتے چلتے ان کے علاقے کے قریب چلے گئے اور جب معاہدہ پورا ہو گیا، تو ان پر حملہ کر دیا، ایک آدمی جس کا نام عمرو بن عنبسہ تھا، گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور کہنے لگا: اللہ اکبر، عہد پورا کریں اور عہد شکنی نہ کریں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو، تو وہ مدت معاہدہ پوری ہونے سے پہلے یا انہیں معاہدہ ختم کرنے کی اطلاع کرنے سے پہلے نہ اسے پختہ کرے اور نہ اسے توڑے۔ (یعنی کوئی تبدیلی نہ کرے) راوی کہتے ہیں: یہ سن کر معاویہ رضی اللہ عنہ لشکر واپس لے آئے۔''

❁ **إسنادهُ صحيحٌ**: مسند الإمام أحمد: 113/4، سنن أبي داوٗد: 2759، سنن التّرمذي: 1580، اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۸۷۱) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

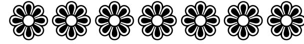
بَابُ تَحْرِيمِ دِمَاءِ الْمُعَاهَدِينَ

ذمیوں کے خون کی حرمت

1070۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ : ثنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا عُيَيْنَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهٖ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ أَنْ يَّجِدَ رِيحَهَا» .

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی معاہد (ذمی) کو بلاوجہ قتل کر دیا، تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کی خوشبو حرام کر دے گا۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 39,38/5، سنن أبي داوٗد : 2760، سنن التّرمذي : 4751، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۲/ ۱۴۲) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔



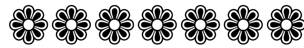
بَابُ بَدْءِ إِحْلَالِ الْغَنَائِمِ

غنیمتوں کی ابتدائے حلت

1071 ۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ : أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِقَوْمٍ سُودِ الرُّءُوسِ قَبْلَكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا»، قَالَ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ أَسْرَعَ النَّاسُ فِي الْغَنَائِمِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (الأنفال : 68)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے کسی کالے بالوں والی قوم کے لیے غنیمتیں حلال نہیں کی گئیں، آسمان سے آگ اترتی تھی اور اسے کھا جاتی تھی، بدر کے دن جب لوگ جلدی جلدی مال غنیمت اکٹھا کرنے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی: ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (الأنفال : 68) **(اگر اللہ تعالیٰ نے پہلے سے لکھ نہ دیا ہوتا، تو تمہیں اس کی وجہ سے جو تم نے حاصل کیا ہے، بڑا عذاب پہنچتا)''**

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 252/2، سنن التّرمذي : 3085، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۸۰۶) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ سلیمان بن مہران اعمش ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، اس کے بعض الفاظ کا شاہد صحیح بخاری (۳۱۲۴) صحیح مسلم (۱۷۴۷) میں موجود ہے۔



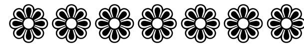
بَابُ إِبَاحَةِ أَطْعِمَاتِ الْعَدُوِّ مِنْ غَيْرِ قَسْمٍ

تقسیم سے پہلے دشمنوں کا کھانا کھانا جائز ہے

1072- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ، قَالَ : بَعَثَنِي أَهْلُ الْمَسْجِدِ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى فَسَأَلْتُهُ عَنْ طَعَامِ خَيْبَرَ أَخَمَّسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ : لَا، كَانَ أَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ، كَانَ أَحَدُنَا يَأْخُذُ مِنْهُ حَاجَتَهُ.

''محمد بن ابی مجالد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مسجد والوں نے مجھے سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، تو میں نے ان سے خیبر کی اشیائے خوردنی کے متعلق پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے خمس لیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں! معاملہ بڑا آسان تھا، ہم میں سے ہر آدمی اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے لیتا تھا۔''

❀ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 355,354/4، سنن أبي داوٗد : 2704، اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۱۲۶/۲) نے بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔



بَابُ مَا جَاءَ فِي رَدِّ السَّرَايَا عَلٰى أَهْلِ الْعَسْكَرِ

دستوں کا لشکر میں مل جانا

1073۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: ثَنِي هُشَيْمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ، وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ، وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ، يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلٰى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلٰى قَاعِدِهِمْ، لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَّلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ».

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کے خون (دیت میں) برابر ہیں، ان میں سے معمولی آدمی بھی امان دے سکتا ہے، اسی طرح دور کا رہائشی قریبی رہائشی کی موجودگی میں پناہ دے سکتا ہے، مخالفین کے مقابلے میں مسلمان ایک دوسرے کی مدد کریں، جن کی سواریاں زور آور ہوں، وہ ان کے ساتھ رہیں، جن کی سواریاں ضعیف ہیں اور جو فوجی دستہ بڑے لشکر سے الگ ہو کر کسی مہم پر جائے، تو وہ اپنے اس بڑے لشکر کو بھی مال غنیمت میں شریک کرے، کسی مؤمن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی ذمی کو اس کی مدت معاہدہ کے دوران قتل کیا جائے۔''

❁ **حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 2/180-191,192-215، مسند الطّيالسي: 2372، سنن أبي داوٗد: 2751، سنن ابن ماجه: 2685، **اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۲۸۰) نے ''صحیح'' کہا ہے، ہشیم بن بشیر کی متابعت موجود ہے۔**

بَابُ تَنْفِيلِ السَّرِيَّةِ تَخْرُجُ مِنَ الْعَسْكَرِ مِنَ الْخُمُسِ

لشکر سے الگ ہونے والے دستے کو خمس میں سے زائد دینا

1074۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الْحِمْصِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ : أَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ : أَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَبَعَثَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَعْثِ سَرِيَّةً، وَّفِيهَا ابْنُ عُمَرَ، فَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ سِهَامَ الْبَعْثِ بَلَغَتِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا، فَنُفِّلَ أَصْحَابُ السَّرِيَّةِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ عُمَرَ سِوٰى ذٰلِكَ بَعِيرًا بَعِيرًا، فَكَانَ لِأَصْحَابِ السَّرِيَّةِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَلِأَصْحَابِ الْبَعْثِ اثْنَيْ عَشَرَ اثْنَيْ عَشَرَ .

’’سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا، پھر اسی لشکر سے ایک دستہ (الگ مہم) پر روانہ کیا، جس میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے، وہ بیان کرتے ہیں: لشکر کے ہر فرد کو بارہ بارہ اونٹ ملے اور اس دستے کو جس میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے، ایک ایک اونٹ اضافی دیا گیا دستے والوں کے تیرہ تیرہ اونٹ ہو گئے اور (باقی) لشکر والوں کے بارہ بارہ۔‘‘

❁ صحيح البخاري : 3134، 4338، صحيح مسلم : 1749



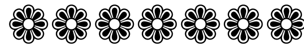
وَوَجْهٌ آخَرُ فِي التَّفْضِيلِ

فضیلت کا ایک اور سبب

1075۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ، وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ»، ثُمَّ أَعْطَانِي سَهْمَيْنِ سَهْمُ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ جَمِيعًا.

''سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوقتادہ آج کے بہترین شہسوار ہیں اور سلمہ ہمارے آج کے بہترین پیادہ ہیں۔ پھر آپ نے مجھے شہسوار اور پیادہ دونوں (والے) حصے دیے۔''

❁ صحیح مسلم: 1807



بَابُ نَفْلِ الْقَاتِلِ سَلَبَ الْمَقْتُولِ

مقتول کا سامان اس کے قاتل کو اضافی طور پر دینا

1076۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يُّحَدِّثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: فَاسْتَدَرْتُ لَهٗ حَتَّى أَتَيْتُهٗ مِنْ وَرَائِهٖ، فَضَرَبْتُهٗ عَلٰى حَبَلِ عَاتِقِهٖ، وَأَقْبَلَ عَلَيَّ وَضَمَّنِي ضَمَّةً وَّجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا، وَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَّهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ»، قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِي؟، ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَّهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ»، قَالَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ، فَقُمْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ»، قَالَ: فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: صَدَقَ يَا

رَسُولَ اللّٰهِ، وَسَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَارْضِهِ مِنْ حَقِّهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لَاهَا اللّٰهِ إِذَنْ لَا يَعْمِدُ إِلٰى أَسَدٍ مِّنْ أُسُدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهٗ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «صَدَقَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ»، فَأَعْطَانِي، قَالَ : فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلَمَةَ، فَإِنَّهٗ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهٗ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ : وَالْمَخْرَفُ : النَّخْلُ .

''سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ حنین کے لیے روانہ ہوئے، جب ہم برسر پیکار ہوئے، تو مسلمانوں میں افراتفری پھیل گئی، کہتے ہیں : میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ اس نے ایک مسلمان کو قابو میں لیا ہوا ہے، میں گھوم کر اس کے پیچھے آیا اور اس کی گردن (کے پٹھے) پر تلوار کا وار کیا وہ پلٹ کر میری طرف آیا اور مجھے اتنے زور سے بھینچا کہ مجھے موت کی تلخی یاد آ گئی، پھر اسے موت آ گئی، تو اس نے مجھے چھوڑ دیا، میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہیں کہا: آج لوگوں کو شکست کیوں ہوگئی ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ کہتے ہیں : پھر سب لوگ واپس آ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس کے پاس ثبوت بھی ہو، تو اس مقتول کا مال ومتاع اسی (قاتل) کو ملے گا۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں : میں کھڑا ہو گیا، پھر یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا؟ آپ نے (دوبارہ) فرمایا: جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس کے پاس ثبوت بھی ہو، تو اس مقتول کا مال و متاع اسی (قاتل) کو ملے گا۔ (ابوقتادہ) کہتے ہیں: میں کھڑا ہو گیا اور پھر یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا؟ آپ نے تیسری بار پھر یہی فرمایا: تو میں کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: ابوقتادہ! کیا بات ہے؟ کہتے ہیں : میں نے آپ کو پورا واقعہ سنا دیا۔ ایک آدمی کہنے لگا: اللہ کے رسول! یہ سچ کہتا ہے اور اس مقتول کا مال ومتاع میرے پاس ہے، آپ ان کو راضی کر دیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوگا، آپ ایسا نہیں کریں گے کہ اللہ کا شیر اللہ اور اس کے رسول کی حمایت میں جہاد کرے اور مال ومتاع تجھے دے دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

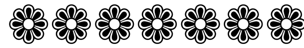
فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے، وہ سامان انہیں (ابوقتادہ کو) دے دیں۔ تو اس نے وہ مال مجھ دے دیا، میں نے ایک زرہ فروخت کر کے (محلّہ) بنوسلمہ میں ایک باغ خرید لیا اور یہ وہ پہلا مال ہے، جو میں نے اسلام میں حاصل کیا۔ مخرف کھجوروں کے باغ کو کہتے ہیں۔''

❀ صحيح البخاري : 3142، صحيح مسلم : 1571

1077۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، قَالَ : ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : ثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ.

''سیدنا عوف بن مالک اشجعی اور سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلب (مقتول کا سامان) سے خمس نہیں نکالا۔''

❀ صحيح مسلم : 1753



بَابُ نَفْلِ السَّرَايَا بَعْدَ الْخُمُسِ بَعْدَمَا أَصَابُوا

خمس کے بعد لشکر کو عطیہ دینا

1078۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَفَّلَ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ .

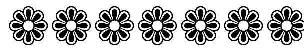
''سیدنا حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خمس نکالنے کے بعد ایک چوتھائی عطیہ دیا کرتے تھے۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : مسند الإمام أحمد : 159/4، 160، سنن أبي داوٗد : 2749

1079۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، أَنَّ أَبَاهُ، أَخْبَرَهُ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ : ثَنَا مَكْحُولٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْأَةِ، وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ .

''سیدنا حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے جہاد میں خمس نکالنے کے بعد ایک چوتھائی عطیہ دیا کرتے تھے اور جہاد سے لوٹنے کے بعد ایک تہائی۔''

❁ **إسنادهُ حسنٌ** : انظر الحديث السابق



بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيظِ عَلَى الْغَالِّ، وَفِي أَيْنَ يُوضَعُ الْخُمُسُ

خائن کی سزا اور خمس کے مصارف

1080- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: ثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رُدُّوا رِدَائِي، رُدُّوا رِدَائِي، فَوَاللّٰهِ لَوْ كَانَ عِنْدِي عَدَدُ شَجَرِ تِهَامَةَ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، وَمَا أَلْفَيْتُمُونِي بَخِيلًا وَّلَا جَبَانًا وَّلَا كَذُوبًا»، ثُمَّ قَامَ إِلٰى جَنْبِ بَعِيرٍ فَأَخَذَ مِنْ سَنَامِهِ وَبَرَةً، فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهٗ لَيْسَ لِي مِنْ فَيْئِكُمْ مِثْلُ هٰذِهٖ إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَدُّوا الْخَيْطَ وَالْمِخْيَطَ، فَإِنَّ الْغُلُولَ يَكُونُ عَلٰى صَاحِبِهٖ عَارًا وَّنَارًا وَّشَنَارًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ»، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِكُبَّةٍ مِّنْ خُيُوطِ شَعَرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَخَذْتُ هٰذِهٖ لِأَخِيطَ بِهَا بُرْدَةَ بَعِيرٍ لِّي دَبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا مَا كَانَ لِي فَهُوَ لَكَ»، قَالَ: أَمَّا إِذَا بَلَغَتْ هٰذَا فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ.

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری چادر واپس کر دیں، میری چادر واپس کر دیں، اللہ کی قسم! اگر میرے پاس تہامہ کے درختوں کے بقدر اونٹ ہوتے، تو

میں آپ کے درمیان تقسیم کر دیتا اور آپ مجھے بخیل، بزدل اور جھوٹا نہ پاتے۔ پھر ایک اونٹ کے پاس کھڑے ہوئے اور اس کی کوہان سے اون لے کر فرمانے لگے: لوگو! آپ کی غنیمتوں سے خمس کے علاوہ اتنا بھی میرے لیے جائز نہیں اور خمس بھی آپ کی طرف ہی لوٹا دیا جاتا ہے، چنانچہ سوئی اور دھاگے تک ادا کر دیں، کیوں کہ خیانت قیامت کے روز خائن کے لیے عار، جہنم اور رسوائی کا ذریعہ ہوگی۔ ایک انصاری بالوں کی رسی کا گچھا لے کر آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے یہ رسی اپنے اونٹ کی چادر (جھل) سینے کے لیے لی تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے حصے کی رسی آپ کو دے دی۔ (باقیوں کا میں ذمہ دار نہیں) وہ کہنے لگا: اگر معاملہ اس قدر سخت ہے، تو پھر مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔''

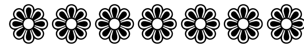
❀ **إسنادهُ حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 184/2، سنن أبي داوٗد: 2694، سنن النّسائي: 3718

1081۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ: ثَنَا أَبُو خَالِدٍ هُوَ الْأَحْمَرُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَبِي عَمْرَةَ، مَوْلًى لَّهُمْ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنَا يَحْيٰى، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، أَخْبَرَهٗ أَنَّ أَبَا عَمْرَةَ مَوْلٰى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرَ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ تُوُفِّيَ بِخَيْبَرَ، وَأَنَّهُمْ ذَكَرُوهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ»، فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ النَّاسِ، فَلَمَّا رَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِهِمْ قَالَ: «إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ»، قَالَ: فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهٗ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِّنْ خَرَزِ يَهُودَ، وَاللّٰهِ مَا تُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ.

''سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان آدمی خیبر کے دن وفات پا گیا، رسول

اللہ ﷺ کو اس کے متعلق بتایا گیا کہ آپ اس کا جنازہ پڑھیں، تو آپ نے فرمایا: خود ہی اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لیں۔ لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے، جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی حالت دیکھی، تو فرمایا: آپ کے اس ساتھی نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے۔ صحابی کہتے ہیں: ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی، تو یہودیوں کا ایک موتی ہمیں ملا۔ اللہ کی قسم! اس کی قیمت دو درہم کے برابر بھی نہیں تھی۔''

❀ حسنٌ: اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۸۵۳) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲/ ۱۲۷) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، ابو خالد احمر ''مدلس'' کی متابعت موجود ہے، ابوعمرہ انصاری ''حسن الحدیث'' ہے۔



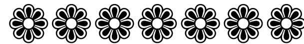
بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيقِ مَتَاعِ الْغَالِّ وَعُقُوبَتِهِ

خائن کا سامان جلانا اور اسے سزا دینا

1082۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ضَرَبُوا الْغَالَّ بِالسَّوْطِ، وَحَرَّقُوا مَتَاعَهُ، وَمَنَعُوهُ سَهْمَهُ.

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے خائن کو ڈنڈوں سے مارا، اس کا سامان جلا دیا اور اس کا حصہ روک لیا۔''

❀ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : سنن أبي داوٗد : 2715، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 102/9، زہیر بن محمد (حسن الحدیث) سے اہل شام منکر روایات بیان کرتے ہیں، ولید بن مسلم شامی ہیں۔



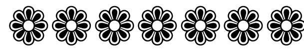
بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ قَسْمِ الْغَنَائِمِ بِقُرْبِ الْعَدُوِّ

دشمن کے نزدیک فوراً مال غنیمت تقسیم کرنا

1083۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ الْغَنَائِمَ بِالْجِعْرَانَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: اعْدِلْ فَإِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟»، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ: «دَعْهُ فَإِنَّ هٰذَا مَعَ أَصْحَابٍ لَّهٗ»، أَوْ «فِي أَصْحَابٍ لَّهٗ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ».

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: انصاف کیجیے، آپ نے انصاف نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے، اگر میں ہی انصاف نہیں کروں گا، تو پھر اور کون کرے گا؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: مجھے اجازت دیجیے، میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دیں، یہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہوگا، جو قرآن تو پڑھیں گے، لیکن حلق سے نیچے نہیں جائے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جیسے تیر شکار سے گزر جاتا ہے۔''

❁ صحیح مسلم: 1063



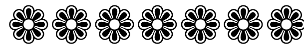
بَابُ سَهْمِ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ

پیادہ اور گھڑ سوار کا حصہ

1084۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، قَالَ: ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَّهٗ، وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص اور اس کے گھوڑے کے تین حصے مقرر کیے، ایک حصہ اس کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے۔''

❁ صحيح البخاري: 2863، صحيح مسلم: 1762



بَابُ الرَّضْخِ لِلْمَرْأَةِ وَالْمَمْلُوكِ يَحْضُرُونَ الْقِتَالَ

عورتیں اور غلام جنگ میں شامل ہوں، تو انہیں تحفہ دینا

1085۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ، أَنَّ نَجْدَةَ، كَتَبَ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي، هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟، وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ، فَيُدَاوِينَ الْمَرْضٰى، وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَأَمَّا سَهْمٌ، فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ.

''یزید بن ہرمز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نجدہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا تو سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب میں لکھا: آپ نے مجھ سے یہ پوچھنے کے لیے خط لکھا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو جنگ میں لے جایا کرتے تھے؟ تو (جواب یہ ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جنگ میں لے جایا کرتے تھے، وہ بیماروں کا علاج کیا کرتی تھیں اور انہیں غنیمت میں سے تحفہ بھی دیا جاتا تھا، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا حصہ مقرر نہیں کیا کرتے تھے۔''

❁ صحيح مسلم: 1812

1086۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ، قَالَ: ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: ثَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ، قَالَ فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ

قَرَأَ كِتَابَهُ، وَحِينَ كَتَبَ إِلَيْهِ قَالَ : وَسَأَلْتَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَّعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهُمَا سَهْمٌ مَّعْلُومٌ إِلَّا أَنْ يُّحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ.

''یزید بن ہرمز رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نجدہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا اور ان سے مختلف مسائل دریافت کیے، یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جب ان کا خط پڑھا اور انہیں اس کا جواب لکھا، تو اس وقت میں ان کے پاس موجود تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے مجھ سے عورت اور غلام کے متعلق پوچھا ہے کہ اگر وہ جنگ میں شامل ہوں، تو کیا (غنیمت میں) ان کا حصہ مقرر ہے؟ ان دونوں کا کوئی حصہ مقرر نہیں تھا، بس قوم کی غنیمتوں میں سے انہیں کچھ تحفہ دے دیا جاتا تھا۔''

❀ انظر الحديث السابق

1087۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ : ثَنَا حَفْصٌ يَّعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَسْهِمْ لِي، قَالَ : فَأَعْطَانِي سَيْفًا، قَالَ : تَقَلَّدْ هٰذَا، وَأَعْطَانِي مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ.

''ابو اللحم کے آزاد کردہ غلام عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنگ خیبر میں شریک ہوا، تو اس وقت میں غلام تھا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بھی حصہ دیجیے، آپ ﷺ نے مجھے ایک تلوار دی اور فرمایا: اسے گلے میں ڈال لیں۔ نیز آپ نے گھریلو استعمال کی چند چیزیں بھی مجھے دیں۔''

❀ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 223/5، سنن أبي داوٗد : 2730، سنن ابن ماجه : 2855، سنن الترّمذي : 1557، الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم : 2671، **اس حدیث کو امام ترمذی** رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (۶۸۹۸) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۸۳۱) نے ''صحیح''، امام حاکم رحمہ اللہ (۱۳۱/۲) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حفص بن غیاث نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، اس کی متابعت بھی موجود ہے۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْغَنِيمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقِيعَةَ

غنیمت اسے ملے گی، جو جنگ میں شامل ہوگا

1088- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيدٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَانَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَلٰى سَرِيَّةٍ مِّنَ الْمَدِينَةِ قِبَلَ نَجْدٍ، فَقَدِمَ أَبَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ أَنْ فَتَحَهَا، وَأَنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لَلِيفٌ، فَقَالَ أَبَانُ : اقْسِمْ لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَقُلْتُ : لَا تَقْسِمْ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ أَبَانُ : أَنْتَ بِهَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرَ مِنْ رَأْسِ ضَأْنٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «اجْلِسْ يَا أَبَانُ»، وَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ رُوِيَ أَنَّهُ أَعْطٰى مِنْ خَيْبَرَ جَعْفَرًا وَّأَصْحَابَهُ .

''سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابان بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہما کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے مدینہ سے نجد کی طرف بھیجا، ابان اور اس کے ساتھی فتح خیبر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے گھوڑوں کے تنگ (زین کسنے کے چوڑے تسمے) کھجور کی چھال کے تھے، سیدنا ابان رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! ہمارا حصہ بھی تقسیم کر دیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کے رسول! ان کا حصہ نہ نکالیں، سیدنا ابان رضی اللہ عنہ کہنے لگے:

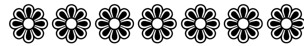
اے وبر! (بلی سے چھوٹا ایک جانور ہے) تم یہ بات کہتے ہو، حالانکہ تم ابھی ضأن (پہاڑ) کی چوٹی سے اتر کر ہمارے پاس آئے ہو، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابان بیٹھ جائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے کوئی حصہ نہیں نکالا۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو خیبر (کی غنیمت) سے حصہ دیا تھا۔''

❁ **إسنادهٔ صحيحٌ**: سنن سعيد بن منصور: 2793، سنن أبي داوٗد: 2723، المعجم الأوسط للطّبراني: 3242، السّنن الكبرٰى للبيهقي: 334/6، اسماعیل بن عیاش نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، نیز ان کی متابعت بھی موجود ہے، امام بخاری رحمہ اللہ (۴۲۳۸) نے اسے صیغۂ تمریض کے ساتھ معلق ذکر کیا ہے، علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (نخب الافکار: ۱۲/ ۳۳۳) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

1089۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقِيرَاطِيُّ، قَالَ: أَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَوَافَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا، أَوْ قَالَ: فَأَعْطَانَا مِنْهَا، وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ، إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ، قَسَمَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا، تو ہماری ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوئی، آپ نے ہمارا حصہ بھی نکالا۔ یا یوں بیان کیا کہ آپ نے اس میں سے ہمیں بھی دیا، جو لوگ فتح خیبر میں شریک نہیں تھے، آپ نے ان میں سے کسی کو بھی حصہ نہیں دیا تھا، صرف شرکائے غزوہ اور ہماری کشتی کے ساتھیوں، یعنی جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو (جو جنگ میں شریک نہیں تھے) حصہ دیا۔''

❁ صحيح البخاري: 4230، صحيح مسلم: 2502



بَابُ مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْفِدَاءِ مِنَ الْأُسَارٰى

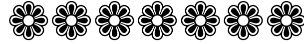
قیدیوں سے فدیہ لینا

1090۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ، بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَّهَا كَانَتْ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى أَبِي الْعَاصِ حِينَ بَنٰى بِهَا، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ : «إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا، وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَافْعَلُوا»، قَالُوا : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَأَطْلَقُوهُ وَرَدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا .

''نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کو چھڑانے کے لیے فدیے بھیجے، تو سیدہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ نے بھی (اپنے شوہر) ابوالعاص کو چھڑانے کے لیے اپنا وہ ہار بھیجا، جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے انہیں ابوالعاص سے شادی کے وقت دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے جب وہ ہار دیکھا، تو آپ پر اس کی وجہ سے شدید رقت طاری ہوگئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ مناسب سمجھیں، تو اس (زینب) کی خاطر اس کے قیدی کو رہا کر دیں اور اس کا مال واپس لوٹا دیں، صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ کے رسول! ٹھیک ہے۔ چنانچہ انہوں نے

اسے (ابوالعاص کو) چھوڑ دیا اور ان (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) کا مال بھی واپس کر دیا۔''

❀ **إسنادهٗ حسنٌ** : السيرة النبوية لابن هشام : 308,307/2، مسند الإمام أحمد : 276/6، سنن أبي داوٗد : 2192، **اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۲۳۶/۳، ۳۲۴_۴/ ۴۴، ۴۵) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح''** کہا ہے، **حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ لَّا جُرْمَ. (البدر المنير : ۱۱۷/۹)



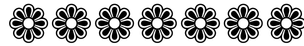
بَابُ إِطْلَاقِ الْأُسَارٰى بِغَيْرِ فِدَاءٍ

فدیہ لیے بغیر قیدیوں کو چھوڑنا

1091۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ أَبُو جُبَيْرٍ حَيًّا يُكَلِّمُنِي فِي هٰؤُلَاءِ الْأَنْتَانِ يَعْنِي أُسَارٰى بَدْرٍ لَأَطْلَقْتُهُمْ لَهُ»، قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''سیدنا جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ابو جبیر مطعم بن عدی (آج) زندہ ہوتا اور مجھ سے ان پلیدوں یعنی بدر کے قیدیوں کے متعلق سفارش کرتا، تو میں اس کی خاطر انہیں چھوڑ دیتا۔ سفیان کی ایک روایت میں مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے الفاظ ہیں۔''

❁ صحيح البخاري: 3139، 4024



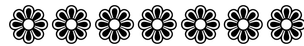
بَابُ قَسْمِ أَرْضِ الْعَنْوَةِ

جنگ کے ذریعے حاصل کی جانے والی زمین تقسیم کرنا

1092۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا، كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ.

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا، تو میں جتنے بھی شہر فتح کرتا فاتحین میں اسی طرح تقسیم کر دیتا، جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین تقسیم فرما دی تھی۔''

❁ صحيح البخاري: 3125



بَابُ عِتْقِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ عَبِيدِ الْمُشْرِكِينَ

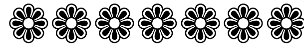
مشرکین کے غلاموں کو اسلام لانے کے بعد آزاد کرنا

1093ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجَ عُبْدَانٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ، فَأَسْلَمُوا، فَبَعَثَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ : وَاللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ، وَلٰكِنَّهُمْ إِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِّنَ الرِّقِّ، فَقَالَ رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَرُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ، فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ : «مَا أَرَاكُمْ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ تَنْتَهُونَ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَّضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلٰى هٰذَا الدِّينِ»، فَأَبٰى أَنْ يَّرُدَّهُمْ وَقَالَ : «هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ» .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے دن صلح ہونے سے پہلے مکہ والوں کے کچھ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھاگ آئے اور مسلمان ہو گئے، ان کے مالکوں نے مکہ سے آپ کو یہ پیغام بھیجا، اللہ کی قسم! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ آپ کے پاس آپ کے دین سے لگاؤ کی بنیاد پر نہیں آئے، بل کہ یہ تو صرف غلامی سے بھاگ کر آئے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! وہ سچ کہہ رہے ہیں، چنانچہ انہیں واپس بھیج دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آ گئے اور فرمایا: قریش کی جماعت!

میرا خیال ہے، آپ اس وقت تک باز نہیں آئیں گے، جب تک اللہ تعالیٰ آپ پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ کر دے، جو اس دین پر آپ کی گردنیں اڑا دے۔ آپ نے انہیں واپس کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: انہیں اللہ تعالیٰ نے آزاد کیا ہے۔''

❁ **إسنادهٗ ضعيفٌ** : سنن أبي داوٗد : 2700، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 229/9، امام حاکم رحمہ اللہ (۱۲۵/۲) نے اسے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، محمد بن اسحاق (موثق، حسن الحدیث عند الجمہور) ''مدلس'' ہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ (۳۷۱۶) نے شریک عن منصور کی سند سے بیان کیا ہے، نیز اسے ''حسن صحیح غریب'' قرار دیا ہے، شریک بن عبداللہ القاضی ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔



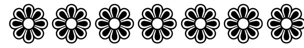
بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى الْأَئِمَّةِ مِنَ الْعَدْلِ

حکمرانوں پر انصاف کرنا واجب ہے

1094۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، أَلَا وَإِنَّ الرَّجُلَ رَاعٍ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، أَلَا وَإِنَّ الْمَرْأَةَ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، أَلَا وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ».

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ سب نگہبان (ذمہ دار) ہیں اور آپ سب اپنی رعیت کے متعلق جوابدہ ہیں، پس لوگوں کا امیر ان کا ذمہ دار ہے اور ان کے متعلق (اللہ کے ہاں) جوابدہ ہے، خبردار! مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور وہ ان کے بارے میں جوابدہ ہے، خبردار! بیوی اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس کے متعلق جوابدہ ہے، خبردار! غلام اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس مال کے بارے میں جوابدہ ہے، سن لیں! آپ سب نگہبان (ذمہ دار) ہیں اور سب سے اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔''

❁ صحيح البخاري: 2554، صحيح مسلم: 1829



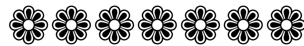
بَابُ مَا يَجِبُ فِي تَعْقِيبِ الْجُيُوشِ

فوجیوں کا تبادلہ کرنا واجب ہے

1095۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: ثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ جَيْشًا مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: يَا عُمَرُ إِنَّكَ غَفَلْتَ عَنَّا وَأَغْفَلْتَنَا وَتَرَكْتَ فِينَا الَّذِي أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِعْقَابِ الْجُيُوشِ بَعْضَ الْغَزِيَّةِ بَعْضًا، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

''سیدنا عبداللہ بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے انصاری صحابہ کا ایک گروہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: عمر! آپ ہم سے غافل ہو گئے اور ہمیں بھی غافل کر دیا، حالانکہ رسول ﷺ نے ہمارے متعلق فوجوں کے تبادلے کا جو حکم دیا تھا، آپ نے اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ**: سنن أبي داوٗد: 2960، السّنن الكبرٰى للبيهقي: 29/9، **عبداللہ بن کعب انصاری تابعی** نے کبار صحابہ کرام سے سماع کر رکھا ہے۔



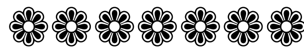
بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَيْعَةِ

بیعت لینا

1096۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، وَابْنُ الْمُقْرِئَ، قَالَا: ثنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ أَحَدَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: «فِيمَا اسْتَطَعْتَ».

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے سمع واطاعت (سن لینے اور مان لینے) پر بیعت لیا کرتے تھے، پھر فرماتے: جتنا آپ کے بس میں ہو۔''

❁ صحيح البخاري: 7202، صحيح مسلم: 1867



بَابُ ذِكْرِ مَا يُوجَفُ عَلَيْهِ وَالْخُمُسِ وَالصَّفَايَا

خمس، صفایا (مخصوص اشیا) اور جنگ کے ذریعے حاصل کیے گئے مال کا تذکرہ

1097۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ سَنَةً مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ، وَكَانَتْ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ، وَّمَا بَقِيَ جَعَلَهٗ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنونضیر کے مالوں میں سے سال بھر اپنے گھر والوں پر خرچ کیا کرتے تھے، یہ ان مالوں میں سے تھا، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور فے عطا کیا تھا، مسلمانوں نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ، پھر جو باقی بچ جاتا، آپ اسے اللہ کی راہ میں گھوڑوں اور اسلحہ کی تیاری میں خرچ کر دیتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري: 2904، صحيح مسلم: 1757

1098۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ، وَأَبُو الْيَمَانِ، وَبِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالُوا: ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: ثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُمَا تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ، وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ، وَّمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيبرَ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ»، يَعْنِي مَالَ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَّزِيدُوا الْمَأْكَلَ، وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْ صَدَقَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ میراث طلب کرنے کے لیے کسی کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بطور فے دی تھی، اس وقت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صدقہ کا مطالبہ کر رہی تھیں جو کہ مدینہ، فدک اور خیبر کے خمس سے باقی ماندہ سے متعلق تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: 'ہماری میراث نہیں ہوتی، ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، آل محمد اس اللہ کے مال میں سے کھانے کے بقدر لے سکتے ہیں۔' انہیں اس سے زائد لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات میں کچھ بھی تبدیلی نہیں کروں گا اور انہیں اسی حالت میں رہنے دوں گا، جس حالت میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھا اور اس کے ساتھ میں ویسے ہی معاملہ کروں گا، جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔''

❁ صحيح البخاري : 3711، صحيح مسلم : 1759

1099۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَا :

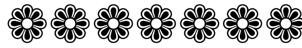
ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمِرْبَدِ بِالْبَصْرَةِ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ، وَّمَعَهٗ أَدِيمٌ أَوْ قِطْعَةُ جِرَابٍ، فَقَالَ : هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهٗ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو الْعَلَاءِ : فَأَخَذْتُهٗ فَقَرَأْتُهٗ عَلَى الْقَوْمِ فَإِذَا فِيهِ : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ لِبَنِي زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْسٍ، إِنَّكُمْ إِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ، وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ، وَأَعْطَيْتُمْ مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ، وَسَهْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالصَّفِيَّ، فَأَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللّٰهِ، وَأَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : قُلْنَا لَهٗ : هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَيْئًا؟ قَالَ : سَمِعْتُهٗ يَقُولُ : «صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ، وَصَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبْنَ وَحَرَ الصَّدْرِ»، قَالَ : قُلْتُ : أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : أَتَرُونِي أَكْذِبُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ثُمَّ أَخَذَ الْكِتَابَ فَانْصَاعَ مُدْبِرًا .

الْحَدِيثُ لِلْأَحْمَسِيِّ وَاللَّفْظُ مُتَقَارِبٌ .

”یزید بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بصرہ کے (ایک محلے) مربد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا، جس کے پاس چمڑا یا چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا، وہ کہنے لگا: یہ تحریر مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھ کر دی ہے۔ ابوالعلاء کہتے ہیں: میں نے اسے پکڑا اور لوگوں کے سامنے پڑھنے لگا اس میں لکھا تھا: یہ تحریر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بنو زہیر بن اقیش کے نام ہے، اگر آپ نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، غنیمت میں سے خمس ادا کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اور صفی کا حصہ ادا کیا، تو آپ اللہ اور اس کے رسول کی امان میں آ جائیں گے۔ ابوالعلاء کہتے ہیں: ہم نے اس سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ فرماتے سنا ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

ماہ رمضان اور ہر ماہ تین دن روزہ رکھنے سے دل کا کینہ ختم ہوتا ہے۔ کہتے ہیں: میں نے اس سے پوچھا: آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو وہ کہنے لگا: کیا خیال ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بول رہا ہوں؟ کہتے ہیں: پھر اس نے تحریر لی اور پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔
یہ حدیث احمسی کی ہے، لیکن الفاظ ملتے جلتے ہیں۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 263/5، سنن أبي داوٗد : 2999، سنن النّسائي : 4151 ، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (٦٥٥٧) نے ''صحیح'' کہا ہے۔



بَابُ إِجْلَاءِ الْيَهُودِ
یہودیوں کو جلاوطن کرنا

1100۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ يَهُودَ النَّضِيرِ، وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَجْلٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي النَّضِيرِ، وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَ هُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا، وَأَجْلٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ، وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نضیر اور قریظہ کے یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے لڑائی کی، تو رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کو جلاوطن کر دیا، مگر قریظہ کو برقرار رکھا اور ان پر احسان کیا، حتی کہ بعد میں قریظہ نے بھی آپ سے جنگ کی، تو آپ نے ان کے آدمی مار دیے، عورتیں، بچے اور مال مسلمانوں میں تقسیم کر دیے، بجز چند (افراد) کے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل گئے تھے، آپ نے انہیں امان دی اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے تمام یہودیوں کو جلاوطن کر دیا، عبداللہ بن سلام کی قوم بنوقینقاع کو بھی اور بنوحارثہ کے یہودیوں کو بھی، تا آنکہ مدینہ کے ہر یہودی کو جلاوطن کر دیا۔''

❁ صحيح البخاري: 2338، صحيح مسلم: 1551

بَابُ ذِكْرِ خَيْبَرَ

خیبر کا تذکرہ

1101۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ تَمرٍ أَوْ زَرْعٍ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے کھجوروں اور اناج کی آدھی پیداوار لینے کا معاہدہ کیا تھا۔''

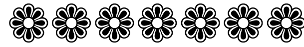
❀ صحيح البخاري : 2328، صحيح مسلم :1551

1102۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، حَدَّثَهُمْ قَالَ : أَنِي أُسَامَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ سَأَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِرَّهُمْ فِيهَا عَلٰى أَنْ يَّعْمَلُوا عَلٰى نِصْفِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالزَّرْعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «نُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا»، وَكَانُوا فِيهَا كَذٰلِكَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَطَائِفَةٍ مِّنْ إِمَارَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ التَّمْرُ يُقْسَمُ عَلَى السُّهْمَانِ مِنْ نِصْفِ خَيْبَرَ، فَيَأْخُذُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُمُسَ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا، تو یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

درخواست کی کہ وہ انہیں اس شرط پر یہاں رہنے دیں کہ وہ پیداوار یعنی کھجوروں اور اناج کے نصف کے حصول پر کام کریں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم جب تک چاہیں گے تمہیں اس شرط پر یہاں رہنے دیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے کچھ عرصہ تک وہ اس شرط پر وہاں کام کرتے رہے، خیبر کی نصف پیداوار سے جو کھجور حاصل ہوتی تھی، وہ کئی حصوں میں تقسیم کی جاتی تھی، رسول اللہ ﷺ خمس حاصل کرتے تھے۔''

❁ صحیح مسلم: 1767



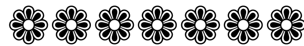
بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

جزیرہ عرب سے یہودیوں کو نکالنا

1103۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ، وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا أَدَعَ إِلَّا مُسْلِمًا».

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو ضرور نکالوں گا، حتی کہ وہاں صرف مسلمان ہی رہیں گے۔''

❀ **حسنٌ**: مسند الإمام أحمد: 164/2، سنن أبي داوٗد: 1634، سنن التّرمذي: 658، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' کہا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔(التلخیص الحبیر: ۱۰۸/۳)**



بَابُ الْجِزْيَةِ

جزیہ کے مسائل

1104۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُعَاذٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَّأْخُذَ مِنْ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا، أَوْ تَبِيعَةً، وَّمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا، أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ .

''سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا، تو حکم دیا کہ تیس گائیوں میں سے ایک تبیعہ (گائے کا ایک سالہ نر یا مادہ بچہ) لینا اور ہر بالغ شہری سے ایک دینار یا اس کے مساوی معافری (یمن کا کپڑا) لینا۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ**: سنن أبي داود: 1578، سنن النّسائي: 2454، سنن التّرمذي: 623، سنن ابن ماجه: 1803، **اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۲۶۸) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۸۸۶) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۳۹۸) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں**: وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ . (**التمہید** :۲/۱۳۰)، **نیز فرماتے ہیں**: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاذٍ هٰذَا الْخَبَرُ بِإِسْنَادٍ مُّتَّصِلٍ وَّصَحِيحٍ ثَابِتٍ . (التمهيد: ۲/۲۷۵) **اعمش مدلس ہیں، مسند الشاشی (۱۳۴۸) میں ان سے شعبہ بیان کر رہے ہیں، لہٰذا یہ روایت سماع پر محمول ہے، سنن الدارمی (۱۶۶۴، ۱۷۰۹) اور** المعجم الكبير للطّبراني (۲۰/۱۲۹، ح: ۲۶۲) **میں اعمش کی متابعت عاصم بن بہدلہ نے کر رکھی ہے، رہا مسروق کا سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع کا مسئلہ، تو یہ سب سے پہلے علامہ ابن حزم اندلسی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے، ان سے اس کا رجوع بھی ثابت ہے۔ (المحلی: ۶/۱۶)، حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں**: هُوَالَّذِي كَانَ رَمَاهَا بِالْاِنْقِطَاعِ ثُمَّ رَجَعَ . (بيان الوهم والإيهام :

٥٧٤/٢) ابن قطان رحمہ اللہ نے بھی انقطاع کا ردّ کیا ہے، ان سے پہلے یہ ردّ امام اندلس ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے کیا ہے، نیز ائمہ محدثین نے اس حدیث کی تصحیح کر کے انقطاع کا ردّ کر دیا ہے۔

1105۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ بَجَالَةَ، يَقُولُ : كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ : اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ، وَّفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِّنَ الْمَجُوسِ وَبَيْنَ حَرِيمَتِهِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، وَصَنَعَ طَعَامًا وَّعَرَضَ السَّيْفَ عَلٰى فَخِذِهِ فَأَكَلُوا بِغَيْرِ زَمْزَمَةٍ، وَّأَلْقَوْا وِقْرَ بَغْلٍ أَوْ بَغْلَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ، وَّلَمْ يَكُنْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ.

''بجالہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں جزء بن معاویہ کا سیکرٹری تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک سال پہلے ہمارے پاس ان کا خط آیا (جس میں لکھا تھا) ہر جادوگر کو قتل کر دیں، ہر اس محرم عورت سے شادی کرنے والے مجوسی اور اس کی بیوی کو الگ الگ کر دیں، جن (محرمات) کا ذکر کتاب اللہ میں ہے، انہوں نے کھانا پکایا اور اپنی ران پر تلوار رکھ لی، چنانچہ انہوں (مجوسیوں) نے گنگنائے بغیر کھانا کھایا، انہوں نے ایک یا دو خچروں کے بوجھ کے برابر چاندی ڈھیر کر دی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے، حتی کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ھجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔''

❀ صحيح البخاري : 3156

1106۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : دَخَلَ هِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى عُمَيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ بِالشَّامِ، وَكَانَ عَامِلًا لِّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ

فَوَجَدَ عِنْدَهُ قَوْمًا مِّنَ الْأَنْبَاطِ مُشَمِّسِينَ، فَقَالَ : مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ : حَبَسْتُهُمْ فِي الْجِزْيَةِ، فَقَالَ هِشَامٌ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «إِنَّ الَّذِي يُعَذِّبُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا يُعَذِّبُهُ اللّٰهُ فِي الْآخِرَةِ»، فَخَلّٰى عَنْهُمْ عُمَيْرٌ وَّتَرَكَهُمْ.

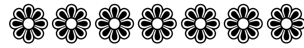
''عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہشام بن حکیم، عمیر انصاری کے پاس گئے جو کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے شام کے گورنر تھے، ان کے پاس کچھ نبطی لوگوں کو دھوپ میں کھڑا پایا کر ان سے پوچھا: ان کا کیا قصور ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے ان کو جزیہ (نہ دینے) کے جرم میں روکا ہوا ہے۔ تو ہشام کہنے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو دنیا میں لوگوں کو (بلاوجہ) تکلیف دیتا ہے، آخرت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں مبتلا کرے گا۔ چنانچہ عمیر نے ان کو آزاد کر دیا۔''

❁ صحیح مسلم : 2213

1107۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، وَابْنُ الطَّبَّاعِ، قَالَا : ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا تَصْلُحُ مِلَّتَانِ»، وَقَالَ ابْنُ الطَّبَّاعِ : «قِبْلَتَانِ فِي قَرْيَةٍ وَّلَيْسَ عَلٰى مُسْلِمٍ جِزْيَةٌ».

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بستی میں دو دین یا دو قبلے کے لوگوں کا (اکٹھا) رہنا درست نہیں، نیز کسی مسلمان پر جزیہ نہیں ہے۔''

❁ **إسنادهٔ ضعيفٌ** : مسند الإمام أحمد : 1/223-285، سنن أبي داوٗد : 3053، سنن التّرمذي : 633-634، قابوس بن ظبیان جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔



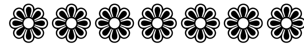
بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى وَضْعِ الْخَرَاجِ عَلٰى أَرْضِ الْعَنْوَةِ

جنگ کے ذریعے حاصل کی جانے والی زمین پر خراج (جزیہ) نہیں ہے

1108۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنَعَتِ الْعِرَاقُ قَفِيزَهَا وَدِرْهَمَهَا، وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا، وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ»، قَالَهَا ثَلَاثًا، شَهِدَ عَلَى ذٰلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عراق اپنے قفیز (پیمانے) اور درہم روک لے گا، شام اپنے مد اور دینار روک لے گا، مصر اپنے اردب (پیمانے) اور دینار روک لے گا، (وہ محکوم ہو جائیں گے یا اسلام قبول کرلیں گے، جس وجہ سے جزیہ موقوف ہو جائے گا۔) اور آپ وہیں لوٹ آئیں گے، جہاں سے شروع ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات تین مرتبہ دوہرائے کہ ابو ہریرہ کا گوشت اور خون اس بات پر گواہ ہیں۔ (یعنی یہ حدیث بالکل سچ ہے۔)''

❁ صحیح مسلم : 2896



بَابُ مَا جَاءَ فِي هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

مشرکین کے تحائف

1109 ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: ثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ حَتّٰى قَدِمَ تَبُوكَ، ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلِكُ أَيْلَةَ، فَأَهْدٰى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، فَكَسَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا وَّكَتَبَ لَهُمْ بِبَحْرِهِمْ.

''سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جنگ کے لیے) نکلے، حتی کہ آپ تبوک پہنچ گئے، پھر ایلہ کا بادشاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ کو ایک سفید خچر تحفہ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک چادر پہننے کے لیے دی اور لکھوا دیا کہ وہ اپنی قوم کے حاکم کی حیثیت سے باقی رہے۔''

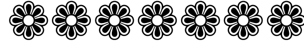
❁ صحيح البخاري: 1481، صحيح مسلم: 1392

1110 ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: أَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدٰى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً، أَوْ قَالَ: هَدِيَّةً، فَقَالَ لَهُ: «أَسْلَمْتَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «إِنِّي نُهِيتُ عَنْ

زَبَدِ الْمُشْرِكِينَ» .

''سیدنا عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی تحفہ کی، آپ نے ان سے پوچھا: آپ مسلمان ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں! فرمایا: (قبل از اسلام) مجھے مشرکین کے ہدیے (تحائف) قبول کرنے سے منع کیا گیا ہے۔''

❁ **حسنٌ** : مسند الطّيالسي : 1083، سنن أبي داوُد : 3057، سنن التّرمذي : 1577، **امام** ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''حسن صحیح'' کہا ہے، قتادہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، اس کے مسند الامام احمد (۴۰۲/۳) اور المستدرک للحاکم (۴۸۴/۳) میں شواہد بھی ہیں۔



بَابُ الْوُجُوهِ الَّتِي يُخْرَجُ فِيهَا مَالُ الْفَيْءِ

جن مقامات پر مال فے خرچ کیا جاسکتا ہے

1111۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي عَلٰى رَجُلٍ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأُتِيَ بِمَيِّتٍ، فَسَأَلَ : «هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟» قَالُوا : نَعَمْ، دِينَارَانِ قَالَ : «صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ»، فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ : فَصَلّٰى عَلَيْهِ، قَالَ : فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهٖ قَالَ : «أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِهٖ، مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ» .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس کے ذمہ قرض ہوتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جنازہ نہیں پڑھایا کرتے تھے، ایک میت لائی گئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا اس کے ذمہ قرض ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! دو دینار ہیں۔ آپ نے فرمایا: اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لیں۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! وہ دینار میرے ذمے ہوئے۔ تو آپ نے اس کا جنازہ پڑھا دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشحالی کی، تو آپ نے فرمایا: میں مسلمانوں کا ان کی ذات سے بھی زیادہ مستحق ہوں، جو (مسلمان) قرض چھوڑ جائے، تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ جائے، تو وہ اس کے وارثوں کا حق ہے۔''

❀ **إسنادهٗ ضعيفٌ والحديث صحيحٌ** : مصنّف عبدالرزاق : 1162، مسند الإمام أحمد :

296/3، سنن أبي داوٗد : 3343، سنن النّسائي : 1964، اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۰۶۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔امام زہری رحمہ اللہ ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، البتہ مسند الامام احمد (۳/ ۳۳۰) اور المستدرک للحاکم (۲/ ۵۷، ۵۹) وغیرہ میں اس کے شواہد ہیں۔

1112۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، قَالَ : ثَنَا صَفْوَانُ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهٗ شَيْءٌ قَسَمَهٗ مِنْ يَّوْمِهٖ، فَأَعْطَى الْآهِلَ حَظَّيْنِ، وَأَعْطَى الْعَزَبَ حَظًّا وَّاحِدًا، قَالَ : فَدُعِيتُ وَكُنْتُ أُدْعٰى قَبْلَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، فَدُعِيتُ فَأَعْطَانِي حَظَّيْنِ، وَكَانَ لِي أَهْلٌ، ثُمَّ دُعِيَ بَعْدُ عَمَّارٌ فَأَعْطَاهُ حَظًّا وَّاحِدًا .

''سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اگر کوئی چیز (مال) آتی، تو آپ اسی دن ہی اسے تقسیم کر دیتے، شادی شدہ کو دو حصے دیتے اور کنوارے کو ایک حصہ دیتے، عوف کہتے ہیں: مجھے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے پہلے بلایا جاتا تھا، میری بیوی بھی تھی، چنانچہ مجھے بلایا گیا، تو آپ نے مجھے دو حصے دیے، پھر بعد میں عمار رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا، تو آپ نے انہیں ایک حصہ دیا۔''

❁ **إسنادهٗ صحيحٌ** : مسند الإمام أحمد : 6/25-29، سنن أبي داوٗد : 2953

1113۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَخْبَرَهٗ أَنَّهُ اجْتَمَعَ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَا : وَاللّٰهِ لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ لِي، وَلِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّرَهُمَا عَلٰى

هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، قَالَ : فَكَلَّمْنَاهُ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ، فَقَالَ : «أَلَا إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِمُحَمَّدٍ، وَّلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ، إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، ادْعُ لِي مَحْمِيَةَ بْنَ الْجَزْءِ، وَكَانَ عَلَى الْعُشُورِ، وَأَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ» فَأَتَيَاهُ، فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ : «أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ» فَأَنْكَحَهُ، وَقَالَ لِأَبِي سُفْيَانَ : «أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ»، فَأَنْكَحَهُ ثُمَّ قَالَ لِمَحْمِيَةَ : «أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ» .

''سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! اگر ہم ان دونوں لڑکوں یعنی مجھے (عبد المطلب بن ربیعہ) اور فضل بن عباس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں، تو آپ ان کو صدقات (کی وصولی) پر مقرر کر دیں۔ انہوں نے ساری حدیث بیان کی۔ کہتے ہیں: ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ ہمیں صدقات (وصول کرنے) پر مقرر کر دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (صدقات) لوگوں کی میل کچیل ہیں، چنانچہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کی آل کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں، محمیہ بن جزء (عشر لینے پر مقرر تھے) کو اور ابوسفیان بن حارث کو میرے پاس بلائیں، وہ دونوں آ گئے، تو آپ نے محمیة سے فرمایا: اس لڑکے یعنی فضل کی شادی اپنی بیٹی سے کر دیں۔ تو انہوں نے اس کی شادی کر دی، ابوسفیان سے فرمایا: اس لڑکے کی شادی اپنی بیٹی سے کر دیں۔ تو انہوں نے بھی اس کی شادی کر دی۔ پھر آپ نے محمیہ سے کہا: ان کا مہر خمس سے ادا کر دیں۔''

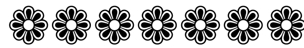
❁ صحيح مسلم : 1072

1114۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ نَافِعٍ،

حَدَّثَهُمْ قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَاجًّا جَاءَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ : حَاجَتُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟، فَقَالَ لَهُ : حَاجَتِي عَطَاءُ الْمُحَرَّرِينَ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ شَيْءٌ لَمْ يَبْدَأْ بِأَوَّلَ مِنْهُمْ .

''اسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ جب حج کے دوران مدینہ آئے، تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: ابوعبدالرحمٰن! کیا کام ہے؟ انہوں نے کہا: میرا کام یہ ہے کہ محررین (آزاد کردہ غلام) کا حصہ دیجیے، کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جب بھی آپ کے پاس کوئی چیز آتی، تو آپ محررین سے ابتدا کرتے تھے۔''

❁ **إسنادهٗ حسنٌ** : سنن أبي داوٗد : 2951، شرح مشكل الآثار للطحاوي : 4274، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 349/6۔ ہشام بن سعد راوی جمہور محدثین کرام کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہے۔



تَمَّ بِحَمْدِ اللّٰهِ